UNIVERSAL LIBRARY

OU_226166
UNIVERSAL LIBRARY

ماشاء الله ولا قوة الا بالله

۱۲۹۳

هدیه مهدویه

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۳

دوسرا دعوی مہدویت کا اور اخراج دوم احمد آباد سے	۳۸
اخراج سوم پیران پٹن سے	"
تیسرا دعوی مہدویت کا مع دعوی وحی اور تکفیر منکرین کے	"
اخراج چہارم قصبہ بدلی سے	۳۹
نصیر پور سے ایک جماعت کثیر مریدوں کی شیخ سے بیزار ہو کے چلدی	"
چوراسی مرید کا فاقے سے مرنا اور شیخ جونپوری کا انکے حق مین بشارت مقامات انبیاء و مرسلین کی دینا اور اخراج پنجم بحکم بادشاہ سندھ ہونا	۴۰
رنجش فیما بین میان نعمت و فرزند رشید شیخ کے مقدمہ تصرف امانات مین اور پھر منحرف ہو جانا میان نعمت کا شیخ سے	۴۱
مقام فراہ مین بعد نماز جمعے کے وتر پڑھکر شیخ کا انتقال کرنا اور خلفا کا گجرات کو واپس آنا	"
سید محمود فرزند شیخ کا مقید ہونا اور بزخم زنجیر انتقال کرنا	۴۲
میان خوندمیر کا استائیس بار شہر بدر ہونا اور آخر کار موضع سدراسن مین فوج سلطانی کے ہاتھ سے مارا جانا	"
پھر قتل ہونا مہدویونکا فتوے سے علمائے مکہ معظمہ کے اور قید ہو کر مقتول ہونا سید علی بن شیخ جونپوری کا	۴۳
قتل ہونا شاہ نعمت کا اور آنا ملک الہداد کا مانڈو مین اور انکے مرید کا حالت سکرات مین بجائے یاد الٰہی کے یاد روٹی کی کرنا	۴۴
مارا جانا شیخ علائی کا بضرب تازیانہ سلیم شاہی کے	۴۵
آمد اس مذہب کی علاقہ جیپور مین اور ابتدا افاغنہ کے اس مذہب مین آنے کی	۴۶
اخراج مہدویونکا سرنگ پٹن سے اور فساد ڈالنا سردار خان غزنی مہدوی کا ریاست مرہٹہ مین	۴۷
فساد برپا کرنا مہدویونکا حیدرآباد مین اور اخراج کل اس قوم کا مع زن و بچہ بحکم نواب سکندر جاہ جعل اللہ الجنۃ مثواہ	"
دوبارہ آنا اس قوم کا حیدرآباد مین اور سراج الملک بہادر پر گولی چلانا	۴۹
زمانہ حال مین شمشیر و کمان سے گذر کر قلم اور زبان سے فساد انگیزی مہدویونکی اور بیان سبب تالیف اس کتاب کا	۵۰
ذکر اخراج عیسی میان مہدوی بحسن انتظام نواب مختار الملک بہادر وزیر اعظم فرمان روائے دکن نظام الملک آصف جاہ افضل الدولہ بہادر	۵۲

مکتوب مؤلف بنام سید عیسی مہدوی متضمن پنج سوال	۵۳
نقل رقعۂ مؤلف بنام نواب مختار الملک بہادر	۵۵
نقل رقعۂ نواب وزارت مآب	۵۶
نقل عرضی جنید جمعدار بجناب وزارت مآب	״
نقل رسید حافظ میان برادر عیسی میان	۵۷
باب سوم جوابات دلائل اثبات مہدویت شیخ جونپور مین	۵۸
بیان حقیقت امور اصطلاحیہ اور طریق اثبات مہدویت	״
اعتبار ظنیات کا اعتقادیات مین	״
دلیل اول مہدیکا سید ہونا متواتر و قطعی ہی	۵۹
شیخ جونپور کا سید ہونا ہرگز ثابت نہین ہی اور انکا نسب منقطع ہی	۶۰
شیخ موصوف کے نسب کی دوسری شق بھی منقطع ہی	۶۳
اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سیادت میان خوندمیر کی بھی بے اصل ہی	۶۴
حکایت طالب علم کج فہم کی	۶۵
اگر سیادت قول مہدی سے فقط ثابت ہو تو دور محال لازم آتا ہی	״
دلیل دوم مہدیکے والد کا ہمنام والد رسول خدا کے ہونا مسلم الفریقین ہی حالانکہ خود شیخ جونپور ناطق ہین کہ انکے والد کا نام عبد بعد نتھا	۶۶
انکے مہدی نے امر اجماعی متواتر کا انکار کیا کہا کہ پیغمبر خدا کے والد کا نام عبد اللہ نتھا بلکہ حضرت کا نام محمد عبد اللہ ہی و لفظ ابن کاتبو نکی	۶۷
ابطال مہدویت بسبب انکار امر اجماعی تمام امت کے	۶۸
ابطلان مہدویت بسبب خطا صریح مذکور الصدر اور اونکے مہدیکی عقل مین آیا کہ پیغمبر خدا کے والد ماجد کا نام سید خان تھا	״
دلیل سوم حدیث اذا رایتم الرایات السود الخ	۶۹
سید عیسی مہدوی نے بیان معنی حدیث مذکور مین تو جلے خطا کی	״
شمار خطاؤن مذکور کا	۷۰
ابطال مہدویت بحدیث متفق التسلیم	۷۱
دلیل چہارم روایات مذکورہ سراج الابصار حالانکہ عبد الملک سجاوندی اور تمام مہدیون نے اون روایات کے معنی سمجھنے مین دھوکا کھایا	۷۲

ابطال مہدویت بموجب انھین روایات مسلمہ کے	٧٥
دلیل پنجم حدیث مجددین اور نہایت گڑبڑ اور غلط گوئی مہدویون کی اوسکی شرح مین اور ایک حدیث جھوٹی وضع کرنا اس باب مین	٧٧
امور آیندہ غیبیہ کے تعیین وقت مین خیال و قیاس دوڑا کر بڑے بڑے علما و کاملین نے دھوکا پایا اور تجویز ظہور مہدی اس ہزار پر چسپنے کی ہی احتمالا کی ہی نہ تحقیقًا	٧٩
حکایت درویش جاہل	٨١
تخطیۂ عبد الملک سجاوندیکا اور تحقیق معنی اس کلام ایۃ سنۃ کی	٨٢
حال تاریخ طبری کا	٨٣
فائدہ جلیلہ بیان عمر دنیا مین اور تحقیق معنی حدیث الدنیا سبعۃ آلاف سنۃ کی	٨٤
فائدہ بیان امر مین کہ ریلوے یعنی گاڑی دخانی بھی علامت قرب دجال کی ہی	٨٩
قیامت سے پہلے تیس دجال ہین ایک بڑا او نتیس چھوٹے	٩١
دلیل ششم بیعت مابین رکن و مقام کے اور جواب متضمن بیان اوس امر کا کہ مہدی اور مہدویون سے اس مقدمے مین چھ خطائین صریح سرزد ہوئین اور تمام تاریخین دعوون مہدویت کی غلط نکلین	٩٢
حکایت مناقشۂ جناب مرتضوی بمحکمۂ قاضی شریح	٩٦
دلیل ہفتم حدیث ارطاۃ اور بیان اقسام کی خیانت اور بددیانتی مہدویون کا اس حدیث مین	٩٧
دلیل ہشتم عبارات فتوحات مکیہ کہ جس مین میان خوندمیر نے بارہ جا سے تحریف کی ہی	١٠٠
شیخ جونپوری ہم شکل پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تھے	١٠١
شیخ جونپوری تقسیم بالسویہ برابر نہین کرتے تھے	١٠٢
صفت دراز دہش مہدی کی کہ شیخ جونپوری پر ثابت کرتے ہین سنے اصل نکلی	١٠٣
ذکر منارۂ بیضاے دمشق	١٠٨
میان خوندمیر اشعار فتوحات کے معنی برابر نہ سمجھے	[illegible]
عیسی میان نے ایک لفظ مین کئی خطائین کین	١٠٩
بطلان صدیقیت میان خوندمیر	١١٠
بطلان مہدویت شیخ جونپوری	١١١

دلیل نہم عبارت فتوحات احوال وزرا مہدی مین کہ ہرگز شیخ جونپور کے خلفا پر صادق نہیں ہی بلکہ تکذیب کرتی ہی	۱۱۱
بیان گناہوں سید محمود اور میان خوندمیر وغیرہما کا	۱۱۲
دلیل دہم عبارت فتوحات کہ جسمین میان خوندمیر نے چھہ جلے تحریف فاحش کی ہی	۱۱۳
جب ایسے پیشوایان مہدویہ کے فراج مین اس قدر افترا اور سخن سازی ہی انکے مقلدین کیا کچھہ خاک اوڑاتے ہونگے	۱۱۴
دلیل یازدہم آیات کثیرہ مین تحریف معنوی کرکے اپنے دلائل صحیح جاننا حالانکہ وہ تمام دعوے نے اصل ونے دلیل کی قسم سے ہین	۱۱۷
مہدویونکا خطاب مسلمان نہین ہی بلکہ اولوالالباب ہی	۱۲۰
حرف ثم کے معنی سمجھنا انکے مہدی اور ملا علی فیاضی کو مشکل ہوا	
شیخ موصوف کا یہ دعوی کہ بیان معنی قرآن مجہپر موقوف تھا خلاف عقل اور مخالف نصوص قرآن ہی	۱۲۳
بطلان مہدویت بحدیث عدم تسلط مخالفین بر تمام امت محمدیہ	۱۲۶
دلیل دوازدہم کلام جناب مرتضوی متضمن بعض صفات عامہ اور عقد تسع کہ جسکے معنی مہدویون نے غلط کیے	
دلیل سیزدہم ایضاً کلام جناب مرتضوی کہ جس مین عالم میان نے چار خیانتین لفظی اور معنوی کرکے نہایت مبدل اور محرف کردیا	۱۲۹
دلیل چہاردہم بقیہ احادیث وآثار رسالہ معارضہ	۱۳۲
غلط فہمی اثر تصدیق مہدی متنازع فیہ کا ہی اور عالم میان درمیان جار ومجرور اور حروف اصلیہ کے بھی فرق نہین کرسکتے ہین اور باوجود اسکے شیخ ابن محمد وغیرہ کا رد لکھتے ہین	۱۳۴
دلیل پانزدہم بقیہ احادیث وآثار سراج الابصار اور بیان غلط فہمی اور تحریفات مصنف سراج الابصار کا	۱۳۶
ضرر دین واسلام بسبب شیخ جونپور کے کہ جسکو خود شیخ موصوف نے بھی تسلیم کیا	۱۳۹
حدیث تفترق امتی کی دلالت کرتی ہی کہ جو ہتر فرقے مہدویون کے امت محمدی سے خارج ہین	۱۴۰
شیخ جونپور مسائل دینی اور وسائل دنیوی دونون مین حاجتمند غیرو کے تھے	۱۴۳
دونون روایتون مین صاحب سراج الابصار نے سرقہ کیا ہی	۱۴۴
دلیل شانزدہم تقریر خود شیخ جونپور کی اپنی مہدویت کے اثبات مین اور اس مقام مین نو اشکال وارد کیے گئے	۱۴۸
شیخ موصوف کی تقریر ایسی ہی کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان کیونکہ دلیل کا سوال تھا اور جواب مین عذر کیا کیا تھا	۱۵۱

۱۵۱ شیخ موصوف باوجودیکہ خود مدعی رویت آلہی کے تھے پھر اپنے تئین گواہ بناتے تھے

۱۵۳ قصہ تجلی طور

۱۵۶ شیخ نے عجب کام کیا کہ جو آیتین نفی رویت پر دلالت کرتی تھین اونکو دلیل رویت ٹھہرایا

〃 خلاصہ مذہب اہل سنت مسئلہ رویت مین اور تحریف معنوی عالم میان کی عبارت شیخ عبد الحق رح مین

۱۵۷ دلیل مصنف مدہم اخلاق کہ عمدہ فسواہ اور طرہ دلائل ہی اور خلاصہ تقریر صاحب سراج الابصار

۱۶۰ خلاصہ شرح حقیقت خلق متفق علیہ حکماے ایمان اور یونان

۱۶۱ خلق کے چار ارکان

۱۶۲ اخلاق مین دو قسم کی معرفت مشکل ہوتی ہی ایک یہ الخ

۱۶۳ مشکل دوسری یہ الخ

۱۶۴ دستور العمل و مرکز اخلاق کا اخلاق محمدیہ ہین

〃 حکماے یونان بھی اخلاق مین اتباع شرع آسمانی کی ضرورت سمجھتے تھے

۱۶۵ مطلب تفصیلی اس کلام مین کہ شیخ جونپور بالعکس کہتے ہین کہ جو حدیث وتفسیر میرے موافق ہی معتبر جاننا اور جو مخالف ہی اوسکو غلط جاننا مشتمل اوپر چھہ جواب کے

۱۶۹ بدخلقی اول مال غیر مین تصرف کرنا کہ یقیناً حرام ہی حالانکہ شیخ جونپور اوسکو روا رکھتے تھے اور آیات قرآنیہ اور دلائل قطعیہ کے خلاف حکم کرتے تھے

۱۷۰ بدخلقی دوم کذب و افترا اور غلط پیش گوئی کہ شیخ موصوف نے خبر دی کہ میرے بعضے یار حضرت عیسیٰ سے ملاقات کرینگے اور غلط نکلا

۱۷۲ بدخلقی سوم مانند دوم کے ہی کہ شیخ موصوف نے بعد مرنے کے بھی عادت غلط پیش گوئی کی نچھوڑی کہ میان خوندمیر کے مکاشفے مین آکر کہا کہ حضرت عیسیٰ میرے بعد دس برس کے اندر آوینگے اور غلط محض نکلا

۱۷۳ بدخلقی چہارم بھی غلط پیش گوئی ہی کہ شیخ نے دعوی کیا کہ میری موت کا دن پنجشنبہ ہی اور غلط نکلا کیونکہ پنجشنبے کو انتقال کیا

بدخلقی پنجم شیخ موصوف کا یہ اعتقاد کہ تمام قرآن مین کوئی آیت منسوخ نہین ہی مخالف نصوص قرآن کے ہی

۱۷۵ بدخلقی ششم قرآن مین تحریف کرنا اور فرقہ باطنیہ کا طریقہ بعینہا اختیار کرکے کام سب اونکا کرنا لیکن نام سے اونکے انکار رکھنا

۱۷۹ بدخلقی ہفتم حدیثین جھوٹی روایت کرنا اور پیغمبر پر جھوٹ بولنے کی وعید سے نہ ڈرنا

۱۸۱ اب یہان شیخ جونپور کے واسطے دو خطا مین سے ایک خطا بالضرور لازم ہوتی ہی

۱۸۲ تقریر بطلان تسویہ

بدخلقی ہشتم تعین وجہ معاش کہ خود حضرت رسالت پناہ اپنے گھر مین تجویز فرماتے تھے اور تمام صحابہ اور ائمہ اوسکو روا جانتے تھے اور شیخ جونپور اور خوندمیر اوسکو فعل ملعون لکھتے تھے اور پھر میان خوندمیر اوسکی اجازت بھی دیتے تھے	۱۸۳
شاید کہ منشا اس خطا کا یہ ہی کہ سعی توکل کے برابر سمجھے تھے یا کہ مرتبہ ابتدائے سلوک مین تھے	۱۸۴
بدخلقی نہم شیخ کا مع خلفا وغیرہم کے کسب حلال سے اجتناب کرنا اور اس سنت انبیا سے محروم رہنا اور کسب کو مخل یاد الٰہی سمجھنا جیسا کہ مقام ناقصان طریقت کا ہی	۱۸۵
بدخلقی دہم دعوی اہل سنت مین ہونے کا کرنا اور مذہب خارجیون کے چلنا کہ مرتکب معاصی کو کافر جاننا	۱۸۷
شیخ جونپور کے اس قول سے کہ زنان و فرزندان و اموال و حیوانات و زراعات و عمارات و ملبوسات و مالکات وغیرہا کفر ہین یا انمین مشغول رہنے والا کافر اور آن مہدی سے نہین ہی لازم آیا کہ مہدویان حال انکے مہدی کے نزدیک کافر و غیر مہدی ہین	۱۸۸
بدخلقی یازدہم اجابت دعوت کہ سنت موکدہ ہی شیخ جونپور اور اونکے خلفا ہمیشہ تارک اس سنت کے ہوکر مخالفت احادیث کثیرہ کی کرتے تھے	〃
بدخلقی دوازدہم شیخ موصوف علم پڑھنے سے منع شدید کرتے تھے اور سور رہنا اوس سے بہتر جانتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر تم لوگ علم رکھتے مجکو مہدی نکہتے اور خوندمیر ذکر کو تلاوت قرآن پر ترجیح دیتے تھے حالانکہ یہ سب باتین خلاف آیات و احادیث مفصلۂ ذیل کے ہین	۱۸۹
شرح علم لدنی کی اور بیان اسکا کہ علم باطن بغیر علم ظاہر کے حاصل و کامل نہین ہوتا ہی	۱۹۳
بدخلقی سیزدہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جفا کرنا یعنی حج کرنا اور زیارت حضرت رسالت کی کہ افضل سنن ہی نکرنا چنانچہ شیخ مہدویہ نے ایسی کیا اور خود اپنے قول کے بھی برخلاف کیا کہ کشف مخالف شرع پر عمل کیا	۱۹۴
بدخلقی چہاردہم بسبب کم علمی کے شیخ نے خلاف اتباع سنت محمدی کے کیا کہ ہبہ نوبت ازواج کو ناجائز سمجھے اور دن کو بھی داخل نوبت کیا اور حدود الٰہی و حقوق الناس مین مردم تک فرق نہ پہچانا	۱۹۶
بدخلقی پانزدہم شیخ جونپور تمام امت محمدی کو بسبب اپنی مہدویت کے انکار کے کافر کہتے تھے حالانکہ خود انہین کے اقوال سے ثابت ہوتا ہی کہ کافر نہین ہین دوسرے یہ کہ جمعہ اور عیدین انکے پیچھے درست جانتے تھے اور نماز پنجگانہ مین اقتدا نادرست کہتے تھے	۱۹۸
بیان لزوم خطا کا کلام شیخ مین	۱۹۹
تفصیل اون لوگون کی کہ جنھون نے اس امت مین جھوٹا دعوی مہدویت کا کیا ہی اور اونکی کہ جنہین اونکے	۲۰۱

مقتقدین نے بلا دعوی ناحق مہدی ٹھہرالیا ہے	
بدخلقی شانزدہم شیخ جونپوری مسلمانوں کو فقط کافر نہیں بول گئے ہیں بلکہ اپنے مہدویوں کو بھی کافر و منکر و منافق ٹھہرا گئے ہیں	٢٠٤
بدخلقی ہفتدہم یہ کہ شیخ جونپوری خلاف اتباع محمدی کے کتاب پڑھتے تھے اور اس خاندان میں انکی بیعت سگ پروری کی مدت تک جاری رہی	٢٠٦
بدخلقی ہیژدہم شیخ جونپوری اور اونکے فرزند نے باوجود استطاعت کے خلق کو حج بیت اللہ سے منع کیا اور تین چلہ حجرہ میاں دلاور کے معاوضہ میں حج کے مقرر کر دیے اور آیات اور احادیث کے خلاف کیا	٢٠٩
ایک فقیر نے علم بارہ برس تک شیطان کو خدا سمجھکر سجدہ کرتا رہا اور حضرت غوث الثقلین نے بسبب زور علم الہام شیطانی کو پہچان لیا	
بدخلقی نوزدہم شیخ مہدویہ نے یہ غلط خبر دی کہ میاں دلاور کو عرش سے تحت الثری تک مانند دانہ رائی کے روشن ہے کیونکہ میاں دلاور نے حال ارم وغیرہ کا نہ پہچانا اور خلاف قرآن کے حکم کیا کہ جن پر عذاب آگ کا نہیں ہے	٢١٠
بدخلقی بستم شیخ جونپوری نے یہ خبر بھی غلط دی کہ میاں نظام کو عرش سے فرش تک مانند دانہ رائی کے روشن ہے کیونکہ اونکو نہ عقائد ایمانیہ برابر معلوم تھے کہ بولتے تھے میں نے علم قدیم آلہی کو بدلوا دیا اور نہ زمین کا برابر حال معلوم تھا کہ کہتے تھے باغ ارم کوہ قاف کے پاس ہے اور وہاں آدمی درخت سے پیدا ہوتے ہیں	٢١١
بیان قوم عاد اور باغ ارم کا اور داخل ہونا عبد اللہ بن قلابہ کا ارم میں	٢١٢
بدخلقی بست و یکم یہ کہ شیخ موصوف دعوی اتباع تام کا کرتے تھے حالانکہ غیر ضروری باتوں کی رعایت کرتے تھے اور ضروری سنتوں کو ترک کرتے تھے	٢١٣
دعا میں ہاتھ اوٹھانے کے دلائل کہ جس پر مہدویوں نے عمل نکیا	٢١٤
بکریاں چرانا کہ سنت تمام انبیا کی ہے شیخ موصوف نے اس شغل کو کفر ٹھہرایا	٢١٦
تتمہ شیخ موصوف کے خلفا و توابع کے بعضے احکام و دعووں خلاف عقل و نقل کے بیان میں	
منہا میاں نعمت و خوندمیر نے خلاف آیات قرآن کے حکم کیا کہ ترکہ مہاجر کا اوسکے وارثوں کو نہ دیکر مہاجرین اغیار پر تقسیم کرنا چاہیے اور بیان اسکا کہ ہجرت مہدویہ طریقہ اسلامیہ نہیں ہے	
ایضاً مہدویوں کے علماے بالعموم عبد الملک سجاوندی نے ایک آسان ترکیب نحوی کے سمجھنے میں بھی خطاے فاحش کی اور دعوی میاں دلاور کا سراسر غلط نکلا	٢١٧
ایضاً انکے مہدی کے نواسے نے خلاف قرآن و احادیث کے دعوی کشف غلط کا کیا کہ قیامت میں تمام عالم کا حساب لینا میرے باپ خوندمیر کا کام ہے	٢١٨
ایضاً انکے مہدی کے نواسے نے دعوی کیا کہ مجکو معراج ہوئی اور میں عرش تک گیا وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ مہدی کے اصحاب جدا	٢١٩

سامنے سرونکے بال کھولے ہوئے ناچ رہے ہین اور سنگ مین مجانے ہین اور جو کچھہ پیغمبر خدا کو کھلایا تھا سو سب مجکو دکھلایا

اسیطرح انکے نانا مہدی مزعوم نے بھی دعوی کیا کہ مین مع سید سلام اللہ کے افلاک پر چڑھتا چلا گیا اور قاب قوسین کا مقام اور کلام ہوا اور یہ عبارت وحی ہوئی کہ یرضی عنک الرحمن الخ ۲۲۰

بیان اس امر کا کہ شیخ جونپوری کی مہدویت وغیرہ دعوونکا انکار فرض ہی اور تصدیق حرام اور موجب تباہی ایمان و خرابی دوجہان کا ہی اور قول عالم میان کا کہ اگر بالفرض یہ دعوی خطا ہی تب بھی اہل اقرار کو کچھہ ضرر نہین ہی غلط محض ہی

باب چہارم مین بیان اون گستاخیونکا کہ فرقہ مہدویہ نے نسبت حضرات مشائخ اسلام اور ائمہ اعلام کے کی ہین ۲۲۱

اعتراض شیخ جونپور کا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پر کہ میرا قدم گردن اولیا پر ہی نہ بولنا تھا ۲۲۴

جواب بیان پیش گوئی اولیا کا اس مقدمے مین ۲۲۵

بیان اون اولیا کا کہ اوس وقت مجلس مین حاضر تھے اور اونکا اونھون نے دور سے بطور کشف کے معلوم کر کے سر جھکا دیا ۲۲۷

بیان اسکا کہ یہ کہنا محض بامر الہی تھا نہ اپنے اجتہاد و تخمین سے ۲۲۹

تمام اولیا ہمعصر بلا واسطہ اور متاخرین بواسطے اپنے پیرون و مرشدین حاضر اوس کے تھے زیر قدم شریف ہوئے ۲۳۰

اعتراض شیخ جونپور کا سننے جا ہوا اور یہ شق مین خطا لازم آکر مہدویت باطل ہوئی

باب پنجم مین بیان اون بے ادبیونکا کہ مہدویونے خدمت مین خلفاء راشدین و دوسرے اصحاب حضرت خاتم المرسلین کی ہین ۲۳۱

احادیث و آثار فضائل اصحاب حضرت رسالت مآب مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی عنہم ۲۳۴

دوسبب افضلیت صحابہ کے ۲۳۵

نقل کرنا تفضیل ابوبکر صدیق رض کا فتوحات سے اور شیخ جونپور کے کشف مین سے ایک کشف کا خطا ہونا کہ جس سے بطلان مہدویت کا لازم آیا ۲۳۶

بقیہ احادیث اور آثار ائمہ اہل بیت کے تفضیل شیخین مین ۲۳۷

تنبیہ اس بات پر کہ انکے مہدی نے حدیث موضوع روایت کی اگر دانستہ کیا تو گناہ کبیرہ ہوا اور اگر نادانستہ ہوا تو دعوی غیب دانی تمام موجودات کا غلط ہوا اور بہر تقدیر بطلان مہدویت لازم ہوا ۲۴۱

باب ششم بیان مین اون بے ادبیونکے کہ مہدویونے جناب مین حضرات انبیا و مرسلین و حضرۃ خاتم الرسالۃ سید الاولین و الآخرین کے کی ہین ۲۴۴

خلاصہ کلام انکے مہدیکا یا دعوی برتری خطا ہی یا دعوی تسویہ غلط ہی اور دونون صورت مین مہدویت باطل ہی ۲۴۸

باب ہفتم مین بیان اون بے ادبیونکا کہ فرقہ مہدویہ نے نسبت بجناب حضرت آفریدگار عالم جل جلالہ کے کی ہین

باوجودیکہ اس کثرت سے کلمات وحشت انگیز انکے مہدی سے منقول ہین تسپر بھی اونکے خلفا بولتے تھے کہ یہ کیا ۲۵۰

چیزین ہین جو کچھ کہ ہمنے سنا ہی اگر بیان کرین خود مہدوی لوگ ہمکو سنگسار کرین	
سوالات خمسہ	۲۵۱
باب ہشتم بیان تسویہ مین مشتمل دو مطلب پر	۲۵۳
مطلب اول کا مقدمہ ثانیہ اعتقاد مہدویونکا یہ ہی کہ مہدی موعود افضل ہین امیر المؤمنین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے	״
نہایت عمدہ تقریر ایکے مہدیکی انواع و اقسام اغلاط سے مالامال ہی اور معنی آیت مین خطائے فاحش ہوئی اور بطلان مہدویت کا لازم آیا	״
تخطئہ مہدی	۲۵۵
بیان اقسام اجماع کا اور باطل ہو جانا افضلیت شیخ جونپوری کا بسبب اجماع مرکب صحابہ کرام کے کہ ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما افضل ہین تمام امت سے	۲۶۰
تقریر امام رازی کی تفسیر آیت سیجنبہا الاتقی مین اور اشکال مفضولیت انبیا کا دفع شاہ عبد العزیز صاحب کی تقریر سے جسکو فسیطلوبہ	۲۶۲
بحث قول ابن سیرین کی کہ آخر زمانے مین ایک خلیفہ ایسا ہوگا کہ ابوبکر و عمر اوس سے افضل نہین ہین	۲۶۴
عیسی میان نے عبارت ابن عراق کے ترجمے مین خیانت کی	۲۶۵
ابن سیرین کے قول کو مہدی پر حمل کرنے سے شیخ جونپوری کا تخطیہ لازم آتا ہی	۲۶۶
بیان تعارض دلائل اور مراتب اقوال صحابہ اور تابعین کا	۲۶۸
قطعی یہ بات کہ خود جناب مرتضوی تفضیلی نہ تھے	۲۷۱
اختلاف ایمہ کا ترجیح بکثرت ادلہ مین اور بیان مراتب دلائل اور انواع اجماع کا	
مطلب دوم مہدویہ کہتے ہین کہ سید محمد جونپوری بزرگی مین برابر آنحضرت کے ہین	۲۷۶
مہدویون کے کلام سے لزوماً تسویہ نا روا ہونے اور انکے مہدیکا حکم خطا ہونیکا اقرار نکلا	״
مہدویون کی کتابون سے معلوم ہوتا ہی کہ انکے اعتقاد مین شاید انکے مہدی کے خدا متعدد و متلون ہین	۲۷۷
تخطئہ مہدی متبنی اول بلزوم کذب یا ضلال دوم باعتقاد کسبیت مرتبہ نبوت	۲۷۹
استحالہ تداخل جواہر اور ذکر مرتبہ فنا فی الرسول کا	۲۷۹
تخطئہ مہدی بلزوم خطا و بربادی مہدویت	۲۸۲
بیان اجماع مسلمین کا اسبات پر کہ ولی درجہ نبی کو نہین پہونچتا ہی اور اقوال علما اور اولیائے امت کے افضلیت انبیا اور خاتم الانبیا مین صلوات اللہ علیہ و علیہم اجمعین	۲۸۳
جواب قول ابن سیرین کا	۲۸۴
دلائل افضلیت حضرت سرور کائنات علیہ التسلیمات مین سے چودہ دلیلین آیات و احادیث وغیرہا سے یہان مذکور ہین	۲۸۶

۲۸۹	شیخ جونپور کی وحی عربی کے اغلاط کا بیان
۲۹۰	دلیل ہفتم اور شرح مقام محمود کی
۲۹۲	مہدی جونپوری کی سواری براق میدان حشر میں اور خود کا فیل محمود پر اور تمام مہدویوں کا اوسکے دانتوں پر سوار ہونا
۲۹۵	حضرت رسالت کے خاص مکان بہشتی کا بیان کہ جسکو وسیلہ اور درجۂ رفیعہ کہتے ہیں اور بیعت حضرت کے ساتھ کسطرح ہوگی
۲۹۸	کوئی ولی درجۂ نبی کو نہیں پہونچتا ہی اس حکم عام کے شمول و قطعیت کا بیان
۳۰۰	عالم میان نے صاف دعوی کیا کہ مہدی جونپوری نبی تھے
۳۰۲	وجہ تخصیص لانبی بعدی بہ نبی تشریعی و معنی خاتم النبیین
	عبارات فتوحات بیان انبیاء الاولیا اور نبوت عامہ مین کہ ایک قسم کی ولایت کا نام ہی اور نسبت درمیان نبی و رسول کے اور فرق درمیان وحی و الہام کے اور دوسرے مطالب عالیہ کے بیان مین
۳۰۷	تحقیق معنی تشریع کی فتوحات و فصوص سے مخالف فہم مہدویون کے
۳۰۸	فرقۂ مہدویہ قائل ہین کہ انکے مہدی مانند انبیا کے تشریع احکام کرتے تھے اور نقل سالم رسالۂ سید میرانجی کی کہ جسمین تیس حکم مہدی کے مذکور ہین
۳۱۰	مہدویون کی زکوۃ جدید اور نماز جدید کے فرض ہونے کا بیان
۳۱۱	مذکورات حال و سابق سے ثابت ہوا کہ مہدویہ اپنے مہدی کو رسول صاحب شریعت جدیدہ ناسخ احکام شریعت محمدیہ کا جانتے ہین اور مخالفت قطعیات کی کرتے ہین
	کلام مولانا جامی اور شیخ اکبر سے صاف ظاہر ہوا کہ خاتم الاولیا حضرت خاتم الانبیا سے نسبت جزو و کل کی بلکہ نسبت ایک بال کی جسد شریف سے رکھتے ہین
۳۱۴	خاتم الاولیا کا لقب قدیمی نہین ہی بلکہ ابتدا اسکی حکیم ترمذی سے ہوئی اور حکیم ترمذی اور شیخ اکبر کی شرائط و تصریحات کے موافق خاتم الاولیا شیخ اکبر ہین نہ مہدی
۳۱۵	تحقیق اسکی کہ مراد شیخ اکبر کی سونے کی اینٹ اور چاندی کی اینٹ سے اپنی ذات اور حضرت رسالت کی ذات نہین ہی بلکہ تعلیم احکام کے دو طریق کو سونے اور چاندی سے تشبیہ دی ہی
۳۱۸	اس کتاب مین جو عیوب و نقائص کہ انکے مہدی کی ذات و صفات مین ثابت کیے گئے ہین جب تک اون مین سے ایک بات بھی بلا جواب رہے گی ثبوت مہدویت کا محال ہوگا
″	خاتمہ بحث خاتم ولایت محمدیہ کا کہ وہی خاتمہ اس کتاب ہدیۂ مہدویہ کا ہی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد سید الاولین والآخرین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الہادین المہدیین لیکن بعد اسکے امیدوار درگاہ صمد ابو رجا محمد گزارش کرتا ہی کہ یہ کتاب ہی رد مین مذہب فرقۂ مہدویہ کے کہ جنھون نے بعض بلاد ہندوستان خصوصًا اطراف دکن مین علم شر و شورش کا بلند کیا ہی اور ہر چند علماے متقدمین مانند شیخ علی متقی و شیخ ابن حجر مکی اور محمد بن الخطاب مالکی اور ملا علی قاری اور سید محمد اسعد مکی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے رسائل اور فتاوے انکی رد مین ایسے لکھے ہین کہ منصف و حق طلب کے واسطے کافی ہین لیکن چونکہ بنا اس تصنیفات کی استدلال بالاحادیث پر ہی اور مہدویہ اپنے پیر شیخ جونپور کے مخالف جو احادیث پاتے ہین قبول نہین کرتے ہین اور بعض منکرات امور کی نسبت کہ انکے مذہب کی طرف کیجاتی ہی اوس سے بھی انکار کرتے ہین سو اسواسطے اس کتاب مین یہ طریق اختیار کیا گیا کہ انھین کی کتابون سے اونکے مہدی وغیرہ مقتداؤن کے اقوال نقل کر کے بالاحادیث واقوال مسلمہ اونکے لا کر الزام دیا گیا اور یہ تمام مشقت انھین کی بہتری اور خیر خواہی کی طمع پر اوٹھائی گئی کہ شاید اللہ تعالی اسی طریق سے ہدیۂ ہدایت اور حق فہمی کا انکو مرحمت فرماوے اور نام اس کتاب کا کہ ہدیۂ مہدویہ ہی اسم بامسمی ہو جاوے اور چونکہ غرض محض نصیحت اور ادائے حق اسلام ہی نہ مقابلہ و انتقام اس سبب سے کسی جاے اونکو اور اونکے پیشواؤن کو القاب قبیحہ اور الفاظ شنیعہ سے یاد نہ کیا گیا علاوہ یہ کہ فحش و بدزبانی دیانت اور شرافت کے بھی خلاف ہی حالانکہ ان لوگون نے ہمارے حق مین کچھ ملاحظہ

نام مصنف بر رد مہدویان

وضع کتاب

اس طریقے کا نکلیا اور کوئی وجہ سب و شتم کا بانی نرکھا کہ اگر کبھی کسی عالم سُنّی نے کچھہ اونکو لکھا اونھون نے نہایت
نخوت و تکبر سے طریقہ عدل و مساوات کا چھوڑ کر دہ چند و صد چند اوسکا بکا اور بعضے اونکے مصنفین نے
بلا مقابلہ بھی یہی پیشہ اختیار کیا چنانچہ بطور نمونہ کے چند الفاظ انکی کتابون سے کہ گویا دشنام نامے ہین
نقل کیے جاتے ہین کنز الدلائل مین شہاب الدین مہدوی شیخ محمد اسعد مرحوم مصنف شہب ثاقبہ ورجوم مسرج
الابصار کے مقابلے مین حد سے تجاوز کر کے لکھتا ہی بدان ای انصاف کنندہ بہ بین بسوی اغتشاش
این شقی ناپاک و نظر کن بعناد و عداوت این جاہل بیباک و تامل کن در کلام دروغ بیفروغ این بدکیش
منافقت اندیش کہ چگونہ تابع نفس و ہوا گشتہ و مطیع و فرمان بردار شیطان شدہ **ایضاً** این قولہ
عرب بر عدم علم و وجود جہل او دلیل ست ظاہر آنکہ مقتدای این شقی یعنی علی متقی در رسالۂ خود کہ اشہر
رد ست میگوید اعلم رحمک اللہ الخ و در میان کلام این ہر دو ناپاک مخالفت راہ یافت **ایضاً**
انتہی قول شقی جواب بر مجہولی این نامعقول و نامعقولی این مجہول ہمین کلام او دال ست **ایضاً**
انتہی کلام محمود الدین المشار بالشقی لعن اللہ علیہ و علی متبوعہ علی المتقی المشار بالمفتری جواب ثم انظر
ایہا المنصف الی جہالۃ ہذا العرب المعاند ہو المخصوص بآیۃ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا
وَّنِفَاقًا والموصوف بصفۃ فَاَتْبَعَہُ الشَّیْطَانُ فَکَانَ مِنَ الْغَاوِیْنَ انتہی واللہ المستعان
غرضکہ اس قسم کے فحشیات اونکی تمام کتابون مین کم و بیش موجود ہین خصوصاً تکفیر تمام اہل اسلام کی
کہ اوس سے بدتر کوئی دشنام نہین ہی انکی تمام کتابون کا گویا ترجیع بند و مستزاد اور تمام خرد و بزرگ
کے وظائف و اوراد سے ہی ایکبار جز اس تمام فحشیات کی حضرت منتقم حقیقی کے مفوض کر کے
کریمۂ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ پر عمل کیا گیا بشرطیکہ آیندہ اس
شنیعۂ شنیعہ سے توبہ کرین اور بار دیگر کوئی کلام ناشایان زبان پر نہ لاوین وگرنہ بمنطوق آیہ وَ
الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا کے جواب
ترکی بہ ترکی دیا جاویگا کہ آیندہ اگر کوئی الفاظ شنیعہ معاشر اہل سنت کے حق مین زبان پر لاوینگے
ہم وہی الفاظ اونکے پیشواون کے حق مین سنا دینگے کہ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ
مَرَّتَیْنِ اور تفصیل اسکے سبب تالیف کی آخر باب دوم مین مذکور ہے اور فہرست اسکے ابواب کی
یہ ہی **باب اول** مین بیان اون عقائد فرقۂ مہدویہ کا ہی کہ مخالف عقائد اہل سنت و جماعت

ہین باب دوم احوال شیخ جونپوری مین ابتدائے نشو و نما سے انتہائے موت و فنا تک اور
بعد اونکے سرگذشت اون کے خلفا و توابع کی آج تک بطور اختصار و اجمال کے باب سوم
رد دلائل اثبات مہدیت شیخ جونپوری مین باب چہارم مین بیان اون گستاخیون کا کہ فرقۂ
مہدویہ نے نسبت حضرات مشائخ اسلام اور ایمۂ اعلام کے کی ہین باب پنجم مین بیان
اون بے ادبیون کا کہ مہدویون نے خدمت مین خلفائے راشدین اور دوسرے اصحاب حضرت
خاتم المرسلین کے کی ہین باب ششم بیان مین اون بے ادبیون کے کہ مہدویون نے
جناب حضرات انبیا و مرسلین اور حضرت خاتم الرسالت سید الاولین والآخرین مین کی ہین باب
ہفتم مین بیان اون بے ادبیون کا کہ فرقۂ مہدویہ نے نسبت بجناب حضرت آفریدگار عالم جل
جلالہ کے کی ہین باب ہشتم رد مسئلۂ تسویہ مین یعنی اپنے مہدی کو ساتھ حضرت سید الاولین
والآخرین افضل الخلائق اجمعین کے برابر برابر جاننا چنانچہ یہ بات ارکان ایمان مہدویون سے ہے

باب اول مین بیان اون عقائد فرقۂ مہدویہ کا کہ مخالف عقائد اہل سنت و جماعت کے ہین

عقیدۂ اول سید محمد جونپوری ولی کامل اور مکمل ہین اور اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ جو اقوال
و افعال شیخ جونپوری کے کتابون مہدویہ مین مرقوم ہین اگر نسبت ان اقوال و افعال کی اونکی جناب
صحیح و برابر ہے اور قسم افترا و بہتان مریدین سے نہین ہے جیسا کہ ظاہر ہے کہ مصرع تا نباشد چیزکی مردم
نگویند چیزہا + تو ولی ہونا درکنار اونکا زمرۂ اہل سنت سے ہونا مشکل ہے اور بعضے علمائے اہل سنت کہ حسن ظن
ولایت کا اونکے حق مین رکھتے تھے وجہ اوسکی یہ تھی کہ شیخ موصوف کے اقوال و افعال برابر اونکو نہ پہونچے
تھے اگر اونکی کتابین انکے ملاحظے مین آتین ہرگز خیال ولایت کا اونکے حق مین نکرتے عقیدۂ دوم
سید محمد جونپوری مہدی موعود ہین کہ سن نوسو پانچ ہجری مین دعوی مہدیت کا کرکے سنہ نوسو دس مین
انتقال کیا اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ ایک شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین سے بلاشک مہدی ہونیوالا
ہے اور شناخت اوسکی موقوف ہے وجود اون علامات پر کہ احادیث صحیحہ مین حق مہدی مین مذکور ہین اور چونکہ
یہ علامات شیخ موصوف مین مفقود تھین اسواسطے یہ مہدی نہین ہین اور دعوی انکا باطل ہے چنانچہ
تفصیل اسکی آیندہ بخوبی آویگی انشاء اللہ تعالی عقیدۂ سوم تصدیق مہدیت سید محمد جونپوری کی

فرض ہی اور انکار اونکی مہدویت کا کفر ہی اور سن نو سو پانچ ہجری سے اسطرف جسقدر اہل اسلام مشرق سے
مغرب تک اور جنوب سے شمال تک گذرے ہین اور گذرینگے سب بسبب اس انکار کے کافر مطلق ہین
مسلمان فقط یہی چند مہدوی دکھنی و ڈھونڈاری و گجراتی ہین اور امت محمدیہ تین سو انتی برس سے
اسیقدر اختصار پر ہوگئی ہی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ چونکہ شیخ موصوف علامات مہدویت سے
عاری ہین تصدیق اونکے مہدویت کی مستلزم تکذیب مہدی حقیقی آئندہ کی ہی حرام ہی اور انکار
انکی مہدویت کا واجب اور موجب نجات و ثواب ہی اور اہل اسلام کو کافر کہنا کفر ہی کہ ان لوگون کی
شامت اعمال نے اونکو اس مین مبتلا کیا ہی عقیدہ چہارم شیخ موصوف اگرچہ داخل امت محمدی
ہین لیکن افضل ہین امرائے مومنین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین اور علی مرتضی
رضی اللہ عنہم سے اور اعتقاد تمام اہل سنت بلکہ امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ہی کہ بعد انبیا و مرسلین
کے نہ کوئی امت محمدیہ مین افضل ان حضرات سے ہی اور نہ امم انبیاے سابقین مین عقیدہ پنجم سید محمد
جونپوری سوائے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے افضل ہین ابراہیم و موسی و عیسی و نوح و آدم اور تمام انبیا
اور مرسلین سے اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ کوئی ولی اگرچہ اغواث و اقطاب و ابدال و اوتاد و ائمہ اہل بیت
و صحابہ و تابعین و مجتہد و مہدی کی قسم سے ہووے درجے کسی پیغمبر کو نہین پہونچتا ہی انبیا و مرسلین تمام
خلائق سے افضل ہین اور انبیا و مرسلین بشر انبیا و رسل ملائک سے افضل ہین عقیدہ ششم سید محمد
جونپوری اگرچہ تابع تام ہین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیکن رتبے مین آنحضرت خاتم المرسلین کے برابر ہین
کہ دونون مین ایک سر مو کمی و بیشی نہین ہی اور اعتقاد اہل سنت کا یہ ہی کہ کوئی امتی کیا بلکہ کوئی پیغمبر مرسل
یا فرشتہ مقرب رتبہ حضرت سید الاولین والآخرین خاتم الانبیا والمرسلین کو نہین پہونچتا ہی اور عالم وجود
مین کوئی موجود حضرت کا ہم رتبہ موجود نہین ہی اور بعد خداوند عالم کے عالم مین جو مقام و منزلت کہ
حضرت کے واسطے ہی کسی دوسرے کو نصیب نہین ہی کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر عقیدہ ہفتم
یہ کہ جو احادیث رسول خدا کے اور تفاسیر قرآن اگرچہ کیسی ہی روایات صحیحہ سے مروی ہون لیکن بے شیخ
جونپوری کے بیان و احوال سے مقابل کرکے دیکھنا اگر مطابق انکے احوال کے ہووین صحیح جاننا ورنہ غلط
جاننا اور اہل سنت کا اعتقاد اسکے بالعکس ہی یعنی مسلمان کو چاہیے کہ اپنے احوال کو احادیث و تفاسیر
کے مقابل کرکے آزماوے کہ جو مطابق نکلے اوسپر ثابت رہے اور جو احوال کہ اپنے مخالف احادیث و تفاسیر کے

پاوے اوس سے توبہ کرکے ترک کرے اور وہ احوال پیدا کرے کہ مطابق سنت رسول اللہ اور مشرب جماعت
صحابہ اور اہل بیت کے ہووین اس سبب سے انکو اہل سنت وجماعت بولتے ہین **عقیدہ ہشتم**
یہ کہ شیخ موصوف کو بالذات مفترض الطاعت جانتے ہین یعنی جو کچھہ اونھون نے کہا یا کیا اوسکی اتباع
دوسرون پر فرض ہوگئی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ یہ مقام سواے حضرات انبیا علیہم السلام کے
کسی کے واسطے نہین ہی یہ اونھین کیواسطے ہی کہ جسکو وہ فرض کہین وہ فرض ہی اور جسکو حلال کہین وہ
حلال ہی اور جسکو حرام کہین وہ حرام ہی اور جو کچھہ وہ بلا مواظبت کرین وہ سنت ہی اور جسپر بطور
عبادت کے مواظبت اختیار کرین وہ واجب ہوجاتا ہی اور سواے انبیا علیہم السلام کے دوسرونکی
اطاعت بالتبع ہی یعنی اونکا قول اگر مخالف امر حضرات انبیا کے نہوگا اطاعت کی جاویگی اور اگر مخالف
ہوگا اطاعت نہ کرینگے **عقیدہ نہم** یہ کہ جیسا کہ قول شیخ جونپور کا باوجود مخالفت نقل کے واجب
التصدیق ہی ایسی اگر مخالف عقل وحس کے ہووے جب بھی واجب التصدیق ہی اور کلام مہدی
مین تاویل حرام ہی چنانچہ پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز جالور مین مجمع تمام مہاجرین و خلفاے مہدی کے
میان خوندمیر نے ایک خاشاک ہاتھہ مین پکڑ کر پوچھا کہ دیکھو یہ کیا ہی سب نے جواب دیا کہ خاشاک ہی
کہا خوب دیکھو کہ کیا ہی بولے خاشاک ہی پھر کہا خوب دیکھو سب نے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ خاشاک ہی میان
نے کہا کہ اسکو مہدی موعود نے شاہ کہا ہی سب نے کہا کہ شاہ ہی آمنا وصدقنا پھر ایک سنگریزہ ہاتھہ مین
لے کر ان سب لوگون کو دکھلا کر کہا کہ یہ کیا ہی بولے یہ سنگریزہ ہی پھر کہا خوب دیکھو کیا ہی بولے سنگریزہ
ہی پھر کہا کہ کیا ہی سب بولے کہ دیکھہ ہی رہے ہین کہ سنگریزہ ہی کہا کہ اسکو مہدی موعود نے جواہر
لاقیمت کہا ہی سب مہاجرون نے جواب دیا کہ آمنا وصدقنا ہمارے دیکھنے کا کیا اعتبار ہی جو کہ فرمان
مہدی مین شک لاوے یا تاویل کرے وہ آن مہدی سے نہین ہی انتہی اور آخر عقیدہ شریفہ مین لکھا ہی
کہ جو شخص کہ بیان مہدی مین کچھہ تاویل یا تحویل کرے وہ مخالف بیان اوس ذات کے ہوگا انتہی
اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ شریعت محمدیہ بلکہ تمام شرائع آسمانی مین کوئی خبر و حکم مخالف عقل کے
کہ عقل صحیح اوسکے استحالے پر یقین کرے نہین ہوتا ہی اور اگر بالفرض بظاہر کوئی حکم مخالف عقل
کے معلوم ہو تو وہان وہ معنی ظاہری مخالف عقل مراد نہین ہین بلکہ وہ کلام مؤول ہی اور معنی
تاویلی اوسکے ہرگز مخالف عقل نہین ہین اور تاویل موافق قواعد اصول کے کلام خدا و رسول مین

عقیدہ ہشتم
شیخ موصوف
بالذات مفترض
الطاعت جانتے ہین

عقیدہ نہم
شیخ کا قول
مخالف عقل و حس
کے بھی واجب التصدیق ہی

درست ہی البتہ بعضے احکام ایسے ہین کہ عقل بشری اوسکے ادراک لم و ماہیت سے عاجز ہی نہ یہ کہ عقل اوسکے بطلان پر دلیل یقینی رکھتی ہو یا حس و مشاہدے مین بدیہی البطلان ہون سیواسطے متکلمین اپنی کتابون مین امور متخیلۃ الاستحالہ کے ابطال استحالہ و اثبات امکان کے درپے رہتے ہین تا کہ دامن احکام شرعیہ غبار احتمال کذب سے پاک رہے بخلاف مہدویے کہ کاہ کو شاہ اور کنا کو جوہر بول کر کہ کذب محض ہی اوپر سے سرپیچ آمنّا صدقنا کا سچ کر سچ جان لیتے ہین عقیدہ دہم یہ کہ سید محمد جونپوری اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے مسلمان ہین اور سوائے انکے حضرت ابراہیم و موسی و عیسی و نوح و آدم اور تمام انبیا و مرسلین ناقص الاسلام ہین کہ کوئی پیغمبر نیم مسلم ہی اور کوئی پاؤ مسلمان اور کوئی اس سے بھی کم ہی چنانچہ پنج فضائل مین ہی کہ شاہ دلاور نے اپنے مہدی سے روایت کی کہ آدم علیہ السلام ناک کے نیچے سے بالائے سر تک مسلمان تھے اور نوح علیہ السلام زیر حلق سے بالائے سر تک مسلمان تھے اور ابراہیم و موسی زیر سینے سے سر تک مسلمان تھے اور عیسی علیہ السلام زیر ناف سے بالائے سر تک مسلمان تھے دوسری بار جب آوینگے پورے مسلمان ہو جاوینگے آپ ادھے مسلمان ہین انتہی اور انصاف نامے کے بارھوین باب مین لکھا ہی کہ میان خوندمیر نے کہا کہ تمام عالم مین دو مسلمان معلوم ہوتے ہین ایک محمد رسول اللہ دوسرے میران محمد جونپوری میران موصوف نے جواب دیا کہ ہان ایسی ہی بعضے پیغمبرون کا سر مسلمان ہوا تھا اور بعضون کا ناف تک اور بعضون کا سیدھا پہلو اور بعضون کے دونون پہلو مسلمان ہوئے تھے مگر یہی دو تن سر تا پا مسلمان ہوئے ہین انتہی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ درجہ اسلام کمتر ہی درجہ نبوت و رسالت سے انبیا و مرسلین ہو کر اسلام مین ناقص رہنا کیا معنے بلکہ تمام حضرات انبیا پورے مسلمان کامل الاسلام والایمان ہین جہت اسلام سے ان مین کچھ تفاوت نہین ہی اور ایسی جہت نبوت سے بھی ان مین کچھ تفاوت نہین ہی وصف نبوت مین سب برابر ہین کہ اِنَّآ اَوۡحَیۡنَآ اِلَیۡکَ کَمَآ اَوۡحَیۡنَآ اِلٰی نُوۡحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنۡ بَعۡدِہٖ الآیہ اور حدیث صحیحین مین ہی کہ لَا تُخَیِّرُوۡا بَیۡنَ الۡاَنۡبِیَآءِ اور ایک روایت مین ہی کہ لَا تُفَضِّلُوۡا بَیۡنَ اَنۡبِیَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی ایک پیغمبر کو دوسرے پر اصل نبوت مین تفضیل نہ دو کہ نبوت مین سب برابر ہین اور تفاوت درجات کہ انبیا علیہم السلام مین ہی بسبب ان خصائص و اوصاف کے ہی کہ منصب نبوت کے سوائے فضائل زائدہ کی قسم سے ہین یعنی کوئی نبوت کے سوا فرمان رسالت بھی ساتھ رکھتا ہی اور کسی کے واسطے طغرائے اولو العزمی بھی چمکتا ہی اور کوئی روح اللہ ہی تو کوئی کلیم اللہ ہی اور کوئی

یعنی موسی ۱۲

یعنی عیسی ۱۲

عقیدہ دہم سید محمد جونپوری اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پورے مسلمان اور سوا ان کے تمام انبیا و مرسلین ناقص الاسلام ہین ۱۲

خلیل اللہ ہی تو کوئی حبیب اللہ ہی کسیکو خلافت ہی تو کسیکو شفاعت ہی کسیکو ملک و تاج ہی تو کسیکو ختامت
و معراج ہی چنانچہ اسی طرف اشارہ ہی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ
عقیدہ یازدہم یہ کہ تصحیح مہدی کا اعتقاد رکھنا فرض ہی اور اونکے اصطلاح مین یہ معنی ہین
کہ تمام ارواح انبیا اور رسل اولوالعزم اور اولیا بلند مرتبہ اور تمام مومنین اور مومنات آدم سے اس
دم تک شیخ جونپوری کے حضور مین عرض کی جاتی ہین او شیخ مذکور انکا داخلہ موجودات دیکھتے ہین اور
حق تعالی کا اون ارواح کو حکم ہوتا ہی کہ تم نے جس خزانے سے نور لیا تھا پھر اوس محل سے مقابلہ کر کے
تصحیح کرو اور جو شخص یہان مقبول ہوا وہ خدا کے پاس بھی مقبول ہی اور جو یہان مردود ہوا وہ عند اللہ
بھی مردود ہی اور تفصیل اسکی مطلع الولایت مین موجود ہی اور پنج فضایل مین لکھا ہی کہ شیخ جونپوری نے اپنے
داماد خوندمیر کو کہا کہ جیسا کہ بندے کے پاس تصحیح ہوتی ہی میان خوندمیر کے پاس بھی ہو گی انتہی اور اعتقاد
اہل سنت کا یہ ہی کہ یہ عقیدہ سراسر باطل و ضلال ہی کیونکہ وہ ملائکہ اور بشر مین کسیکو اس قابل نہین جانتے ہین
کہ حضرات انبیا و مرسلین اوس سے نور لیوین اور پھر مقابلہ اور تصحیح کے واسطے اوسکے حضور مین دوڑین اور مدار
مقبولی اور مردودی کا یہ شخص ٹھہرے استغفر اللہ العظیم حضرات انبیا معزولی اور مردودی سے امین ہین
بلکہ اولیا و مومنین بھی جبکہ بحسن خاتمہ اس عالم سے روانہ ہوئے بے فکر ہو گئے اب انکی مردودی غیر متصور ہی
سبحان اللہ حضرت خاتم المرسلین باوجود اس شان و تمکین کے بھی نہین بول سکتے ہین کہ انبیا و مرسلین کی
مقبولی و مردودی میرے قبول و رد پر موقوف ہی پس کجا شیخ جونپوری و خوندمیر عقیدہ دوازدہم یہ کہ جب تک
آدمی بچشم سر یا بچشم دل یا خواب مین خدا کو نہ دیکھے مومن نہین ہی مگر طالب صادق کہ اپنے دل کو غیر حق سے
پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہو کر ہمیشہ مشغول بخدا رہے اور دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کرے اور خودی
سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہووے ایسے شخص کے حق مین بھی انکے مہدی نے حکم ایمان کا کیا ہی چنانچہ عقیدہ
خوندمیر مین مذکور ہی غرض کہ یہ چار قسم کے لوگ یعنی بچشم سر یا بچشم دل یا بخواب خدا کے دیکھنے والے اور طالب صادق کہ
تمام دنیا اور خلق کو چھوڑ کر زاویہ عزلت مین ہمیشہ مشغول بخدا ہین مومن ہین اور باقی سب انکے مہدی کے
نزدیک کافر ہین پس واے برحال مہدویان حال کہ ان چارون قسم سے باہر ہین یہ بیچارے اہل سنت کے نزدیک
خارج زمرہ اہل سنت سے اور مہدی کے نزدیک خارج زمرہ مسلمین سے ہین افسوس از ینجا رانده و از انجا مانده

نہ ادھر کے ہوئے نہ اودھر کے ہوئے کاش ادھر اہل سنت میں آجاتے تو صورت نجات کی ہوتی کیونکہ اعتقاد
اہل سنت میں خدا کے دیکھنے پر ایمان موقوف نہیں ہی بلکہ یہ لوگ بے دیکھے خدا پر ایمان بالغیب
لائے ہیں اسیواسطے اللہ انکی مدح فرماتا ہی کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ
اور اتفاق ہی اہل سنت کا بلکہ امت کا کہ رویت اللہ تعالی کی دنیا میں بچشم سر کسی کے واسطے واقع
نہیں ہی سوائے حضرت رسالت کے شب معراج میں بلکہ بعضون کا اس میں بھی اختلاف ہی تفصیل اسکی
دلیل شانزدہم میں آویگی انشاء اللہ تعالی **عقیدہ سیزدہم** یہ کہ بموجب فرمانے شیخ موصوف کے تین پہر
خدا کا ذکر کرنیوالا منافق ہی اور چار پہر ذکر کرنے والا مشرک ہی اور پانچ پہر کا ذکر کرنے والا مومن ناقص ہی اور
آٹھ پہر کا ذکر کرنے والا مومن کامل ہی پس اسی سبب سے انکے نزدیک کسب حرام ہی کیونکہ انکے نزدیک حالت کسب میں
یاد الہی متعذر ہی حاصل ہوا کہ ان کے میران کے نزدیک مہدوی لوگ اگر تین چار پہر بھی ذکر خدا کرین تو بھی
منافق ومشرک ہیں چہ جائے آنکہ مہدویوں میں اسقدر ذاکر بھی لاکھوں میں ایک بھی نظر نہیں آتا ہی غرض
اس فرمان نے بھی مہدویوں کے دین و ایمان کو تاراج کیا او تفصیل اسکی بدلائل شانزدہم میں آویگی اور اعتقاد
اہل سنت کا یہ ہی کہ آدمی جب تک اعتقادات اسلامیہ صحیح رکھتا ہی کسی عبادت کے ترک اور کسی گناہ کے
ارتکاب سے منافق ومشرک نہیں ہوتا ہی بلکہ مومن گنہگار رہتا ہی جبکہ عبادت فرضیہ کے ترک سے کافر نہیں
ہوتا تو دوام ذکر کہ نوافل و مستحبات سے ہی اوسکے ترک سے کیونکر مشرک ومنافق ہوگا اگر کریگا درجات اعلی
پاویگا اور اگر نکریگا مومن بلا شبہہ رہیگا **عقیدہ چہاردہم** یہ کہ اشیاے دنیوی اگرچہ حلال
ومباح ہوں انمیں مشغول رہنے والا بلکہ اوسکا ارادہ رکھنے والا کافر ہی جیسا کہ انصاف نامے کے باب پنجم میں
لکھا ہی کہ میران نے فرمایا کہ وجود حیات دنیا کفر ہی چنانچہ زنان و فرزندان و اموال و حیوانات و زراعات
وعمارات و ملبوسات و ماکولات وغیرہا جو کہ انکا مزید ہوا اوران میں مشغول ہو وہ کافر ہی بلکہ جو انکا
ارادہ رکھے اور اس ارادے میں مشغول ہو وہ بھی کافر ہی اگر کوئی شخص اوسکے ساتھ صحبت رکھے
یا اوسکے گھر کو جاوے یا اوسکے ساتھ الفت رکھے وہ ہمارے آن سے نہیں ہوا اور آن محمدی سے
نہیں ہوا اور آن خدا سے نہیں ہی انتہی دیکھیے کہ مہدویوں میں یہ سب اشیاء بکمال حرص و رغبت
موجود ہیں اور وہ بخوبی ان میں مشغول ہیں اور اہل دولت کے پیش ہر روز مانند پروانوں کے
دست بستہ حاضر ہیں پس انکے مہدی کی زبان و فرمان سے بخطاب کفر ان کو سیاہ رو [illegible]

صاحب شریعت تازہ جانتے ہین ودراس شرع ایجاد فقیر کے بعض احکام کو ناسخ بعض احکام شرع محمدی
کا سمجھتے ہین بیان اسکا یہ کہ نبی اصطلاح اہل اسلام مین اوس انسان کو کہتے ہین کہ اوسکو اللہ تعالی اپنے
محض لطف سے سائر الناس مین سے برگزیدہ فرما کر ارشاد و ہدایت خلق کے واسطے مقرر فرماوے
اور اوسکی طرف اپنے اوامر و نواہی و معارف و حقائق بقدر حاجت وحی کرے خواہ بواسطہ فرشتے
کے یا بلا واسطہ فرشتے کے بطور الہام یا منام وغیرہ کے اور مقدمات دینی مین وہ شخص معصوم فی العلم
ہووے یعنی وحی اوسکی قطعی و یقینی ہووے کہ اوس مین اصلاً گمان وسواس شیطانی اور خیالات نفسانی کا
نہ ہووے اور اسی طرح معصوم فی العمل بھی ہووے یعنی بعد حصول اس مرتبے کے اللہ تعالی اوسکو گناہ کبیرہ مطلقاً
اور صغیرہ خسیسہ عمداً اور سہواً اور صغیرہ غیر خسیسہ عمداً سے معصوم رکھے یہ نبی محض ہوا اور اوسکی نبوت یا احکام
و اخبار کا منکر اور اہانت کرنے والا اور بغض رکھنے والا کافر ہوتا ہی اگر با این ہمہ اوسکے ہمراہ کوئی کتاب
یا نسخ بعض احکام شریعت سابقہ کا بھی ہی وہ رسول ہوا اور درجۂ نبوت پر مرتبۂ رسالت اضافہ ہوا یہ
خلاصہ ہی شرح مواقف اور شرح مقاصد وغیرہما کے مواضع متفرقہ کا اب ملاحظہ کیجیے کہ مہدویہ
شیخ موصوف مین ان تمام امور نبوت اور رسالت کا اعتقاد رکھتے ہین اگرچہ نام مہدویت کا
لیتے ہین لیکن فقط نام کیا کام آتا ہی کام حقیقت سے ہی اور حقیقت نبوت و رسالت کا اعتقاد
ان کی کتابون معتبر سے بخوبی ثابت ہی اجمالاً اور تفصیلاً اجمالاً یہ کہ شواہد کے تیرھوین باب مین لکھا ہی کہ
مہدویت اور نبوت مین نام کا فرق ہی اور کام اور مقصود ایک ہی اور تفصیلاً یہ ہی کہ انکا محض لطف الٰہی
سے سائر الناس مین سے برگزیدہ ہوکر مامور خدمت ارشاد و ہدایت پر ہونا تمام کتابون مین مرقوم ہی چنانچہ مطلع الولایت
مین لکھا ہی کہ اوائل مین ۲۳ برس تک امر الٰہی ہوتا رہا اور یہ اوسے وسوسۂ نفس و شیطان سمجھ کر ٹالتے رہے
اور بعد بارہ برس کے خطاب باعتاب ہوا کہ ہم روبرو فرماتے ہین تو اسکو غیر اللہ سے سمجھتا ہی بعد اوسکے بھی
شیخ موصوف اپنی عدم لیاقت وغیرہ کا عذر پیش کرکے آٹھ برس اور ٹالتے رہے بعد بیس برس کے
خطاب باعتاب ہوا کہ قضائے الٰہی جاری ہو چکی اگر قبول کرے گا ماجور ہوگا ورنہ مجبور ہوگا انتہی ملخصاً
اور ام العقائد مین لکھا ہی کہ او ذات خویش را بامر خدا بمہدویت اظہار کرد آیضاً او فرمودہ است حق تعالی
که ملا فرستادہ است مخصوص بمرا الست که آن احکام و بیان که تعلق بولایت محمدی دارد بواسطۂ مہدی
ظاہر شود و نیز رسالۂ فرائض سید میران جی مین لکھا ہی کہ فرض با نزد ہم خصوصیت بعثت مہدی براظہار کردن

وبیان نمودن احکام ولایت محمدی دانستن انتہی اور سوا اسکے تمام کتب قوم سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ من جانب اللہ محض لطف الٰہی سے شیخ جونپوری واسطے ہدایت خلق کے بتاکید تمام مبعوث ہین اور اسی طرح مقدمہ دوم یعنی وحی احکام وغیرہ کی بطور قطعیت کے خدا کی طرف سے ہونا بھی انکی کتابون مین جابجا مبسوط ہی چنانچہ ام العقائد مین لکھا ہی کہ شیخ موصوف فرماتے ہین کہ جو حکم کہ مین بیان کرتا ہون خدا کی طرف سے بامر خدا بیان کرتا ہون جو کہ ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہوگا عند اللہ ماخوذ ہوگا اور رسالہ فرائض مین لکھا ہی فرض چہارم مہدی را نے واسطہ ہر روز نو تعلیم از خدا دانستن پنجم تمام احکام مہدی ثابت بامر اللہ دانستن ششم دہم ہر اعمال و بیان مہدی از تعلیم خدا و باتباع مصطفی علیہ السلام دانستن اور رسالہ اعتقادیات و عملیات مین عالم میاں نے لکھا ہی کہ منصب اخذ علم و حکم کا حضرت کو حق تعالی سے اور روح مقدس نبی سے ہی اور علم و حکم حضرت کا یقینی قطعی ہی اب ان بزرگ کے عبارات حی دعائی ہین سے ایک عبارت بطور نمونہ کے لکھی جاتی ہی ابتدا سے رسالہ ام العقائد مین لکھا ہی قال الامام المھدی صلی اللہ علیہ وسلم علمت من اللہ بلا واسطۃ جدید الیوم قل الی عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ محمد مھدی الزمان وارث نبی الرحمن عالم علم الکتاب الایمان مبین الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان انتہی اور اسی طرح مقدمہ سوم نبوت کا یعنی معصوم فی العلم والعمل ہونا اسپر بھی تمام مہدویون کا اتفاق ہی چنانچہ اعتقاد معصوم فی العلم ہونے کا مقدمہ دوم سے بھی ثابت ہوا اور معصوم فی العمل ہونا بھی سب کا اعتقاد ہی چنانچہ رسالہ اعتقادیات عالم میاں مین لکھا ہے مسئلہ مہدی موعود علیہ السلام تابع تام ہین نے خطا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلکہ معصوم عن الخطا ہین الخ مسئلہ کسی مجتہد یا مفسر کا قول موافق حکم و بیان مہدی کے نہ ہووے تو وہ قول خطا ہی مسئلہ احادیث آحاد جو ظنیہ ہین حضرت کے احوال یا افعال یا اقوال کے مخالف ہووین تو وہ احادیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین ہین بلکہ کسی راوی کی غلطی ہی مسئلہ جائز نہین ہی کہ قول یا فعل حضرت کا مخالف کسی قطعی شرعی کے ہو کیونکہ جو امر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطریق یقین کے حدیث متواتر صریح المعنی سے یا نص صریح قرآنی سے یا اتفاق و اجماع سے امت مکرمہ کے ثابت ہو اوسکے خلاف مخالف ہی اتباع کا انتہی غرض کہ شیخ موصوف کے افعال و اقوال ایسے معصوم ہوے کہ اقوال مجتہدین و مفسرین بلکہ احادیث سید المرسلین اوسکے مقابلے مین غلط و خطا پر محمول کی جاتی ہین اور اسی طرح مقدمہ چہارم یعنی انکے مقام و احکام کا انکار کفر ہونا بھی اعتقا

اتفاقی مہدویہ کا ہی چنانچہ عقیدۂ خوندمیرمین ہی کہ مہدی نے فرمایا ہی کہ جو حکم کہ بیان کرتا ہون مین خدا کی طرف
سے بامر خدا بیان کرتا ہون جو کہ ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہوگا عند اللہ ماخوذ ہوگا اور رسالۂ
فرائض مین لکھا ہی کہ فرض دوم یہ ہی کہ منکر مہدی کو کافر جاننا اور فرض ششم یہ کہ منکر ایک حرف کو بیان
مہدی سے عند اللہ ماخوذ جاننا اور آخر اوس رسالے مین ہی کہ بجز ایمان آوردن بر بین جملہ احکام و اعتقاد
داشتن و عمل کردن بران و دور بودن از تاویل و تحویل آن شمارندہ گروہ مہدی نباشد و امیدوار سے
فلاح و نجات ہم نیست انتہی غرض کہ تمام لوازم نبوت انکے اعتقاد مین شیخ موصوف کے واسطے ثابت
ہوے اب باقی رہا درجہ رسالت کا یعنی کتاب یا نسخ بعض احکام شریعت سابقہ کا ان دونون امر مین سے
جو امر پایا جاوے رسالت ثابت ہوتی ہی چونکہ امر اول دشوار تھا اوسکو اختیار نہ کیا اسواسطے کہ کتاب مستقل
نہ بن سکی کیونکہ ایک عبارت وحی کہ مقدمۂ دوم مین منقول ہوئی خطاؤن لفظی و معنوی سے مالامال ہی کہ
تفصیل اوسکی بحث تسویہ مین آوے گی انشاء اللہ تعالی اگر سالم کتاب بنتی گویا کتاب الخطیبات ہوتی
البتہ فقرات وحی متفرق کتب مہدویہ مین موجود ہین کہ بعض عربی اور بعض ہندی و بعض گجراتی زبان مین
ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہندی فقرہ بھی وحی ہوا اے سید محمد دعوی مہدویت کا کہلاتا ہوں تو کہلا نہین تو
ظالمان مین کرونگا چنانچہ شواہد کے باب ہفدہم مین لکھا ہی واہ کیا فصیح و بلیغ فقرہ اترا کہ تمام اہل ہند کو
اسکی فصاحت نے حیران کر دیا اگر ایسی سب فقرات وحی ایک جا کرین ایک رسالہ مختلف اللغات ہو کر شاہد
کریمہ[۱] وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا کا ہوسکتا تھا مگر نہ کیا اور شق ثانی پر
اکتفا کیا یعنی شریعت جدیدہ ناسخ بعض احکام شریعت محمدیہ کا دعوی کیا بیان اسکا یہ ہی کہ شریعت انھین
احکام شرعیہ و اوامر و نواہی کو کہتے ہین سو شیخ موصوف نے دعوی کیا کہ مجھپر احکام خدا کی طرف سے تازہ
بتازہ نو بنو اوترا کرتے ہین اور وہ احکام مانند احکام قرآنی کے ہین بلکہ اوس سے بھی بڑھ کر ہین کیونکہ
احکام قرآنی بعض فرض ہین بعض مستحب بعض مباح ہین یہان جو مونہہ سے نکلتا ہی سو فرض ہی
بلکہ ایمان ہی کہ اون پر عمل نکرنے سے خارج مہدویت سے ہوجاتا ہی چنانچہ عبارت منقولۂ آخر
رسالۂ فرائض سے معلوم ہوتا ہی اور خروج مہدویت سے بعینہ خروج ایمان و اسلام سے ہی دوسرے
یہ کہ عبارت قرآنی مین بعض جا توجیہ و تاویل بھی درست ہی چنانچہ مؤول و مجاز و کنایہ سب اقسام قرآنیہ
سے ہین یہان تاویل و توجیہ مطلقاً کفر ہی چنانچہ آخر رسالۂ مذکورہ سے مستفاد ہی پس احکام اس شریعت

(حاشیہ:) ۱ — وحی گجراتی و ہندی زبان مین و عربی مین

[۱] ترجمہ اور اگر ہوتا قرآن طرف غیر اللہ سے تو پاتے اسمین بہت تفاوت

(حاشیہ:) ۲ — دعوی نسخ بعض احکام شریعت محمدیہ

جونپوریہ پورہیہ کو میان خوندمیر نے رسالۂ عقیدہ مین اجمالاً بیان کیا اور کہا اوسکی ابتدا یہین کہ المقصود
بندہ سید خوندمیر بن موسی عرف چھجو این احکام از زبان سید محمد مہدی علیہ السلام شنیدہ ہست داو
فرمودہ ہست حکمی کہ بیان میکنم از خدا و با مر خدا بیان می کنم ہر کہ ازین احکام یکحرف را منکر شود او عند اللہ ماخوذ
گردد الخ اور انتہاے رسالہ مین کہا کہ ای طالبان حق کہ مہدی را قبول کردہ اید معلوم باد این احکام کہ مذکور است
از اول تا آخر وقت رحلت آن ذات ما دام کہ این بندہ در صحبت وی بود در ہیچ حکم از ان احکام تفاوت نیافتیم
و برین جملہ اعتقاد و ایمان داریم ہر کہ در بیان وی چیزی تاویلے و یا تحویلے کند او مخالف بیان آن ذات باشد
تمت بعدہ سید میران جی نے اون احکام کو تفصیلاً بیان کیا اور کہا کہ منکہ سید میران جی بن سید
سلام اللہ ام بر جملہ مصدقان مہدی واضح و لائح باد کہ حاصل احکام محکمات مہدی کہ در عقیدہ بندگی میان
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ مذکور اند مجموع سی و یک اند بعضے ازان فرائض اعتقادی و برخی ازان فرائض عملی
اند الخ یہ رسالہ بالتمام بحث تسویہ مین منقول ہوگا انشاء اللہ تعالی حاصل اس رسالے کا یہ ہی کہ احکام مذکورہ
سے بیس فرض اعتقادی ہین اور دس فرض عملی ہین اور سواے انکے اور فرائض بھی ہین لیکن وہ سب
انھین تینوں کے فروع ہین چنانچہ بعض ان احکام کے ضمن عقائد گذشتہ مین مذکور ہو چکے اور باقی رسالہ
مذکورہ سے معلوم ہونگے غرض کہ یہ احکام شریعت تازہ ہین سواے شریعت محمدیہ کے کیونکہ شریعت محمدیہ کا
ماخذ قرآن اور زبان حضرت رسالت پناہ اور دونون کے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہی کہ انکا بیان واضح اور
کھلا ہوا ہی کہ وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ وَقُرْاٰنٌ مُّبِينٌ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ
پس اگر قرآن یا زبان آنحضرت سے یہ احکام مستفاد ہوتے اسقدر اب تک مخفی نہ رہتے کیونکہ ایسے احکام موکدہ
کو مجمل و مہمل رکھنا مخالف خدمت تبلیغ رسالت کے ہی اور اگر کہین کہ بیان ان احکام کا زبان مہدی سے مقصود تھا تو
وہی مضمون واحد ہوا کہ اس شریعت کو بعد نوسو برس کے شریعت محمدی سے ظاہر کرنا منظور تھا اور یہ احکام
بعضے احکام شریعت محمدیہ کے ناسخ ہین اسواسطے کہ نسخ کہتے ہین تبدیل و ازالہ احکام شرعیہ کو دوسرے احکام
شرعیہ سے اور احکام شرعیہ سات قسم ہین فرض و واجب و سنت و مندوب و حرام و مکروہ و مباح اور انکی تبدیل
بطریق شرعی یعنی مستحب کو فرض کر دینا یا مباح کو حرام کر دینا یا مکروہ کو فرض کرنا یا حرام کو فرض کر دینا وقس
علی ہذا یہ سب نسخ کہلاتا ہی چنانچہ اتفاق (نام کتاب) وغیرہ مین اوسکی تفصیل ہی اور اسی طرح شیخ جونپوری نے کہا کہ ذکر کثیر
باجماع امت شریعت محمدیہ مین مستحب تھا شیخ نے فرض کرکے اوسکا استحباب منسوخ کر دیا چنانچہ عقیدہ نمبر دہم

مین مسطور ہوا اور اسی طرح عزلت خلق سے اور صحبت صادقون کی اور پرہیز ماسوا اللہ سے کہ مستحب ہی فرض کیا اور تدبیر و تردد و میراث و تعین معاش اور خروج دائرہ یعنی تکیہ سے کہ مباح تھا حرام ٹھہرایا اور بلا وجہ وطن چھوڑنا کہ قسم ہبا فیت سے ہی اور مکروہ تھا اوسکو فرض ٹھہرایا اور اعتقاد مساوات مہدی کا ساتھ حضرت رسالتؐ کے کہ حرام تھا اوسکو فرض و ایمان ٹھہرایا اور ترک تمام اسباب دنیا کہ مستحب تھا اوسکو فرض کیا وقس علی ہذا اور ان فرائض کو عین ایمان ٹھہرایا کہ انکا تارک کافر و منافق قرار پایا چنانچہ عقائد سابقہ مین مذکور ہو چکا اور سوائے نمازون فرض کے ایک اور نماز ششم فرض ٹھہرائی وہ دوگانہ ستائیسوین رمضان کا ہی اور سوائے زکوۃ فرض اسلامی کے ایک عشر فرض کیا کہ زکوۃ سے بمراتب سخت تر ہی یعنی اللہ تعالی نے زکوۃ باین آسانی فرض فرمائی کہ جب آدمی ساڑھے باون تولے چاندی یا بیس مثقال سونے کا مالک ہووے اور فارغ حوائج اصلیہ اور قرض سے ہو کر ایک سال کامل اس پر گذرے تب چالیسوان حصہ اوس کا فقرا کو دینا اوپر فرض ہی اور شیخ جونپوری نے یہ فرض نکالا کہ آدمی جب بقدر مال کا مالک ہووے قلیل ہو یا کثیر اوس کا دسوان حصہ خیرات کرنا اوس پر فرض ہوا یہ عبادت مالی ہی برابر زکوۃ کے چنانچہ کتاب عمدۃ البراہین تصنیف سید عبد الرحیم بن اسحق بن عبد الحی مہدوی مین مذکور ہی اور رسالہ فرائض مین بھی اس کا اشارہ موجود ہی غرض کہ یہ عشر وہ عشر نہین ہی جو کہ محاصل زمین سے شرع مین مقرر ہی بلکہ یہ ایک تشریع جدید ہی مانند احکام مذکورۃ الصدر کے اور نماز ششم اون تیس احکام سے بھی زائد ہی بالجملہ احکام شریعت جونپوریہ کے بعضے محض شرع جدید ہین اور بعضے باوجود شرع جدید ہونے کے بعضے احکام شرع قدیم محمدی کو منسوخ بھی کرتے ہین پس ثابت ہوا کہ شیخ جونپوری مہدویون کے اعتقاد مین رسول صاحب شریعت جدیدہ ناسخ شریعت محمدیہ کے ہین کیونکہ ناسخ کو سب احکام کا نسخ ضرور نہین ہی بلکہ بعض احکام کا نسخ بس ہی چنانچہ حضرت عیسی فرماتے ہین وَلِاُحِلَّ لَکُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ حُرِّمَ عَلَیۡکُمۡ پس مذہب مہدویون کا مخالف ہوا نص قرآنی کے کہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اور باطل ہوئی توجیہ مہدویون کی کہ کہتے ہین کہ خاتم النبیین سے مراد یہ ہی کہ کوئی پیغمبر صاحب شریعت جدیدہ بعد آنحضرت کے پیدا نہ ہوگا اور اگر نبی متبع شریعت محمدیہ کا پیدا ہووے منافی آیت مذکورہ کا نہین ہی اور شیخ جونپوری پیغمبر متبع ہین چنانچہ عالم میان رسالہ اعتقادیہ مین لکھتے ہین پس اب ہونا مہدی علیہ السلام کا اس اوصاف پر متبع اس شرع شریف کے ہو کر نہین مخالف ہی کتاب و سنت و اجماع کا کیونکہ بنا بر معنی مذکور کے نبی مشرع ہونا شرع شریف سے ممنوع ہی نبی متبع ہاں حضرت

عقیدہ ہفدہم

متبع مین نہ مشرع انتہی اور وجہ بطلان ظاہر ہی کہ خود انھین کے عقائد سے مہدی کا نبی مشرع ہونا ثابت ہوا پس
موافق اقرار مہدویہ کے بھی انکا اعتقاد مخالف قرآن و سنت و اجماع امت کے ہوا علاوہ یہ کہ مقصود نبی
متبع سے کیا ہی اور معنی آیت کے کیا ہین یہ بھی اب تک ان بزرگوارون کی فہم مین نہین آیا ہی بحث اسکی
بہ تفصیل باب تسویہ مین آوے گی انشاء اللہ تعالی یہان اسی قدر کافی ہی عقیدہ ہفدہم مہدویونکا
اعتقاد یہ ہی کہ شیخ جونپوری بعد منصب نبوت و رسالت کے بعض صفات الوہیت مین اللہ تعالی کے
ساتھ بھی شریک ہین چنانچہ یہ صفت الٰہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَعْلَمُ
مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ
حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ کہ صفت علم الٰہی
ہی اور جا بجا جناب باری اسکو اپنے واسطے خاص فرماتے ہین شیخ موصوف بھی اس مین خدا کے ساتھ
شریک ہین کہ اسی طرح کا علم غیب انکو بھی حاصل ہی چنانچہ شواہد الولایت کے اکتیسوین باب مین لکھا ہی
کہ شیخ موصوف نے کہا کہ حق تعالی نے بندے کو احوالات جملہ موجودات کے ایسے معلوم کر دیے ہین جیسا کہ
کوئی دانہ رائی کا ہاتھ مین رکھتا ہو اور ہر طرف پھرا کر ملاحظہ کرتا ہو پہچانے اور واقف ہو اور بشارت نامے مین لکھا ہی
کہ مہدی نے کرات و مرات کہا ہی کہ بندے کو مقام و مراتب جملہ انبیا و اولیا و مومنین و مومنات کے بلکہ احوال
جملہ موجودات کے ایسے معلوم ہو گئے ہین جیسا کہ صراف سکے سونے اور چاندی کو ہاتھ مین لے کر ہر طرف
پھراتا ہی اور ملاحظہ کر کے پہچانتا ہی انتہی اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ شیخ مذکور نے اپنے خلیفہ دلاور کے حق مین فرمایا
کہ میان دلاور کو عرش سے تحت الثری تک ایسا روشن ہی جیسا کہ ہاتھ مین رائی کا دانہ ہوئے انتہی دیکھیے
بڑے میان تو بڑے میان چھوٹے میان سبحان اللہ خود بدولت کو تو جملہ موجودات کہ جس مین سموات
وارض و ما بینہما سب داخل ہی مانند دانے رائی کے یا شل و پی اشرفی کے ہاتھ مین تھے مریدین کے ہاتھ
مین بھی عرش و فرش مانند دانے رائی کے رکھا ہوا ہی اور اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی کہ یہ ایک نوع کی شرک
حقیقی کا دعوی ہی اسواسطے کہ شرک کی حقیقت یہی ہی کہ اللہ تعالی کی ذات یا صفات و افعال مین کسیکو
شریک جاننا یعنی ویسی صفت دوسرے کے واسطے بھی ثابت کرنا اور یہ فرق کچھ کارآمد نہین ہی کہ یہ صفات
اللہ تعالی مین بالذات ہی اور بشر مین بواسطہ عطاء الٰہی ہی کیونکہ اللہ تعالی اپنی صفت بشر مین پیدا نہین
کرتا ہی کہ کوئی بشر مانند حق سبحانہ کے عالم موجودات یا خالق کائنات یا رازق حیوانات یا حافظ ارض

وسموات ہوجاوے استغفر اللہ العظیم پھر خدا اور بندے مین کیا فرق رہا انبیا علیہم السلام علم غیب کی نفی کرتے ہین حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہین وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اور حضرت رسالت پناہ کو حکم ہوا کہ کہو وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ البتہ حضرات انبیا اور اولیا کو بعض اوقات بطور معجزہ اور خرق عادت کے بعض امور غائبہ کا انکشاف ہوتا ہی نہ یہ کہ مانند جناب باری کے جملہ موجودات غیب السموات والارض مانند دانے رائی کے منکشف ہین پھر کیا فرق رہا علم بندہ اور علم خدا مین یہ دعوی صاف مخالف نص قرآن ہی کہ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین جانتے ہین جو کوئی آسمانون مین ہین اور زمین مین غیب کو مگر اللہ تعالی یہ شیخ جونپور اور میان جی لاور بھی زمین والون مین ہین انکو علم غیب کس طرح مخالف اس آیۂ کریمہ کے ہوگیا عقیدہ ہجدہم یہ کہ عالم مین چند چیزین ایسی موجود ہین کہ مخلوق خدا کی نہین ہین بعضی اون مین کل وجہ سے غیر مخلوق ہین اور بعضی من وجہ مخلوق اور من وجہ غیر مخلوق ہین منجملہ اونکے شیخ جونپور شیخ مہدویان بھی ہین چنانچہ رسالہ جوہر نامہ مین لکھا ہی معلوم باد چند چیز غیر مخلوق اند چنانکہ مشبہ المتقدمین زبدۃ الواصلین بندگی میان سید قاسم صاحب در مکتوبات نوشتہ اند چون جوہر اول و روح حقیقی و ولایت محمدی و جملہ کتب و صحائف این ہمہ غیر مخلوق اند و من دون ہذا کل اشیاء بری و بحری و علوی و سفلی مخلوق اند حتی خاتمین فی المعنی غیر مخلوق و فی الصورۃ مخلوق اند انتہی پس ای عزیزہ اہل تمیز ہمہ علماے اہل شریعت ولایت را مخلوق گویند و ہمہ اولیاے اہل حقیقت قدیم و غیر مخلوق گفتہ اند انتہی سبحان اللہ یہ عجیب و غریب اعتقاد ہی کہ خلافت آدم علیہ السلام سے دولت محمدیہ تک کسی دین آسمانی مین یہ اعتقاد نہ ہوا ہی کہ سواے ذات و صفات حضرت واجب الوجود کے کوئی او شی موجود بھی غیر مخلوق یعنی قدیم ہی تمام ملتون نبوت مین یہی اعتقاد رہا کہ ایک حضرت حق اپنی ذات و صفات سے قدیم ہی اور باقی تمام عالم یعنی ماسوا اللہ مخلوق و محدث ہی کہ عدم سے وجود مین لایا گیا ہی اور سب کا عدم سے وجود مین لانے والا اللہ تعالی ہی اور سب ملتون کا اعتقاد لاقدیم الا اللہ و لاخالق الا اللہ عقیدہ اتفاقی جمیع ملیین ہی پس یہ اعتقاد مہدویون کو ملت ایمان سے نہین پہنچا ہی بلکہ فلاسفہ یونان سے ہاتھ لگا ہی کہ اونکے نزدیک سواے حضرت واجب تعالی کے بہت چیزین قدیم و غیر مخلوق ہین چنانچہ عقول و سموات وغیرہا اونکے نزدیک قدیم و غیر مخلوق ہین یعنی کسی وقت مین معدوم نتھے بلکہ ہمیشہ سے

باری تعالی سے کہی ہین تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا حالانکہ انصاف یہ ہی کہ ان پر بھی
تہمت نہ چاہیے کرنا کیونکہ سب فلاسفہ بھی یہ اعتقاد نہ رکھتے تھے چنانچہ افلاطون وغیرہ جم غفیر فلاسفہ
اس باب مین وہی اعتقاد رکھتے تھے جو کہ اہل اسلام رکھتے ہین اور جمیع اہل ملل و شرائع سے بنقل
متواتر منقول ہی کہ تمام عالم حادث و مخلوق ہی البتہ بخلاف انکے ایک طائفۂ حکما مثل معلم اول اور
اوسکے اتباع مشائین اور شیخ الاشراق وغیرہ کا یہ مذہب مردود تھا کہ اوسی کو مہدویون نے بغیر و تفہم
مقبول کیا اور مذہب جمیع انبیا اور اہل شرائع اور جمہور حکماے کاملین سے اعراض و نکول کیا شعر
چند چندا ز حکمت یونانیان   حکمت ایمانیان را ہم بخوان   علاوہ یہ کہ زبدۃ الواصلین مذکور الصدر
کا یہ کلام غیر مفہوم ہی بقولیکہ المضمون فی بطن الشاعر اب تک نہ کھلا کہ جوہر اول اور روح حقیقی سے کیا
مراد ہی اور یہ دونون قدیم کہان تشریف رکھتے ہین اور جملہ کتب و صحائف سے اگر مراد کلام نفسی آلہی
ہی تو وہ مانند دوسرے صفات باری تعالی کے قدیم ہی اوسکی تخصیص کی کیا وجہ ہی اور اگر مراد یہ حروف
و کلمات مؤلفہ متلفظہ ہین تو وہ بالبداہۃ حادث و مخلوق ہین اور خاتمین فی المعنی غیر مخلوق و فی الصور
مخلوق سے کیا مراد ہی اگر وہی مراد ہی جو کہ مصنف جوہر نامۂ مذکور نے آخر رسالے مین لکھا ہی کہ پس اے
عزیز خاتمین در علم قدیم ثابت اند در صورت مخلوق فی المعنی غیر مخلوق ازین سبب سایہ نبود انتہی تو تخصیص
خاتمین کی کیا وجہ بلکہ تمام اشیا علم قدیم آلہی مین ازل سے ثابت ہین پس باعتبار وجود علمی آلہی سے سب
قدیم ہوے ہین اس قدم سے اشیاے مذکورہ کا قدیم ہونا ثابت نہین ہوتا ہی بلکہ علم آلہی قدیم ہوا اور
اشیا سب اپنے مرتبۂ ذات و وجود مین حادث و مخلوق ہین اور یہ کلام بھی مصنف مذکور کا اتہام محض ہی
کہ تمام اولیاے اہل حقیقت ولایت کو قدیم و غیر مخلوق کہتے ہین اسواسطے کہ اولیاے اہل حقیقت کے
نزدیک بالاتفاق ولایت محمدی کہ صفت نفس محمدی کی ہی مانند موصوف موصوف کے حادث و مخلوق ہی
البتہ ولایت آلہیہ کہ صفت جناب باری تعالی کی ہی کہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا حال اوسکا مانند حال
صفات آلہیہ کے ہی و این کجا و آن کجا تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ یعنی شیخ جونپوری کو برابر حضرت
سید کائنات علیہ التسلیمات کے سمجھنا مہدویون کا کھلم کھلا اعتقاد ہی کہ اس مین کسی فرد بشر کے خدا
داد گر سے بھی ذرہ برابر خوف و شرم نہین رکھتے ہین مگر ایک عقیدۂ دیگر کہ اس سے بھی بدتر ہی اوس مین
البتہ خدا و خلق خدا سے ذرہ شرماتے ہین کہ صاف ہر ایک کے سامنے زبان پر نہین لاتے ہین

وہ یہ ہی کہ حضرت سید کائنات علیہ التسلیمات شیخ جونپور کے عوام مریدون کے برابر ہین چہ جا خاص مریدین
و اصحاب کے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بمراتب بہتر ہین پھر کہان شیخ جونپور کہ وہ تو نہایت
دور ہے حالانکہ جن بزرگوارون سے وہ پونہچا ہی اونھین سے یہ بھی ہاتھ لگا ہی اگر وہ عطائے فقیری تو یہ بھی بخشش
پیر ہی چنانچہ شواہد الولایت کے اکتیسوین باب کی سینتیسوین خصوصیت مین لکھا ہی کہ جناب رسالت مآب
نے مہدی کے اصحاب کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر فرمایا ہی اور اس پر حدیث نے اصل بیان کرکے بولتا ہی کہ
اول مقام رسول علیہ السلام کا پہچاننا چاہیے تا کہ مقام ان لوگون کا معلوم ہووے اور جبکہ قوم ایسی ہووے
اون کا امام کیسا ہوگا پس ظاہر ہوا کہ وہ افضل سب سے ہی اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز میان عبد الرحمن
ایک حدیث پڑھ رہے تھے اوس مین اس مقام پر پونہچے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ بھائی
میرے کہ وہ برابر میرے مرتبے کے ہین شاہ نظام نے سنکر کہا کہ یہ صفت عوام اصحاب مہدی کی ہی اور بڑے
اصحاب کا مرتبہ اس سے بھی دور اور آگے ہی اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز بعد نماز فجر کے سب
بھائی صف بستہ بیٹھے تھے شاہ دلاور خلیفہ شیخ جونپور نے اپنی عورت خوند بوا کو بتلا کر کہا کہ دیکھو یہ وہ
لوگ ہین کہ رسول خدا نے فرمایا ہی هُمْ اِخْوَانِي بِمَنْزِلَتِي یعنی وہ بھائی میرے ہم مرتبہ میرے ہین اور
ایک روز دکھلا کر کہا کہ یہ لوگ مقام مرسلین کا رکھتے ہین اور کہا کہ مرسل اوسے کہتے ہین کہ مہتر جبرئیل اوس پر
وحی لاوین لیکن بارہ آدمی اونسے بھی فاضل تر ہین اور ایک روز یوسف کو بتلا کر کہا کہ یہ سب بھائی جو بیٹھے
ہین ہم اخوانی بمنزلتی کا مقام رکھتے ہین یعنی برابر حضرت رسالت پناہ کے ہین مگر چار شخص اس سے
بھی بڑھکر مقام رکھتے ہین اونسے پوچھا کہ وہ چار کون ہین کہا تم اور بھائی عبد المجید اور میان عبد الملک
اور قاضی عبد اللہ انتہی یہ دلاور مرید شیخ جونپور کا حال ہی کہ اپنے مریدون کو ہم منزلت حضرت کے بولکر
کبھی اون مین سے بارہ کو مرسلین پر اور چار کو سید المرسلین پر تفضیل دے رہا ہی کہ منجملہ اونکے عبد الملک مصنف
سراج الابصار بھی ہی پس یہ لوگ اپنے دادا پیر شیخ جونپور سے بھی افضل ہوے کیونکہ اونکے مساوی سے جو افضل ہوا
وہ انسے بھی افضل ہوا پس دونون عقیدے انھین کے بزرگون کے ہین معلوم نہین کہ کیا سبب ہوا کہ تسویہ کو
اختیار کیا اور تفضیل کو پس انداز کیا کیونکہ بسبب خوف خدا کے باز رہے ہون ایسا گمان نہین ہو سکتا ہی
اسواسطے کہ جب خود خدا کی صفات مین مہدی کو شریک کرنے سے نڈر کر علام الغیوب اور قدیم غیر مخلوق
ٹھہرایا اوسکے صاحب سے افضل کہنے مین کیا نہ کرتے علاوہ یہ کہ خود وہ بزرگ باوجود دعوی تسویہ کے

اشارہ ترقی اور اضافہ تفضیل کا بھی کرگئے ہین چنانچہ بولے ہین کہ مجکو اللہ تعالی نے سب ارواح اولین و آخرین
کا پیشوا بنایا اور میرے پاس تمام ارواح اولی العزم اور رسولون اور اولیا و مومنین کی آدم سے سید مذ تک
تصحیح ہوتی ہین اور قبول و رد میرا قبول و رد خدا کا ہی چنانچہ شواہد الولایت و مطلع الولایت وغیرہما مین موجود ہی
اور تفصیل اوسکی ابواب آیندہ مین آوے گی اور ظاہر ہی کہ لفظ جمیع انبیا اور آدم سے اس دم تک مین حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی داخل ہین لیکن شاید کہ مہدویون نے جب دیکھا کہ اپنے مہدی کے دونون کلام تسویہ
اور تفضیل مین سے ایک بلاشبہہ کاذب ہی اقل درجہ تسویہ کو اختیار کیا کہ مَنِ ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ یَخْتَارُ اَهْوَنَهُمَا
لیکن پھر بھی اپنی برخورداری اور تابعداری کو کارفرمایا کہ اوس قول تفضیل کو بھی بالکل معطل نکر دیا بلکہ برتاوا
اوسی کے موافق رکھا کہ کہتے ہین کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دربار نبوت مین ایک صدیق تھے تو
یہان دو ہین سید محمود اور خوندمیر اور اگر وہان خلفاء راشدین چار تھے یہان پانچ ہین سید محمود اور خوندمیر اور
میان نعمت اور میان نظام اور میان دلاور اور اگر وہان عشرہ مبشرہ تھے تو یہان بارہ ہین پانچ مذکورین
اور باقی یہ ہین امین محمد ملک معروف عبد المجید ملک جو یوسف ملک گوہر ملک برہان الدین اور آنحضرت
کی امت مین تہتر فرقے ہین تو مہدی کی امت مین چہتر فرقے ہین ایک فرقہ کہ عقیدۂ خوندمیر پر ہی ناجی ہی باقی
غیر ناجی اور سید محمود مذکور الصدر پسر مہدی کو مہدی ثانی بھی کہتے ہین اور میان خوندمیر داماد مہدی کو بدلہ مہدی
بھی بولتے ہین کیونکہ قتال کا کام مہدی سے نہ ہوا اونکے بدلے مین انھون نے کیا اوسکو جنگ رولایت کہتے ہین اور
اسد اللہ الغالب بھی انکا لقب ہی اور انکے بیٹے سید محمود خاتم مرشد نواسۂ مہدی کو حسین ولایت کہتے ہین
ساتھ لڑکپن مین خدا ہمیشہ کھیلا کرتا تھا جیساکہ پنج فضائل مین منقول ہی نقل کفر کفر نباشد اور انکی ماں
فاطمۂ ولایت ہین اور سب جوروان مہدی کی ازواج مطہرات اور امہات المومنین کے ملقب ہین اور چونکہ اونکے
مہدی نے دعوی کیا کہ بندگی ایک نظر ہزار سال کی عبادت مقبول سے بہتر ہی یعنی بارہ شب قدر کے برابر ہی چنانچہ
انصاف نامہ کے باب ہشتم مین لکھا ہی اب اونکے مریدون مین ایسے مقامات کے اعتقادات کیون نہ رکھینگے بلکہ مریدین
خود مبشر بالجنہ ہوتا برکنار دوسرون کو مبشر بالجنہ بناسکتے ہین جیساکہ پنج فضائل مین لکھا ہی کہ میران نے فرمایا
جیساکہ ہمارے حضور مین بارہ شخص مبشر بالجنہ ہوے ہین ای میان دلاور تمہارے پاس بھی ہونگے اور انھین
مریدین کے واسطے مقامات انبیا اور مرسلین کا ثابت کرنا باب ششم مین آوے گا انشاء اللہ تعالی اب آتا ہون
بلاشبہہ کہ سید محمود مذکور الصدر نواسے مہدی کو کہ حسین ولایت قرار دیکے کہہ دیا ہی بہتر امام الشہداء الشہید کربلا سے

جانتے ہین حالانکہ اونکی کبھی نکسیر بھی نہین پھوٹی بیہ بغیر خون لگائے شہیدون مین کیونکر شریک ہوگئے
سو جواب اس کا یہ تراشا گیا ہی کہ تذکرۃ الصالحین مین مذکور ہی کہ ایک روز یہ بزرگ بعد نماز تہجد کے جا نماز پر
بیٹھے تھے کہ روح یزید کی بصورت کتے کے داخل ہوئی میان مذکور نے اپنے ہاتھ سے اوسکو
ہانکا اوسنے انکے ہاتھ کو ایسا زخمی کیا کہ اوسکے درد سے بعد ینتالیس دن کے پندرھوین محرم کو
انتقال کیا سبحان اللہ یزید پلید باوجودیکہ انواع واقسام عذاب وس عالم مین مبتلا ہی پھر بھی اتنی طاقت
رکھتا ہی کہ حسین گجراتی مہدی کے ناتی کے مارنے کو بس آتا ہی اور حیرت یہ ہی کہ اوس ملعون کو باوجود اس
گرفتاری کے اسقدر فرصت کہان سے ملی کہ انکے قتل کا عزم سفر کیا البتہ یہ بات نے اذن آلہی نہ ہوئی ہوگی
خدا کی طرف سے مامور ہوا ہوگا کہ مہدویون کے خاتم مرشد کا کام تمام کرے یا یہ ہو کہ کسی کتے نے کاٹا اور یہ اوسکے زخم
سے مرگئے مگر حضرت امام کربلا سے مقابلہ کرنیکے واسطے اوسکو یزید ٹھہرا کر عقیدت مندون نے محنت اٹھا کے کربلا کا باندھ لیا

باب دوم احوال شیخ جونپوری مین ابتدائے نشو ونما سے انتہا موت و وفات تک اور بعد انکے سرگذشت اونکے خلفا و توابع کی آج تک بطور اختصار و اجمال کے

منقول مطلع الولایت اور شواہد الولایت اور پنج فضائل اور تذکرۃ الصالحین وغیرہ کتب تواریخ وروایات
ثقات معتبرین سے مگر کشف و کرامات کہ مہدویہ دم بدم اور قدم قدم پر نقل کرتے ہین سب ترک
کردی گئین کیونکہ وہ ہمارے نزدیک سب تراش و خراش مریدین معتقدین کی ہی ورنہ مورخین معاصرین و
متاخرین بھی کچھہ نقل کرتے حالانکہ کسی مورخ سنی و شیعی وغیرہ نے بجز ترک و تجرد اور تاثیر وعظ و بیان کے
کہ لوازم ترک و تجرد سے ہی کوئی کرامت ظاہر و باہر شیخ موصوف کی یا اونکے خلفا کی نقل نہ کی شیخ
جونپوری کہ جنکو مہدوی لوگ میران سید محمد مہدی موعود پکارتے ہین ابتدا انکی یون ہی کہ شہر جونپور مین
کہ بلاد شرقیہ ہندوستان سے ہی اونکے والد کہ نام اونکا سید خان تھا رہتے تھے اونسے دو فرزند پیدا
ہوئے پہلے فرزند کا نام احمد رکھا اور دوسرے فرزند کا نام محمد کہ وہ یہی شیخ موصوف ہین ولادت
انکی شہر جونپور مین سن آٹھہ سو سینتالیس ہجری مین واقع ہوئی انکی والدہ کا نام بی بی آغا ملک ہمشیرہ
ملک قوام الملک کی چنانچہ مطلع الولایت سے معلوم ہوتا ہی لیکن مہدویون نے بمصلحت دعوی
مہدویت کے دونون کے نام بدل کر میان عبد اللہ اور بی بی آمنہ مقرر کر دیے ہین یہہ بحث
دلیل دوم مین آوے گی القصہ جب عمر انکی چار سال و چار ماہ و چار روز کی پہونچی سید خان صاحب نے

باب دوم احوال شیخ جونپوری مین ابتدا سے نشو و نما سے انتہا موت و وفات تک

نام والدین سید خان اور بی بی آغا ملک

اشراف و اعیان جونپور کی ضیافت بتکلف تمام کر کے زبان شیخ دانیال جونپوری سے کہ مشائخ وقت سے
تھے بسم اللہ پڑھوا کر واسطے تعلیم کے انکو انھین کے حوالے کیا چنانچہ یہ ہمراہ اپنے برادر کلان میان احمد کے
اونکی خدمت مین جایا کرتے تھے اور اکتساب علوم مین مشغول رہتے تھے چونکہ طبیعت تند و ذہن
دلپسند رکھتے تھے اول سات برس کی عمر مین حفظ قرآن سے فارغ ہوکر بقیہ کتب علوم درسیہ سے سن
دوازدہ سالگی مین فارغ التحصیل ہوگئے اور چونکہ موشگافی مین بے نظیر اور بحث مین شمشیر تھے شیخ دانیال جونپوری
اور علماے دانا پور نے انکا لقب سید العلما مقرر کیا آبا و اجداد انکے طریقہ چشتیہ رکھتے تھے لیکن انکی مریدیکا
مہدویہ انکار رکھتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ اس دوازدہ سالگی مین حضرت خضر علیہ السلام نے انکو ذکر خفی وغیرہ جانب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لاکر پونہچایا اور پھر خود انسے سیکھا اور شیخ دانیال بھی باشارہ
خضر علیہ السلام کے انسے تلقین پاکر مصدق مہدویت کے ہوئے لیکن اہل سنت کی کتابون مین اسکا بالعکس
لکھا ہے کہ یہ خود شیخ دانیال کے مرید تھے اور وہ خلیفہ سید راجی احمد شاہ کے تھے اور وہ داخل سلسلہ شیخ حسام الدین
مانکپوری کے ہین اور وہ خلیفہ شیخ نور الدین قطب العالم بن شیخ علاء الدین کے اور وہ خلیفہ شیخ اخی سراج کے
اور وہ خلیفہ سلطان المشایخ حضرت نظام الاولیا محبوب الٰہی کے ہین القصہ شیخ جونپوری نے عنفوان شباب سے
قدم درویشی مین رکھا اور لوگ اونکے نہایت معتقد ہوے یہانتک کہ سلطان حسین حاکم دانا پور نے کہ
خراج گذار راے دلپت راو والی ملک کہڑ کا تھا بھی انکے ساتھ رابطہ اتحاد و اختلاط کا تازہ کیا کہ ہر مہم مین انکو ہمراہ
رکھتا تھا آخر کار شیخ موصوف نے اوسکو اطاعت کافر مذکور سے ننگ و عار دلا کر مستعد کارزار کیا کہ تیس ہزار سوار
لیکر ہمراہ شیخ موصوف کے روانہ کہڑ ہوا اور پندرہ سو سوار جوانان منتخب دکہ لقب او نکا فوج بیراگیان تھا ساتھ
شیخ مین رکھے جب خبر دلپت راو کو پونہچی ستر ہزار سوار ہمراہ لیکر اپنے قلعے سے تین میل آگے آکر مقابل ہوا سلطان
موصوف نے بسبب قلت سپاہ کے ہزیمت پائی لیکن شیخ نے قدم استقلال کا جما کر پندرہ سو بیراگیون سے ایسا حملہ
کیا کہ شیخ و دلپت راو دوچار ہوگئے اور تیغ شیخ اسپر ایسی کاری پونہچی کہ دو پارہ ہوگیا اور دل اوسکا نکل آیا
اور میان لاد خلیفہ شیخ کہ بھانجے راے مذکور کے ہین وہی جنگ مین دستگیر ہو کر خدمت شیخ مین آئے کہتے ہین
کہ راے مذکور کے دل پر نقش بت کا کہ جسکی ہمیشہ عبادت کیا کرتا تھا موجود تھا یہی امر موجب بیعت شیخ ہوا کہ بسبب غلبہ
استغراق اتنی ہی حق کو کیا کچھ اثر ہوگا غرض کہ سات برس تک کچھ ہوش و حواس بجا نہ تھے مگر فرائض نماز ادا کرتے تھے کتب مہدویہ
مثل مطلع الولایت وغیرہ مین خلاف عقل و عادت بشری یہ بات بھی لکھی ہے کہ اس سات برس مین یکبارہ طعام اور کہانا

پہلوں نے نسب نامہ اپنے مہدی کی سیادت جمانے کے واسطے بنایا تھا اور باپ دادوں کے نام اور ترتیب
موافق واقع اور وجود کے بنقل صحیح پہلے سے چلی آتی ہی یا آج کل کے پچھے سیکڑوں برس کے گذرے ہوئے
دادوں پردادوں کو اب مرتب اور مقرر کرتے ہین کہ دادے کو باپ اور باپ کو دادا اور بیٹے کو باپ اور
باپ کو بیٹا ٹھہرا لیتے ہین اور کیا عجب ہی کہ مہدوی اس عاجز کی اس کتاب کے دیکھنے کے بعد اپنی پورانی
کتابوں مین بھی کم وبیشی کر کے نسب نامۂ مذکور کو درست کر لیوین یا دوسرے مقدمات شنیعہ مین اصلاح
کر لیوین اسکا کیا اعتبار ہی آور اگر یہ روایت تمھاری کسی قدیم کتاب مین موجود ہی تو اوسکو بتاؤ اور اوسکے
تقویت کے وجوہ اور روایت مطلع الولایت و شواہد الولایت کے تضعیف کے وجوہ بیان کرو اور ہم تمھارے
مذہب کے موافق ان کتابوں کی روایت کی تقویت یوں کرتے ہین کہ یہ دونوں کتابین تمھارے مذہب کے اصول سے
ہین اسمین جو کچھ لکھا ہی سب صحیح و معتبر ہی بلا اختلاف اور سوا اسکے بیچ فضائل بھی نہایت معتبر ہی خود
عالم میاں کی زبانی ہی کہ جب وہ تصنیف ہوئی اوس عصر کے میوں اور مشائخ و علماء مہدویوں کو دکھائی گئی
سب نے اجماع کیا کہ جو کچھ اسمین مسطور ہی سب صحیح و معتبر ہی سوا ایک نقل کے کہ اسمین لکھا ہی کہ جب خوندمیر اور
اونکے رفقا کو لشکر اہل سنت نے بحکم بادشاہ قتل کیا خوندمیر اور اونکے رفقا کے سر لیکر طرف شہر چانپانیر کے واسطے
ملاحظہ سلطان مظفر بادشاہ کے روانہ ہوئے راستے مین یہ سب سر سڑ گئے تب اونکے پوست کھینچکر بھس بھر لیا
اور ہڈیاں سروں کی پٹن مین پھینکدے ہین اسواسطے لاشوں کا مقبرہ سدراسن مین ہی اور سروں کا پٹن مین اور
پوست سر کا مدفن چانپانیر مین ہی لیکن اب نشان اوسکا نامعلوم ہی غرض کہ سوا اس نقل کے وہ کتاب
بالاجماع صحیح ٹھہری اب دیکھیے اوس کتاب مین نسب نامہ خوندمیر کا مسطور ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اوسمین
بھی یہی لکھا ہی کہ سید نعمت اللہ بیٹا امام موسی کاظم کا ہی معلوم ہوا کہ توجیہ عالم میاں کی اختراعی ہی آور یہ بھی ثابت
ہوا کہ سیادت میاں خوندمیر کی بھی نے اصل محض ہی اور بالفرض والتسلیم اگر ثابت بھی ہوا کہ مہدویوں کے
نسب نامے مین نعمت اللہ بن اسمعیل ہی تو بھی مہدی جونپور کے نسب سیادت ثابت نہین ہوتا اسواسطے کہ
سید اسمعیل بن موسی کاظم کی نسل جیسا کہ عمدۃ المطالب مین ہی فقط اونکے ایک بیٹے سے کہ نام اوسکا موسی
بن اسمعیل بن موسی کاظم ہی جاری ہوئی اور عمدۃ المطالب اور لطائف اشرفی وغیرہ مین مذکور ہی کہ ان موسی
بن اسمعیل کا ایک بیٹا تھا جعفر نام کہ اوسکا عرف ابن کلثوم تھا اوسکی اولاد کو کلثمیون بولتے ہین وہ لوگ مصر مین
ہین اونمین سے ہین بنی السمسار اور بنی ابی العساف اور بنی سیب الدولہ اور بنی الوراق ہین اور وہ لوگ مصر و شام مین

ثابت ہوا کہ سیادت میاں خوندمیر کی بھی اصل محض ہے

آجتک موجود ہین انتہی یہان بھی نعمت اللہ کا پتا نہ لگا معلوم نہین کہ یہ نعمت اللہ مہدویونکو مانند نعمت غیر مترقبہ کے کہان سے ہاتھ لگے ہین کہ انکو اولاد فاطمہ مین داخل کر کے پیچھے اونکے اپنے مہدی کو بھی داخل کر دیتے ہین اور وہان بقولے کہ پیر خود در ماندہ شفاعت کسکی میان کو جاے نہین ترکش کمان کہان کہان کھون میان نعمت اللہ کو خود ٹھکانا نہین ملتا مہدی جونپوری کی کہان جا ہے یہ زبردستی پرائی نسل مین گھسنا نہایت گناہ ہی کہ ہر ادنی اور اعلی اس وعید سے خبر رکھتا ہی خداے تعالی توفیق فہم درست کی مرحمت فرماوے ورنہ نافہمی کیا کیا شگوفے کھلاتی ہی اور کیسے کیسے خیال و بکاتی ہی چنانچہ شہر لکھنؤ مین ایک طالب العلم بحر العلوم مولانا عبد العلی مرحوم کی خدمت مین واسطے تحصیل علم کے حاضر ہوا اونھون نے پوچھا کہ تمھاری کیا ذات ہی کہا بندہ سید ہی مگر ابراہیمی بحر العلوم نے پوچھا کہ ابراہیمی کیا معنے کہا اولاد سے ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بطن ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے تھے بحر العلوم نے نہایت متعجب ہو کر کہا کہ حضرت ابراہیم نے ایام شیر خوارگی مین رحلت فرمائی چنانچہ تمام امت کا اسپر اتفاق ہی تم کیونکر اونکی اولاد سے ہو کہا مانو یا نہ مانو بندہ اونھین کی اولاد ہی اور یہ دعوی ہرگز نہ چھوڑیگا بحر العلوم نے خیال کیا کہ جب یہ شخص اسقدر بدفہم ہی اسکو پڑھانا مشکل ہی لیکن جب ایک سبق پڑھایا نہایت درستی سے پڑھا کہ مرحوم مذکور نے پڑھانے کا ارادہ مصمم کیا غرض کہ تمام کتب معقول و منقول کہ مسموم الدرس تھین تمام کین جب بعد فراغ کے پھر پوچھا کہ حال نسب کا اب بیان کرو پھر وہی کہا کہ بندہ اولاد ابراہیم بن محمد سے ہی ہر چند سمجھایا نہ مانا اور کہا کہ کوئی کچھ ہی کہو بندہ دامن اس نسب کا نہ چھوڑیگا استغفر اللہ العظیم نعوذ باللہ من سواستو فر الفہم اب مہدویون سے سوال کیا جاتا ہی کہ مہدی ہونا تو سیادت پر موقوف ہی جب سیادت کا پتا نہین لگا مہدی ہونا کہان سے یقینی ہو گیا یا تمھارے نزدیک مہدی کے واسطے اولاد فاطمہ سے ہونا بھی ضرور نہین بلکہ جو شخص کہ فقر و توکل مین قدم جماوے اور بعضے اخلاق کاملہ حالانکہ حال اونکا بھی دلیل ہفدہم مین معلوم ہوگا حاصل کرے اور انا المہدی کا دم مارے وہ مہدی ہی اگرچہ قوم کا ترک یا تاجک یا افغان یا کوئی شیخ بھائی یا مغل جغتائی ہووے کفایت کرتا ہی اور اگر کہین کہ اثبات فاطمیت مین ہمکو قول مہدی کا بس کرتا ہی تو نہایت بیجا ہی اسواسطے کہ مہدویت بالاتفاق والاجماع فاطمیت پر موقوف ہی اگر فاطمیت کا ثبوت مہدویت پر موقوف اور خارج سے اوسکا پتا نہ لگا تو دور محال لازم آیا غرض کہ یہی ایک بحث ابطال مہدویت کے واسطے دانشمند منصف کے لیے

حکایت طالب العلم ابراہیمی

[illegible]

کافی ہی اور متعصب کو تمام کتاب بھی کارگر نہین ہوتی اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ
وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ دلیل دوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تذہب الدنیا حتی یبعث اللہ رجلا من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم
ابیہ اسم ابی فیملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا رواہ ابن
ابی شیبۃ والطبرانی فی الافراد وابو نعیم والحاکم عن ابن مسعود یعنی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دنیا تمام نہوگی یہان تک کہ قائم کریگا اللہ تعالی ایک مرد میرے اہلبیت
سے کہ موافق ہوگا نام اوسکا میرے نام کے اور اوسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے پس
بھریگا زمین کو عدل وانصاف سے جیسا کہ بھری گئی ہوگی ظلم وبیداد سے انتہی غرض کہ یہ
حدیث مہدویون اور انکے مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی مگر جیسا کہ ایک شخص نماز نہین پڑھتا تھا
اوس سے لوگون نے سبب پوچھا تو کہا کہ قرآن مین آیا ہی کہ لا تقربوا الصلوۃ تو لوگون نے کہا کہ اوسکے
آگے تو پڑھو کہا کہ آگے تو تمام قرآن ہی سب پر کون عمل کرتا ہی ایسی یہان مہدوی پچھلے فقرے کو
دیکھ کر گھبرائے اسواسطے کہ اونکے مہدی کو حکومت نصیب نہوئی کہ زمین کو عدل سے بھر دیتا
اون پر صادق آوے اسواسطے انکے خرد و بزرگ مہدی سے لیکر یہانتک اوسمین طرح طرح کی
تاویلین اور تحریفین کرتے ہین کہ تفصیل اونکی انکی کتابون مین مذکور ہی مگر فقرہ اول کو سب نے
بلا تحریف تسلیم کیا اور اپنے میران کی مہدویت کی دلیل وعلامت ٹھہرایا کہ سب متاخرین اپنی
کتابون مین لکھتے ہین کہ ہمارے میران کے باپ کا نام بھی حضرت رسالت کے والد کے نام کے
موافق عبد اللہ تھا اور یہ بات سراسر افترا و بہتان ہی اسواسطے کہ اونکے میران کے باپ کا نام
سید خان ہی چنانچہ تواریخ کی کتابین کہ اونکے عصر کے قریب تصنیف ہوئے ہین اوسمین سید خان
فقط مذکور ہی اور چونکہ اوسوقت مین یہ بات چھپ نہ سکتی تھی متقدمین مہدویہ نے بھی یہ دعوی
نہ کیا چنانچہ عبد الملک سجاوندی صاحب سراج الابصار نے اصالۃ اور عبد الغفور سجاوندی
صاحب مجاز الدلائل نے متابعۃ جس جگہہ کہ احادیث موافق اپنے میران کی تائید مین نقل کین
اس حدیث کا بالکل نام نہ لیا اور متاخرین نے جبکہ زمانہ گذر گیا اور انکے باپ دادے کے پہچاننے
والے مرگئے بے دھڑک میران کے باپ کا نام بدل ڈالا بلکہ صاحب شواہد الولایۃ نے مان کا نام

ف دلیل دوم مہدی کے والد کا ہمنام والد رسول خدا کے ہونا مسلم الطرفین ہی حالانکہ خود شیخ جونپور ناطق ہین کہ انکے والد کا نام عبد اللہ نہ تھا

بھی آمنہ ٹھہرادیا حال آنکہ مطلع الولایت والا کہ اوس سے مقدم ہی اونکی مان کا نام بی بی آغا ملک لکھتا ہی اور انکے مہدی نے کبھی یہ دعوی نکیا کہ میرا باپ سید عبد اللہ ہی کتاب انصاف نامہ کے باب اول مین لکھا ہی کہ انکے مہدی سے جب لوگون نے یہ سوال کیا کہ حدیث مین آیا ہی یُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِي وَاِسْمُ اَبِيهِ اِسْمَ اَبِي اور تمھارے باپ کا نام سید خان ہی تب ان بزرگ نے جواب دیا کہ کیا خدائے تعالی اسبات پر قادر نہین ہی کہ سعید خان کے بیٹے کو مہدی کرے اور بعضون کو یون جواب دیا کہ خدا سے کہو کہ سید خان کے بیٹے کو کیون مہدی کیا اور یہ بھی وسمین لکھا ہی کہ ملاعین کی طرف سے دو عالمون نے آکر پوچھا کہ تمھارے باپ کا کیا نام ہی جواب دیا کہ بندے کے باپکا نام سید خان ہی علمانے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد بن عبد اللہ تھا اور مہدی کا نام بھی محمد بن عبد اللہ ہوگا ان بزرگ نے جواب دیا کہ خدا کے ساتھ جنگ کرو کہ سید خان کے بیٹے کو کیون مہدی بنایا انتہی اب صاف ظاہر ہوا کہ انکے باپ کا نام عبد اللہ نہین ہی ورنہ سیدھا جواب یہی تھا کہ میرے باپ کا نام بھی عبد اللہ ہی اس ٹیڑھے جواب کی کیا حاجت تھی کہ خدا سے لڑاو اور خدا سے پوچھو یہی طریقہ مناظرہ کا ہوتا ہی اور آیت وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ پر ایسی عمل کرتے ہین طریق جواب کا یہ تھا کہ اگر اپنے باپ کا نام عبد اللہ نہ تھا تو حدیث مین اگر کچھ شبہہ وشک تھا تو وہ بیان کرنا تھا سیدھی گفتگو مین بھڑکنے اور بہکنے کی کیا حاجت تھی شاید کہ اسی سبب سے انکا لقب لوگون نے اسد العلماء رکھا تھا اور سب پر طرہ ایک اور جواب ہی کہ کوئی عاقل ومسلمان اوسکو قبول نہ کریگا کہ اوسی انصاف نامہ کے باب اول مین لکھا ہی کہ علمانے انکے مہدی سے سوال کیا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ یُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِي وَاِسْمُ اَبِيهِ اِسْمَ اَبِي یعنی مہدی کا نام میرے نام کے اور مہدی کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا اور تمھارے باپکا نام تو سید خان ہی اونھون نے جواب دیا کہ رسول خدا کے باپ مرد کافر تھے اونکا نام عبد اللہ کیونکر ہوسکتا ہی بلکہ محمد رسول اللہ کا نام محمد عبد اللہ تھا اور مہدی کا نام بھی محمد عبد اللہ ہی اور ابن کا لفظ سہو کاتب ہی کہ محمد بن عبد اللہ لکھدیا ہی انتہی سبحان اللہ یہ عجب کلام ہی کہ آج تک کسی نے کسی سے نہ سنا ہوگا ان بزرگ کو باوجود دعوی قرآن فہمی کے اتنا خیال مین نہ آیا کہ کفار عرب تمام اللہ تعالی کو مانتے تھے لیکن اوسکے ساتھ دوسرون کو بھی شریک ٹھہراتے تھے

اسواسطے کافر کہلاتے تھے اور جب سختی پڑتی تھی اوس وقت سبکو چھوڑکر فقط اللہ کو پکارتے تھے
چنانچہ جابجا نصوص قرآنی اس مقدمے پر ناطق ہین وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اس مضمون کی بہت آیات قرآن شریف مین موجود ہین کہ اوس بزرگ کو
اپنے جوش مین ایک بھی یاد نہ آئی اور صحابۂ کرام مین بہت سے شخص ایسے تھے کہ اونکے باپ اونکا
نام عبداللہ تھا حالانکہ وہ زمانۂ جاہلیت مین گذرے ہین چنانچہ اوس بن خولی بن عبداللہ اور اوس
بن عبداللہ بن حجر اسلمی اور اسود بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ اور ارقم بن عبد مناف بن اسد
بن عبداللہ اور بشر بن عاصم بن عبداللہ اور استیعاب مین حافظ ابن عبدالبر نے سوا انکے اور بہت
ایسے صحابہ کا ذکر کیا ہے کہ اونکے آبا و اجداد حالت کفر مین عبداللہ نام ہوکر گذرے ہین اگر شیخ جیونپوری
کو ان مین سے ایک بھی یاد ہوتا ہرگز یہ شبہہ نکرتے کہ کافر عربی کا نام عبداللہ کیونکر ہوگا اور
طرفہ یہ کہ اپنے باپ کا نام بسبب شہرت کے بدل نہ سکے اور حضرت رسالت کے باپ کا نام عبداللہ ہونے
سے انکار کیا اور اوسکو سہو کاتب ٹھہرایا اور یہ خیال نہ کیا کہ یہ خبر متواتر قطعی ہے اور تمام امت کا صحابۂ
کرام سے لیکر آج تک اجماع ہے کہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہین کوئی دو آدمی بھی
اس امر مین اختلاف اور انکار نہین رکھتے اور اجماع و متواتر دلیل قطعی ہے سب کے نزدیک بلکہ خود مہدی کا
قول اونکی کتابون مین مذکور ہے کہ منکر اجماع صحابۂ نبوت اور صحابۂ ولایت کافر ہو جاتا ہے باوجود اس
اعتقاد کے کیسا ایسے اجماع کا انکار کیا اب مہدویت کہان باقی رہی مثل سہو کاتب کے اوڑ گئی اسواسطے
کہ مہدویون کے اصول پر مہدی معصوم چاہیے خطا سے اور طرہ یہ کہ اسقدر الٹ پلٹ کرنے مین
بھی ابھی آپ کا مطلب ثابت نہوا یعنی مطابقت نامون مین نہ نکلی اب چاہیے کہ ثابت کرین کہ جب کہ
حضرت رسالت کا نام محمد عبداللہ ہے اونکے والد ماجد کا کیا اسم شریف ہے جب تک کہ یہ ثابت نکرینگے
کہ حضرت کے والد کا نام بھی سید خان تھا اس بزرگ کا مطلب حاصل نہوگا اب مہدویون پر یہ بہا
قرض ہے کہ ثابت کردیوین کہ حضرت رسالت پناہ کے والد کا نام سید خان تھا اور اس اجماع کو اوٹھا
دیوین ورنہ مصرعہ باطل ست انچہ مدعی گوید اب بخوبی ثابت ہوا کہ جیسا کہ انکے
مہدی کی نسل کی طرف اصلی نسبت اسد بیٹے امام کاظم کے نہین ہین طرف اسفل مین عبداللہ بھی
انکے باپ نہین ہین اور یہ نسب از سر تا پا ہمارا منثور ہے اور مہدوی ناحق اپنے پیر و مرشد کا باپ دادا بنا

دست تصرف دراز کر رہے ہین اور سید خان کو اوڑا کر سید عبد اللہ کو باپ ٹھہرا رہے ہین نسب کے مقدمہ مین
تصرف نہایت گناہ ہی اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کی طرف نسبت کرنا سخت برا ہی وہ بزرگ اسی گناہ کے
خوف سے اپنے باپ کا نام نہین بدلتے تھے مگر عجب غفلت تھی کہ اپنے واسطے پیغمبر کے باپ کا
نام بدل دیا اور قرآن کو بھی فراموش کیا حالآنکہ محققین حضرت کے والدین کے ایمان کے بھی
قائل ہین چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے دس رسالے اثبات ایمان والدین حضرت مین
تصنیف فرمائے ہین **دلیل سوم** عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا رایتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فاتوھا فان فیھا خلیفۃ
اللہ المھدی رواہ احمد والبیہقی فی دلائل النبوۃ کذا فی المشکوۃ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسوقت دیکھو تم نشان کالے کہ آئے ہین طرف سے خراسان کے پس آؤ اونمین اسلیے
کہ اون نشانون مین خلیفہ اللہ کا مہدی ہی انتہی یہ صحیح معنی اس حدیث کے ہین موافق محاورۂ زبان
اور روایت و درایت کے اور یہ حدیث اگرچہ مہدوی اپنے مہدی کے واسطے شاہد و دلیل ٹھہراتے
ہین لیکن اونپر ہرگز منطبق نہین ہوتی اسواسطے کہ انکے مہدی کے ساتھ سوائے چند مرید
مفلوک الحال کے کچھ فوج و سپاہ نہ تھی کہ اونمین کالے نشان ہوتے دوسرے یہ کہ انکے مہدی
ہندستان سے خراسان کو گئے اور وہین بعد نو مہینے کے مقام فراہ مین مر گئے خراسان
کی طرف سے آنا انپر کہان صادق آتا ہی کہ مصداق حدیث کے ہووین مگر مہدوی لوگ فقط لفظ
خراسان کا دیکھ کر اپنے واسطے سند ٹھہراتے ہین اور سراسر تحریف معنوی کر کے اپنے پر جماتے ہین
چنانچہ سید عیسی مہدوی مصنف رسائل جدیدہ نے رسالۂ معارضۃ الروایات مطبوعہ ۱۲۸۰ھ
کے صفحہ ۲۷ مین معنی حدیث مذکور کے یون لکھے ہین کہ جب سنو گے تم کہ نشانیان سیادت کی
متوجہ ہوئی ہین طرف خراسان کے تو آؤ تم اس مین کہ مقرر اوس مین خلیفۃ اللہ مہدی ہی موافق
اس حدیث شریف کے سنا ہمنے کہ نشانی سیادت کی متوجہ ہوئی ہین طرف خراسان کے پھر آیا
ہمنے کہ مقرر اوسمین خلیفۃ اللہ مہدی تھا پھر تصدیق کیا ہمنے موافق فرمان ذیشان نبی صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے پھر اسی طرح بہت سی حدیثین حضرت کے احوال کے موافق واقع اور ظاہر ہوئی
ہین انتہی اور اسی کتاب مین دوسری حدیث ابونعیم کی نقل کی ہی کہ تجئ الرایات السود من

قبل المشرق کانّ وجوھھم زبر الحدید الخ اوسکے بھی اسیطرح غلط معنی کیے کہ آوینگے نشانین
سیاوت کے آگے سے مشرق کے گویا کہ دل اونکے تختے لوہے کے ہین اور پھر اوسی کتاب مین
ایک حدیث ابن ماجہ کی نقل کی کہ یقتتل عند کنزکم ثلثۃ کلھم ابن خلیفۃ ثم لا یصیر الی واحد
منھم ثم تطلع الرایات السود من قبل المشرق فیقتلونکم قتلا لم یقتلہ قوم ثم ذکر
شیئا لا احفظہ فقال اذا رایتموہ فبایعوہ ولو حبوا علی الثلج فانہ خلیفۃ اللہ
المھدی الحدیث اسکے بھی معنی غلط کیے کہ قتل ہووینگے نزدیک خزانے تمھارے یعنی امر خلافت
کے لیے تین تمامی یہ ابن خلیفہ ہین پھر نہوگا یہ کنز طرف کسی ایک کے انسے تب نمود ہووینگے نشانین
سیادت کے آگے سے مشرق کے پھر جنگ کرینگے تمکو ایسا کہ نہ جنگ کیے ہین ویسا کوئی قوم پھر
فرمائے جبکہ دیکھوگے اوسکو تو بیعت کرو تم اسکو اگرچہ گھسٹتے جانا ہو برف پر کہ بیشک وہ خلیفہ
اللہ تعالی کا مھدی ہے یہان موافق اس حدیث شریف کے قتل ہوئے تین ابن خلیفہ امیر المومنین علی
کرم اللہ وجہہ کے تب نمود ہوئین نشانیان سیادت کی طلب مولی ترک دنیا توکل قناعت تفویض
تسلیم رضا فقر و فاقہ ذکر کثیر آگے سے ہند و خراسان کے جو ممالک شرقی ہین خصوصًا شرقی لقب
جونپور کے بادشاہونکا تواریخ کی کتب مین مثل تاریخ فرشتہ کے مذکور ہے پھر جنگ کرے تمکو موافق لفظ
اس حدیث شریف کے ای اہل انکار ایسا کہ ویسا کوئی قوم نہین کرے حائل اس جنگ کا خلیفہ مھدی
علیہ السلام کا میان سید خوندمیر تھے جبکہ دیکھا ہمنے اسکو تو بیعت کرلیا ہمنے اسکو کہ وہ جنگ
خلیفۃ اللہ مھدی موعود کا ہے انتہی غرض کہ جب آدمی کو خوف خدا نہووے تو جیسا چاہے ویسا خدا
اور رسول کے کلام مین تحریف اور تبدیل کیا کرے اوسکا کچھ علاج نہین ہے اسیطرح اس فرقے کے
سلف و خلف کی عادت ہے کہ معنی انکے نہ الفاظ سے علاقہ رکھتے ہین نہ عقل سے چنانچہ اس جگہ حدیث
اول مین رایتم کہ بمعنی رویت بصر یا رویت قلب کے ہے اوسکو بمعنی سماعت کے ترجمہ کیا دوسری خطا یہ کہ
تمام روایات مین الرایات السود ترکیب توصیفی ہے اوسکو ترکیب اضافی کردیا تیسری خطا یہ کہ لفظ سود
کہ جمع سوداء کی صفت رایات کی ہے اوسکو مصدر سمجھ کر بمعنی سیادت کے ترجمہ کیا چوتھی
خطا یہ کہ جارت کہ زبان عرب مین بمعنی آنے کے ہے اوسکے معنی جانے سکے سمجھے شاید کہ
خیال کیا کہ جارت ہندی عبارت ہے اور ہندی بھی اردو نہین بلکہ پوربی جونپوری کہ آوت

ف ابطال مصداق حدیث

جاوت اونھین کی بولی ہی پانچوین خطا یہ کہ من خراسان مین من کے معنی غلط کیے کہ غرض مائنہ عاقل پڑھنے والا بھی ایسی خطا نکرے گا وہ بھی نہ سمجھے گا کہ من واسطے ابتداے مسافت کے ہی نہ واسطے انتہاے مسافت کے جارت من قبل خراسان کے معنی یہ ہین کہ آئے خراسان کی طرف سے نہ یہ کہ متوجہ ہوے طرف خراسان کے تمھارے شیخ جونپوری خراسان کو اغلب کہ اسی خیال سے گئے کہ وہان سے کالے نشانون کے ساتھ پھر آوین اور مصداق اس حدیث کا ٹھہروین مگر خداے مقتدر نے مہلت نہ دی اور نو مہینے کے عرصے مین وہین اونکو تمام کیا اگر مہدی موعود ہوتے تو ضرور کالے نشانون کے ساتھ جانب خراسان سے آتے پس یہ حدیث اونکے موافق نہیں ہی بلکہ سراسر مخالف ہی او تکذیب کرتی ہی نہ تایید اور بعد مرنے شیخ جونپور کے اونکے داماد خوندمیر اور بعدہ انکے بیٹے سید محمود کہ فقرا و مساکین کو لیکر گجرات مین آکر مقیم ہوئے اون پر یہ حدیث ہرگز صادق نہین ہی اسواسطے کہ اس حدیث مین ہی کہ اون نشانون مین خلیفۃ اللہ مہدی ہوگا اور یہان نہ سیاہ نشان تھے نہ اونمین کوئی مہدی تھے دوسرے یہ کہ حدیث دوم کہ حدیث اول کے موافق ہی اوسمین بجاے من قبل خراسان کے من قبل المشرق ہی اسواسطے کہ خراسان بھی عرب سے جہت مشرق مین واقع ہی اور یہ لوگ گجرات کو آئے اور گجرات سے خراسان شمال یا مابین مغرب و شمال واقع ہی یہان من قبل المشرق کہان صادق ہی اور مہدوی لوگ بھی محمل حدیث ان مراجعت کرنے والونکو نہین ٹھہراتے ہین بلکہ ذات مہدی کو اور وہ کسی طور نہین بنتا ہی چھٹی خطا یہ کہ حدیث سوم مین کنز کو بمعنی خلافت کے ترجمہ کیا حالانکہ بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قبل خروج امام مہدی کے فرات کی ندی مین سے ایک پہاڑ سونے کا کھل جائے گا اوس پر خلق بشمار لڑ مرے گی اور ہر شخص گمان کریگا کہ شاید مین ہی جیتا بچون کہ اسکا مالک بنون یہان تک کہ عشر یا عشر عشیر باقی رہجاوینگے اسواسطے چاہیے ہی کہ جو شخص اوسوقت حاضر ہووے اوسکے نزدیک نجاوے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بعد اسکے کہ ایک مرد عترت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور کریگا کہ اللہ تعالی اوسکے ہاتھ پر ان لوگون کے امر کی اصلاح فرماویگا انتہی یہ خلاصہ ہی بہت سی احادیث کا کہ ابو نعیم اور امام احمد بن حنبل او ابن ماجہ او طبرانی اور امام بخاری او مسلم نے اپنی کتابون مین روایت کی ہین کسی مین سونے کا پہاڑ اور کسی مین سونے او چاندی کا پہاڑ اور کسی مین سونے کا کان مذکور ہی اور بخاری و مسلم کی

روایت مین صاف لفظ یوشک والفرات ان تحسر عن کنز من ذھب کا مسطور ہی چنانچہ رسالہ برہان مین منقول ہی اب یہان انصاف کرنا چاہیے کہ محمل حدیث متنازع فیہ کا یہ معدن فراتی ہی یا خلافت گجراتی ہی اور حدیث سمجھنے کا یہ طور ہوتا ہی کہ اوسکے سب طرق اور روایات جمع کرکے مراد معلوم کرتے ہین یا یہ کہ اپنے دل مین جو آیا سو بول اوٹھتے ہین اور قطع نظر لغت اور روایت سے کنز بمعنی خلافت کے لینے پر بھی تمھارا مقصود حاصل نہین ہوتا ہی اسواسطے کہ تمھارے ترجمے کا حاصل یہ ہوا کہ امر خلافت کے لیئے تین ابن خلیفہ قتل ہونگے اور ہر عاقل اسکا مطلب یہی کہے گا کہ یہ تینون دعوے خلافت کے واسطے لڑینگے اور تمنے محمل اس حدیث کا خوندمیر کو ٹھہرایا کہ موضع کھانبیل مین وہ اور اونکے بھائی میان عطن اور فرزند سید جلال مع رفقا کے اہل سنت کے ہاتھ سے مارے گئے وہان دعوی خلافت کا کہان تھا انکو بدمذہب سمجھکر وہان کے سلطان اور امرانے قتل کیا وہ لوگ انکے مہدی کی خلافت کا دعوی کیا کرتے تھے بلکہ نفرت رکھتے تھے اور خوندمیر کے خلیفہ سید محمد جونپوری ہونے سے کیسا انکار کرتے تھے بلکہ اونکے عقائد اور اصول کو برا جانکر قتل کیا علاوہ یہ ہی کہ ابن خلیفہ سے ظاہر و متبادر نبوت بلا واسطہ تھی اوسکو استناد دورلے جاکر اولاد علی مرتضی ٹھہراکر ابن خلیفہ بنایا اونکا نسب منقطع ہی وہ کس طرح ابن علی مرتضی ہوئے چنانچہ تحقیق اسکی ماقبل مین ہوچکی ہی ساتوین خطا یہ کہ حدیث ابن ماجہ مین لفظ تقتیل کا ہی باب افتعال سے اور اقتتال اور تقاتل دونون بمعنی باہم لڑنے کے ہین مارے جانے کے معنی کرنا خطا ہی چنانچہ فقرہ ثم لایصیر الی واحد منھم سے ظاہر ہوتا ہی اسواسطے کہ بعد مارے جانے کے کنز طرف کسی ایک کے رجوع کرنے کا کیا احتمال تھا کہ اوسکی نفی کی حاجت ہوتی اس حاصل یہ ہوا کہ یہ تینون ابن خلیفہ آپسمین لڑینگے اب یہان تمھارے تینون ابن خلیفہ فرضی آپسمین کہان لڑے کہ مصداق حدیث کا ہو وین آٹھوین خطا یہ کہ سیادت کو بمعنی ترک دنیا و فقر و فاقہ وغیرہ کے تفسیر کیا یہ بنا الفاسد علی الفاسد ہی اسواسطے کہ یہان ترکیب توصیفی مین سود بمعنی سیادت کہان بن سکتا ہی کہ سیادت بمعنی فقر و قناعت وغیرہ کے بنے ثبت العرش ثم النقش نوین خطا یہ کہ حدیث سوم مین عبارت ثم ذکر شیئا لا احفظہ کو اپنے رسالے مین مطلق ذکر نہ کیا اور نہ ترجمے مین کچھ اسکا تعرض کیا حال آنکہ کتاب منقول عنہ یعنی سنن ابن ماجہ مین وہ عبارت اوسی حدیث مین بروایت ثوبان

رضی اللہ عنہ کے موجود ہی اور اوسمین اہل حق کا مقصود ہی اسلیے کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ راوی
کہتا ہی کہ لم یقتلہ قوم کے بعد حضرت رسالت مآب نے ایک وہ بات فرمائی تھی کہ مجکو یاد نہین ہی
انتہی اوسیاق کا سراغ یون لگا کہ حاکم اور ابو نعیم نے بھی اسی حدیث کو روایت کیا اور اونکے
راویون کو وہ بات برابر یاد رہی اونکی روایت مین یہ عبارت ہی عن ثوبان قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقتتل عند کنزکم ثلثة کلھم ابن خلیفة لا یصیر الی واحد
منھم ثم تطلع الرایات السود من قبل المشرق فیقاتلونکم قتالا لم یقتلہ قوم ثم
یجئ خلیفة اللہ المھدی فاذا استمعتم بہ فأتوہ فبایعوہ ولو حبوا علی الثلج
فانہ خلیفة اللہ المھدی اب مابعد کے ضمائر کا مرجع کھل گیا اور قاعدہ مقررہ علماے
حدیث ہی کہ صحیح بخاری مین بھی موجود ہی کہ زیادت ثقہ کی مقبول ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر حیرت
ہی کہ مصنف رسالۂ معارضہ باوجودیکہ اپنا لقب عالم میان ٹھہراے ہین اسقدر بھی نہین سمجھتے
ہین کہ اگر یہان کچھ رہ نہین گیا ہی تو رایتموہ اور بایعوہ اور فانہ کی ضمیرین کس طرف راجع ہین
اس فہم و فراست پر معارضۂ روایات پونہچانے کا دعوی ہی غرض کہ خلاصۂ حدیث یہ ہوا کہ
پہلی اولاد خلیفہ جنگ کرینگے کنز پر بعد اوسکے کالے نشانون والے جانب مشرق سے آوینگے
پس جنگ شدید کرینگے بعد اوسکے آوینگے خلیفة اللہ مہدی یہ ترتیب قطعی ہی اسلیے کہ حرف
ثم خاص ہی واسطے تعقیب مع التراخی کے اور خاص قطعی ہوتا ہی جیساکہ اصول مین مقرر
ہی اب اگر ابناے خلیفہ کی جنگ کو خوندمیر کی جنگ پر محمول کرین تو چاہیے کہ بعد اوسکے اہل
رایات کا جنگ واقع ہو بعد اوسکے خلیفة اللہ مہدی ظاہر ہون اور یہان دونون امر مفقود ہین اسواسطے
کہ مہدی جونپوری خوندمیر کی جنگ سے پیشتر مر چکے ہین اور اگر طلوع رایات شرقی سے
ظہور مہدی جونپوری مراد لین جیساکہ بتایید تاریخ فرشتہ میان مصنف نے ارادہ
کیا ہی تو چاہیے کہ ابناے خلیفہ کا جنگ اور اہل رایات کا جنگ پیشتر اونسے ہو چکے اب اگر
حامل اس جنگ کے بقول مصنف کے میان خوندمیر ہین تو چاہیے کہ میان خوندمیر مہدی سے
پہلے ایام طفولیت مین یا مان کے پیٹ مین مع دونون خلیفہ زادون کے لڑکر مر چکین بالجملہ
کسیطرح اس بزرگ کا کلام صحت نصیب نہین ہوتا ہی اور نہ انکی خطاؤن کا شمار ہو سکتا

جسطرف خیال کیجیے مانند صحراے خطا کے نافہاے اغلاط و خطا کے مہک رہے ہین کہ آدمی دیکھتے دیکھتے بیزار ہو جاتا ہی کہان تک کوئی خطا کا حساب کرے اسواسطے لاچار ہو کر اس جگہہ اسی قدر پر اختصار کیا دلیل چہارم عبدالملک سجاوندی مہدوی نے سراج الابصار مین نقل کیا کہ منها ما روی ابو سعید مولی ابن عباس قال سمعت ابن عباس یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لارجوان لا تذهب الایام واللیالی حتی یبعث الله منا اهل البیت غلاما شابا حدثا لم تلبسه الفتن ولم یلبسها یقیم امر هذه الامة کما فتح هذا الامر بنا ارجوان یختمه الله بنا اخرجه الحافظ ابو بکر البیهقی فی البعث والنشور ومنها ما روی عن ابی جعفر بن علی رضی الله عنهما قال سئل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه عن صفة المهدی فقال هو شاب مربوع من الوجه یسیل شعره علی منکبیه یعلو نور وجهه سواد شعره ولحیته ورأسه ومنها ما روی عن ابی عبد الله الحسین بن علی رضی الله عنهما انه قال لو قام المهدی لانکره الناس لانه یرجع الیهم شابا موفقا وان من اعظم البلیة ان یخرج الیهم شابا وهم یحسبونه شیخا کبیرا انتہی القصہ سواے صاحب سراج الابصار کے دوسرے مصنفین اس فرقے کے بھی ان روایات کو نقل کرتے ہین اور نہایت فخر کرتے ہین کہ ہمارے مہدی اس صفت کے تھے حالانکہ یہی روایات مذکورہ مسلمہ انکے انکے مہدی کی تکذیب کرتے ہین اسواسطے کہ ان تینون روایتون سے ثابت ہوتا ہی کہ مہدی موعود جوان عالم شباب مین ہونگے اور انکے مہدی نے جسوقت انسٹھوان سال اونکی عمر کا شروع ہوا تب مہدویت کا دعوی کامل کیا اور ترسٹھ برس کی عمر پاکر انتقال کیا پس یہ روایات انکے حال کے منافی ہین اسلیے کہ روایت اول مین ہی کہ حضرت رسالت پناہ نے فرمایا کہ مجکو امید ہی کہ رات و دن تمام نہونگے یہان تک کہ اللہ تعالی ہم اہل بیت مین سے ایک لڑکا جوان نوعمر اوٹھاوے گا اور روایت دوم مین ہی کہ جناب مرتضوی سے جب لوگون نے صفت مہدی کی پوچھی تو فرمایا کہ وہ شاب یعنی جوان ہی میانہ رو ہے کہ بال اوسکے دونون کندھون تک پہونچتے ہین اور نور چہرے کا بالون کی سیاہی پر اور داڑھی اور سر پر تابان اور

دلیل چہارم بروایات مذکورہ سراج الابصار حالانکہ عبدالملک سجاوندی اور تمام مہدویون کے نزدیک دونون روایات کے معنی کے خلاف ہیں وہ ہو گیا

نمایان ہی اور روایت سوم مین ہی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مہدی قائم ہونگے
لوگ انکار کرینگے اور سبب انکار کا یہ ہوگا کہ وہ اونکی طرف عالم شباب مین رجوع کرینگے اور بڑی
بلا یہ ہوگی کہ مہدی جوان برآمد ہونگے اور لوگون کو گمان یہ ہوگا کہ مہدی ایک شیخ کبیر ہونگے
انتہی یہان صاف ظاہر ہوا کہ مہدی جوان کا انکار بڑی بلا ہی کہ وہ مہدی موعود ہی اور مہدی
شیخ کبیر کا انکار ضرور ہی کہ وہ مہدی گمانی و خیالی عوام الناس ہی نہ موعود حضرت رسالت
اور جناب شاہ ولایت اور امام حسین منبع شہادت سلام اللہ علیہم اور مہدی جونپوری شیخ ہین
شاب نہین ہین اسواسطے کہ پچاس برس کے بعد آدمی شیخ کہلاتا ہی اسی برس تک یا آخر عمر تک
جیساکہ قاموس مین لکھا ہی اور اطبا لکھتے ہین کہ سن انسانی کے چند درجے ہین اول طفولیت یہ
اوس زمانے کا نام ہی کہ بچے کو طاقت پھرنے چلنے کی نہووے بعد اوسکے صبی یہ اوسوقت
کا نام ہی کہ چلتا پھرتا ہی لیکن اعضا سخت و مضبوط نہین ہوئے ہین بعد اوسکے سن ترعرع یہ
اون ایام کو کہتے ہین کہ اعضا مضبوط ہین لیکن بلوغ ابھی دور ہی بعد اوسکے سن غلامیت اور
رہاق کہ زمانہ قریب بلوغ کا نام ہی تا بلوغ بعد اوسکے سن فتی کہ قریب تیس برس تک یہی نام ہی
اور یہان تک جسم آدمی کا نشو و نما کرتا ہی اسی سبب سے ان سب اقسام کو سن نمو بولتے ہین
بعد اوسکے تیس برس سے چالیس برس تک سن شباب ہی اور اسے سن وقوف کہتے ہین یعنی
جسم ٹھہرا ہوا ہی کہ نہ گھٹتا ہی نہ بڑھتا ہی اور بعد اوسکے سن کہولت ہی اور وہ چالیس برس سے قریب
ساٹھ برس تک ہی بعد اوسکے سن شیخوخت اور وہ قریب ساٹھ برس سے آخر عمر تک ہی اب غور
کیجیے کہ شیخ جونپوری نے وقت ادعاے مہدویت کے اٹھاون برس کے ہوکر انسٹھوین برس
مین قدم رکھا تھا کہ وقت قریب ساٹھ کے کہلاتا ہی اور ابتدا شیخوخت ہی بموجب تقسیم اطبا کے
اور بموجب قول صاحب قاموس کے کہ بعد پچاس برس سے شیخوخت شروع ہوتی ہی شیخ ہونیکے
آٹھ برس کے بعد دعوی کیا کہ اوسوقت اچھے خاصے شیخ کبیر تھے اور ظاہر ہی کہ حضرت رسالت
اور علی مرتضی اور امام حسین علیہم السلام عرب ہین کہ زبان عرب مین بات کرتے ہین معنی اونکے
کلام کے وہی ہین جو کہ لغت عرب سے ثابت ہووین ورنہ امان لغت سے اوٹھ جاوے
اور ہر شخص کے جیسا دل مین آوے ویسا سمجھ لیا کرے آپ بموجب تمھاری روایات کے

ف ابطال مہدویت جونپوری بموجب روایات اہلسنت

ان شیخ کبیر کا انکار اور مہدی شاب حدث کا انتظار چاہیے کہ بعلو نور وجہہ سواد شعرہ اوسپر
صادق آوے اسواسطے کہ تمھارے مہدی پر جیسا کہ شاب نہین صادق ہی سواد شعر یعنی سیاہ
بال ہونا بھی نہین صادق ہی کیونکہ سواد الشعر جبھی بولا جاتا ہی کہ سب بال کالے ہون یا اکثر اور اگر
آدھے سفید ہون تو اوسکو عربی مین کھل فارسی مین دوموبہ ہندی مین کھچڑی بال والا یا ادھیڑ
کہتے ہین سیاہ ریش اوسکو کوئی نہین بولتا ہی اور شیخ جونپوری دوموبہ تھے جیسا کہ شیخ فضائل مین
لکھا ہی کہ مقام فراہ مین وقت دفن کرنے مہدی کے شاہ نظام قبر مین اوترے اوسوقت انکی نگاہ
سید محمود فرزند مہدی پہ پڑی تو دیکھا کہ فی الحال دوموبہ سپید ہو گئے ہین حالانکہ اول سیاہی
زیادہ تھی لیکن اوسوقت دوموبہ ہوگئے تاکہ مہدی سے حلیے سے مشابہت ہو جاوے اوسیوقت
سے انکا لقب ثانی مہدی مقرر پایا اس سے معلوم ہوا کہ مہدی دوموبہ تھے اور جب کہ بیٹے
سفید ہوگئے تھے باپ کی سفیدی مین کیا شک ہی اور انکے مہدی کے دو دعوے اور
بھی مشہور ہین ایک مرنے سے سات برس اول یعنی چھپن برس کی عمر مین دوسرا نو برس اول یعنی
ترپن برس کی عمر مین ان دعاوی کے بعد ساکت ہو رہے ہین ان دعوون کا کیا اعتبار ہی اسواسطے
کہ ایسے دعوے تو انکی کتابون مین وقت پیدایش سے منقول چلے آتے ہین چنانچہ شواہد الولایت
کے چوتھے باب مین مذکور ہی کہ انھون نے لڑکپن مین پہلے یہی بات کی کہ مہدی موعود آیا اور بعد
اوسکے بھی کبھی کبھی یہ سخن جاری ہوا کرتا تھا اور انکی کتابون مین مذکور ہی کہ دانا پور کے جنگل مین انکی
بی بی اور بیٹی نے تصدیق مہدویت کی بھی کی سپس دو دعوے بھی مانند اونھین دعاوی دیرینہ
کے ہوئے اور قطع نظر اس سے ان دو دعوون کے وقت مین بھی صاحب قاموس کی تحریر کے موافق
شیخ تھے اور اطبا کے قول کے موافق کھل تھے شاب کسی کے قول پر نہین بن سکتے ہین
کہین شیخ بھی شاب ہو سکتے ہین لیت الشباب یعود ایک خیال خام ہی شعر

شنیدنان عجیبان ہما بر دمن شیخ ‖ شیخ تیصبی وصبی تشیخ

غرض کہ یہ روایات کہ تمھاری لی
ہوگئی ہین ہماری ہوگئی ہین وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء حیرت ہی کہ انکے سب مصنفین ان روایات پر
نازان ہین یہان تک کہ سچاوندی بھی کہ علماے بااللہ کہلاتے ہین بھولتے ہین کرامی منصف قول
حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھہ کہ اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ انکار مؤیدات ہمارے مہدی سے ہی منصف

دلیل پنجم حدیث مجدد دین اور نہایت گڑبڑ اور غلط گوئی مہدویونکی اوسکی شرح مین اور ایک حدیث جھوٹی وضع کرنا

کہتا ہی کہ تمھاری کج فہمی کا میرے پاس علاج نہین ہی قول امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ مطلب ہی کہ بسبب شباب کے انکار مہدویت کا مؤیدات سے ہی نہ بسبب شیخوخت کے کہ ایسا انکار خود حضرت امام حسین بھی کرتے ہین غرض کہ ایک کو بھی اسقدر استعداد نصیب نہین ہی کہ عبارت عربی کو سمجھا کرے کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون دلیل پنجم مشکوۃ مین سنن ابی داؤد سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان اللہ عز وجل یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی تحقیق اللہ تعالی اوٹھاویگا واسطے فائدے اس امت کے انتہاے ہر سو برس پر ایسے شخص کو کہ تازہ کردیگا واسطے امت کے دین اوسکا انتہی سراج الابصار مین لکھا ہی کہ اس حدیث کی شرح مین مذکور ہی کہ مجدد دسوین صدی مین مہدی ہین جیسا کہ تنبیہ الحزر وغیرہ کتب مین مذکور ہی اور جیسا کہ نووی نے ذکر کیا اور السیئی ولی صادق سید محمد گیسو دراز نے ایک ملفوظ مین کہا ہی اور طبری نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا کہ مہدی نوسو پانچ پر ظاہر ہونگے اور اس ذات کا ظہور بھی اسی تاریخ پر ہوا انتہی اور شواہد الولایت مین ونتیسوین باب مین حدیث کے اخیر مین یہ عبارت بڑھادی کہ وفی المائۃ العاشرۃ الاخیرۃ لا یکون سوی المھدی انتہی بلکہ مصنفین مہدویہ نے ایک حدیث مستقل بنادی کہ سیخرج من امتی مھدی علی راس کل مائۃ سنۃ تسعۃ منھم لغوی والعاشر موعود من امن بہ فقد امن بی ومن کفر بہ فقد کفر بی چنانچہ شواہد الولایت کے اکتیسوین باب مین مذکور ہی پھر اس حدیث خانہ ساز کی مہدویون نے ایسی قدردانی کی کہ جیسا کہ اپنے مہدی کی سند نسل ایمۂ اہلبیت تک پونہچادی اس حدیث کی سند اصل ایمہ حدیث تک لگادی چنانچہ سید مصطفی مہدوی اپنی کتاب اثبات مہدویت مؤلفہ سن بارہ سو پینتیس مین لکھتے ہین کہ ذکر کردہ شدہ است در سنن ابی داؤد وصحیح ترمذی ومشارق وحاشیہ شرح مقاصد وملفوظ میران محی الدین وغیر آن کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیخرج من امتی مھدی علی راس کل مائۃ سنۃ تسعۃ منھم لغوی والعاشر موعود من امن بہ فقد امن بی ومن کفر بہ فقد کفر بی از این حدیث در ظہور آمد بدرجہ حدیث متواتر رسید قابل یقین گشت زیرا کہ بر سر ہر صدی شخصے دعوی مہدویت کردہ رجوع کردہ وبر سر صدی دہم مہدی موعود دعوی کردہ تا نیست مصر ماند و اسم آن نہ کس انست قال الشارح ان ھؤلاء التسعۃ فاولھا

خواجہ حسن بصری پنجروز دعوی کردند والثانی خواجہ جنید بغدادی بست روز والثالث خواجہ عثمان
مغربی دہ روز والرابع خواجہ حسن نوری پنجروز والخامس خواجہ حسن عبد اللہ جنید یازدہ روز و
السادس شیخ عیسی پانزدہ روز والسابع امیر سید عبد القادر گیلانی یکماہ والثامن شیخ محی الدین
عربی دوازدہ روز والتاسع سید محمد گیسو دراز دو ماہ دعوی کردند عاشر سید محمد مہدی موعود دعوی
مہدویت کردہ تا زیست مصر ماند حدیث مذکور از صحاح ستہ آوردہ شد انتہی مع اغلاطہ **جواب**
غرض کہ مہدویون کے خزانے مین جھوٹ کی کچھ کمی نہین اور طوفان کذب و بہتان کا انکی کتابون مین
موج زن ہی اور روایت کشی اور بیان کا سلیقہ انکو ایسا طرفہ ہاتھ لگا ہی کہ انکی تحریرات کو دیکھکر یہی شعر
انکے حسب حال یاد آتا ہی ؎ چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا | الایا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

داب مناظرے کا یہ ہی کہ تصحیح نقل تا قائل لازم ہی اول چاہیے کہ ثابت کر دیوین اور جن کتابون کے
حوالے دیے ہین اونہین اپنے مضامین منقولہ کو دکھا دیوین کہ طبری نے کیا لکھا ہی اور نووی نے کس جا
اور خواجہ گیسو دراز نے کس ملفوظ مین فرمایا ہی اور دوسری حدیث خانہ ساز صحاح ستہ مین کس جا پہ
ہی اور اون نو مہدی الغوی کا دعوی کہان لکھا ہی اور کس نے نقل کیا ہی اغلب کہ جیسا کہ یہ دوسری حدیث
بے اصل ہی ویسا ہی نقول سابقہ بھی صحت کو نہ پونہچین گی اور اگر کوئی صحت کو بھی پونہچے تو اور
منقول عنہ کی تجویز و تخمین ہووے گی اسواسطے کہ اس باب مین کوئی حدیث تعین سن و سال مین ثابت
نہین ہوئی اور تخمین اور قیاس کا ایسے امور غیبی مین کیا اعتبار ہی اسواسطے کہ جیسا کہ قیامت کی
تاریخ اللہ تعالی نے کسی کو نہین بتلائی چنانچہ فرمایا ہی کہ یَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ یعنی پوچھتے ہین تم سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگ وقت قیامت کا
کہو نہین ہی علم دریافت اوسکی مگر نزدیک اللہ تعالی کے کلام عرب مین انما کلمہ حصر کا ہی کہ دال ہی اسبات پر
کہ ادراک وقت قیامت منحصر ہی ذات باری پر حالانکہ قیامت کے آنے پر سب مسلمانون کو یقین ہی لیکن
وقت و تاریخ اوسکی کسیکو نہین معلوم ایسی مقدمات قیامت یعنی امام مہدی کا ظاہر ہونا اور دجال کا
نکلنا اور حضرت عیسی کا اوترنا اور یاجوج ماجوج کا آنا اور دابۃ الارض کا نکلنا اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا
وغیرہا اسمین سے کسی کی تاریخ سوائے خدائے تعالے کے کسی کو معلوم نہین ہی اسی سبب سے بعضے بزرگون نے
کہ اس مقدمے مین اٹکل دوڑائی اور تخمین قیاس سے بعضون کی تاریخ ٹھہرائی نہایت خطا پائی چنانچہ

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف مین نقل فرماتے ہین
کہ لوگون کی زبان پر ایک حدیث مشتہر ہوئی ہی کہ النبی علیہ السلام لا یمکث فی قبرہ الف
سنۃ یعنی پیغمبر علیہ السلام اپنی قبر شریف مین ہزار برس نہ ٹھہرینگے اور مین اسکا جواب دے چکا ہون کہ
یہ حدیث باطل ہی کہ کہین اسکی اصل نہین ثابت ہوتی ہی اس پر عجب ماجرا یہ ہی کہ امسال سنہ آٹھ سو
اٹھانوے مین ایک شخص ایک بڑے عالم ہمعصر کے فتوے کی نقل لایا کہ جسکا رد ادب کی راہ سے
مجکو مکروہ معلوم ہوتا ہی اوسمین لکھا تھا کہ اوس بزرگ نے اس حدیث پر اعتماد کرکے تجویز کیا ہی کہ دسوین
صدی مین خروج مہدی کا اور دجال کا اور نزول عیسی علیہ السلام کا ہوکر اور تمام علامات قیامت ظہور
پاکر صور پھونکا جاویگا اور بعد چالیس برس کے قبل تمام ہونے ہزار برس کے دوسرا نفخہ صور کا ہوکے
حشر قائم ہوجاویگا مجکو ایسے شخص سے یہ کلام صادر ہونا نہایت بعید معلوم ہوا اسلیے کہ ہزار مین
فقط ایک سو دو برس باقی ہین اور ان تمام امور مذکورہ کا اس مدت مین واقع ہونا غیر ممکن ہی اسواسطے
کہ روایات کثیرہ سے معلوم ہوتا ہی کہ مہدی سات برس پیشتر دجال سے رہینگے اور دجال بھی تمامی
صدی پر نکلیگا اور کچھ کم دو برس رہیگا اور عیسی علیہ السلام اوترکر اوسکو قتل کرکے چالیس برس
زمین مین زندہ رہینگے پھر بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے آدمی ایک سو بیس برس دنیا مین بسینگے
اور درمیان دو نفخون کے چالیس برس کا فاصلہ ہی یہ سب دو سو نو برس ہوتے ہین اور مابین خروج دجال
اور طلوع شمس کے معلوم نہین کہ کسقدر فاصلہ ہوگا اور اب تک نہ مہدی ظاہر ہوئے نہ دجال نکلا اور
مہدی و دجال سے پہلے بہت سی علامتین ہین کہ اسکا بہا دراز اوسکے واسطے چاہیے اونمین سے کوئی واقع
نہوئی پس کسطرح ممکن ہی کہ سن ہزار کے اندر سب کچھ ہوجاوے یہ محال ہی بلکہ اگر انتہاے ہزار پر خروج دجال
ہووے جیسا کہ بعضے علما نے احتمالاً مقرر کیا ہی جب بھی بعد اوسکے دو سو سے زیادہ دنیا رہیگی
اور اگر گیارھوین صدی پر خروج دجال ہوا تو اور بھی زیادہ مدت چاہیے لیکن البتہ یہ اصلا ممکن نہین
کہ پندرہ سو تک مدت پہنچے انتہی ملخصاً اب غور کیا چاہیے کہ ایسے بزرگ نے کہ شیخ جلال الدین
خاتم الحفاظ والمحدثین اوسکا مقابلہ کرنا بے ادبی سمجھتے ہین ایسی حدیث بے اصل کو سنکر اتنا بڑا
دھوکا کھایا کہ قیامت برپا کردی اب ہم لوگ دو سو پچاسی برس سے اوس بزرگ کے خیال مین
میدان محشر مین ہین اور وہ بزرگ عالم برزخ مین دنیا کی آبادی دیکھکر اپنی تجویز پر نادم ہوتے

اور باوجود تعیین کے تعیین وقت مین خیال و قیاس دو بڑے بڑے علما کا ہمین دھوکا ہوا اور تجویز ظہور مہدی کی سن ہزار

نسخہ علی الاحتمال الا ... [illegible]

ہونگے اور یہ بھی شیخ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ تجویز بعضے علما کی ہزار پر خروج دجال کو کہ اونکے نزدیک مستلزم ہی تقدم خروج مہدی کو وہ بھی احتمالا ہی اسی سبب سے غلط نکلی بلکہ کیا عجب ہی کہ خود شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز پندرہ سو کی بھی غلط نکلے چنانچہ اوسکی تفصیل آگے آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ اس سب سے بڑھکر سنیے کہ حضرت محمد بن حنفیہ صاحبزادے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے فرماتے ہین کہ مالک ہونگے بنو عباس یہان تک کہ مایوس ہونگے آدمی خیر سے پھر پراگندہ ہو جاوے گا کام اونکا سن بچانوے مین یا ننانوے مین اور مہدی سن دو سو مین قائم ہونگے اور حضرت جعفر سے روایت ہی کہ فرمایا مہدی سن دو سو مین قائم ہونگے اور اسی قبیل سے روایت ہی کہ آدمیون کا اجتماع مہدی پر سنہ دو سو چار مین ہوگا یہ سب روایات رسالہ کشف مین نعیم بن حماد کی کتاب الفتن سے منقول ہین اور شیخ نے انسے مراد یہ لی کہ ایک ہزار دو سو پر مہدی کا ظہور ہوگا حالانکہ یہ ہوا نہ وہ ہوا اور سلطنت بنی عباس کی پانسو بیس برس طول پاکر ہلاکو خان کے ہاتھ سے زوال پذیر ہوئی غرض کہ جب کہ ایسے ایسے اکابر کرام کو کشف اور اجتہاد مین خطا ہوتی ہی تو حضرت گیسو دراز اور نووی اور طبری سے بشرط صحت نقول کے کیا عجب ہی اسواسطے کہ سوائے انبیا علیہم السلام کے نہ صحابہ معصوم ہین نہ ایمہ اور تابعین اور علم غیب سوائے حضرت علام الغیوب کے کسیکو نہین ہی مگر انبیا اور رسولون کو اوسمی کی تعلیم وحی سے جو کچھ معلوم ہوتا ہی وہ بلا شبہ صحیح نکلتا ہی فسبحان من لا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اور اس مقدمے مین آج تک حضرت رسالت سے کوئی روایت ایسی ثبوت کو نہ پونہچی کہ اوسمین سن و تاریخ کی تعیین ہو مگر مہدویون کے علما نے کہ وضاعی مین بڑی دستگاہ رکھتے ہین چنانچہ شواہد الولایت اور مطلع الولایۃ اور انصاف نامہ وغیرہ کتابین احادیث موضوعہ باطلہ سے مالامال ہین اس مقدمے مین بھی ایک حدیث حسب دلخواہ بنالی کہ سابق مین مذکور ہو چکی اور اوسکی شرح مین نو مہدی لغوی کا بیان اس واہیات کے ساتھ کیا کہ اپنی فہمی انتہا کو پونہچادی اول یہ کہ ان نو بزرگ کا دعوی مہدویت کرنا اسکو کہان سے ثابت ہوا یا یہ کہ جیسا کہ حضرت رسالت پر افترا کیا اور حدیث نے اصل کی نسبت حضرت کی طرف کر دی بلکہ کتب صحاح کی طرف بھی نسبت لگادی ویسی ان بزرگون پر بھی اتہام کیا دوسرے یہ کہ

یہ بھی نہ سمجھا کہ بعضے انمین اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی نہین ہین چنانچہ حسن بصری و محی الدین عربی وغیرہ یہ لوگ کیونکر خلاف متواتر دعوی مہدویت کرتے تیسرے یہ کہ بعضی صدی کا بیسوان کو مہدی ٹھہرایا کہ اونکا وجود اوس صدی مین نتھا چنانچہ حضرت سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تولد سنہ چارسو اکہتر مین ہی اور وفات سنہ پانسو اکسٹھہ مین ہی اور مہدوی مذکورنے اونکو مہدی ساتوین صدی کا مقرر کیا اور شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا تولد سنہ پانسو ساٹھہ مین اور وفات سنہ چھہ سو اڑتیس مین ہی چنانچہ نفحات الانس وغیرہ مین مسطور ہی اور مہدوی صاحب تصنیف اونکو مہدی آٹھوین صدی کا ٹھہراتے ہین وقس علی ذلک سبحان اللہ کیا معلومات ہی جیسا کہ علم کلام مین یہ لوگ سلیقہ رکھتے ہین ویسی علم تاریخ مین بھی نے بدل ہکوتے ہین اور پھر کشوف آسمانی اور علوم نفسانی کا کیا پوچھنا ع سالیکہ نکوست از بہارش پیداست یہان ایک نقل حسب حال یاد آئی **حکایت** دہلی مین ایک درویش وارد ہوئے اور دارا شکوہ نے اپنے باپ شاہ جہان بادشاہ کے سامنے اونکی نہایت ثنا خوانی کی اور خواہان اسبات کے ہوئے کہ بادشاہ اوسکے مکان پر چلین نواب سعد اللہ خان وزیر نے عرض کی کہ بعد تحقیقات کے جانا چاہیے دارا شکوہ رنجیدہ ہوئے شاہ جہان اونکی خاطر سے سوار ہوئے جب بادشاہ مع دارا شکوہ و سعد اللہ خان کے فقیر صاحب کی خدمت مین پونہچے اونھون نے اپنے کمالات اور معلومات ظاہر کرنا شروع کیے اول بولے کہ سکندر ذو القرنین اچھے شخص تھے کہ مرتے مرتے تمھارے دادا امیر تیمور کو بادشاہی دے گئے شاہ جہان متحیر ہوئے کہ یہ کیا گپ ہی کہان سکندر اور کہان تیمور کہ دونون مین ہزارہا سال کا فاصلہ ہی لیکن عالی حوصلگی سے چپ ہو رہے بعد اوسکے فقیر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ تمھارے دادا تیمور بھی اچھے آدمی تھے لیکن یہ برا کیا کہ امام حسین کو شہید کروا دیا شاہ جہان سے یہ سخن سنکر چپ رہا گیا بولے کہ یہ کیا کلام ہی امام حسین کو یزید پلید نے شہید کرایا امیر تیمور بعد صدہا برس کے اس واقعے سے پیدا ہوئے اور امیر تیمور کو جناب امام مین نہایت اخلاص و اعتقاد تھا فقیر صاحب نے کہا کہ جہان پناہ آپ کو معلوم نہین ہی یزید کو تیمور نے اشارہ کیا تھا جب اوسنے ایسا کام کیا شاہ جہان نے حیران ہوکر نواب سعد اللہ خان کیطرف دیکھا اونھون نے عرض کیا کہ یہ بزرگ قطع نظر کمالات نفسانی

سے تاریخ وفاتی مین بھی لاثانی ہین آپ یہان سے تشریف لے چلیے انتہی تحقیقات میان سید مصطفی
کی نصین کہ جنھون نے اڑھائی سیر کی کتاب اثبات مہدویت مین لکھی ہی اب میان عبد الملک کہ جنکا
لقب علماے بالمد ہی اونکی خوبی فہم ملاحظہ کیجیے کہ حدیث ابی داؤد کہ ان اللہ عز وجل یبعث لھذہ
الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لھا دینھا کو اپنی دلیل ٹھہراتے ہین اسواسطے
کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر صدی کے راس پر ایک مجدد ہوگا اور اسکے شارحین اور نووی اور خواجہ
گیسودراز لکھتے ہین کہ دسوین صدی کے راس پر مہدی مجدد ہونگے اور ہمارے پیر کی ذات بھی اسی تاریخ پر
ہوئی انتہی یہ بزرگوار کو اتنا فہم نہین ہی کہ راس صدی سے انتہا صدی مراد ہی اور انکے پیر نو سو پانچ پر ہوئے
پس دسوین صدی کے راس پر کس طرح مجدد ہوئے اگر بالفرض امام نووی اور سید گیسودراز سے
نقل صحت کو پونہچے تو وہی تمھاری تکذیب کرے گی کہ وہ کہتے ہین کہ انتہاے دسوین صدی کے
مجدد مہدی ہین اور تمھارے پیر انتہاے نوین صدی پر ہوئے پس مہدی موعود نہوئے بلکہ تمھارے
لوگون کی دوسری حدیث کے موافق مہدی لغوی ہوئے اور تمام دعوی لغو ہو گیا اور اس صدی سے معنی ابتدا
صدی کے ہرگز نہین بن سکتے ہین اسواسطے کہ تمھاری دوسری حدیث کے موافق پہلی صدی کی
ابتدا مین مہدی لغوی کون ہی اگر حضرت رسالت پناہ کو ٹھہراؤ تو قطع نظر اس گستاخی کے تمھاری حدیث
مین صحیح من امتی مہدی کا لفظ ہی حضرت آپ اپنی امت مین سے کسطرح ہو سکتے ہین اور میان
مصطفی مہدوی جھوٹے ہو جاوینگے کہ حسن بصری رحمة اللہ علیہ کو پہلی صدی کا مہدی ٹھہرایا ہی وہ
ابتداے صدی اول مین کہان تھے اور محاورہ عرب و عجم کے خلاف ہو جاے گا کہ شائع و رائج معنی انتہا کے
ہی چنانچہ بولتے ہین کہ راس ستین و راس سبعین و راس حول اور رؤس جبال اور رؤس نخل اور فارسی مین
سر درخت اور سر کوہ سب بمعنی انتہا کے ہین اور اسی طرح حدیث ترمذی مین بھی راس معنی انتہا کے
ہی کہ ارایتکم لیلتکم ھذہ علی راس مائة سنة منھا لا یبقی ممن ھو علی ظھر الارض
احد یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخر حیات مین ایک رات ایسا فرمایا کہ اس رات سے سو
برس کی تمامی پر کوئی شخص اون لوگون مین سے کہ آج اوپر زمین کے ہین باقی نرہیگا زمین کے
اوپر ہونے والون سے اشارہ اس طرف ہی کہ زمین کے نیچے یا پانی اور ہوا پر نرہ سکتے ہون بلکہ
پابستہ زمین کے ہون اس قید سے حضرت خضر والیاس و ملائکہ زمینی اور جن و شیاطین

شیخ عبد الملک سجاوندی کا اور تحقیق معنی راس کا لفظ راس سے

وابلیس اور سکان زیر زمین خارج ہوگئے اور باقی سب اہل زمین یہ وافق فرمانے حضرت صادق مصدق
کے تمامی صدی تک تمام ہوگئے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے آخر مین ابو الطفیل عامر بن واثلہ
رضی اللہ عنہ نے سنہ ایک سو دو مین مکہ معظمہ مین رحلت کی یعنی اس حدیث کے فرمانے
سے اٹھانوے برس کے بعد اور بعد صدہا برس کے جسنے دعوی صحابیت کا کیا وہ محدثین کے
نزدیک جھوٹا نکلا جیسا کہ رتن ہندی اور قیس بن تمیم گیلانی وغیرہما اور حدیث ابی داؤد مین لفظ
کل مائۃ سنۃ کا عام ہی کہ عموم و استغراق اوسکا مفاد ہی کہ صدی اول کو بھی ضرور شامل ہی اگر راس کو
بمعنی ابتدا کے لیوین کہ زمانہ تکلم کی نسبت ماضی ہی معنی یبعث مضارع کے بگڑ جاتے ہین پس
محقق ہوا کہ جس شخص نے معنی ابتدا کے بھی درست جانے ہین نادرست ہین اور بعضے مہدوی
اپنی کتابون مین دعوی کرتے ہین کہ اجماع اہل تاریخ کا ہی کہ نوسو پانچ پر مہدی ہونگے اور نہین سمجھتے
ہین کہ ایک طبری کے لکھنے سے غیب کی بات پر اجماع کیونکر ہوا اور وہ بھی اب تک ثابت نہین
کہ طبری نے کہان لکھا ہی اور کہان سے معلوم کیا اسواسطے کہ طبری عنیب دان نتھے اگر کوئی سند
رکھتے ہین تو پیش کرین ورنہ گفتگو لاطائل ہی علاوہ یہ ہی کہ اب تک یہ بھی ثابت نہوا کہ مہدوی کونسے
طبری سے یہ عبارت نقل کرتے ہین اسواسطے کہ طبری جیسا کہ تحفہ اثنا عشریہ مین لکھا ہی متعدد ہین
ایک محمد بن جریر طبری شیعی کہ اوسنے ایک کتاب مثالب صحابہ مین تصنیف کی اور ایک کتاب امامت مین
لکھی کہ نام اوسکا ایضاح المسترشد ہی علما شیعہ اکثر اسی کتابون سے نقل کرتے ہین اور مجملاً کہتے
ہین کہ طبری مین یون لکھا ہی اور ناظرین دھوکا کھاتے ہین کہ شاید مراد کتاب محمد بن جریر طبری شافعی
کی ہی کہ مشہور بتاریخ کبیر ہی اور اصح التواریخ ہی اور یہ کتاب تاریخ کبیر نہایت نادر الوجود ہی کم کسیکو
اوسکا نسخہ میسر آیا ہی اب کہ تاریخ طبری خلق مین مشہور ہی وہ اصل تاریخ طبری نہین ہی بلکہ اوسکا مختصر ہی
کہ محرفات علی بن محمد عدوی ابو الحسن سمساطی شیعی سے ہی کہ اوسنے تاریخ طبری کو مختصر کرکے
اوسمین اپنی طرف سے افراط و تفریط کی ہی اور بسبب آسانی عبارت کے مشہور و رائج ہوگئی
اور مترجمین اوس مختصر کے بھی اکثر شیعہ گذرے ہین پس تحریف در تحریف اوسمین واقع ہوئی
پس ناقلین اسی مختصر سے نقل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تاریخ طبری مین ایسا لکھا ہی حالانکہ اصل
تاریخ مین اسی روایات کا نام و نشان پیدا نہین ہی اور اس مختصر نے بہت سے مورخین اہل سنت کی

فائدہ

راہ ماری ہی کہ جو کچھ اوس مختصر مین دیکھتے ہین اصل کیطرف نسبت کر دیتے ہین انتہی مختصر امن المقامین
من باب المکائد آب بخوبی ظاہر ہوا کہ مہدویون کے علماے بالعد عبدالملک سجاوندی کی راہ بھی اسی
مختصر نے ماری ہی اسواسطے کہ اصل تاریخ انکو کہان سے نصیب ہوی اگر ہی تو ثابت کرین کہ ناقل پر تصحیح
نقل کا ذمہ ہی دوسرا قرینہ یہ کہ شیخ جلال الدین السیوطی کہ ناظر ہین تاریخ طبری کے اور رسالہ کشف مین
کہ اس قسم کی روایات کا استیعاب کیا ہی اور اوسمین طبری سے بھی نقل کی ہی اگر یہ روایت بھی طبری
مین ہوتی تو ضرور نقل کرتے تیسرا قرینہ یہ کہ راقم الحروف نے شہر دارالاسلام بغداد مین تاریخ علامہ ابن
اثیر کا مطالعہ کیا اوسمین لکھتے ہین کہ اصل اسکی تاریخ طبری ہی کہ کوئی مقام اوسکا اس مین فروگذاشت
نہوا ہی اور سوا اوسکے دوسری تواریخ سے بھی اضافہ کیا گیا اور خصوصیت کسی قوم یا ملک کی ملحوظ
نہین بلکہ تمام اہل دنیا کی تاریخ ہی کہ اسکے ہوتے ہوے کسی تاریخ کی حاجت نہین اوسمین اس روایت
نوسو پانچ کا کہین پتا نہ لگا اور دوسری نقل کہ نووی اور خواجہ گیسو دراز سے کی ہی بیان نکیا کہ
نووی نے کہان لکھا ہی اور خواجہ گیسو دراز نے کس ملفوظ مین فرمایا ہی بعضے مہدویون نے کتابون مین
لکھا ہی کہ نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہی شرح مسلم نووی مانند تاریخ طبری کے نایاب نہین ہی ہزارہا
نسخہ اوسکا موجود ہی بیان کرنا چاہیے کہ کہان لکھا ہی اور کہان سے اخذ کیا ہی کیونکہ ایسے مقدمات
مین کشف و قیاس و ظن دلیل نہین ہوسکتا ہی اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا **فائدہ جلیلہ**
بیان عمر دنیا مین شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پندرہ سو برس کا تخمینہ قیامت کا
کیا ہی اوسکی وجہ یہ کہ رسالۃ الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف مین لکھتے ہین کہ حکیم ترمذی نے
نوادر الاصول مین کہا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ شفاعت قیامت کے روز میری امت مین سے اون لوگون کے واسطے ہی کہ گناہ
کبیرہ کرکے بے توبہ مرے ہین پس یہ لوگ جہنم کے باب اول مین ہونگے کہ چہرے انکے سیاہ
نہونگے اور آنکھین انکی نیلی نہونگی اور انکو طوق نہ پہنائے جائینگے اور نہ شیاطین کے ساتھ
زنجیرون مین باندھے جاوینگے اور نہ گرزون سے مارے جاوینگے اور نہ درک جہنم مین ہانکے
جائینگے انمین سے بعضے وہان ایک ساعت رہ کر نکلین گے اور بعضے ایک دن اور بعضے ایک
مہینا اور بعضے ایک سال رہ کر نکلین گے وَاَطْوَلُهُمْ فِیْهَا مَكْثًا مَنْ یَّمْكُثُ فِیْهَا مِثْلَ الدُّنْیَا

فائدہ جلیلہ بیان عمر دنیا مین اور تحقیق معنی حدیث الدنیا سبعۃ آلاف سنۃ

مُنْذُ یَوْمِ خُلِقَتْ اِلَی یَوْمِ اُنْبِیْتُ وَذٰلِکَ سَبْعَۃُ اٰلَافِ سَنَۃٍ وذکر بقیۃ الحدیث یعنی
سب سے زیادہ ٹھہرنے والا وہان اس امت مین سے وہ شخص ہی کہ دنیا کے برابر وہان ٹھہرے گا ابتداے
پیدایش دنیا سے انتہاے فنا تک اور یہ سات ہزار برس ہین آلخ اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مسلمان کی حاجت
للہ روا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکے واسطے دنیا کی عمر برابر سات ہزار برس کے دنون کے روزے
اور راتون کا قیام لکھدیتا ہی اور ابن عدی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر دنیا سات دن ہی ایام آخرت سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ یعنی ایک دن نزدیک تیرے رب کے
مانند ہزار برس کے ہی تمھاری گنتی سے اور طبرانی نے کبیر مین ضحاک بن زمل جہنی سے روایت
کی کہ کہا مینے ایک خواب دیکھا اور حضرت رسالت پناہ کے سامنے بیان کیا الحدیث اوسمین
یہ بھی تھا کہ مینے آپ کو یا رسول اللہ ایک منبر سات درجے والے کے اعلی درجے مین
دیکھا حضرت نے اسکی تعبیر مین فرمایا کہ دنیا سات ہزار برس کی ہی اور مین پچھلے ہزار مین ہون
اس حدیث کو بیہقی نے دلائل مین روایت کیا اور سہیلی نے کہا کہ یہ حدیث اگرچہ ضعیف
الاسناد ہی لیکن ابن عباس سے بطریق صحاح مروی ہوا کہ اونھون نے کہا دنیا ہفت
روزہ ہی ہر دن ایک ہزار برس کا اور رسول اللہ آخر مین اوسکے مبعوث ہوے اور ابو جعفر طبری نے
اس اصل کو صحیح ٹھہرایا اور آثار سے اوسکی تایید کی اور ابن ابی حاتم نے تفسیر مین کہا کہ ابن عباس
نے فرمایا کہ دنیا آخرت کے جمعون مین سے ایک جمعہ ہی سات ہزار برس کا کہ چھ ہزار اوس مین سے
گذر چکے ہین اور ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم دلائل مین کہا کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ دنیا ایک
جمعہ ہی آخرت کے جمعون مین سے اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین محمد بن سیرین سے
روایت کی کہ وہ کہتے ہین کہ ایک مرد اہل کتاب مین سے مسلمان ہوا اور کہا کہ اللہ تعالی نے
آسمان وزمین کو چھ دن مین پیدا کیا اور ایک دن خدا کے پاس تمھارے ہزار برس کے
برابر ہی اور دنیا کی مدت چھ دن کی ٹھہرائی اور قیامت ساتوین دن مین مقرر کی پس چھ دن
گذر چکے اور تم ساتوین دن مین ہو اور ابن اسحق نے ابن عباس سے روایت کی کہ یہود کہتے

تھے کہ مدت دنیا کی سات ہزار برس کی ہی اور ہم ہر ہزار کے عوض ایک دن عذاب مین رہین گے پس کل
سات دن ہم پر عذاب ہوکر منقطع ہوجاوے گا اسواسطے اللہ تعالی نے نازل فرمایا کہ قالوا
لن تمسنا النار الا ایاما معدودات ابن جریر اور ابی حاتم نے اسکو روایت کیا اور عبد
بن حمید نے مجاہد سے بھی ایسی روایت کی اور دینوری نے روایت کی کہ کرز عبادت مین بہت مشقت
کرتے تھے لوگون نے کہا کہ ایک ساعت اپنے تئین راحت دو کہا تمکو دنیا کی کیا مقدار پہنچی ہی بولے
سات ہزار برس کہا دن قیامت کی کیا مقدار ہے بولے پچاس ہزار برس کہا سات دن عمل کرنا کہ
اوس دن سے امن پاو کیا مشکل ہی انتہی غرض کہ ان احادیث و آثار سے معلوم ہوا کہ عمر دنیا سات
ہزار برس ہی اور حضرت رسالت مآب کا وجود باوجود ساتوین ہزار مین ہی اور شیخ جلال الدین سیوطی
وقت تصنیف اس رسالے کے ۸۹۸ھ آٹھ سو اٹھانوے ہجری مین نہایت متفکر ہوئے کہ سات ہزار برس
تمام ہوگئے اور دنیا تمام نہوئی اسواسطے ایک توجیہ کی کہ مراد حضرت کی اس کلام سے کہ مین ساتوین
ہزار مین ہون یہ ہی کہ اکثر امت میری ساتوین ہزار مین ہی ورنہ حضرت بذات خود چھٹے ہزار مین ہین
اسواسطے کہ امام احمد بن حنبل نے کتاب العلل مین وہب سے روایت کی ہی کہ کہتے تھے دنیا کے پانچ ہزار
چھہ سو برس گذر چکے ہین اسلیے کہ مین ہر زمانے مین جو انبیا اور ملوک گذرے ہین انکو جانتا ہون انتہی
اور قول ابن عباس اور مسلم کتابی کے کہنے سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ چھہ ہزار گذر چکے ہین انتہی
لیکن اس توجیہ کی سند قوی نہین ہی اسواسطے کہ قول وہب سند نہین ہوسکتا ہی کیونکہ انھون نے
کوئی حدیث اس باب مین روایت نہ کی بلکہ اپنی تاریخ دانی سے پانچ ہزار چھہ سو برس کا گذرنا ثابت کیا
اور یہ کچھہ حجت قوی نہین اسلیے کہ مورخون کا اسمین اختلاف ہی دوسرے اس سے زیادہ کے قائل ہین
چنانچہ صاحب تقویم التواریخ اور صاحب تاریخ بیت المقدس نے تحقیق کی ہی کہ ولادت باسعادت آنحضرت
کی ہبوط آدم سے چھہ ہزار اور ایک سو تر سٹھہ برس کے بعد ہوئی ہی اور یہی حساب حضرت کے صحیح کلام کے
مطابق ہی کہ مین پچھلے ہزار یعنی ساتوین ہزار مین ہون چنانچہ طبرانی کی روایت مین مذکور ہوچکا بخلاف
حساب وہب کے کہ اسکے خلاف ہی اور ابن عباس اور مسلم کتابی کے قول سے یہ بات صاف نہین نکلتی ہی
کہ بعد حضرت رسالت کے چھہ ہزار گذر چکے تاکہ حضرت کا چھٹے ہزار مین ہونا لازم آوے بلکہ ظاہر اوس سے
یہی ہی کہ حضرت سے پیشتر چھہ ہزار گذر چکے ہین تاکہ مطابق ہووے صریح روایت طبرانی کے اور خود شیخ رحمۃ اللہ

علیہ نے جامع صغیر مین نقل کیا کہ فرمایا حضرت نے کہ اَلدُّنْیَا سَبْعَةُ اٰلَافِ سَنَةٍ اَنَا فِیْ اٰخِرِهَا
اَلْفًا یعنی عمر دنیا کی سات ہزار برس کی ہی اور مین ونمین سے پچھلے ہزار مین ہون اور غرض شیخ
کی اس توجیہ سے یہی ہی کہ اگر حضرت کو ساتوین ہزار کی ابتدا مین بھی فرض کرو اور عمر دنیا کی سات
ہزار ہی تو واقع کے خلاف ہوتا ہی اسواسطے کہ سات ہزار تمام ہونے کے قریب آگئے اور علامات
قیامت کہ اوسکی مدت قریب دسو برس کے چاہیے اب تک وجود مین نہ آئی اسواسطے توجیہ بالا سے
حضرت کو چھٹے ہزار مین فرض کرنا لیکن مطابق حساب وہب کے چھٹے ہزار کی چھٹی صدی مین فرض
کرنا تاکہ چودہ سو برس مدت امت کی ٹھہرے کہ اوسمین سب علامات قبل سات ہزار کے بفراغت
ہو سکتے ہین اور اسی خیال سے شیخ نے فرمایا کہ پندرہ سو کو مدت امت کو پہونچنا ممکن نہین ہی کہ سات
ہزار سے بڑھ جانا لازم آتا ہی لیکن وہب کے حساب کے موافق بھی اگر غور کیجیے تو حضرت کو چھٹی صدی
مین فرض کرنا ضرور نہین ہی اور پندرہ سو کو مدت امت کی پہونچنا بھی ممکن ہوتا ہی اسواسطے
کہ موت وہب بن منبہ کی جیسا کہ تقریب مین لکھا ہی کچھ اوپر ایک سو دس ہجری مین ہی اور ظاہر ہی
کہ اونھون نے تاریخ گذشتہ دنیا کی اپنے وقت تک بیان کی ہی پس ہجرت سے تقریبا پندرہ سو برس
تمے سات ہزار مین باقی ہین اور بموجب لکھنے شیخ کے مہدی اور دجال وغیرہ کا ظہور انتہا سے
صدی پر چاہیے جیسا کہ ابن ابی حاتم نے تفسیر مین روایت کی کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے فرمایا
کہ جب سے دنیا ہی تب سے راس صدی پر کوئی امر کلان ہوا کرتا ہی پس راس صدی پر خروج دجال اور
نزول عیسی بھی ہوگا انتہی اور حضرت امام مہدی سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام پانچ یا سات یا نو برس
بعد ظہور کے رہین گے اور دجال کے زمانے کی مقدار چودہ مہینے چودہ روز ہی اور حضرت عیسی علیہ السلام
چالیس برس بعد نزول کے تشریف رکھینگے اور ابن ابی شیبہ نے اور نعیم بن حماد نے عبد اللہ بن عمرو سے
روایت کی کہ بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے لوگ ایک سو بیس برس مانند جانوروں کے بسینگے
کہ کچھ دین وسنت نہ پہچانتے ہونگے اونھین پر قیامت قائم ہوگی انتہی اس حساب سے
اقل مرتبہ ایک سو اکسٹھ برس ہوتے ہین اور معلوم نہین کہ حضرت عیسی کے کسقدر بعد طلوع
شمس ہوگا وہ علاوہ ہی اب اگر خیال کیجیے تو تیرھوین صدی مین پندرہ برس باقی ہین اگر اسی
کی انتہا پر بالفرض علامات مسطورہ شروع ہون تو پندرہ سو برس تک ہو سکتے ہین لیکن اگر ان

عباس اور مسلم کتابی کے قول کو خیال کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہی کہ اوسی زمانے مین چھ ہزار برس
گذر چکے تھے اور اب سات ہزار برس گذر کر تقریباً دو سو برس ہو چکے ہین غرض کہ توجیہ مذکور اگرچہ
خلاف ظاہر حدیث و آثار مذکورہ ہی لیکن در بنو لا ممکن معلوم ہوتی ہی البتہ اگر تیرھوین صدی کو
بالفرض پچاس ساٹھ برس اور گذرین اور کچھ ظاہر نہووے تو حساب وہب بن منبہ مع توجیہ
مذکورہ کے غلط ہو جاوے گا ہان اگر وجود باجود آنحضرت کے ابتدا چھ ہزار برس مین فرض کرین
تو گنجایش زیادہ ہی لیکن وہ جیسا کہ ظاہر حدیث اور آثار مذکورہ اور مورخین دیگر کے خلاف ہی
وہب بن منبہ کے حساب کے بھی غیر مطابق ہی علاوہ یہ کہ اس صورت مین مناط توجیہ کہ معظم
ملت اور اکثر امت ساتوین ہزار مین ہی اسواسطے اپنے تئین ساتوین مین فرمایا بھی نادرست ہو جاتا ہی
کیونکہ جب حضرت ابتدائے چھٹے ہزار مین ہوئے اکثر امت اور کثرت علم و دین بھی چھٹے مین ہوا توجیہ کی
جاے باقی نرہی اس بیان سے معلوم ہوا کہ حدیث کا مطلب کچھ اور ہی کہ متقدمین کے خیال مین گذرا اور
اسمین کچھ مضائقہ نہین ہی کہ رُبَّ مُبَلَّغٍ اَدْعیٰ مِنْ سَامِعٍ وَکَمْ تَرَکَ الْاَوَّلُ لِلْاٰخِرِ
بعضی بات متاخرین کے ذہن مین ایسی آجاتی ہی کہ اگر متقدمین سنتے نہایت تحسین کرتے چنانچہ اس
حدیث کے معنی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن مین ایسے نفیس ڈھلے غبار آگے کہ اوسمین
کچھ ارتکاب تاویل و توجیہ کی حاجت نہین ہی چنانچہ فرماتے ہین کہ یہ حدیث حسن ہی درجہ اسکا صحیح و
ضعیف کے درمیان ہی اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اسکو جامع صغیر مین نقل کیا ہی اور مضمون
اس حدیث کا فہم فقیر مین موافق محاورے لوگونکے ہی کہ عمر کسی چیز کی بیان کرتے وقت گذشتہ کا بیان
کیا کرتے ہین پیدایش سے موت تک کا حساب نہین کرتے ہین اور اس جواب مین دو استعمال ہوتے ہین مثلاً
ایک شخص کہ چھ سال تمام کر کے ساتوین مین داخل ہوا کبھی اوسکو شش سالہ بولتے ہین باعتبار اکمال
کے اور کبھی ہفت سالہ کہتے ہین باعتبار دخول کے پس مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی کہ حضرت
آدم سے اس دم تک چھ ہزار پورے ہو کر ساتوان ہزار شروع ہی کہ مین ساتوین ہزار مین ہون اسمعنی موافق
استعمال قوم کے دنیا ہفت ہزار سالہ ہی اگر کہین کہ ہم لوگونکو چونکہ تمام عمر وقت موت تک معلوم نہین
ہوتی ہی اسواسطے کہ وقت تکلم تک بولا کرتے ہین اور حضرت کو شاید کہ انتہاے دنیا وقت قیامت تک
معلوم ہووے اسواسطے تمام عمر دنیا انقطاع نوع انسانی تک بیان فرمائی ہو جواب اسکا یہ ہی

کہ احادیث صحیحہ بلکہ قرآن مجید مین واقع ہی کہ علم قیامت کا سوائے اللہ تعالی کے کسیکو خلائق علوی و سفلی مین سے
حاصل نہین چنانچہ فرمایا کہ یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ
پس اس مقدمے مین حضرت اور دوسرے لوگ برابر ہین چنانچہ خود فرمایا کہ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ
مِنَ السَّائِلِ اور اہل کتاب کو تعین ایام ماضیہ مین اختلاف ہی اہل اسن بلاد سے صاحب تقویم التاریخ
اور اہل شام سے صاحب تاریخ بیت المقدس نے تحقیق کی ہی کہ ولادت باسعادت آنحضرت کی ہبوط آدم
علیہ السلام سے بعد چھہ ہزار ایک سو تر سٹھہ برس کے ہی اب سات ہزار برس سے متجاوز ہوئے واللہ اعلم کہ اور کتنے باقی
ہین اور قیامت کب ہی کہ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ انتہی اب معلوم ہوا
کہ حدیث حکیم ترمذی مین لفظ منذ یوم خلقت الی یوم افنیت کا مدرج فی الحدیث ہی کہ کسی آدمی نے
اپنے فہم کے موافق لفظ مثل الدنیا کو تفسیر کے واسطے اضافہ کر دیا ہی اور مسلم کتابی کی عبارت مین یہ عبارت
کہ قیامت ساتوین دن مین مقرر کی اوسی مسلم کتابی کی رائے ہی کسی کتاب آسمانی یا کسی پیغمبر سے منقول
نہین ہی اسواسطے کہ نص قرآنی کے مخالف ہی اور درج کلام راوی اور کمی و بیشی الفاظ کی اس حدیث مین
کچھہ عجب نہین ہی اسواسطے الفاظ حدیث کے محققین کے نزدیک مخلوط و غیر محفوظ ہین چنانچہ سراج منیر
شرح جامع صغیر مین لکھا ہی کہ الدنیا سبعة ایام من ایام الاخرة اسکو دیلمی نے مسند فردوس
مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور یہ حدیث ضعیف ہی اور الدنیا سبعة الاف سنة انا
فی اٰخرها الفًا کو طبرانی نے معجم کبیر مین اور بیہقی نے دلائل مین ضحاک بن زمل جہنی سے باسناد واہی
روایت کیا ہی اور مناوی نے کہا کہ اس حدیث مین کچھہ مسکہ نہین ہی اور الفاظ اسکے مصنوعہ اور تلفیق کیے
ہوئے ہین اور حق یہ ہی کہ اسکی حقیقت سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا ہی اور ابن اثیر وغیرہ محدثین نے
کہا ہی کہ الفاظ اسکے موضوع ہین انتہی **فائدہ** بیان اس امر مین کہ ریلوے یعنی گاڑی دخانی بھی
علامت قرب دجال کی ہی مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ کوئی شہر ایسا نہین ہی کہ اوسمین دجال کا گذر نہو مگر مکہ اور مدینہ کہ اسکی راہون پر فرشتے
متعین ہونگے کہ نگہبانی کرینگے اور یہ بھی روایت کی کہ اصفہان کے یہود مین سے ستر ہزار آدمی اوسکے ہمراہ ہونگے
اور یہ بھی بعض روایات مین آیا ہی کہ ہمراہ اوسکے تودہ روٹیونکا اور پانی اور آگ ہوگی کہ موافقین کو
روٹی اور پانی سے نوازیگا اور مخالفین کو آگ مین ڈالے گا لیکن آگ اوسکی مومنین کے حق مین پانی ہوجاویگی

ف [illegible]

الی غیر ذالک آ درمسلم اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دجال کا قیام
زمین مین کسقدر ہوگا فرمایا چالیس دن ایکدن بقدر ایک برس کے اور ایکدن بقدر ایک مہینے
کے اور ایکدن بقدر ایک ہفتے کے ہوگا و باقی ایام مانند ایام متعارفہ تمھارے کے ہونگے
صحابہ نے عرض کی کہ اس ایک برس کے دن مین ہمکو نماز ایک روز کی کفایت کریگی فرمایا نہین بلکہ
پانچ نمازون کے واسطے ایکدن کی مدت کا اندازہ کرلینا پھر صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دجال کی
تیز رفتاری کسقدر ہوگی فرمایا جیساکہ ابر باران کہ اوسکے پیچھے ہوا ہووے کہ اوسکو چلاوے الحدیث غرض کہ
خلاصۂ روایات یہ ہوا کہ باوجودیکہ دجال کے ہمراہ لشکر انبوہ اور انبار روٹیون وغیرہ کارخانون کے
ہونگے اس مدت قلیل مین کہ کل چودہ مہینے چودہ روز زمانہ دولت ہی تمام بلاد دنیا کو سوائے حرمین شریفین
کے روند ڈالیگا اور یہ غیر ممکن ہی کہ جب تک چال سواری کی بادرفتار نہووے اسیواسطے فرمایا کہ
جیساکہ ہوا ابر کو اوڑاتی لیجاتی ہی ایسی اوسکی سرعت رفتار ہوگی اب اگر فرض کیا جاوے کہ اوسکی
سواری کا گدھا اسقدر تیز رفتار ہووے کیونکہ وہ گدھا بھی مانند دجال کے عجائب المخلوقات سے ہین
ہوگا کہ اوسکے مابین دونون کانون کے فاصلہ ستر باع کا ہوگا جیساکہ بیہقی نے روایت کیا ہی اور
باع چار ہاتھ کو کہتے ہین مراد اس سے کثرت جسامت ہی لیکن تمام لشکر وغیرہ کو بھی ضرور ہی کہ کسی
سواری پر اوس شیطانی رہوار کے برابر پہونچ سکین ورنہ اگر وہ ملعون بذات خود دوڑ مار کر یک بینی
و دو گوش کسی ملک مخالف پر پہنچا کیا کر سکتا ہی بلکہ وہ مع گدھا کتے کی مار مارا جاوے اور نقلاً
بھی یہ بات غلط ہی اسواسطے کہ روایات احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ مع خدم وحشم وساز
وسامان پہر اکریگا اب یہ امر کب بنا ہین کونسا ہی کہ اس سامان فرعونی اور لشکر شیطانی کو گر فقط
فوج رکاب خاص ستر ہزار یہود ہین سوائے دوسری افواج ومعتقدین کے اوسکے ہمرکاب پونہچاوے
مگر گاڑی دخانی کو کہ حضرت مسبب الاسباب نے اوسکے پیش از ظہور اوسکے کارندون کے ہاتھ سے
پھیلانا شروع کیا کہ بکمال سعی چاہتے ہین کہ قبل برآمدی تمام دنیا مین پھیل جاوے اغلب کہ ایک سو
برس مین تمام دنیا مین پھیل جاوے اور کیا عجب ہی کہ چودھوین صدی کی تمامی پر جسوقت نصاری
بالکل تمام کر چکین یہود کو جلو مین لیکر برآمد ہووین اور اب یہ بر باد سے اسکو مشابہت صوری بھی بدرجہ ہی
کہ پچاس ساٹھ گاڑی کلان ایک جسم ہوکر مانند دل بادلون کے دوڑتی ہین اور یہ بھی معلوم رہے

کہ موافق فرمانے حضرت صادق و مصدوق کے چال اس گاڑی کی ہوا کی چال کے نہایت مطابق ہی ہوا سے
کہ ہندوستان کی گاڑی کہ ابھی نہایت تیز نہین چلائی جاتی ہی بلا توقف معمولاً ایک ساعت مین تیس
میل چلتی ہی اور ولایت مین ساٹھ میل چنانچہ مصر و اسکندریہ کی گاڑی کو بھی راقم سطور نے ملاحظہ کیا کہ
نہایت تیز رو ہی بلکہ بعض اخبارات سے معلوم ہوا کہ بعضی کلین ایسی نو ایجاد ہوئی ہین کہ اس سے بھی تیز تر
ہو جاوے گی پس حساب حال ولایت سے صبح سے دوپہر تک چھ ساعت مین تین سو ساٹھ میل
چلے کہ بحساب فی یوم بارہ میل کے اوسط چال سفر کی ہی ایک مہینے کی راہ طی ہوئی اور دوپہر سے شام تک بھی
ایک مہینے کی راہ طی ہوئی اور بحساب کل جدید کے منزل ہر روزہ اس سے بھی زائد ہو جاوے گی اور یہی
ہوا کی بھی چال ہی چنانچہ قرآن مجید مین حضرت سلیمان کی چال سواری مین مذکور ہی کہ وَلِسُلَيْمٰنَ
الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ یعنی مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان علیہ السلام کے ہوا
کو کہ صبح کی منزل اوس ہوا کی ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل اوسکی ایک مہینے کی راہ تھی حضرت
سلیمان علیہ السلام کا تخت اسقدر بڑا تھا کہ اوسپر تمام لشکر سوار ہوتا تھا اور ہوا اوسکو اڑاتی لیجاتی
تھی امام محی السنہ تفسیر معالم مین نقل فرماتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام صبح کو دمشق سے سوار
ہوتے تھے اور قیلولہ مقام اصطخر مین کہ ایک مہینے کی راہ ہی کرتے تھے پھر سہپر کو اصطخر سے
چلتے تھے اور کابل کو کہ یک ماہ راہ ہی سہپہنچتے تھے اور بعضونے لکھا ہی کہ رے مین طعام چاشت تناول
فرماتے تھے اور سمرقند مین طعام شام یہان کچھ کلین ہلانے اور ٹھرک نکالنے اور لوہا پگھلانے اور آگ
سلگانے اور اقسام کے مصائب و شداید کی حاجت نہ تھی یہ مرد بگیر یہ شعر کار پاکان را قیاس
از خود مگیر گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر یہان امر الٰہی سے ہوا اور جن و انس و درندے اور پرندے
سب دست بستہ فرمان بردار تھے اور ملائک تشفین کوڑے لیے ہوئے شیاطین پر موکل تھے کہ اگر سرمو
تجاوز کرین تو سزائے سخت پاوین زیادہ تفصیل رسالے ببنات الجن مین لکھی گئی ہی جو ماقبل اسکے مذکور ہوا
احوال بڑے دجال کا تھا کہ تمام انبیا اپنی اپنی قوم کو اس سے ڈراتے چلے آئے ہین اور آدم سے قیامت
تک کوئی فتنہ اتنا بڑا اور برا دنیا مین نہین ہی دجال اکبر پہلے دعوی پیغمبری کا کرے گا بعد اوسکے
دعوی خدائی کا دم مارے گا سوا اسکے اور تیس دجال کہ اسکی کوچک بدال ہین دوسرے ہین اونسے
بھی حذر کرنا چاہیے چنانچہ صحیح ترمذی مین مذکور ہی کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ کَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلَاثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنی قیامت قائم نہوگی یہان تک کہ اوٹھینگے جھوٹے دجال قریب تیس شخص کے کہ ہر ایک کہتا ہوگا کہ وہ خدا کا رسول ہی اور دوسری روایت مین ہی کہ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَّاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی پیش از قیامت میری امت مین تیس کذاب پیدا ہونگے کہ ہر ایک دعوی کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہی اور حالانکہ مین خاتم النبیین ہون کہ کوئی نبی بعد میرے نہین ہی ترمذی نے کہا کہ یہ دونون حدیثین صحیح ہین خفی نہ ہے کہ سیکون سے کہ صیغۂ استقبال ہین معلوم ہوا کہ آگے کو اس امت مین پیدا ہونگے پس حضرت عیسٰی و الیاس و خضر بعض اقوال پر خارج ہوگئے کہ یہ حضرات پہلے سے پیدا ہو چکے ہین اور قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت بھی پا چکے ہین البتہ بعد آنحضرت کے جو شخص کہ اس امت اجابت یا دعوت مین پیدا ہووے اور دعوی نبوت کا کرے وہ دجال و کذاب موافق فرمانے حضرت صادق مصدوق کے ٹھہریگا اب افسوس ہی کہ مہدوی لوگ نہایت غفلت و نادانی سے ان وعیدات سے نہ ڈر کر اپنے شیخ جونپوری کو نبی مقرر کرتے ہین اگرچہ زبان سے نبی غیر تشریعی کہتے ہین لیکن انکے عقائد کے موافق نبی تشریعی ہونا لازم آتا ہی چنانچہ باب اول کے عقیدۂ شانزدہم مین گذر چکا اور باب نہم مین بھی آویگا انشاء اللہ تعالی یہ نادانونکی صحبت کا ثمرہ ہی ورنہ وہ بزرگ اغلب کہ دعوی نبوت نکیے ہونگے البتہ دعوی خدائی بعضے وقت زبان سے کیے ہین مگر یہ بھی بول دیے ہین کہ ایسا بولنا کفر ہی اور جاننا ایمان ہی یہ سب باتین بشرح و بسط آگے آوینگی انشاء اللہ تعالی **دلیل ششم** نعیم بن حماد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قال یُبَایَعُ الْمَھْدِیُّ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ لَا یُوْقِظُ نَائِمًا وَّلَا یُھْرِیْقُ دَمًا یعنی فرمایا کہ بیعت کیا جاوے گا مہدی درمیان رکن و مقام کے کہ نہ جگاوے گا کسی سوتے کو نہ بہاوے گا خونکو انتہی عالم میان مہدی نے رسالہ معارضے مین اسیقدر بیان کیا لیکن اونکے بزرگون نے اسکا قصہ تفصیلا بیان کیا چنانچہ شواہد الولایت کے بارھوین باب مین لکھا ہی کہ شیخ محمد جونپوری نے سنہ نوسو ایک مین درمیان رکن و مقام کے دعوی کیا کہ مَنِ اتَّبَعَنِیْ فَھُوَ مُؤْمِنٌ اوسوقت شاہ نظام اور قاضی علاؤ الدین اونکے دونون مریدون نے آمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہکر بیعت کی ہر چند کہ دوسرے یارون نے بھی بیعت کا ارادہ کیا لیکن میران نے قرآن کا وعظ شروع کر دیا بعد وعظ کے

[illegible]

بعضے اصحاب نے بھی بیعت کی بعضے یارون نے پوچھا کہ میران جی دوسرے یارونکو کیون نہ بیعت کرنے دیا
فرمایا کہ امر الٰہی ہوا کہ دو گواہ واسطے نبوت دعوے کے بس ہین اور عادت یہ تھی کہ جب دعویٰ
کرتے تھے اوسی لفظ سے تاریخ بھی نکلا کرتی تھی چنانچہ بیان قال من اتبعنی فھو مومن سے تاریخ
نوسو ایک کی عیان ہی اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ دوشنبے کے روز منبر پر کہ درمیان رکن و مقام
کے ہی کھڑے ہوکر دعوی مہدویت کا کرکے تین بار باواز بلند کہا کہ من اتبعنی فھو مومن شاہ نظام
اور قاضی علاؤالدین نے کھڑے ہوکر کہا کہ انا منا بعوک اور دونون نے بیعت کی حضرت نے پوچھا کہ قاضی
بچند گواہ راضی قاضی علاء الدین نے کہا قاضی بدو گواہ راضی بس لوگ بولے کہ امنا و صدقنا جواب
معمول ایسا ہی کہ ایک مقدمہ کئی حدیثون مین مذکور ہوتا ہی لیکن بعض مین باختصار اور بعض مین
بتفصیل اور باتفاق محدثین کا ہی کہ زیادت ثقہ کی مقبول ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر چنانچہ صحیح بخاری
مین بھی یہ قاعدہ مذکور ہی اسی قسم سے ہی بیعت رکن و مقام کا مقدمہ کہ نعیم بن حماد نے ابی ہریرہ رض
سے مختصر روایت کیا اور عالم میان نے اوسکو غنیمت جان کر لے لیا اور اوسی کتاب مین انھین
نعیم بن حماد نے اسی مقدمے کو دوسرون سے بتفصیل روایت کیا میان مذکور نے اون سب کو
چھوڑ دیا چنانچہ وہی نعیم بن حماد قتادہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یخرج المھدی من المدینۃ الی مکۃ فیستخرجہ الناس من بینھم
فیبایعونہ بین الرکن و المقام وھو کارہ یعنی نکلین گے مہدی مدینے سے طرف مکے
کے پس چن کر نکال لین گے اونکو لوگ اپنے مین سے پھر بیعت کرین گے اونکے ہاتھ پر
درمیان رکن و مقام کے حالانکہ وہ کراہت رکھتے ہونگے اس کام سے یہ بھی حدیث شیخ
جونپوری کی تکذیب کرتی ہی اسواسطے کہ وہ مدینے سے نکلکر مکے مین نہین آئے بلکہ مدینہ طیبہ
اونھون نے کبھی آنکھ سے بھی نہ دیکھا اور حدیث اول کے معنی بھی اس حدیث سے ظاہر ہوئے
کہ مہدی وقت بیعت کے سوتون کو نہ جگاوینگے اور خونریزی نہ کرینگے یعنی مہدی بجبر تعدی فتنہ
و خون کرکے اپنی بیعت نہ لین گے بلکہ وہ اس کام سے کراہت رکھتے ہونگے اور لوگ جبرا اونکے ہاتھ پر
بیعت کرینگے یا یہ کہ اوس وقت مین ایک سلطان کا فتنہ و خونریزی ہوگی اور مہدی کی بیعت کے سبب سے
وہ خونریزی موقوف ہوجاوے گی چنانچہ دانی نے قتادہ سے روایت کی کہ یجیء الی المھدی

فِي بَيْتِهِ وَالنَّاسُ فِي فِتْنَةٍ تُهْرَاقُ فِيهَا الدِّمَاءُ يُقَالُ لَهُ قُمْ عَلَيْنَا فَيَأْبَى حَتَّى يُخَوَّفُ
بِالْقَتْلِ فَيَقُومُ عَلَيْهِمْ فَلَا يُهْرَاقُ بِسَبَبِهِ مِحْجَمَةُ دَمٍ یعنی لوگ مہدی کے گھر مین آوینگے
اور حالت یہ ہوگی کہ آدمی ایسے فتنے مین مبتلا ہونگے کہ اوسمین خونریزی کی جاتی ہوگی کہا جاویگا
اونسے کہ ہمارے پر امیر ہو وہ انکار کرینگے یہان تک کہ جب قتل سے ڈرائے جاوینگے حکومت کو
قائم ہونگے پس نہ بہیگی جاے گی بسبب ونکے ایک سنگھی خون کی انتہی سنگھی خون کی نہ بہنے
جانا محاورہ ہی جیسا کہ بولتے ہین کہ نکسیر پھوٹے گی یہ حدیث بھی شیخ جونپور کی تکذیب
کرتی ہی کیونکہ انکی مسند آرائی کے وقت کوئی ایسا فتنہ خونریز کہ جسکی تسکین انکے سبب سے
ہوئی ہو وجود مین نہ آیا غرض کہ اسی طرح کے بہت سے احادیث رسالہ برہان مین مذکور ہین کہ اونمین
قصہ بیعت مہدی بتفصیل مذکور ہی اور وقائع ہنگام بیعت کے اونمین مسطور ہین کہ اون وقائع کا
نام ونشان شیخ جونپور مین پایا نہین جاتا اب اس تمام قصے کی ابتدا و انتہا چھوڑکر اعتقاد یہ رکھنا
کہ جو فقیر دو مرید لیکر رکن و مقام کے بیچ مین بیعت کرے وہ مہدی ہی اگرچہ نہ سیادت اوسکی
ثبوت کو پہونچے اور نہ مطابقت نام والدین اور نہ حوادث ہنگام بیعت جو ذہن مین آوین نہایت خطا ہی
خطاے دوم یہ کہ دو مرید کی بیعت کو کافی سمجھکر منبر پر چڑھ جانا حالانکہ خود انھین نعیم
بن حماد کی روایت ابن عباس سے ثابت ہی کہ بیعت کرنے والے بقدر اصحاب بدر کے ہونگے
چنانچہ فرمایا کہ اللہ تعالی مہدی کو بعد ناامیدی کے کہ لوگ بولنے لگین گے کہ مہدی نہین ہی
مبعوث کریگا اور اونکے انصار لوگ اہل شام کے ہین تین سو پندرہ آدمی بقدر اصحاب
بدر کے کہ شام سے اونکی طرف آوینگے اور مکے مین ایک مکان سے کہ نزدیک صفا کے ہی اونکو
نکال کر کرہا بیعت کرینگے پس وہ دوگانہ انکو مقام کے پاس پڑھاکر منبر پر چڑھینگے اور حاکم کی
روایت مین بھی ایسی کہ يُبَايِعُهُ عِدَّةُ اَهْلِ بَدْرٍ یعنی بیعت کرینگے اونسے شمار اہل بدر کے
اور یہ بھی معلوم رہے کہ یہ اہل شام ہم شمار اہل بدر تحت ایک سردار کے ہونگے کہ شام سے آوینگے
اور سوا انکے اسیقدر انصار لے کر ہر طرف عالم سے ایک ایک عالم ربانی آویگا چنانچہ ایسی
ساتھ سردار جمع ہوکر مہدی کو ڈھونڈھینگے او مکے مین سب جمع ہوکر مہدی کو پہچانینگے اور
مہدی اونکے ہاتھ سے نکلکر مدینے کو چلے جاوینگے وہ تعاقب کرینگے تب پھر مکے کو آوینگے

وہان پھر ملاقات ہوگی دوبارہ پھر مدینے کو نکل جاوینگے وہ لوگ پھر طلب کرتے ہوئے مدینے کو جاوینگے
حضرت پھرمکے کو آوینگے وہان وہ لوگ بھی آکر ڈھونڈھینگے رکن و مقام کے درمیان باصرار تمام
بیعت کرینگے پس یہ لوگ ایسے مہدی کے ساتھہ ہونگے کہ دن مین مانند شیرون کے بہادر اور
رات مین مانند درویشون تارک الدنیا کے عبادت گزار ہونگے یہ مختصر ہی روایت نعیم بن حماد کا
ابن مسعود سے یہ سب مقدمات شیخ جونپوری مین مفقود ہین اور یہ سب روایات رسالہ برہان
وغیرہ مین موجود ہین **خطائے۳ سوم** یہ کہ لکھا ہی کہ عادت یہ تھی کہ جب دعوی کرتے تھے اوس
لفظ سے تاریخ بھی نکلا کرتی تھی چنانچہ یہان قال من اتبعنی فہو مومن سے تاریخ نوسوایک کی
عیان ہوئی تھی سبحان اللہ عیان راچہ بیان یہ وہی مثل ہی کہ دروغ گویم برروئے تو عبارت
من اتبعنی فہو مومن ابھی موجود ہی مانند دوسرے خوارق تمھارے مہدی کے رفتہ و گذشتہ
نہین ہوگئی کہ لوسکا ادراک مشکل ہو اور تم جو چاہو سو بنا کر ادہر نسبت لگاؤ عدد اس عبارت
کے موافق قاعدۂ تاریخ کے کہ حروف مکتوبہ کا اعتبار ہی نہ ملفوظہ کا آٹھہ سو پچاس ہین وہ اگر قال
کے ایک سو اکتیس بھی اوسپر ایک کیے جاوین نوسو اکیاسی ہو جاوینگے نوسو ایک کسی طرح سے
درست نہین ہوتے ہین یہ ایک دعوے کا بیان ہوا دوسرے دعوے کا حال سنیے کہ اسی مصنف
نے تیرھوین۱۳ باب شواہد الولایت مین لکھا ہی کہ دوسرا دعوی سن نوسوتین ہجری مین باین عبارت
ہوا انہ قال بامر اللہ عز وجل انا المہدی الموعود چنانچہ اسی لفظ مبارک آنحضرت مین تاریخ
دعوے کی حق تعالی سے ظاہر فرمائی غلط ہی بلکہ حق تبارک و تعالی سنے یہان بھی تمھارا جھوٹ واقعی
ظاہر فرمایا اسواسطے کہ اس تمام عبارت کے سات سو بچانوے عدد ہوتے ہین تیسرے دعوے
کا بیان سنیے کہ وہی بزرگ اوسی کتاب کے سترھوین باب مین لکھتے ہین کہ تیسرا دعوی قصبہ بہلی
مین سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ مین باین عبارت واقع ہوا قال بامر اللہ انا المہدی مبین
مراد اللہ اور اوسی الفاظ متبرکہ مین حق سبحانہ و تعالی سے تاریخ دعوی آنحضرت کی ظاہر فرمائی
یہ بھی غلط ہی بلکہ یہان بھی حق تبارک و تعالی نے تمھارا دروغ بے فروغ ظاہر فرمایا اسواسطے
کہ اس تمام عبارت کے نوسو چونسٹھہ عدد ہوتے ہین اور اگر قال کو علیحدہ کرین جیسا کہ ظاہر
معلوم ہوتا ہی آٹھہ سو تینتیس رہتے ہین غرض کہ تینون دعوے غلط نکلے اور اس فرقے کے

پیشواؤن اور مصنفین کا فہم و فراست محک امتحان کو پونہچا اب خیال کیا چاہیے کہ اس فہم و
عقل پر دین و مذہب کے دقائق کس خوبی سے سمجھے ہونگے یہ ایک نمونہ ہی انکے اغلاط کا اگر انکی کتابونکا
کوئی مطالعہ کرے تو معلوم ہووے کہ کسقدر مالا مال اُن خرافات سے ہین **خطاے چہارم** صاحب
پنج فضائل نے لکھا ہی کہ دو شنبے کے روز منبر پر کہ درمیان رکن و مقام کے ہی کھڑے ہو کر بعد
دعوے مہدویت کے تین بار باواز بلند کہا کہ من اتبعنی فہو مومن انتہی معلوم ہوتا ہی کہ اس
بزرگ نے نہ کبھی مکہ معظمہ دیکھا ہی نہ کبھی اوسکے نقشے مین غور کیا منبر مقام ابراہیمی کے جانب
شمال پر ہی درمیان رکن و مقام کے اوسکا ہونا غیر متصور ہی کیونکہ وہ جاے مطاف ہی کہ طواف
کرنیوالونکا رستہ ہی وہان منبر کیونکر بن سکتا ہی اور منبر پر کھڑے ہو کر ایسا دعوی باواز بلند
اوس شہر مبارک مین خصوصاً اوس زمانۂ احتساب مین کوئی عاقل تسلیم نکریگا بادشاہان ہند نے
بسبب اسی دعوے کے اپنے ملکون سے اخراج کیا وہان کے علما اور حکام بغیر قتل کیے ہرگز
نہ چھوڑتے **خطاے پنجم** انکے میران نے اس دعوے پر اپنے مرید شاہ نظام اور قاضی علاؤالدین
کو گواہ قرار دیکر پوچھا کہ قاضی بچند گواہ راضی قاضی علاؤالدین نے کہا کہ قاضی بدو گواہ راضی
یہان میران نے قواعد فقہیہ کے موافق تقریر کرنا چاہا اور نہ خود انکے خیال مین آیا اور نہ قاضی
علاؤالدین کو سوجھا کہ فقہا کے نزدیک یہ دونون گواہ کہ مرید خاص اور الوش خوار مدعی کے ہین
کہ پیر کا نفع و ضرر اپنا نفع و ضرر جانتے ہین پیر مدعی کے نفع کی گواہی مین نامقبول ہین اور
قواعد شرعیہ مین بزرگ و غیر بزرگ سب برابر ہوتے ہین چنانچہ امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ
اور ایک یہودی کے درمیان زرہ کے مقدمے مین مناقشہ ہوا اور مقدمہ محکمۂ قاضی شریح مین
رجوع ہوا جناب مرتضوی بذات خود تشریف فرماے محکمہ ہوئے قاضی شریح نے کہا کہ آپ اپنے
دعوے پر گواہ لائیے فرمایا کہ ایک میرے فرزند حسنؓ اور دوسرا قنبر گواہ ہین قاضی نے کہا کہ حسنؓ
آپکے فرزند ہین اونکی گواہی مین قبول نہین کرتا اور قنبر کو چونکہ آپ آزاد کر چکے ہین گواہی
اونکی مقبول ہی لیکن ایک گواہ کفایت نہین کرتا پس دعوی آپ کا ثابت نہین ہوتا یہودی
قسم کھاوے اور زرہ لیجاوے کہتے ہین کہ اعتقاد جناب مرتضوی مین بیٹے کی گواہی باپ کے
واسطے درست تھی لیکن اجتہاد قاضی کے موافق اطاعت کر کے تسلیم زرہ پر راضی ہوئے

حکایت مناقشۂ جناب مرتضوی کی محکمۂ قاضی شریح مین

جب یہودی نے معاینہ کیا کہ امیر المؤمنین میرے واسطے اپنے تابع قاضی کے پاس چل کر گئے
اور کچھہ تکبر ونفسانیت نہ کی اور قاضی نے ذرہ رعایت وحمایت نہ کی جانا کہ دین انھین کا حق
ہے اور اقرار کیا کہ مین باطل جھگڑا کرتا تھا زرہ حقیقت مین امیر المومنین کی ہے وَاَشْھَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دیکھیے جب قاضی امیر المومنین کے
دعوے زرہ مین گواہی امام حسن پر راضی نہوا خلاف قواعد فقہیہ تمھارے دعوے مہدویت
مین تمھارے خاص تلمیذونکی گواہی پر کب راضی ہوگا خطاے ششم یہ مدعی کی سمجھ
مین یہ نہ آیا کہ جس بات پر یہ دونون گواہ ہوئے ہین مدعی علیہم اوسکا انکار نہین کرتے ہین اور جس بات کا
وہ انکار کرتے ہین اوسکے یہ گواہ نہین ہوسکتے ہین یہ دونون اسبات پر گواہ ہین کہ تم نے من
اتبعنی فہو مومن کہا مدعا علیہم کو اسکا انکار نہین ہے تم اب بھی کہتے ہو جب بھی کہا ہوگا اور
اسکے باذن اللہ ومن عند اللہ ہونے کا انکار ہے اور گواہان مذکور سے اسکی گواہی غیر متصور ہے
اگر کہین کہ گواہون پر بھی امر الٰہی منکشف ہوا تو وہ بھی تمھاری طرح مدعی کشف والہام کے ہوئے
تو یا کہ تین شخص نے دعوی کشف کیا اونمین سے ایک نے مہدویت جتائی اور دونے ولایت
بتائی اور یہ اونکی مہدویت کے مصدق اور وہ اونکی ولایت کے مصدق ہوئے کہ ع
من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو اب تینون قدر مشترک مین شریک الدعوی ہین اور مدعی علیہم
تینون کے منکر ہین آپس مین ایک دوسرے کے گواہ نہین بن سکتے کیونکہ مین
وجہ شہادت لنفسہ ہے کہ اگر اونکی مہدویت ثابت ہوئی تو انکی ولایت بھی ثابت ہوئی علاوہ
یہ کہ ولایت صحت اعتقاد پر موقوف ہے اور صحت اعتقاد صحت مہدویت پر اگر صحت مہدویت
انکی ولایت پر موقوف ہووے دور محال لازم آوے گا دلیل ہفتم شواہد الولایت
کے اکتیسوین باب مین لکھا ہے کہ ترمذی مین باب المہدی مین ہے کہ عن ارطاة انہ قال بلغنی
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان المہدی من ولد فاطمة بنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعیش خمس عام ثم یموت علی فراشہ ثم یخرج
رجل من ولد فاطمة بنت رسول اللہ علی سیرة المہدی بنفاذہ عشرین سنة
ثم یموت قتیلا بالسلاح اور یہ حدیث خود میر پر صادق ہے اور بعضے مصنفین ان

لوگون کے بعد نقل اس حدیث کی یون لکھتے ہین کہ بعد وفات مہدی کے خلیفہ اونکے سید خوندمیر بعد بیس برس کے مظفر الملک بادشاہ گجرات کے ساتھ جنگ کرکے مارے گئے اور حدیث ان پر صادق آئی **جواب** اس نقل مین ان لوگون نے اقسام کی خیانت اور بے دیانتی کو کار فرمایا اسواسطے کہ ترمذی مین باب ما جاء فی المہدی مین اس حدیث کا نام ونشان نہین ہے البتہ نعیم بن حماد نے ارطاۃ سے روایت کیا ہے چنانچہ رسالہ مہدی مؤلفہ مولانا علی القاری اور رسالہ برہان شیخ علی متقی مین موجود ہے لیکن چونکہ وہ روایت سراسر انکے مطلب کے مخالف تھی اوسمین اقسام کی تحریف وتبدیل کرکے عبارت مذکور الصدر بقدر اپنے مطلب کے بنالی اور اس وعید شدید کا خوف نکیا کہ حضرت رسالت مآب نے فرمایا ہے کہ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جو شخص کہ مجھپر عمدًا جھوٹ باندھے پس چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ مین ٹھہرالے یہ حدیث محدثین کے نزدیک متواتر المعنی ہے روایت نعیم بن حماد یہ ہے عن ارطاۃ قال بلغني ان المهدي يعيش اربعين عاما ثم يموت على فراشه ثم يخرج رجل من قحطان مثقوب الاذنين على سيرة المهدي بقاؤه عشرين سنة ثم يموت قتيلا بالسلاح ثم يخرج رجل من اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم مهدي حسن السيرة يغزو مدينة قيصر وهو اخر امير من امة محمد صلى الله عليه وسلم ثم يخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسى بن مريم عليه السلام یعنی کہا ارطاۃ نے کہ مجکو پونہچی ہے یہ بات کہ مہدی رہین گے چالیس برس پھر مرین گے اپنے فرش پر پھر نکلے گا ایک مرد نسل قحطان سے کہ دونون کان اوسکے سوراخ ہو گا کہ مہدی کی روش پر چلے گا اوسکو بیس برس بقا ہے پھر ہتھیار سے مقتول ہوکر مریگا پھر نکلے گا ایک مرد اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہدایت یافتہ نیک سیرت ہو گا غزا کرے گا شہر قیصر روم کو اور وہ پچھلا امیر ہے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر اوسکے زمانے مین دجال بھی نکلے گا اور عیسی بن مریم بھی اوترینگے انتہی اب اس روایت کو مہدویونکی روایت سے مقابلہ کرکے دیکھیے کسقدر تحریف اور خیانت کی ہے فقط اتنی بات پر کہ اس قحطانی موعود کے حق مین بعد مہدی کے بیس برس کا رہنا وارد ہوا اور اپنے خوندمیر کو بھی دیکھا کہ بعد بیس برس کے مارے گئے بیخود ہو کر جامے سے باہر ہو گئے کہ تمام علامات سابق ولاحق

اوڑا کر اوسکو نسل حضرت رسالت مین داخل کر کے اپنے میان پر جما دیا حالانکہ یہ شخص قحطان بن عامر بن
شالخ کہ ابو الیمین ہی اوسکی اولاد سے ہو گا اور خوندمیر تمھارے اعتقاد کے موافق ہاشمی ہین اگر
آج یہ روایت اونپر جمانے کی ضرورت سے قحطانی بناؤ گے تمھارے مہدی کی بشارت جھوٹ ہو جاویگی
کہ شواہد کے ستائیسوین باب مین منقول ہی کہ فرماتے تھے برادر میرے سید خوندمیر حسینی سید ہین
ہم اور یہ ایک جدی ہین انتہی قطع نظر اس سبب سے میان خوندمیر کے بعد موافق اس روایت کے
وہ دوسرے میان کونسے نکلے کہ جنھون نے قیصر روم کے شہر پر غزا کی کہ وہ آخر امیر
اس امت کے ہین تم لوگ اپنے مہدی کے وقت سے آجتک کچھ کم چارسو برس مین کبھی عزت سلطنت کو
نہ پونھچے اور مصداق اس وعدے کے نہوئے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا الاية یعنی وعدہ دیا اللہ نے جو
لوگ تم مین ایمان لائے ہین اور کیے ہین نیک کام کہ البتہ پیچھے حاکم کرے گا اونکو ملک مین جیسا کہ
حاکم کیا تھا اونسے اگلونکو اور جمادے گا اونکو دین اونکا جو پسند کر دیا اونکو اور دے گا اونکو اونکے
ڈر کے بدلے امن انتہی بلکہ ہمیشہ اہل سنت کے نمک خوار یا نمک خوارون کے خیرات خوار رہے
اور ہمیشہ اپنے مخالفین کے سامنے پشت خم و سرنگون ہے اور ذلت نوکری کی کہ چاکر اور کو کہ برابر
ہی ہمواره تمکو لازم رہی اور مصداق اسیکے رہے کہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ تم مین
ایسا کونسا شخص کب نکلا کہ قیصر روم پر چڑھائی کی اور پھر اوسکے وقت مین دجال کب
نکلا اور اگر نکلا تو اوسکو کہان چھپا کر رکھا ہی کہ آجتک وہ مع گدھا ایسا گم ہی جیسا کہ گدھے کے
سر سے سینگ گم ہین اور حضرت عیسیٰ نے کیسا نزول فرمایا انصاف کرنا چاہیے کہ فقط
بیس برس مطابق ہوئے تو بس ہوا یہ علامات اگر نہو دین کچھ ضرور نہین ہے جیسا کہ ایک
شخص ایک امیر کے پاس آیا اور کہا کہ ایک ہاتی بکاؤ ہی اگر خریدنا منظور ہووے خرید کیجیے
اوسنے کہا ایک نظر ہمکو دکھانا چاہیے اوسنے اپنی مٹھی کھول کر ایک مچھر دکھلایا اور
کہا کر دیکھیے سونڈ موجود ہے بہت عمدہ ہاتی ہے اور خلیفہ موصوف کی قحطانیت سوائے
ارطاۃ کے اورون نے بھی روایت کی ہے چنانچہ نعیم بن حماد نے قیس بن جابر

صدفی اور کعب اور معمر سے اور طبرانی اور ابن مندہ اور ابن عساکر نے قیس بن جابر عن ابیہ
عن جدہ سے روایت کیا ہی اور بعضے ان روایات مین ہی کہ یہ قحطانی کچھ مہدی سے کم نہو گا
دلیل ہشتم میان خوندمیر مکتوب ملتانی مین لکھتے ہین بعضی روایات کہ در حق مہدی
وارد شدہ است اکثر اصاحب فتوحات در کتاب خود آوردہ است کقولہ الا ان للہ
خلیفۃ یخرج وقد املأت الارض جورا وظلما فیملؤها قسطا وعدلا یشبہ رسول اللہ
فی الخلق بضم الخاء اجلی الجبہۃ اقنی الانف مقرون الحاجبین یقسم المال بالسویۃ
ویعدل فی الرعیۃ ویفصل فی القضیۃ یخرج علی فترۃ من الدین یزع اللہ بہ ما لا یزع
بالقرآن یاتیہ الرجل یمسی جاھلا بخیلا جبانا فیصبح اعلم الناس اکرم الناس اشجع الناس یمشی النصر
بین یدیہ یعیش خمسا او سبعا او تسعا یقفو اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطی لہ
ملک یسددہ من حیث لا یراہ یفعل ما یقول ویقول ما یعلم ویعلم ما یشہد یصلحہ اللہ فی
لیلۃ یعز الاسلام بہ بعد ذلہ ویحیی بعد موتہ یظہر من الدین ما ھو الدین فی نفسہ ویرفع
المذاھب فلا یبقی الا الدین الخالص یفرح بہ عامۃ المسلمین اکثر من خواصہم یبایعہ
العارفون باللہ من اھل الحقائق عن شہود وکشف وتعریف الٰہی لہ رجال الٰہیون یقیمون
دعوتہ وینصرونہ ھم الوزراء یحملون اثقال المملکۃ ویعینونہ علی ما قلدہ اللہ تعالی اشعار
الا ان ختم الاولیاء شہید وعین امام العالمین فقید ✣ ھو السید المہدی من آل احمد ✣
ھو الصارم الہندی حین یبید ✣ ھو الشمس یجلو کل غم وظلمۃ ✣ ھو الوابل الوسمی
حین یجود ✣ وقد جاء زمانہ الحکم اوانہ وظہر فی القرن الرابع اللاحق بالقرون
الثلثۃ الماضیۃ قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الذی یلیہ ثم الذی یلی الثانی
ثم جاء بینہما فترات وحدثت امور **جواب** معلوم نہین کہ اس عبارت فتوحات
کے نقل کرنے سے کیا غرض ہے شاید یہ ہی کہ معلوم ہوئے کہ فتوحات مین جو احوال امام مہدی
کے مذکور ہین میان خوندمیر کے مہدی پر صادق ہین اسی غرض سے میان مذکور
نے عجیب جعل کی چال اختیار کی کہ وضع ثقات سے نہایت بعید ہے یعنے عبارت فتوحات
مین اقسام کی تحریف وتبدیل کو کار فرمایا کہ کسی جائے اپنے مطلب کے موافق کچھ الفاظ

بڑھا دیے اور کہیں عبارت و فقرات کہ مخالف اپنے دیکھے اڑا دیے اور کسی جا کے معنی غلط سمجھے چنانچہ
تفصیل اسکی یہ ہے **تحریف اول** یہ کہ قسطاً و عدلاً کی یہ عبارت اڑا دی لو لم یبق من الدنیا
الا یوم واحد طول اللہ ذلک الیوم حتی یلی ھذا الخلیفۃ من عترۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ یواطی اسمہ اسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یبایع بین الرکن والمقام یعنی اگر نہ باقی رہے دنیا سے مگر ایکدن دراز کریگا اللہ تعالی
اس دنکو تاکہ والی ہووے یہ خلیفہ یعنی خروج اس خلیفہ کا تقاضائے منتخم ہی عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے اولاد فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ موافق ہوگا نام اوس خلیفہ کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیعت کیا جاویگا درمیان رکن اسود اور مقام ابراہیم کے انتہی اس عبارت سے میان نذر کو کیا خوف تھا کہ
صاف کر دیا شاید یہ خیال کیا کہ بیعت رکن و مقام کے درمیان انکے مہدی پر صادق نہیں آتی ہی اسواسطے
اس مقدمے کو حذف کر دینا چاہیے یہان سے معلوم ہوا کہ مقدمہ بیعت رکن و مقام کا کہ دلیل ششم مین مذکور
ہو چکا تراشی متاخرین مہدویہ کی ہی کہ انھون نے بمنطوق ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند ہے یہ حکایت
افترا کر کے اپنے مہدیکی خدمت کی اور متقدمین مہدویہ کو اسکی خبر بھی تھی ورنہ خوندمیر سے خلیفۂ خاص پر
کیونکر مخفی رہتا اسی سبب سے صاحب سراج الابصار وغیرہ مصنفین متقدمین نے بھی کہ انکے تابعین سے ہین
نقل نکیا **تحریف دوم** یہ کہ لکھتے ہین یشبہ رسول اللہ فی الخلق بضم الخاء حالانکہ فتوحات
مین عبارت اسطرح ہی یشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخلق بفتح الخاء
وینزل عنہ فی الخلق بضم الخاء لانہ لا یکون احد مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی اخلاقہ یعنی مشابہ ہوگا رسول خدا کے یہ خلیفہ صورت و شکل مین اور کم ہوگا آنحضرت
سے اخلاق مین اسواسطے کہ کوئی شخص اخلاق مین مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نہین ہوتا ہی انتہی اس تحریف سے میان محرف کی غرض یہ ہی کہ حضرت شیخ اکبر فرماتے ہین کہ مہدی
اخلاق مین حضرت رسالت مآب سے کم ہین پس اعتقاد مہدویون کا کہ دونون کو مساوی و برابر
سمجھتے ہین برباد ہو جاتا ہی اسواسطے میان یہان چالاکی کر گئے اور کیا عجب ہے کہ یہ بھی نظر
ہو کہ شیخ اکبر مہدیکو ہمشکل پیغمبر لکھتے ہین اور انکے مہدی ہمشکل نہوں اور اون ایام مین بسبب
قرب زمانے کے کہ ہزارہا آدمی اونکے دیکھنے والے موجود تھے دعوی ہمشکلی کا مشکل تھا

اسواسطے بھی تحریف مذکور ضرور تھی اور جب کہ زمانہ دوسرا آیا کہ دیکھنے والے نرہے متاخرین مہدویہ نے
اپنی کتابون مین دعوی ہمشکلی سے بھر دین حالانکہ اب بھی انہین کتابون سے مستنبط ہوتا ہے کہ ہمشکل نہ تھے
چنانچہ شواہد الولایت سے دلیل چہارم مین مذکور ہوا کہ انکے مہدی دو موے تھے حال آنکہ حضرت رسالت کے
تمام سر مبارک اور لحیۂ شریف مین بیس بال سے کم سفید تھے کہ روایات صحیحہ اوسپر شاہد ہین اور اگر اختلاف
رنگ ریش سے اختلاف شکل تسلیم نکرین تو اختلاف شکل جسمی بھی انکی کتابون مین موجود ہی چنانچہ
ولی یوسف رسالۂ حجت المنصفی مین لکھتے ہین کہ انکے میران جب کھڑے ہوتے تھے دونون ہاتھ
گھٹنون تک پہونچتے تھے حالانکہ حضرت رسالت کے حلیۂ مبارک مین یہ بات ثابت نہین ہی البتہ
ایک صحابی کہ نام اونکا خرباق یا عمیر تھا اونکے ہاتھ دراز تھے اسی سبب سے اونکا لقب ذوالیدین تھا اور
حدیث سہو صلوۃ مین اونکا ذکر صحاح مین موجود ہی **تحریف سوم** یہ کہ اقنی الانف کے بعد
لفظ مقرون الحاجبین کا کہ وہان نتھا بڑھا دیا اور فقرہ واسعد الناس بہ اہل الکوفہ کا کہ وہان تھا اوڑا دیا
اس فقرے کا کچھ قصور نہین ہی کہ قابل نکال ڈالنے کے ہو مگر یہ کہ میان کے مہدی کی تکذیب کرتا تھا
اسواسطے کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ اہل کوفہ بسبب امام مہدی کے اور لوگون سے بڑھکر سعادت مند
ہونگے یعنی زیادہ تر مطیع و فیضیاب ہونگے اور ظاہر ہی کہ مہدی جونپور سے اہل کوفہ کہان
سعادت اندوز ہوئے **تحریف چہارم** یہ کہ یفصل فی القضیۃ کے بعد یہ عبارت
نکال ڈالی یاتیہ الرجل فیقول لہ یا مہدی اعطنی وبین یدیہ المال فیحثی لہ فی ثوبہ
ما استطاع ان یحملہ یعنی آوے گا اس خلیفہ کے پاس مرد سائل اور کہے گا کہ ای مہدی دو مجکو
اور سامنے اونکے مال ہوگا پس اوسکے کپڑے مین اوسقدر بھر دیوینگے کہ اوٹھا سکے انتہی
چونکہ یہ نشان مہدی خوندمیر کی نہ تھی اس سبب سے اس عبارت کو حذف کر دیا کیونکہ انکے مہدی مالک
ملک و مال نتھے کہ یہ داد و دہش ان پر صادق آتی اور یقسم المال بالسویۃ یعنی تقسیم کرے گا
مال کو برابر اسکو رہنے دیا اسلیے کہ انکے مہدی اس مضمون کو بکشاکشی ادا کر لیتے تھے کہ جو کچھ
بطور خیرات کے آجاتا تھا اوسکو ریزہ ریزہ کرکے برابر تقسیم کر دیتے تھے اور اس حصے کو سویہ
کہتے تھے لیکن پھر بھی ایک خلل رہجاتا تھا کہ مصاحبین بعضونکی سفارش کرکے کئی سویہ
دلا دیتے تھے چنانچہ زوجۂ خاص وغیرہ کو تین تین سویہ ملا کرتے تھی جیسا کہ ولی یوسف نے لکھا ہی

اور پنج فضائل مین لکھا ہی سید محمود اپنے فرزند کو مع اونکے زن و پسر کے تین آدمی مین نو سویہ
دیتے تھے با این ہمہ تقسیم بالسویہ صادق تھا اور واضح ہو کہ عالم میان نے رسالہ معارضہ
حدیث فیجئ الیہ الرجل فیقول یا مہدی اعطنی اعطنی فیحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان
یحملہ کی شرح مین لکھا ہی کہ آیا طرف آپ کے ایک مرد گجراتی سید خوندمیر نہایت سائل و حریص
عطایا باطنیہ کا پھر بٹیا حضرت نے اوس پر خزانون سے ولایت محمدیہ کے اسکی ہمت کے موافق انتہی
یہ وہ بات ہی کہ مدعی سست و گواہ چست پیران نمی پرند مریدان می پرانند خود خوندمیر اس کلام کا
محمل نپاکر اوسکو فتوحات کی عبارت سے اوڑا رہے ہین اور مریدین خود اونھین کو اسکا
مصداق بنا رہے ہین عجب ماجرا ہی پھر اوسی سالے مین لکھتے ہین کہ شہر مانڈو مین ساٹھ قنطار
اشرفیون کے ایکبار سائلو نکو خیرات کر دیے اور ایک دف بجانے والے کے دف مین ایک
تسبیح سو موتی کی ڈال دی کہ ہر دانہ لاکھ محمودی کا تھا اور محمودی سوا روپیہ یا سوا دو روپی کی
ہوتی ہی انتہی یہ قصہ بالکل بے اصل معلوم ہوتا ہی کیونکہ اگر کچھ بھی اسکی اصل ہوتی تم سے پہلے خوندمیر
کو معلوم ہوتا پس اوس بزرگ کو عبارت مذکورہ کے محمل نہ ملنے سے اسقدر کیون حیرانی ہوتی
کہ عبارت کے نکال ڈالنے کی نوبت پونہچی بلکہ بلا خوف تمام عبارت بلا حذف و تخفیف لکھدینا
تھا دوسرے یہ کہ اگر سوا کرور یا سوا دو کرور روپی کی تسبیح کسی نے تمھارے مہدی کو خیرات مین نذر
کی ہوتی تو اس عجیب و غریب خبر کو مورخین ضرور لکھتے اور تمھاری کتب نقلیات کا کیا اعتبار ہے
کہ اکاذیب سے مالامال ہین سلاطین و حکام اوس زمانے کے تمھارے مہدی کے اسقدر دشمن
تھے کہ کسی جا چین نہ دی ملک بملک اخراج کرتے رہے اور اسقدر مقدور سلاطین مانڈو و حکام مالوہ
کو کہان سے میسر ہوا کہ ایسی بیش بہا چیز نایاب پیدا کرین اور پھر ایک درویش کو حوالہ کرین اور وہ ایک
دفالی کو حوالہ کرے ان سب سے سلاطین دہلی بڑھکر قدرت رکھتے تھے اونکا حال یہ تھا کہ تین سلطنت
یعنی اکبر و جہانگیر و شاہجہان مین ایک تسبیح مروارید مساوی المقدار و القیمت قیمتی پچاس لاکھ
روپی کی فراہم ہوئی تھی کہ آخر کو نادرشاہ کے ہاتھ لگی طرہ یہ کہ شواہد الولایت مین لکھا ہے کہ
ساٹھ قناطیر زر اور تسبیح مذکور انکو سلطان غیاث الدین نے بھیجی تھی درحالیکہ اپنے بیٹے
نصیر الدین کے حکم سے پابجولانہ طلا منقید تھا یہ کسکی عقل مین آتا ہی کہ مقید مسلسل کو

ف [illegible]

اسقدر قدرت خزائن پر ہوتی ہی اور طرفہ ماجرا یہ ہی کہ یہ قصہ تینون دعوون مہدویت سے پہلے
واقع ہوا ہی چنانچہ باب دوم سے ظاہر ہی پس یہ داد و دہش بر تقدیر ثبوت بھی علامت مہدویت سے
کچھ علاقہ نہین رکھتی ہی اور سب پر علاوہ یہ ہی کہ اگر یہ نقل سچ ہی تو میران کی طرف بڑا عیب لگتا ہی
اسواسطے کہ مال بیت المال مین تمام مسلمانون کا حق ہی اور کسی غیر مستحق کو اوسمین سے دینا یا حق سے
زیادہ کسیکو دینا ظلم و خیانت ہی اسیواسطے خلفاے راشدین اپنی ذات و اقربا کے واسطے بھی
زیادہ معاش مقرر نکرتے تھے پس اول اسقدر زر خطیر بیت المال کا شیخ موصوف کو دینا سلطان
موصوف کی خطا ہی پھر شیخ موصوف کا ایک ڈفالی کو کہ بیت المال مین اوسکا حق نہایت قلیل ہی
تنبیح کرور دو کرور کی حوالہ کر دینا خطاے اول سے بھی بدتر ہی تحریف عجیب یہ ہی کہ
مالا یزع بالقرآن کے بعد یاتیہ الرجل اپنی طرف سے بڑھا دیا اسواسطے کہ بغیر اس بڑھانے
کے عبارت مابعد انکے مہدی پر صادق نہ تھی بلکہ تکذیب کرتی تھی کیونکہ عبارت مابعد یہ ہی
یمسی جاهلا بخيلا جبانا فيصبح اعلم الناس اكرم الناس اشجع الناس یعنی مہدیکو جس
شب اللہ تعالی مہدی بناوے گا اوسکی شام تک بے علم بخیل بے جرات ہونگے اور صبح کو سب آدمیون سے
زیادہ علم مین اور کرم مین اور شجاعت مین ہو جاوینگے یہ موافق ہے حدیث امام احمد اور ابن
ماجہ کے کہ المهدي من اهل البيت يصلحه الله في ليلة یعنی مہدی اہل بیت سے
ہین درست کردے گا اونکو اللہ تعالی ایک شب مین چونکہ یہ بات انکے مہدی ادعائی کے حال
کے سراسر مخالف تھی کہ مطلع الولایت وغیرہ انکی کتب مین مرقوم ہی کہ انکے مہدی مادرزاد ولی
تھے اور شیخ دانیال کی تعلیم سے سات برس مین حافظ قرآن ہو کر بارہ برس کی عمر تک
تمام علوم سے فارغ ہو کر باتفاق علماے نواحی داناپور کے ملقب باسد العلما ہو چکے تھے اور ہمراہ
سلطان حسین حاکم پورب کے ساتھ راجہ دلپت راؤ کے جنگ سخت کرکے اوسکو مع فیل
سواری کے قتل کیا اور بکمال شجاعت تمام لشکر کو زیر و زبر کر دیا تھا پس ان پر نہ یہ حدیث
صادق آتی ہی نہ عبارت مذکورہ فتوحات اسواسطے میان خوندمیر نے اپنی جعلی عبارت یعنی یاتیہ
الرجل کو عبارت فتوحات کے اول مین لگا دیا تا کہ معنی یہ ہو جاوین کہ جو شخص کہ مہدیکے پاس
آوے گا اوسکا یہ حال ہو ویگا کہ شام کو جاہل بخیل جبان ہو گا اور صبح کو تاثیر صحبت سے اعلم اکرم

اشجع ہو جاوے گا انصاف کیجیے کہ کیسا بڑا کذب و افترا ہی کہ اپنے مطلب کے واسطے ایک بات
بنا کر دوسرے مصنف کی طرف نسبت کر دینا یا اینہمہ انکو مہدی کا صدیق بولتے ہین استغفر اللہ
العظیم اور سب مہدوی اپنی کتابون مین بہ تقلید انکے آجتک یہی مضمون ادا کرتے چلے
آتے ہین اور اسی عبارت محرفہ کو نقل کرتے چلے جاتے ہین **تحریف ششم** یہ کہ بعد
من حیث لا یراہ کے اتنی عبارت حذف کر دی یحمل الکل ویقوی الضعیف فی الحق و
یقری الضیف ویعین علی نوائب الحق یعنی یہ خلیفہ اوٹھاوے گا بار عیال و یتیم کو اور قوت
دے گا ضعیف کو امر حق مین اور ضیافت کرے گا مہمان کی اور مدد کرے گا مصائب حق پر
انتہی قوت دینا ضعیف کو اور مدد کرنا مصائب مین اور دوسرون کا بار اوٹھانا صاحب ثروت
و حکومت کا کام ہی اور مہدی ادعائی چونکہ خود ضعیف تھے کہ حکام و سلاطین انپر انواع و
اقسام کے جبر اور اخراج و زجر کرتے تھے اسواسطے میان نے اس عبارت سے کنارہ کشی مناسب
سمجھی لیکن یہ یاد نرہا کہ یمشی النصر بین یدیہ کو بھی حذف کر دیتے کہ وہ بھی ان پر نہین صادق
ہی یعنی چلے گی نصرت سامنے اس خلیفہ کے کہ جدھر متوجہ ہوگا منصور ہوگا اگر منصوری اسی کا
نام ہی کہ انکو نصیب تھی تو کوئی اوسکا خواہان نہین ہی نعین کو مبارک ہو **تحریف ہفتم**
یہ کہ بعد یصلحہ اللہ فی لیلۃ کے اسقدر عبارت نکال ڈالی یفتح المدینۃ الرومیۃ
بالتکبیر فی سبعین الفا من المسلمین من ولد اسحق یشہد الملحمۃ العظمی مادبۃ اللہ
بمرج عکاء یبید الظلم واہلہ یقیم الدین وینفخ الروح فی الاسلام یعنی فتح کریگا
یہ خلیفہ مدینۂ رومیہ کو تکبیر سے ہمراہ ستر ہزار مسلمان اولاد اسحق کے حاضر ہوگا جنگ کلان مین
بمقام مادبہ الٰہی چراگاہ شہر عکا کے ہلاک کرے گا ظلم اور اہل ظلم کو قائم کرے گا دین کو اور
پھونکے گا روح اسلام مین انتہی اس عبارت کے نکال لینے کی وجہ ظاہر ہی کہ سراسر انکے مہدی کی
تکذیب کرتی تھی کیونکہ نہ اون بزرگوار نے مدینۂ رومیہ فتح کیا نہ اونکے ہمراہ کبھی ستر ہزار
مسلمان اولاد آدم کے جمع ہوے چہ جائیکہ اولاد اسحق کی اور نہ جنگ کلان شہر عکا مین واقع ہوا
کہ وہان وہ حاضر ہوتے یا نہوتے اور نہ اونھون نے ظلم اور اہل ظلم کو قطع کیا بلکہ آپ بشکل مظلوم کے
ہمیشہ پھرتے رہے **تحریف ہشتم** یہ کہ بعد لفظ بعد موا تہ کے یہ عبارت

بکمال ۲ الی یضع الجزیۃ ویدعو الی اللہ بالسیف فمن ابی قتل ومن نازعہ خذل یعنی
موقوف کرے گا جزیے کو یعنی جزیہ لے کر کفر پر کافرون کو نچھوڑ دے گا جیسا کہ اب معمول
ہی بلکہ یا اسلام یا قتل مانند عیسی علیہ السلام کے جاری کرے گا اور دعوت کرے گا طرف اللہ تعالی
کے بزور شمشیر پس جسنے انکار کیا مارا جاوے گا اور جسنے نزاع کیا مخذول ہوگا انتہی اس
عبارت کے حذف کا سبب بھی ظاہر ہی کہ انکے مہدی کو جھٹلاتی ہی کیونکہ اونکو کافرون سے قدرت
جزیہ لینے کی کہان ہوئی کہ موقوف کرتے بلکہ مسلمانون سے جزیہ لینے کی تمنا رکھتے تھے مگر
اللہ تعالی نے دین محمدی کی حمایت کی کہ انکو اسقدر دست رس نہ دی حال تمنا کا انصاف نامے
کے باب چہارم مین مسطور ہی کہ میران شہر ٹھٹھہ مین دعوت کرتے تھے کہ ایک ملانے اپنے فرزند کو
سامنے کر کے کہا کہ اسکے واسطے دعا کیجیے بولے اگر حق تعالی قوت دیوے ہم انسے جزیہ لیوینگے
انتہی اور دعوت بزور شمشیر کہان تھی کہ جو انکار کرتا مارا جاتا اور جسنے نزاع کیا وہ مخذول کہان ہوا
بلکہ انھین کے مصدق ہمیشہ سلاطین مخالف کے ہاتھ سے مقتول مخذول ہوتے رہے بلکہ خود
میان تحریف باز مع رفقا و اقربا گجرات مین مقتول ہوے **تحریف نہم** یہ کہ یذہب المذاہب
اور فلا یبقی الا الدین الخالص کے درمیان مین لفظ من الارض کا تھا اوسکو نکالڈالا
اسواسطے کہ معنی یہ ہوتے تھے کہ مہدی اوٹھا دینگے سب مذہبون کو روے زمین سے
بس باقی نرہیگا مگر دین خالص اور یہ بات انکے مہدی پر صادق نہین ہی کیونکہ انھون نے
روے زمین سے مذاہب کہان اوٹھائے مذاہب مختلفہ اب تک روے زمین پر موجود ہین چنانچہ
ایک مذہب مہدویونکا انکے سبب سے بڑھ گیا البتہ اپنے مریدون مین سے سب مذہب اوٹھا ڈالے
اور سمجھ لیے کہ دین خالص یہی ہی کہ جسپر ہم ہین یہ ہر ایک سے ہوسکتا ہی اور ایسا سب سمجھ لیتے
ہین کہ کل حزب بما لدیہم فرحون ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد ؎ یہ معنی
رفع خانگی ہے لفظ من الارض کے ہوتے ہوئے نہین درست تھے اسواسطے اوسکو
حذف کر دیا **تحریف دہم** یہ کہ بعد الا الدین الخالص کے یہ عبارت نکالڈالی اعدی اعداۂ
مقلدۃ العلماء اہل الاجتہاد لما یرونہ من الحکم بخلاف ما ذہبت
الیہ ائمتہم فیدخلون کرہا تحت حکمہ خوفا من سیفہ وسطوتہ ورغبۃ

فیما لدیہ یعنی دشمن امام کے ہونگے پیروی کرنے والے علماے مجتہدین کے کیونکہ حکم اس
امام کا اپنے ایمۂ مجتہدین کے خلاف دیکھینگے پھر داخل ہونگے مجبوری سے زیر فرمان امام کے
بخوف شمشیر و غلبۂ امام کے اور بسبب رغبت و طمع اوس چیز کے کہ پاس امام کے ہے یعنی مال و دولت وغیرہ
انتہی اسی سبب سے بعد اوسکے فرمایا کہ یفرح بہ عامۃ المسلمین اکثر من خواصہم
یعنی خوش ہونگے بسبب امام کے عوام مسلمین زیادہ تر خواص مسلمین سے مراد خواص سے یہی مقلدین
متعصب ہیں بالجملہ یہ عبارت بھی خوندمیر کے مہدی کی تکذیب کرتی ہے اسواسطے اوسکا حذف
کرنا مصلحت تھا کیونکہ نہ انکے مہدی کے پاس شمشیر تھی اور نہ علماے مخالف بخوف شمشیر اونکے
زیر فرمان ہوئے اور نہ مال و دولت رکھتے تھے کہ اوسکی رغبت سے فرمان بردار ہوتے تحریف یا دوم
یہ کہ بعد یعنونہ کے جملے ما قلدہ اللہ تعالی کے اسقدر عبارت حذف کر دی ینزل علیہ عیسی بن
مریم بالمنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مہروذتین متکئا علی ملکین ملک
عن یمینہ وملک عن یسارہ یقطر رأسہ ماء مثل الجمان ینحدر کانما خرج من
دیماس والناس فی صلوۃ العصر یتنحی لہ الامام فیتقدم فیصلی بالناس یؤم الناس
بسنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویقبض اللہ المہدی الیہ
طاہرا مطہرا وفی زمانہ یقتل السفیانی عند شجرۃ بغوطۃ دمشق ویخسف بجیشہ
فی البیداء بین المدینۃ ومکۃ حتی لا یبقی من الجیش الا رجل واحد من
جہینۃ یستبیح ہذا الجیش مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ایام
ثم یرحل بطلب مکۃ فیخسف اللہ بہ فمن کان مجبورا من ذلک الجیش
مکرہا یحشر علی نیتہ القران حاکم والسیف مشید ولذلک ورد
ان اللہ یزع بالسلطان ما لا یزع بالقران یعنی نازل ہونگے امام مہدی پر عیسی
ابن مریم منارۂ سفید شرقی دمشق پر دو کپڑے رنگین مائل بزردی پہنے ہوئے تکیہ دیے ہوئے
دو فرشتوں پر ایک فرشتہ سیدھی طرف سے اور ایک فرشتہ بائیں طرف سے سر سے قطرات
عرق مانند چاندی کے موتیوں کے ٹپکتے ہوئے کہ بہتے بھی ہونگے یعنی سر جھکانیکے وقت سر کے
بالوں سے قطرات پسینے کے ٹپک پڑینگے اور سر بلند کرنیکے وقت جسم پر بہنے لگینگے گویا کہ حمام سے

برآمد ہوئے ہیں اور لوگ نماز عصر کی تیاری مین ہونگے اور امام حضرت عیسی علیہ السلام کے واسطے ہٹ جاوینگے پس آگے
بڑھکر لوگونکو نماز پڑھاوینگے حضرت عیسی آدمیونکی امامت کرینگے طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر توڑینگے
شکل صلیب کو کہ جسکو نصاری گلے مین ڈالتے ہین اور قتل کرینگے خنزیرکو اور قبض کریگا اللہ تعالے
امام مہدیکو اپنی طرف طاہر سطہر اور اونکے زمانے مین مارا جاویگا سفیانی نزدیک ایک درخت کے مقام
غوطۂ دمشق ہین اور زمین مین دھسادیا جاویگا لشکر اوسکا مقام بیدا مین درمیان مدینے و مکے کے یہانتک
کہ نہ باقی رہے گا لشکر مین سے مگر ایک آدمی قبیلۂ جہینہ کا اور یہ لشکر تین دن تک مدینۂ رسول مین لوٹ مار
مباح کرے گا پھر چلے گا مکے کے ارادے پر پس دھسادیگا اللہ تعالی اوسکو پس جو شخص کہ بطور
مجبوری کے اس لشکر کے ساتھ تھا اوسکی نیت کے موافق اوسکا حشر ہوگا قرآن حاکم ہوگا اور تلوار بلند
کرنیوالی ہوگی دین کو اور اسیواسطے وارد ہوا ہی کہ اللہ تعالی بسبب سلطان کے خلق کو منہیات سے
اوسقدر باز رکھتا ہی کہ بسبب قرآن کے اوسقدر باز نہین رکھتا ہی انتہی یعنی بسبب خوف شمشیر سلطانی کے
اکثر خلق شریعت پر ہموار ہوجاتی ہی اور قرآن سے فقط خاص لوگ ہدایت یاب ہوتے ہین اور نیز یہ بھی
معلوم رہے کہ منارۂ بیضاے شرقی دمشق کہ جسپر حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے
وہ وہین ایک مسجد جامع بنی امیہ کی شرقی سمت پر واقع ہی اور حالا اوس مسجد کا منارۂ اذان ہی ہر
پچھتر مؤذن کہ ملازم مسجد مذکور ہین اونمین سے ہر روز پچیس مؤذن بالاتفاق نوبت بنوبت اوسپر
اذان کہتے ہین دوسرا حارۃ النصاری یعنی محلۂ نصاری مین جانب شرقی دمشق واقع ہی یہ بھی نہایت
کلان اور سفید رنگ ہی راقم السطور نے اسپر چڑھکر معاینہ کیا کہ تمام شہر دمشق مدنظر مین تھا
اور غوطۂ دمشق وہان سے بخوبی نظر آتا تھا اہل دمشق بعضے اوسکو فرودگاہ عیسوی جانتے
ہین اور غوطۂ دمشق ایک زمین ہی فناے دمشق مین نشیب کی جانب کہ تمام باغات وزراعات
سے معمور ہی کتاب سیاحت مین اسکی تفصیل لکھی گئی ہی اور دمشق اور غوطۂ دمشق کی تعریف
حدیث امام احمد مین کہ مشکوۃ مین بھی موجود ہی مذکور ہی بالجملہ یہ عبارت زیادہ تر سبب سے تکذیب
و تکذیب مہدی جونپوری کی کرتی تھی اسواسطے میان مذکور نے حذف کردیا **تحریف**
دوازدہم تحریف معنوی ہی کہ اشعار فتوحات کے معنے میان مذکور نے نہ سمجھے اور اپنے
مطلب کے موافق کچھ معنی غلط تجویز کرکے اشعار مذکورہ کو اپنے مہدی کی تایید مین نقل کیا

ذکر منارۂ بیضاء دمشق

بیان تحریف معنوی اشعار فتوحات کے ...

ورنہ اشعار مذکورہ بھی انکے مہدی کی تکذیب کرتے ہین اگر معنی صحیح سمجھہ مین آئے ہوتے اونکو بھی حذف
کردیتے اسواسطے اون اشعار کا اعادہ کیا جاتا ہی اور معنی صحیح بیان کیے جاتے ہین اگر میان نہ سمجھے
کاش میان کے معتقدین سمجھہ جاوین الاشعار الا ان ختم الاولیاء شہید ۔ و عین امام
العالمین فقید ۔ یعنی آگاہ ہو کہ ختم الاولیا حاضر ہونگے اور حالت یہ کہ ذات امام العالمین کی مفقود
ہوگی مراد ختم الاولیا سے خاتم الولایت المطلقہ ہی اور وہ عیسی علیہ السلام ہین نہ خاتم الولایت المحمدیہ
کہ وہ شیخ اکبر کے نزدیک خود ذات شیخ ہی یا ایک دوسرے مرد مغربی معاصر شیخ کے ہین اور امام مہدی
شیخ کے نزدیک خاتم الولایت المطلقہ ہین ورنہ خاتم الولایت المحمدیہ ہین چنانچہ یہ مقدمات فتوحات
وغیرہ تصانیف شیخ مین جابجا مفصلاً مذکور ہین بلکہ اسی باب تین سو چھیاسٹھہ مین کہ جہان سے
یہ عبارت خوند میر نے نقل کی ہی بعد چند سطر کے لکھتے ہین کہ خاتم الولایت المحمدیہ سے بڑھکر
خدا کا اور مواقع حکم کا جاننے والا کوئی شخص اونکے زمانے مین ہوگا نہ اون کے بعد ہوگا پس
وہ اور قرآن خوان ہین جیسا کہ مہدی اور شمشیر خوان ہین اس کلام سے بھی معلوم ہوا کہ مہدی
اور ہین اور خاتم الولایت اور ہین اور تفصیل اسکی اس کتاب مین باب تسویہ مین بخوبی آوے گی
انشاء اللہ تعالی اور مراد امام العالمین سے امام مہدی ہین چنانچہ شعر ثانی مین خود فرماتے ہین
کہ ۔ ھو السید المھدی من آل احمد ۔ پس معنی شعر کے یہ ہوئے کہ ختم الاولیا عیسی علیہ السلام
حاضر ہونگے اور امام مہدی دنیا سے رحلت فرما کر مفقود ہو جاوینگے اور یہی مضمون
شیخ نے ما قبل اس شعر کے نثر مین ادا فرمایا کہ یؤم الناس بسنۃ محمد یکسر
الصلیب ویقتل الخنزیر ویقبض اللہ المھدی الیہ یعنی عیسی آدمیون کے
امام ہونگے طریقۂ محمدی پر توڑینگے صلیب کو اور قتل کرینگے خنزیر کو اور قبض کرلیگا
اللہ تعالی امام مہدی کو اپنی طرف بعد اون کے حضرت شیخ اکبر امام العالمین کی تعریف فرماتے
ہین ۔ ھو السید المھدی من آل احمد ۔ ھو الصارم الھندی حین یبید
یعنی وہ امام العالمین سید مہدی ہی آل احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ وہ تیغ ہندی ہی جس وقت
کہ ہلاک کرتا ہی یہ اگرچہ بڑے میان کے علم و فہم کا ذکر ہے لیکن اسکے ضمن مین ایک چھوٹے
میان کی فہم و عقل کا حال بھی سن لیا چاہیے کہ عالم میان رسالہ اشعار حصہ مین اسی

[illegible]

مصرع سے ثابت کرتے ہین کہ مہدی کی جاے تولد ہند ہی اور معنی یہ کہتے ہین کہ مہدی تلوار ہند
کی ہی جبکہ ظاہر ہوگا صد آفرین ہی انکے اوستاد پر کہ جسنے انکو لغت وصیغہ دانی مین ایسا چالاک
کردیا ہی کہ یُہَنِّدُ او یُہَنَّدُ و مین کچھہ فرق نہین جانتے ہین کہ مزید کو مجرد اور اجوف کو ناقص سمجھتے
ہین اور زیادہ ہبیداو ہبید وکو ایکی جانتے ہین یہ لغت دانی کا حال تھا اور معنی فہمی مین یہ کمال ہی کہ
تیغ ہندی مہدی کو بطور تشبیہ کے کہا ہی اوس سے سمجھے کہ مہدی حقیقت مین ہندی ہین عربی
نہین ہین تو لازم ہوا کہ اپنے مہدیکو تیغ بھی حقیقۃً سمجھین انسان کبھی اور یہ خبر نہین ہی کہ کعب بن
زہیر نے قصیدہ بانت سعاد مین رسول خدا کو تیغ ہندی باندھکر یہ پڑھا و سنایا شعر اِنَّ الرَّسُوْلَ
لَنُوْرٌ یُّسْتَضَاءُ بِہٖ ٭ مُھَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ الْھِنْدِ مَسْلُوْلُ ٭ اور حضرت نے اسمین بسبب
تکرار کے اصلاح فرمائی کہ ع مُھَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلُ ٭ اور مہند کہ بمعنے تیغ ہندی
کے ہی اوسکو بحال رکھا حالانکہ حضرت بالاتفاق عربی ہین شعر ھُوَ الشَّمْسُ یَجْلُوْا کُلَّ غَیْمٍ وَّ
ظُلْمَۃٍ ٭ ھُوَ الْوَابِلُ الْوَسْمِیُّ حِیْنَ یَجُوْدُ ٭ یعنی وہ آفتاب ہی کہ روشن کرتا ہی ہر ابر و تاریکی کو وہ
باران بہار ہی جسوقت کہ سخاوت کرتا ہی انتہی غرض کہ کوئی شخص کسیکا کلام نقل کرنے مین اتنی خیانت
نکریگا جیسا کہ میان ولی جیسکا کلام نقل کرتے ہین اور اپنے مطلب کا شاہد لاتے ہین تو بلا خیانت
و تحریف اوسکو نقل کرتے ہین نہ یہ کہ اسقدر انتخاب بیجا کرین کہ کلام متکلم کے مخالف مقصود ہوجاوے
اور بلا ذکر و اشارہ انتخاب اوسکی طرف نسبت کردیوین کہ اوس کتاب مین اوسکے مصنف نے ایسا لکھا ہی
تا کہ لوگ سمجھین کہ اوسکی راے بھی انکے موافق ہی یہ نہایت فریب کھلا تا ہی اگر اسی کو استدلال کہتے ہین
تو ہر شخص عوام امت سے دعوی کرسکتا ہی کہ مین قطب ہون یا غوث ہون یا مہدی ہون اور فلانی
کتاب سے میرے دعویکا ثبوت ہوسکتا ہی پس صفات منافیہ کو حذف کرکے بعض صفات موافقہ اپنے نقل کردیا
کرے اس قسم کی نقل کا سواے کذب و افترا کے کچھہ نام نہین ہی پس اس تحریفات کے نقل کرنیسے دو مقدمے محقق ہوے
مقدمہ اول دروغگوئی میان جونپوری کی خصوصا تحریف دوم مین کہ سراسر جھوٹ لکھا کہ صاحب فتوحات
کہتے ہین کہ مہدی مشابہ رسول خدا کے ہوویگے خلق بضم الخا مین حالانکہ صاحب فتوحات کہتے ہین کہ خلق بضم الخا
مین حضرت مہدی کم ہوینگے اور خلق بفتح الخا مین مشابہ ہوینگے اسطرح تحریف پنجم مین یاتیہ الرجل کا لفظ اپنے
دل سے بناکر صاحب فتوحات کیطرف نسبت کردیا اسکے سوا انکے نقل کلام مین اس قسم کے بہت کذب مقدمہ حدیث وغیرہ مین

بطلان [illegible] ۹

موجود ہین کہ ہستیعاب اوسکا موجب تطویل ہے پس معلوم ہوا کہ باوجود اس کذب وافترا کے انکو لقب صدیق اکبر دینا
جیسا کہ انکے حق مین مہدی جونپوری نے مقرر کیا ہی اور صاحب شواہد الولایت اور میران جی بن سید سلام اللہ
وغیرہ مہدویون نے نقل کیا ہی نہایت غلط ہی اور اگر کوئی فرمان نافذ اس مقدمے مین مطلوب ہی تو
فرمان امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کا موجود ہی کہ ابن ماجہ نے روایت کیا کہ امیر المؤمنین
علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَاَخُو رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَنَا الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ لَا یَقُوْلُھَا بَعْدِیْ اِلَّا کَذَّابٌ الحدیث یعنی مین بندہ اللہ تعالی کا
ہون اور بھائی رسول اللہ کا ہون اور مین صدیق اکبر ہون نکہے گا بعد میرے کوئی اس
کلمے کو مگر کذاب انتہی مہدوی لوگ خوندمیر کو صدیق ولایت جانتے ہین اور انکے نزدیک
صدیق ولایت صدیق نبوت سے افضل ہے بلکہ خوندمیر کو حضرت عیسی سے بھی افضل جانتے
ہونگے اسواسطے کہ لکھتے ہین کہ عیسی مہدی کے نظیر شریعت مین ہین اور خوندمیر حقیقت مین نظیر ہین
اور حقیقت انکے نزدیک شریعت سے افضل ہی کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ مقدمۂ دوم
بطلان مہدویت انکے مہدی ادعائی کی اسواسطے کہ شیخ اکبر کے کلام سے جابجا ثابت ہوا کہ
یہ مہدی نہین ہین اور انکے مہدی نے کہا ہی کہ شیخ اکبر نے جو کچھ لکھا ہی اول لوح محفوظ پر نظر کرکے
بعد قلم تحریر کیا ہی چنانچہ شواہد الولایت کے چوبیسوین باب مین مذکور ہی اب اگر یہ بشارت صحیح ہی تو یہ
لوح محفوظ مین مہدی نہین ہین اور اگر غلط ہی جب بھی مہدی نہین ہین کہ مہدی غلط گو نہین
ہوتے ہین کہ لَا یُخْطِیْ بالاتفاق مہدی کی شان ہی یعنی خطا نکرے گا دلیل نہم وہی بیان
خوندمیر اوسی مکتوب ملتانی مین اوسی باب فتوحات سے نقل کرتے ہین کہ در صفت وزرائے مہدی علیہ السلام
میگوید ھم علی اقدام رجال من الصحابۃ صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ ھم من الاعاجم ما فیھم
عربی لکن لا یتکلمون الا بالعربیۃ لھم حافظ لیس من جنسھم ما عصی اللہ قط ھو اخص
الوزراء وافضل الامناء یعنی وزرا مہدی کے صحابۂ کرام کے قدم پر ہونگے کہ جنکی شان مین اللہ تعالی
فرماتا ہی کہ اونھون نے سچ کر دکھایا جس قول عہد کیا تھا اللہ سے اور وہ وزرا قوم عجم سے ہین کہ اونمین کوئی
نہین ہی عربی لیکن بات نکرتے ہونگے مگر زبان عربی مین اونکا ایک نگہبان ہی کہ اونکی جنس سے نہین ہی کہ اوس نے
کبھی خدا کی نافرمانی نہین کی وہ خاص سب وزرا کا ہی اور افضل اسینو نکا ہی انتہی بیان اوسکو کی غرض یہان اگرچہ ظاہر

فائدہ ۱ بطلان صدیقیت شیخ جونپوری

فائدہ ۲ دلیل بطلان ادعائے مہدویت شیخ جونپوری

یہ ہی کہ وزراے مہدی کی صفات مذکورۂ بالا سب وزراے مہدی جونپوری میں موجود ہیں پس مہدویت اونکی پختہ ہوئی
لیکن حقیقت میں اپنی تعریف و مدح خوانی منظور ہی کہ آپ اخص الوزرا ہیں مگر اس کلام کا صادق آنا ان
بزرگ کے وزرا پر عموماً اور میان مذکور پر خصوصاً محال ہی اسواسطے کہ لا یتکلمون الا بالعربیۃ دلالت حصر پر
کرتا ہی کہ کبھی بات سواے عربیت کے نکرتے ہونگے اور خلفاے مہدی جونپور اسکے بالعکس تھے کہ ہمیشہ زبان
گجراتی اور پوربی میں بات کرتے تھے اور انصاف نامے کے بارھوین باب میں اس عبارت کی ایسی
توجیہ کی ہی کہ جو ان کی سمجھ میں بھی نہ آوے گی یعنی لا یتکلمون الا بالعربیۃ ای بالقرآن وقت اظہارہ ہو اسطے
کہ حصر مذکور سے تکلم دائمی نکلتا ہی نہ فقط وقت اظہار قرآن کے علاوہ یہ کہ اظہار قرآن سے
اگر مراد تلاوت قرآن ہی تخصیص وزراے مہدی کی لغو ہی کیونکہ تمام جہان قرآن کو عربی میں
پڑھتا ہی نہ عجمی میں علاوہ یہ کہ اوسے تکلم نہیں کہتے ہیں تکلم بول چال محاورے کا نام ہی اور اگر مراد
وعظ قرآن ہی تو خلفاے مذکورین وعظ و بیان قرآن کا گجراتی و ہندی زبان میں کیا کرتے تھے
عربی میں اور طرفہ یہ ہی کہ یہان سب عجم بن گئے اور جہان حدیث یملک العرب کی توجیہ کرتے ہیں
تو مہدوی لوگ اونکو عرب بنا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی مالک عرب کے ہونگے اس سے
مراد زمین عرب نہیں ہی بلکہ قوم عرب ہی اور چونکہ مرید مہدی کے شیخ سید کہ اولاد عرب ہیں عرب
ٹھہرے مہدی جونپور مالک عرب ٹھہرے غرضکہ کسی ایک بات پر ثبات و قیام نہیں ہی اب باقی یہ
رہا کہ اخص الوزرا کہ کبھی ہرگز گناہ نہ کیا ہو کون ہی اگر میان محمود بیٹے مہدی کے ہیں اونکے سلے
گناہ ہی کیونکر ثابت ہو سکتی ہی کہ فراہ کو جانے سے پہلے ہمیشہ نوکریان کرتے پھرتے تھے چنانچہ
باب دوم میں گذرا اور مہدی و خوندمیر ہمیشہ تعین کو لعین بولتے رہے چنانچہ انصاف نامے کے
باب نہم میں مذکور ہی اور اخص الوزرا کی شان یہ ہی کہ کبھی معصیت و گناہ اوس سے سرزد نہوا ہو نہ یہ
کہ مدت تک فعل ملعون کا مرتکب رہے اور بعد اوسکے چندے تائب ہو جاوے اور اگر خود میان خوندمیر
وزیر کبیر ہیں جیسا کہ یہ لقب انکی کتابون میں بھی موجود ہی تو قطع نظر اون معاصی کے کہ پیشتر بیعت کے
سرزد ہوئے ہونگے کہ منجملہ اونکے جانور لڑانا ہی کہ ہمیشہ بلبل بازی اور لوہ بازی اور مینڈھا بازی
وغیرہ میں مشغول رہتے تھے جیسا کہ تذکرۃ الصالحین میں لکھا ہی بعد بیعت بھی ان سے گناہ
سرزد ہوا کرتے تھے چنانچہ ابھی دلیل ہشتم میں یہ کذب صریح کہ جمیع ادیان و مذاہب میں گناہ بدے

بیان گناہوں کا سید محمد اور میان خوندمیر وغیرہما کا

مذکور ہو چکے ہین اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ جب سید حمید فرزند مہدی کی شادی غالب خان کی لڑکی سے ہوئی میان خوندمیر نے اسقدر آتشبازی چھڑوائی کہ لوگون کے گھر جلنے کا خوف ہوا اور سوا اسکے کوئی انمین سے اعلی مہدی جونپوری کے مریدون مین نہین ہی کہ وزیر اعظم ٹھہرے حالانکہ دوسرے خلفانے بھی اقسام کے خون و فساد کرنیکے بعد ملازمت شیخ کی اختیار کی ہی چنانچہ پنج فضائل مین لکھا ہی کہ خلیفہ بالاختصاص میان نعمت ساتھا کابر گجرات ایک حبشی کو قتل کرکے خوف انتقام بادشاہی سے بھاگ کر میران کے پاس آکر مرید ہوئے ہین ایسے لوگ مہدی کے اخص الوزرا نہین ہو سکتے ورنہ مخلوق ہنسیگی کہ شعر وزیری چنین شہریارے چنان ٭ جہان چون نگیرد قرارے چنان ٭ علاوہ یہ کہ صاحب فتوحات فرماتے ہین کہ وزراے مہدی عجم ہین اور حافظ الوزرا اونکی جنس سے نہین ہی اور یہان شیخ جونپوری کے تمام وزرا ہم جنس و عجم ہین غرض کہ یہ عبارت فتوحات بھی انکی تصدیق نہین کرتی ہی بلکہ تکذیب کرتی ہے اور اگر سیاق عبارت پر نظر کیجاوے تکذیب زیادہ تر ہو جاوے کہ بعد چند سطر کے فرماتے ہین کہ یہی وزراے مہدی صدق پر صادق قدم ہونگے اسی سبب سے ایک تکبیر سے ایک تہائی دیوار مدینۂ روم کی گرا دینگے اور دوسری تکبیر سے دوسری تہائی اور تیسری تکبیر سے تیسری تہائی پس بغیر تلوار کے فتح کرینگے انتہی اور ظاہر ہی کہ یہ شہر وزراے مہدی موضوع نے کبھی خواب مین بھی فتح نکیا پس شیخ اکبر ان وزرا کی وزارت اور ان مہدی کی مہدویت کے منکر ہین دلیل دہم قسم میان خوندمیر اوسی مکتوب مین ایک اور عبارت فتوحات کی اپنے پیر و مرشد کے بیان بزرگی اور اثبات خاتمیت کے واسطے نقل کرتے ہین وہ عبارت یہ ہی الختم ختمان ختم یختم الله به الولاية مطلقا وختم يختم الله به الولاية المحمدية فاما ختم الولاية على الاطلاق فهو عيسى عليه السلام فهو الولي بالنبوة المطلقة في زمان هذه الامة وقد حيل بينه وبين نبوة التشريع والرسالة فينزل في اخر الزمان وارثا خاتما لا ولي بعده فكان اول هذا الامر نبي وهو ادم واخره نبي وهو عيسى اعني نبوة الاختصاص فيكون له يوم القيمة حشران حشر معنا وحشر مع الرسل واما ختم الولاية المحمدية فهي لرجل يجيء من الهند في اخر الزمان فهو رجل اجلى الجبهة اقنى الانف مقرون الحاجبين يشبه في الخلق بضم الخاء

مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یشبهه فی الخلق بفتح الخاء یصلحه الله فی لیلة
او فی یومین یکون له العلامات الکثیرة کما اخبر رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی بعض الاحادیث وقد رایت العلامة التی اشار بها الرسول علیه السلام اخفاها
الحق فی ذات المهدی عن عیون الناس وکشفها لی حتی رایت خاتم الولایة
منه وهو المهدی الذی یختم بالولایة المقیدة المحمدیة یخرج فی اخر الزمان
مع العلامات التی اخبر بها النبی صلی الله علیه وسلم لا یعرفها کثیر من الناس
ولا یؤمن اکثرهم به وقد ابتلاه الله تعالی باهل الانکار علیه فیما یتحقق به من
الحق فی سره وکما ان الله ختم بمحمد صلی الله علیه وسلم نبوة التشریع کذلک ختم
الله بالمهدی الولایة التی تحصل من الارث المحمدی لا التی تحصل من سائر الانبیاء
فان من الاولیاء من یرث ابراهیم وموسی وعیسی فهؤلاء یوجدون بعد هذا
الختم المحمدی ولا یوجد ولی بسنة الولایة المحمدیة هذا معنی ختم الولایة المحمدیة
واما ختم الولایة العامة الذی لا یوجد ولی بعده فهو عیسی علیه السلام انتهی
یہ عبارت فتوحات میں جواب سوالات حکیم ترمذی کی تیرھویں فصل میں مسطور ہے لیکن میاں
مذکور نے یہاں نہایت تحریف وتبدیل کو کار فرمایا حتی کہ اپنے کام سے خود بخود منفعل ہوکر
کتاب کا نام نہ لیا مگر یہ خیال نہ آیا کہ یہ راز ایک ایک روز فاش ہوجاوے گا اب عبارت فتوحات
لکھی جاتی ہے تاکہ عقلاے انصاف پسند دونوں کو مطابق کرکے دیکھیں کہ کس قدر خیانت
کی گئی ہے شیخ اکبر مقام مذکور میں فرماتے ہیں الختم ختمان ختم یختم الله به الولایة
وختم یختم الله به الولایة المحمدیة فاما ختم الولایة علی الاطلاق فهو
عیسی علیه السلام فهو الولی بالنبوة المطلقة فی زمان هذه الامة وقد
حیل بینه وبین نبوة التشریع والرسالة فینزل فی اخر الزمان وارثا خاتما لا ولی
بعده بنبوة المطلقة کما ان محمدا صلی الله علیه وسلم خاتم النبوة لا نبوة
تشریع بعده وان کان بعده عیسی من اولی العزم من الرسل وخواص الانبیاء
ولکن زال حکمه من هذا المقام بحکم الزمان علیه الذی هو لغیره فینزل ولیا

ذا نبوة مطلقة بشر كه فيها الاولياء المحمديون فهو منا وهو سيدنا فكان اول هذا الامر نبي وهو آدم وآخره نبي وهو عيسى اعني نبوة الاختصاص فيكون له يوم القيمة حشران حشر معنا وحشر مع الرسل واما ختم الولاية المحمدية فهي لرجل من العرب من اكرمها اصلا ويدا وهو في زماننا اليوم موجود عرفت به سنة خمس وتسعين وخمسمائة ورايت العلامة التي له قد اخفاها الحق فيه عن عيون عباده وكشفها لي بمدينة فاس حتى رايت خاتم الولاية منه وهو خاتم النبوة المطلقة لا يعلمه كثير من الناس وقد ابتلاه الله باهل الانكار عليه فيما يتحقق به من الحق في سره من العلم به وكما ان الله ختم بمحمد صلى الله عليه وسلم نبوة التشريع كذلك ختم الله بالختم المحمدي الولاية التي تحصل من الارث المحمدي لا التي تحصل من سائر الانبياء فان من الاولياء من يرث ابراهيم وموسى وعيسى فهؤلاء يوجدون بعد هذا الختم المحمدي وبعده فلا يوجد ولي على قلب محمد صلى الله عليه وسلم هذا معنى خاتم الولاية المحمدية واما ختم الولاية الذي لا يوجد بعده ولي فهو عيسى عليه السلام انتهى يعني ختم دو ہیں

ایک ختم ہی کہ بسبب اوسکے اللہ تعالی ولایت مطلق کو ختم کرے گا اور ایک ختم ہی کہ ختم کرے گا اللہ بسبب اوسکے ولایت محمدیہ کو پس لیکن ختم الولایت مطلقہ عیسی علیہ السلام ہین پس وہ ولی ہین نبوت مطلقہ زمانہ اس امت مین اور یہ تحقیق حائل کیا گیا ہی درمیان انکے اور درمیان نبوت تشریع اور رسالت کے پس اوتر ینگے آخر زمانے مین وارث محمدی خاتم ہو کر کہ کوئی ولی بعد اونکے بہ نبوت مطلقہ نہوگا جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوت ہین کہ بعد اونکے نبوت تشریع نہین ہی اگرچہ بعد آنحضرت کے عیسی رسولون اولی العزم اور خاص انبیا سے ہین لیکن زائل ہوگیا ہے حکم اونکا اس مقام سے بسبب حکم کرنے زمانے کے اون پر جو حکم کہ واسطے غیر اونکے ہے یعنی انقطاع نبوت تشریع کا زمانہ دولت محمدی مین پس اوترینگے ولی ہوکر صاحب نبوت مطلقہ کے کہ شریک ہوتے ہین اونکے اس مرتبے مین اولیاے محمدیہ پس وہ ہم مین سے ہوئے اور ہمارے سردار ہین

پس ہوئے اول اس امر مین یعنی ابتدائے سلسلۂ ولایت مین ایک پیغمبر کہ وہ آدم ہین اور آخرین
اوسکے ایک پیغمبر کہ وہ عیسی ہین یعنی پیغمبر نبوت اختصاص **فائدہ** مراد نبوت اختصاص سے
نبوت متعارفہ ہی اور یہ احتراز ہی نبوت مطلقہ مذکورۃ الصدر سے کہ وہ اصطلاح شیخ مین ایک
قسم کی ولایت کو کہتے ہین کہ تفصیل اوسکی بحث تسویہ مین آخر کتاب مین آویگی انشاء اللہ تعالی
انتہی پس ہونگے واسطے حضرت عیسی کے دو حشر دن قیامت کے ایک حشر ہمارے ساتھ
اور ایک حشر رسولون کے ساتھ اور لیکن خاتم ولایت محمدیہ پس یہ مرتبہ ایک مرد کو ہی قوم عرب سے
کہ کریم تر ہی اونکا اصالت اور سخاوت مین اور وہ اس زمانے مین آج کے دن موجود ہے
مینے پہچانا اوسکو ۵۹۵ پانسو پچانوے مین اور دیکھی مین نے اوسکی وہ علامت کہ چھپایا ہے
اوسکو اللہ تعالی نے اوسمین بندون کی آنکھون سے اور کشف کیا اوس علامت کو میرے
واسطے شہر فاس مین یہان تک کہ دیکھی مین نے خاتم الولایت اوسکی اور وہ خاتم النبوۃ المطلقہ
ہی نہین جانتے ہین اوسکو بہت آدمی اور مبتلا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نے ایسے لوگون مین کہ اوسپر
انکار رکھتے ہین اوس چیز مین کہ اوسکو متحقق ہوتی ہی جانب حق سے باطن مین معرفت آلہی
کی قسم سے اور جیسا کہ اللہ تعالی نے ختم کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت تشریع کو ایسی
ختم کیا ختم محمدی سے اوس ولایت کو کہ حاصل ہوتی ہی ارث محمدی سے نہ اوس ولایت کو کہ حاصل
ہوتی ہی دوسرے انبیاء سے اسواسطے کہ بعض اولیا وارث ہوئے ہین ابراہیم وموسی وعیسی علیہم السلام
کے پس یہ اولیا پائے جاوینگے سوائے اس ختم محمدی کے اوس زمانے مین اور بعد اوسکے پس
نہ پایا جاویگا کوئی ولی کہ قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو اور یہ معنی ہین خاتم الولایۃ المحمدیہ کے اور
لیکن ختم الولایت کہ جسکے بعد کوئی ولی نہ پایا جاوے پس وہ عیسی علیہ السلام ہین انتہی اب
ملاحظہ کیجیے کہ بعد لا ولی بعدہ کے جو عبارت کہ حذف کردی اختصار ہی کچھ مضایقہ نہین
لیکن نبوۃ الاختصاص کی جاے پر کہ نبوۃ الارث کردیا سبب اوسکا بیخبری ہی اصطلاح
فتوحات سے کہ نبوت الاختصاص یعنے نبوت متعارفہ کے ہی اور نبوت الارث قریب المعنی
نبوت مطلقہ کے ہی کہ ایک قسم کی ولایت کا نام ہی اصطلاحاً کہ اوسی سے احتراز کے واسطے نبوت
آدم وعیسی کی تخریج کی کہ اعنے نبوۃ الاختصاص لعبد تر اس سے یہ ہی کہ نفی الرجل کے بعد

عبارت شیخ کو اوبلا کر اپنی طرف سے یجئی من الهند الخ بڑھا دیا کہ افتراے محض ہو اسواسطے کہ شیخ
اکبر فرماتے ہین کہ مرتبہ خاتمیت ایک شخص عرب کو حاصل ہی کہ وہ آج اس عصر مین موجود ہی اور مین
فلانے سن مین اوس سے شہر فاس مین ملا ہون اور علامات اوسکی پہچانا ہون اور میان نے اپنے
مہدی کی خاطر سے اوس عبارت کی جاے پر یہ اپنے دل سے لگا دیا کہ وہ مقام ایک مرد کے
واسطے ہی کہ آخر زمانے مین ہند سے آوے گا اور چنین و چنان ہوگا اور اوسی قسم سے یہ بھی ہے
کہ اخفاها الحق کے بعد لفظ نبیہ کا تھا کہ ضمیر اوسی شخص عربی کیطرف راجع تھی وہان فی
ذات المهدی بنا دیا حالانکہ اصل سخن مین مہدی کا نام بھی نہین ہی اور کشفها لی کے بعد
بمدینة فاس کا لفظ تھا اوسکو نکال ڈالا اور وهو خاتم النبوة المطلقة کی جاے پر وهو
المهدی الذی الخ لکھدیا اور بالختم المهدی کی جاے پر بالمهدی کر دیا اسکے سوا
اور بھی کئی جا پر افراط و تفریط ہی لیکن وہ قسم خدع سے نہین ہی یہ چھہ تحریفات بالاالبتہ بہتان
خدع و کذب کے اقسام سے ہین اگر ان بزرگ کو شیخ اکبر کے کلام سے استدلال منظور تھا
تو طریقہ دیانت و راست بازی کا یہ تھا کہ نے کم و کاست نقل کر دیتے کہ لوگ دھوکا نکھاتے
اور اگر اپنی راے اور اعتقاد کا بیان منظور تھا تو شیخ کی عبارت لانا نامناسب تھا بلکہ زبان فارسی سے
کہ جس مین تصنیف کتاب ہی اپنی راے اور گھڑت بیان کر دینا تھا تا کہ لوگ سند و دلیل نسمجھتے
کیونکہ اپنا قول اپنے دعوے کی سند نہین ہو سکتا ہی سوا اسکے اور عبارات بھی اس
بزرگ نے اوسی رسالے مین نقل کی ہین اگر سب کا استیعاب کیا جاے کلام طویل ہوتا ہے
اسواسطے اعراض کیا گیا کہ مشتے نمونہ خروارے باشد و اند کے دلیل بسیارے جب ایسے
پیشوایان مہدویہ کے مزاج مین اسقدر افترا اور سخن سازی اور دوسرے کے کلام مین
نے موقع دست اندازی ہی مقلدین انکے کیا کچھ خاک اوڑاتے ہونگے اسی سبب سے اکثر کتابین
اس قوم کی اقوال کاذبہ اور روایات موضوعہ باطلہ سے لبریز ہین اور مصنفین انکے بے حجابانہ
جو زبان پر آتا ہی بے اندیشہ لکھتے چلے جاتے ہین اور ہرگز نہین شرماتے ہین **اشعار**

سیاہان کہ تاراج رہ میکنند ✣ بدزدی جہان را سیہ میکنند ✣ برون آتشے بر نیایند گرم
کہ دارند ہیچی دیدہ از دیدہ شرم ✣ دبیران نگر تا بروز سپید ✣ قلم چون تراشند از مشک بید ✣

[illegible]

دلیل یازدہم وہی میاں دوسی مکتوب ملتانی میں لکھتے ہیں کہ حق تعالی در کلام خویش خبر داد
ثم ان علینا بیانہ ای بلسان المہدی و از آیات دیگر ہم حجت فرمودہ است کما قال سبحانہ تعالی
افمن کان علی بینۃ من ربہ تا افلا تذکرون **و دیگر** قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ
علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین **و دیگر** قل ای شیء
اکبر شہادۃ قل اللہ شہید بینی وبینکم واوحی الی ہذا القرآن لانذرکم بہ
ومن بلغ **و دیگر** فان حاجوک فقل اسلمت وجہی للہ ومن اتبعن **و دیگر**
وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان
ولکن جعلناہ نورا نہدی بہ من نشاء من عبادنا وانک لتہدی الی صراط
مستقیم **و دیگر** ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ
ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ ذلک ہو الفضل الکبیر
جنات عدن یدخلونہا یحلون فیہا من اساور من ذہب ولؤلؤا ولباسہم فیہا
حریر وقالوا الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی
احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصب ولا یمسنا فیہا لغوب **و دیگر**
ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب
الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات
والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار ربنا انک من
تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظالمین من انصار ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی
للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا
مع الابرار ربنا وآتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمۃ انک لا
تخلف المیعاد فاستجاب لہم ربہم انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر
او انثی بعضکم من بعض فالذین ہاجروا واخرجوا من دیارہم واوذوا فی سبیلی
وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنہم سیئاتہم ولادخلنہم جنات تجری من تحتہا الانہار
ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب **و دیگر** ہو الذی بعث فی الامیین

دلیل یازدہم آیات کو تحریف معنوی کر کے اپنے دلائل صدق جانا حالانکہ
ان آیات سے اصلا مہدی کا ثبوت نہیں

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ و آیات دیگر بسیار است
بر صدق وی دلالت میکنند و اقوال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نیز بیشمار ہست کہ بر صحت
و ثبوت آن گواہی میدہند چنانچہ قول امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ بر این معنی وارد شدہ اشعار
بني اذا ماجاشت الترك ۔ فانتظر + ولاية مهدي يقوم فيعدل + وذل ملوك
الظلم من آل هاشم + وبويع منهم من يلذ ويهزل + صبي من الصبيان لا رأي
عنده + ولا عنده جد ولا هو يعقل + فثم يقوم قائم الحق منكم + وبالحق يأتيكم
وبالحق يعمل + سمي رسول الله نفسي فداؤه + فلا تخذلوه يا بني وعجلوا + اور علماء نے
استفتاء کبیر مین لکھا ہی کہ سید محمد جونپوری نے جم غفیر کے سامنے دعوی کیا کہ حکم اللہ تعالی کا
اس بندے کو ہوتا ہی کہ آیت اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ آخر تک خاص تیری ذات کے حق مین
فرمائی ہی ہمنے اور مراد لفظ مَن سے اَفَمَنْ كَانَ مین خاص ذات تیری ہے اور یہ بھی دعوی
کیا کہ فرمان حق تعالی کا ہوتا ہی کہ آیت ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ
عِبَادِنَا آخر تک تیری قوم کے حق مین ہے اور کہا کہ مراد ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ سے اندک فنا
رکھنے والے ہین اور مُقْتَصِدٌ سے نیم فنا رکھنے والے اور سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ سے تمام فنا رکھنے
والے مراد ہین اور جو شخص کہ اس مین تجھ سے باہر ہو گروہ اس بندے سے نہین ہی اور کہا کہ یہ بھی فرمان
ہوتا ہی کہ آیت قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ مین مراد مَن سے
خاص ذات تیری ہی اور کہا کہ یہ بھی فرمان ہوتا ہی کہ آیت ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا مین مراد ہماری یہ ہے
کہ تیری زبان سے ہم اپنی کتاب کا بیان کرین اور شواہد الولایت کے اکتیسوین باب مین لکھا ہی
کہ امام مہدی نے کہا کہ فرمان حق تعالی کا ہوتا ہی کہ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ
وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اور يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ
وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ
مَنِ اتَّبَعَنِيْ یہ تمام مَن کہ ان آیات مین واقع ہوے ہین مراد ذات تیری ہی فقط لا غیر اور باب انتیسوین مین لکھا

لکھا ہی کہ فرمان حق تعالی کا ہوتا ہی کہ اُولِی الْاَلْبَابِ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی
جُنُوْبِھِمْ الآیہ ای سید محمد یہ آیت فقط تیرے گروہ کی شان مین ہی پھر کہا میران نے جیسا کہ قوم
موسی کا خطاب یہود اور قوم عیسی کا خطاب نصاری اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب مسلمان ہے
ویسی ہماری قوم کا خطاب اولوالالباب ہی انتہی اور پندرھوین باب مین لکھا ہی کہ میران نے خوندمیر کو کہا
کہ تمھاری خبر حق تعالی نے اپنے کلام مین دی ہی کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ
کَمِشْکٰوۃٍ سینہ خوندمیر فِیْھَا مِصْبَاحٌ تجلی حق تعالی اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ دل خوندمیر اَلزُّجَاجَۃُ
کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ شجرہ ذات بندہ کہ جوتھے آسمان پر نام بندہ کا سید کر
نام ہی زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یعنی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ
تَمْسَسْہُ نَارٌ یعنی ذات تمھاری بسبب قابلیت فیض الہی کے چاہتی تھی کہ بیواسطہ روشن ہو جاوے
لیکن بواسطے مہدی کے نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہو گئی یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مراد من سے خاص ذات
بندہ کی ہی فقط لاغیر اور ستر ھوین باب مین لکھا ہی کہ میران نے دعوی کیا کہ حق تعالی سے مین نے معلوم کیا
کہ اسی قسم کے اٹھارہ آیات بعضے حق ذات مہدی مین اور بعضے اونکے گروہ کے حق مین ہین اور
وہ مہدی یہی ہون اور مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ انکے مہدی نے ایک روز وعظ مین ملا علی فیاضی
سے پوچھا کہ مفسران سلف آیت ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ کو کس پر حمل کرتے ہین ملا نے کہا کہ
بعضون نے یہ بیان بزبان صدیق رض پر حمل کیا اور بعضون نے بزبان فاروق رض یا عثمان رض یا علی رض پر پھر اختلاف
کیا کہ یہ چارون حضرت کے زمانے مین تھے پس معنی ثم کے واسطے تراخی کے ہی درست
نہین ہوتے ہین پھر بعضون نے کہا کہ بزبان حسن بصری وغیرہ تابعین کے یہ بیان ہوا لیکن
معنی اضافت علینا کے کہ مانند ید اللہ کے ہی سوائے مصطفی کے کسی پر درست نہین ہوتے
ہین اور وہان معنی ثم کے نہین بنتے ہین پس حیران ہو کر کہا کہ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ اور
بعضے کہتے ہین کہ روز حشر کے حق تعالی عرش پر تجلی فرما کر بیان فرماوے گا میران نے کہا کہ
یہ توجیہ ایک وجہ سے نزدیک بصواب ہی لیکن اوسدن بیان سے کیا فائدہ ملا علی نے کہا کہ آپ
فرمایئے میران نے کہا کہ یہ بیان بزبان مہدی ہوتا ہی ملا نے کہا کہ یہ معنی مبرا ہین سب
اعتراضات سے اور حق ہین انتہی ملخصا **جواب** مثل مشہور ہی کہ خربزے کو دیکھکر خربوزہ

۱۰ یہودیون کا خطاب ہے مسلمان نہین بلکہ اولی الالباب ہی

۲۰ حرف ثم کے معنی بھی معلوم نہ ہوئے اور ملا علی فیاضی

رنگ پکڑتا ہی اِس ملا کی عقل بھی بدولت تصدیق ان بزرگ کے چکر مین آگئے ہی کہ ثم کے معنی سمجھنا اسکو
مشکل ہوگیا کہ آیت محکم کو متشابہ ٹھہرا دیا کہ مَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ کہنے لگا اور آیت مین ملا نے
غور کیا نہ اوسکے معنی مین تامل کرکے دیکھا کہ اوسمین کس چیز کی تراخی کس چیز سے مذکور ہی آیت یہ
ہی لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ
فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ یعنی نہ چلا تو اوسکے پڑھنے پر اپنی زبان کہ شتاب اسکو
سیکھ لے مقرر ہمارا ذمہ ہی کہ تمھارے دل مین قرآن کو جمع کر دینا اور تم پر اوسکو پڑھ دینا پھر جب
ہم پڑھنے لگین یعنے جبرئیل کی زبان سے تو ساتھ رہ اوسکے پڑھنے کے پھر مقرر ہمارا ذمہ ہی اوسکو
کھول بتانا یعنی معنی بیان کروا دینا شان نزول اسکی یہ ہی کہ جسوقت جبرئیل قرآن لاتے
بھولنے کے خوف سے اونکے پڑھنے کے ساتھ حضرت بھی جی مین پڑھتے جاتے اور کہین پر
معنی بھی دریافت کرتے جاتے تو جب تک پہلا لفظ کہین اگلا سننے مین آتا تو گھبراتے اللہ تعالے
نے فرمایا کہ اوسوقت پڑھنے کی حاجت نہین سننا ہی چاہیے پھر جی مین یاد رکھوانا پھر زبان سے
پڑھوانا لوگون مین ہمارا ذمہ ہی اور معنی تحقیق کرنے کی بھی حاجت نہین یہ بھی ہمارا ذمہ ہی کہ وقت
پر سمجھا دینا اور بیان کرا دینا انتہی یہان ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ بعد ذکر قراءت کے وارد ہی پس اوسی سے
موخر چاہیے یعنی قراءت سے بیان متراخی چاہیے نہ حضرت کی حیات سے کہ اوسکا مذکور آیت
مین ہرگز نہین ہی پس یہ کہنا کہ معنی ثم کے حضرت کے زمانے مین درست نہین ہوتے مین سراسر
نادرست و غلط فہمی ہی ثم کو سیکڑون برس کی تاخیر درکار نہین ہی اور نہ اوسمین یہ شرط ہی کہ بعد
انقراض حیات مخاطب کے اوسکا ظہور ہوا کرے بلکہ مطلق تاخیر اوسکا مفاد ہی خواہ زیادہ ہو یا کم چنانچہ
شواہد اسکے بے شمار ہین چند شواہد قرآنی نقل کیے جاتے ہین اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى الایہ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا
تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا الایہ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝
ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ الایہ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ الایہ فَتَوَلّٰى
فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝ لَكُمْ فِيْهَا

مَنَافِعُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ
لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ الآیہ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ الآیہ فَسَقٰی
لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓی اِلَی الظِّلِّ الآیہ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ
قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً الآیہ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی
كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا
الآیہ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ الآیہ ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ
عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ الآیہ اسکے سوا اور بہت نظائر اور شواہد قرآن حدیث
وکلام عرب مین موجود ہین کہ نہ اوس ملا کو یاد آئے نہ میرزا کو کہ اوسکی تقریر اشکال کو تسلیم کر لیا اور نہ
انصاف نہ کیا کہ ان آیات مذکورہ بالا مین کب انقراض حیات کسی کا درکار ہوا کہ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا
بَیَانَهٗ کی صحت تاخیر کے واسطے حضرت رسالت کا انقراض حیات ضرور ہی بلکہ ثم بعضے وقت ایک
لحظہ کی تاخیر کے واسطے بھی آتا ہی جیسا کہ اس آیت مین فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ یَنْطِقُوْنَ ۝ کہ یہ ایک
ہی مجلس کا ذکر ہی کہ پہلے قوم ابراہیم علیہ السلام اپنے دلون مین سوچکر اپنے لوگو نکو بولی کہ تمھین ظالم ہو
پھر سرنگون ہوکر بحالت شے حضرت ابراہیم کو بولی کہ تو تو جانتا ہی جیسا یہ بت بولتے ہین اور اس آیت مین
بھی ایسی ہی اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا الآیہ یعنی تو نے
نہ دیکھا کہ اللہ ہانک لاتا ہی بادل پھر اونکو ملاتا ہی پھر اونکو رکھتا ہی تہ برتہ یہ بات ہر عام و خاص کے معاینے مین ہی کہ
ابر آتا اور مرکب ہوکر تہ برتہ ہو جاتا کبھی ایک لمحے مین ہو جاتا ہی اور آیات سابقہ مین بھی بعضی مہلت قلیلہ
پر دال ہین اور سوا اسکے اور آیات بھی تاخیر قلیل پر دال ہین چنانچہ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ بھی اسی قبیل سے ہی پس
معلوم ہوا کہ ثم کا اطلاق اسقدر مہلت قلیل پر بھی درست ہی اسیواسطے ترجمان القرآن حضرت
عبداللہ بن عباس نے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا کے معنی یون لکھے کہ اِنَّ عَلَیْنَا تَبْیِیْنَهٗ بِلِسَانِكَ
یعنی بیان کر دینا اسکو تیری زبان سے ہمارا ذمہ ہی جیسا کہ صحیح بخاری مین موجود ہی اور امام محی السنہ
نے تفسیر معالم مین بھی اسیکو روایت کیا ہی اور دوسری تفاسیر سے بھی یہی سمجھا جاتا ہے کہ جو

اوس قرآن منزل مین مشکل ہے اوسکو تمھین سمجھا کر بیان کرادینا تمھاری زبان سے ہمارا کام ہے
اور یہی معنی نظم قرآنی سے متبادر ہین نہ یہ کہ جیسا سیران نے سمجھے ہین کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ ای محمد
تم قرآن جبرئیل سے پڑھ لو اور اوسکے معنی کا بیان ہم نوسو برس کے بعد کر دینگے اور نوسو برس تک
تمام امت محروم البیان رہے جیسا کہ شیعہ بولتے ہین کہ قرآن اصلی چالیس سیپارے کا
امام مہدی کے پاس غار مین ہی جب قریب قیامت ظاہر ہونگے خلق کو دیکھنا نصیب ہوگا
جبتک تمام امت قرآن سے محروم رہے گی فرق اتنا ہی کہ اونھون نے قرآن سے محروم
ٹھہرایا انھون کے بیان سے اور ظاہر ہی کہ قرآن نے بیان معنی بیکار ہی پس انکا اعتقاد
یہ ہوا کہ نوسو برس تک تمام امت کو اللہ تعالی نے بیان معنی مراد سے محروم رکھکر گرفتار خطا
معنوی مین یہ کھا کہ خلاف مراد آلہی بیان کرتے رہے اور اب نوسو برس کے بعد جب بیان
اوتارا اوسکو لاکھ آدمی مین سے ایک نے مانا اور باقی سب نے اوسکا انکار کیا اگر اوسیوقت یہ بیان
ہوا ہوتا آج تک سب مسلمان راہ راست و معنی صحیح پر رہتے پس اس تاخیر مین سوا ے خراب و
گمراہ کرنے امت محمدی کے کیا مصلحت ہوئی یہ نہایت نادانی کا اعتقاد ہی اللہ تعالی باقی
ماندونکو ہدایت کرے اور توفیق فہم درست کی عطا فرماوے اور تاخیر بیان اگرچہ درست
ہی لیکن وقت حاجت تک جیسا کہ حضرت رسالت کے واسطے قرات سے فارغ ہونے تک تاخیر
کی گئی پس اگر معانی جو بپوری کچھ بکار آمدنی ہین تو سب کو اسکی حاجت تھی اتنی تاخیر کی کیا
وجہ اور اگر بکار آمدنی نہین ہین اب بھی حاجت نہین ہی البتہ تاویل قرآن یعنی مآل و مصداق
آیات قرآنی کا کبھی بعد عرصہ دراز کے ظہور پاتا ہی چنانچہ بعضے اخبار کا ظہور ہو چکا اور بعضے کا
آیندہ ہوگا جیسا کہ خروج دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج وغیرہ حالات قیامت اور ایسی تاویل یعنی
معنی محتملہ قرآن کی بھی حد نہین ہی کہ ہر عصر مین علما و اولیا استخراج کرتے جاتے ہین لیکن تفسیر
یعنی بیان مراد آلہی بالراے حرام ہی اوسکا مدار روایت پر ہی اور حضرت اور صحابہ کرام محکمات
قرآنیہ سے مراد آلہی سمجھتے تھے اور بیان کرتے تھے اور یہ نہایت نامعقول امر ہی کہ جبتک قرآن
اونزا وہ مراد کو نہ سمجھے اور اپنے اصحاب کو بھی کہ خاص مخاطب آلہی وہی ہین نہ سمجھا وے بلکہ
اوسکا بیان نوسو برس تک ایک شخص آیندہ پر معلق رہے کہ وہ اگر چند لوہیون اور گجراتیون

کو سمجھاوے اور اونکے چند ساٹھ و اٹھتر دکھنی سمجھ لیوین اور تمام امت سلفا اور خلفا محروم رہے
بلکہ یہ امر مخالف قرآن ہی اور ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ کے معنی شیخ جونپوری نے نص قرآنی سے
خلاف کیے ہین اسواسطے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ
مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ یعنی اور اوتارا ہمنے طرف تمھارے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ذکر تاکہ بیان کرو
تم آدمیون کو جو کہ اوتارا گیا ہی طرف اونکے امام محی السنہ فرماتے ہین کہ ذکر سے مراد وحی ہے
اور حضرت رسالت وحی کے بیان کرنے والے تھے اور بیان قرآن کا حدیث سے
ہوتا ہی انتہی وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوا فِیْهِ الآیہ یعنی
اور نہین اوتاری ہمنے تم پر ای محمد یہ کتاب مگر اسیواسطے کہ بیان کرو تم اون سے وہ شی کہ جسمین جھگڑ رہے
ہین یہان فرمایا کہ کتاب اوتارنے سے مقصود بیان ہی فقط اب صاف معلوم ہوا کہ بیان قرآن کام
حضرت رسالت کا ہی پس کہنا شیخ جونپوری کا کہ بیان قرآن میرا کام ہی مخالف قرآن کے ہی بلکہ یہ امر حضرت کا
خاصہ نہین ہی بلکہ تمام پیغمبرونکو بیان کا عہدہ تھا جیسا کہ دوسری آیت مین فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ
رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ الآیہ یعنی اور نہین بھیجا ہمنے کوئی رسول مگر بیچ زبان
قوم اوسکی کے تاکہ بیان کرے واسطے اونکے انتہی اب انصاف کرنا چاہیے کہ یہ شیخ مدعی مہدویت
کسقدر آیات قرآنیہ کے مخالف قرآن کے معنی کرتے ہین جسپر دعوی ہی کہ بندہ میں مراد اللہ ہے
اور اسی طرح دوسرے آیات کے معنی بھی مخالف احادیث صحیحہ و تفسیرات صحابہ اور جمہور مفسرین کے بیان کیے
چنانچہ سورہ جمعہ مین وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کو خاص اپنے فرقہ مہدویہ پر حمل کیا
حالانکہ صحیح بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم بیٹھے تھے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ
نازل ہوئی سورہ جمعہ اور یہ آیت اوسکی کہ وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ہمنے عرض کیا
کہ یہ کون لوگ ہین یا رسول اللہ حضرت نے جواب نفرمایا یہان تک کہ تین بار سوال ہوا اور اوس مجلس مین
سلمان فارسی بھی حاضر تھے حضرت نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھکر فرمایا کہ اگر ہووے
ایمان پاس ثریا کے تحقیق پہونچ جاوین اوسکو رجال ان لوگون سے انتہی اس آیت کے
محل کے سوال کے جواب مین ہاتھ سلمان پر رکھ ساتھ اسقدر ثنا و صفت کے بتانا صاف
دلالت کرتا ہی کہ مراد آخرین منہم سے آیت مذکور مین قوم عجم ہین بغیر تخصیص کسی قوم کے

اسیواسطے بیضاوی نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ بعد صحابہ کے قیامت تک ہونگے اسواسطے کہ
حضرت کی دعوت اور تعلیم سب امت کو عام ہی اور آخرین یا امیین پر معطوف ہی یا ضمیر یعلمہم پر
اور بعد صحابہ کی قید اسواسطے کہ لما یلحقوا بہم فرمایا یعنی ابھی انکے ساتھ لاحق نہین ہوئے
ہین بلکہ آیندہ کو لاحق ہووینگے اور امام محی السنہ نے تفسیر معالم مین فرمایا کہ منہم اسواسطے فرمایا
کہ جب مسلمان ہوئے تو بر نسبتہ دینی کے سبب انھین مین ہوگئے اور مراد انسے قوم عجم ہین بدلیل حدیث
ابی ہریرہ رضی کے اور یہی قول ہی ابن عمر و اور سعید بن جبیر اور مجاہد کا اور عکرمہ اور مقاتل نے کہا کہ ان سے
تابعین مراد ہین اور ابن زید نے کہا کہ جمیع مسلمان بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک مراد ہین
اور مجاہد سے ایک روایت یہ بھی ہی اب دیکھیے کہ نہ حدیث سے تخصیص مریدین شیخ جونپوری کی
نکلتی ہی نہ اقوال ائمہ تفسیر سے ہان البتہ عمومات مین قوم مہدی شریک ہی مگر شمار اچہ آپ اپنی مہدویت
اول ثابت کیجیے جب اس بشارات پر خوش ہوجیے ورنہ ایسا فرمانا چاہیے کہ این فرد ومسرت
بلکہ دشمنانم رواست اور اکثر آیات مذکورۃ الصدر عام ہین اور عام اپنے کل افراد مین حکم واجب
کرتا ہی لیکن نزدیک امام شافعی کے ظنی الشمول ہی پس تخصیص بخبر واحد اور قیاس صحیح ہوتی ہے
اور نزدیک ہمارے قطعی الشمول ہی اسواسطے ابتداے تخصیص کے واسطے دلیل قطعی چاہیے اور ظاہر ہے
کہ آیات مذکورہ مین مخصص ظنی یا قطعی موافق مطلب خانزادہ جونپوری کے موجود نہین ہی پس تخصیص
آیات قرآنی کی حکم نفسانی ہی اور دعوی امر الٰہی کا کرنا بلا دلیل محض ہے اور اشعار کہ جناب مرتضیٰ کی
طرف منسوب کیے ہین بعد اثبات صحت سند کے بھی مفید مقصود نہین ہین اسواسطے کہ دلالت
اسبات پر کرتے ہین کہ امام مہدی وقت ابتری دولت اسلامیہ کے قائم ہوکر انتظام ملک و ملت کر دینگے
نہ یہ کہ تمہارے مہدی کی طرح آحاد رعایا ہوکر آپ تفرقہ اخراج و مغلوبی مین مبتلا اور مقہور سلاطین
ہوکر بروا روی طرد و اخراج مین بکمال بیکسی جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے جاوینگے العیاذ باللہ
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا الآیہ یعنی وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے تم مین سے اون لوگون کے
ساتھ کہ جو ایمان لائے اور کام اچھے کیے یہ کہ خلیفہ و حاکم کریگا اونکو زمین مین جیسا کہ

خلیفہ کیا تھا اون سے پہلون کو اور البتہ جماوے گا اونکے واسطے دین اونکا کہ پسند کر دیا ہی اونکے
واسطے اور البتہ بدل دیگا اونکے خوف کے بعد امن انتہی یہ وعدہ اللہ تعالی نے اہل سنت
کے خلفا اور امرا کے ساتھہ وفا فرمایا اور اونکے مخالفین کو آج تک ذلیل و رعیت بنا کر رکھا اور قریب
قیامت تک ایسی رہین گے یہانتک کہ امام مہدی بھی اسی وعدے کے موافق مسند
عزت و خلافت پر جلوہ فرماوینگے اور حدیث شریف مین ہی کہ حضرت رسالت سے وعدہ کیا ہی اللہ تعالی
نے کہ آپ کی تمام امت پر دشمن کبھی مسلط نہوگا چنانچہ آج تک اسکا ظہور ہی کہ تمام امت کبھی مخالفین
کی مسخر و رعیت نہوئی اس سے بھی مذہب مہدویون کا باطل ہوتا ہی کیونکہ اگر یہی امت محمدی
ہوتے تین سو پچاسی برس سے مخالفین کے قبضۂ اقتدار مین کاہے کو گرفتار رہتے **دلیل دوازدہم**
اخرج نعیم بن حماد عن محمد بن الحنفیة قال کنا عند علیؓ فساله رجل عن المهدی
فقال هیهات ثم عقد بیده تسعا فقال ذلك یخرج فی اخر الزمان اذا قیل للرجل
الله الله قال فیجمع الله قوما قزعا کقزع السحاب یولف بین قلوبهم لا یستوحشون
علی احد خرج منهم ولا یفرحون باحد دخل فیهم علی عدة اصحاب بدر لم یسبقهم
الاولون ولا یدرکهم اخرون وعلی عدة اصحاب طالوت الذین جاوزوا معه النهر
یعنی نعیم بن حماد نے حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت کی کہ فرمایا تھے ہم پاس حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ
پوچھا حضرت سے ایک شخص نے احوال مہدی کا پس فرمایا کہ دور ہی پھر عقد کیا اپنے ہاتھہ مین نو کا
پھر فرمایا یہ نکلیگا آخر زمانے مین جسوقت کہ کہا جاوے گا اوس مرد سے کہ ڈر اللہ سے ڈر اللہ سے
یعنی بجبر و اکراہ خدا کے واسطے دیکر ڈرتا کر اونکے ہاتھہ پر بیعت کرینگے فرمایا پس جمع کریگا اللہ تعالی
اونکے واسطے ایک قوم اشک ریزہ مانند ریزش ابر کے کہ انکے دلون مین الفت ہوگی نہ
وحشت کرینگے کسی کے جلنے پر اور نہ خوش ہون گے کسیکے آنے پر شمار مین اصحاب بدر کے
برابر ہونگے نہ سبقت لے گئے اون پر اول والے اور نہ اونکے مقام کو پاوین گے پچھلے
لوگ اور بشمار اصحاب طالوت ہون گے جو کہ اوسکے ہمراہ نہر سے پار اوترے تھے انتہی
عالم میان مہدوی رسالۂ معارضہ مین لکھتے ہین موافق اس قول کے نکلے حضرت مہدی موعود علیہ السلام
سن نو سو ہجری مین پھر جمع کیا اللہ تعالی آپ کے لیے قوم کو گریہ و زاری کرتی ہاری طلب رویۃ

اللہ تعالیٰ مین اور عشق و محبت مین اوسکے مانند زاری بادل کے بعد اسکے بروایت عبدالملک سجاوندی کے اپنے مہدی کے اصحاب کا رونا وغیرہ نقل کیا بعد اوسکے اپنے پیر سید یعقوب کے رونے کا احوال نقل کیا پھر کہا کہ ای برادر قوم مہدی مین ایسے لوگ ابتک بھی موجود ہین شاید یہ اشارہ اپنی ذات کی طرف کیا **جواب** حاصل کلام دو امر ہین **ایک** یہ کہ صفات منقولہ روایات مذکورہ انکے مہدی کے اصحاب مین موجود ہین پس حقیقت مہدویت پر دلیل ہین اور یہ سخن بیکاد محض ہی اسواسطے کہ صفات مذکورہ خصائص مہدی سے نہین ہین کہ کسی دوسری جانب پائے جاوین بلکہ تمام کاملین و طالبان حق اس صفات سے متصف ہوا کرتے ہین البتہ مہدی کے اصحاب مین یہ صفات بدرجۂ کمال موجود ہونگے کہ اس مقام مین متاخرین سے پیش قدم اور متقدمین کے ہم قدم ہونگے مراد متقدمین سے اونکے مجانسین ہین یعنی اولیاء اللہ کیونکہ مطلق تفضیل راجع طرف ہمجنس و ہمچشمون کے ہوا کرتی ہی نہ انبیا و صحابۂ کرام کہ بقرینۂ نصوص صحیحہ کہ اونکی تفضیل مین وارد ہین اس تعمیم سے مستثنیٰ ہین اور اس کمال نفسانی کا اثبات معتقدان شیخ جونپوری مین مشکل ہے کہ دعوی بلا دلیل ہے اور ہر شخص اپنے تئین اور اپنے پیشواؤن کے تئین کامل و افضل سمجھتا ہی کچھ کام نہین آتا ہی کہان سے ثابت ہوا کہ انکے نفوس کمالات باطنیہ کر متصف تھے یا بریا و حب جاہ یہ حرکات گریہ و بکا اور ریاضات بجا و بیجا انسے سرزد ہوتے تھے بلکہ شق ثانی متبادر و ظاہر ہی کیونکہ مدار عبادت کا صحت اعتقادات پر ہی اور مدار صحت اعتقادات کا مطابقت کتاب و سنت و اجماع امت پر ہی اور یہان معاملہ بالعکس واقع ہوا کہ خود انکے مرشد و رہنما نے ان تینون کو پس پشت ڈال دیا کتاب و اجماع کی مخالفت جابجا اس رسالے سے ثابت ہی اور سنت کی مخالفت کا خود اوس بزرگ نے اپنی زبان سے اقرار کیا کہ بارہا کہا کہ جو حدیث رسول اللہ کی اس بندے کے حال کے مخالف ہی اوسکو مین تسلیم و قبول نہین کرتا ہون پس اتباع اپنے ہواے نفس کی ہوئی کہ صدہا احادیث صحیحہ اپنے حال کے مخالف دیکھکر رد کر دین مسلمانی اسکا نام ہی کہ اپنے احوال و اخلاق کو مطابق اقوال و افعال حضرت رسالت پناہ کے کرے نہ کہ حضرت رسالت کے افعال و اقوال کو اپنے مطابق کرے مثل مشہور ہی کہ پیاسا کنوئین کے پاس جاتا ہی نہ کنوان پیاسے کے پاس آتا ہی یہان یہی آیت صادق آئی کہ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ یعنی آیا

پس دیکھا تونے اوس شخص کو کہ بنایا معبود اپنا خواہش نفس اپنے کو نظم فردوکوشش زنید ہ صدق
وصفا ہ ولیکن میفزا سے بر مصطفے ہ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ہ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ہ
اور ظاہر ہی کہ بغیر صحت اعتقادیات کے خالی رونا پیٹنا کیا کام آتا ہی شعر عرفی اگر بگریہ میسر شدے
وصال ہ صد سال می تو ان بہ تمنا گریستن ہ اور ریاضات بھی سب بیکار ہوجاتے ہین کیا
تمکو معلوم نہین ہی کہ خوارج کسقدر عبادات و ریاضات شاقہ کرتے تھے یہان تک کہ حضرت نے
اپنے اصحاب کو فرمایا کہ تمہارا نماز و روزہ اونکے نماز و روزے کے سامنے حقیر معلوم ہوگا لیکن
قرآن اونکے حلقوم سے تجاوز کرکے مصعد قبول کو نہ پونہچے گا اور دین سے ایسے خارج ہونگے
جیساکہ تیر نشان سے باہر وپار ہوجاتا ہی کہ کچھ اثر اوسمین آلودگی نشان کا نہین رہتا ہی انتہی مختصرا
او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیے کہ فساد اعتقاد سے کسقدر محرومی عائد حال
ہوئی اور ریاضات سب تباہ ہوئین اسیطرح جوگی و براگی و اتیت و گسائین کسقدر صدمات
ریاضات اوٹھاتے ہین کہ مہدویون سے اوسکا عشر عشیر بھی نہین ہوسکتا ہی حالانکہ وہ سب
ہباءً منثورا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ہ
دوسرا امر یہ ہی کہ جناب ولایت مآب نے درمیان اس کلام کے نو کا عقد کیا اس سے مہدوی اشارہ
نوسو برس کا سمجھتے ہین اور اوسی سے اپنے شیخ نوصدی کی حقیقت مہدویت پر استدلال کرتے
ہین لیکن یہ استدلال ممنوع ہی اسواسطے کہ نوسو کی کوئی روایت وارد نہین ہوئی البتہ نوبرس
مدت سلطنت مہدی کی روایات وارد ہوئے ہین پس وہ روایات دلیل ہین اسبات پر کہ
اس روایت مین عقد نو نوبرس خلافت کی طرف اشارت ہی اور یہ احتمال جیساکہ مطابق روایت کے
ہی موافق درایت کے بھی ہی کہ ہر عاقل کہے گا کہ نو سے نوبرس ہون یا نو مہینے ہون یا نو روز
ہون سمجھنا برابر ہی نہ یہ کہ نو سے نوسو برس سمجھنا کہ مخالف دلالت وضعیہ عقود کے ہی اسواسطے
کہ واضع عقود نے نو عقد واسطے آحاد کے وضع کیے اور نو عقد واسطے عشرہ کے وضع کیے ہین
اب جیساکہ آحاد سے عشرات مراد لینا غلط ہی ویساہی مئات یعنی سیکڑے مراد لینا غلط بلکہ
اغلط ہی اور علاوہ یہ ہی کہ اہل البیت ادرٰی بما فیہ من الغیر حضرت محمد بن حنفیہ کہ راوی اس کلام کے
ہین اور اوسوقت حاضر مجلس تھے اور ظاہر ہی کہ حاضرین بسبب مطلع ہونیکے قرائن حالیہ و مقالیہ پر

کلام کو غائبین سے بہتر سمجھتے ہین چہ جائیکہ وہ حاضر متکلم کا فرزند مصاحب و صاحب فضل و رائے صائب
ہووے جیسا کہ وہ اپنے والد بزرگوار کے اصطلاحات و رموز و اشارات کے سمجھنے کی مہارت رکھتا
ہوگا غائبین کہ باوجود بُعد مکانی و زمانی کے فہم و فراست مین اوسکے ادنی غلامون کے پاسنگ کو
نہ پہونچتے ہون اوسکے ساتھ کیا نسبت رکھتے ہونگے پس جبکہ وہ اس کلام سے نوسو برس
نہ سمجھے دوسرونکا سمجھنا غلط فہمی ہی اور حضرت محمد بن حنفیہ اپنی اٹکل و تخمین سے فرماتے ہین کہ مہدی
سنہ دوسو مین قائم ہونگے چنانچہ نعیم کی روایت مین موجود ہی پس ظاہر ہی کہ اگر اپنے والد مظہر العجائب
سے کچھ بھی اشارہ نوسو کا پایا ہوتا ایسے قیاس کلے کو دوڑاتے پس احتمال نو برس
خلافت کا نہایت مدلل و معقول ہی اور نوسو کا بغایت لچر و پوچ ہی و اذا جاء الاحتمال
بطل الاستدلال **دلیل سیزدہم** عالم میان رسالۂ معارضہ مین رسالہ برہان سے نقل
کرتے ہین وَیحًا لِلطَّالِقَانِ فَاِنَّ لِلّٰهِ بِهَا كُنُوْزًا لَيْسَتْ مِنْ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ وَّلٰكِنْ
بِهَا رِجَالٌ عَرَفُوا اللّٰهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ وَهُمْ اَنْصَارُ الْمَهْدِيِّ فرمائے علی رضی اللہ عنہ واسطے
اللہ تعالے کے خزانے ہین نہین ہین وے اور سونے سے ولیکن وہ مرد ہین عارفان بعد
جو حق معرفت کا ہی یہ مرد انصار ہین مہدی کے سوائے اسی برادر یہ سب وصادق موجود تھے حضرت مہدی
علیہ السلام مین **جواب** مجیب اس قوم کی خیانتین و تحریفات دریافت کرتے کرتے
تھک گیا مگر یہ لوگ اس فعل سے نہ تھکے اگر ایک شخص سے ہوئے اوسکا حساب ہوسکتا ہی یہان سلف
خلف تک پیر سے مرید تک سب یہی پیشہ رکھتے ہین سوائے خداوند سریع الحساب کے کوئی اسکا
حساب نہین کرسکتا ہی مگر بقولیکہ مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهٗ لَا يُتْرَكُ كُلُّهٗ اوس دریا کا ایک قطرہ اس
مختصر مین لکھا گیا ہی ابھی عالم میان اور اونکے بزرگون کی اس قسم کی خوبیان اور بزرگیان اول
گذشتہ مین بیان ہوچکی ہین اوسکو دیر نہوئی تھی کہ پھر میان مذکور نے بلا اندیشہ وہی پیشہ اس
روایت مین بھی اختیار کیا کہ ویحا للطالقان کو کہ اصل کلام مرتضوی مین موجود تھا ویحا للطالقہ
کردیا دوسرے یہ کہ ترجمہ اوسکا بالکل اوڑا دیا تیسرے یہ کہ بہا کنوزا کے ترجمے مین سے بہا کو کہ ضمیر
اوسکی راجع طرف طالقان کے تھی بالکل نکال ڈالا چوتھے یہ کہ بہا رجال مین سے بھی بہا کو نکال ڈالا
جب اتنی ہاتھ چالاکی کرچکے مابقی روایت کو اپنے مہدی پر منطبق کردیا کیونکہ ان الفاظ کے ہوتے ہوئے

یہی روایت انکے مہدی کی تکذیب کرتی ہی اسواسطے کہ طالقان جیسا کہ قاموس مین لکھا ہی ایک
قریہ ہی درمیان بلخ اور مرو کے اور ایک شہر یا پرگنے کا نام بھی ہی درمیان قزوین اور ابہر کے کہ صاحب
اسمعیل بن عباد وہین کا ہی غرض کہ جناب مرتضوی کے کلام مین طالقان نام مقام ہے میان
مذکور نے اوسکو صیغۂ تثنیہ کا سمجھکر لام کے سبب سے اوسکو مجرور بالیاء کرکے للطالقین کر دیا لیکن
جبکہ اعراب اس خوبی سے صحیح کر چکے معنی مین ویسی حیران ہے کہ دو جا ضمیرین لفظ ہا کی اوسکی
طرف راجع دیکھکر گھبرائے کہ ہا ضمیر واحد مؤنث یا جمع کی ہی اور یہان مرجع تثنیہ ہی جب کچھ
نہ بن سکا پرانا ہاتھ یاد آیا بزرگون کی پڑھی ہوئی موروثی چھری نکال کر ترجمے مین سب کو چھپا کر
اپنی مرضی عبارت تراش لی کہ یہان کون پوچھتا ہی قیامت مین جب شاہ ولایت دعوی کرینگے
کہ میرے کلام کو کتر بیونت کرکے مجیر کیون اتہام کیا وہان کی بھگتان وہین بھگت لینگے
شعر عاقبت کی خبر خدا جانے * اب تو آرام سے گذرتی ہی * حیف حال اون میون کا ہی کہ مسند
ارشاد خلافت مہدی پر بیٹھے ہین اور اپنا لقب صادقین ٹھہرائے ہین تو والے بر حال دیگران
اب جناب ولایت مآب کے کلام کے معنی صحیح لکھے جاتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ کلام ولایت نظام
ہماری دلیل ہے نہ مہدویون کی اور جناب مرتضوی رض انکے مہدی کی تکذیب کر رہے ہین فرماتے ہین
کہ رحمت ہو مقام طالقان پر کیونکہ اوسمین خدا کے خزانے ہین کہ چاندی و سونے سے نہین
ہین و لیکن اوس مقام مین ایسے مرد ہین کہ اونھون نے خدا کو پہچانا ہے جیسا کہ حق معرفت کا
ہی اور وہی لوگ انصار و مددگار مہدی کے ہونگے انتہی اب میان جی آپ فرمائیے کہ تمھارے مہدی کے
کون کون سے طالقانی مرد مددگار و انصار تھے علاوہ یہ کہ تمھارے میران مطلقا انصار کا انکار
کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے انصار و مہاجرین تھے
اور مہدی کے فقط مہاجرین ہونگے انصار نہونگے پس ثابت ہوا کہ جناب اسد اللہ
الغالب مہدی آیندہ کا ذکر فرما رہے ہین تمھارے مہدی کا ذکر نہین ہی شعر تجھے کیا
کام ہی مولی علی سے * تو اپنے شیخ سدو کو منالے * **دلیل چہاردہم بقیۂ احادیث**
و آثار رسالۂ معارضہ منہا ما اخرجہ الترمذی یلی رجل من اہل بیتی یواطی
اسمہ اسمی یعنی والی ہوگا ایک مرد اہل بیت سے میرے موافق ہی نام اوسکا میرے نام کے

۹ دلیل چہاردہم بقیۂ احادیث و آثار رسالۂ معارضہ

انتہی ہان جماعت کثیر عالمون سے عاملون سے امیرون سے فقیرون سے تصدیق واطاعت کی آپکا
توکردیا حق تعالی نے آپکو والی اہل بیت سے ہمنام نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ومنہا ما اخرجہ
ابن ماجة یکون فی امتی المہدی ان قصر فسبع والا فتسع فتنعم فیہ امتی نعمة لم یتنعموا
مثلہا قط تؤتی اکلہا ولا تدخر منہا شیئ والمال یومئذ کدوس یعنی میری امت
مین مہدی ہوگا اگر کم زندگی کرے گا تو سات وگرنہ نو پہر نعمت ہوگی اوسمین میری امت
ایسی نعمت سے کہ نہ پر نعمت ہوگی ویسا کبھی دیے جائینگی ثمرات اپنے اور نہ ذخیرہ و جمع کرے گا
کوئی اونسے کوئی چیز اور مال اس روز مثل خرمن پایمال کے ہوگا انتہی ثمرات سے مراد وہ فائدے
ہین کہ جنکے لیے انسان پیدا ہوا ہی ہان موافق اس حدیث شریف کے سنہ ۹۰۱ نوسو ایک ہجری
بیت اللہ شریف مین حضرت نے دعوی مَنِ اتّبعنی فھو مومن کا آشکارا کیا پھر چپ ہو رہے
پھر ۹۰۳ نوسو تین ہجری پر احمدآباد گجرات مین دعوی مہدویت کا کیا پھر چپ ہو رہے
پھر ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری مین شہر بڑلی مین علانیہ دعوی مہدویت کا اور دعوی تصدیق فرض
انکار کفر کا صاف صاف کیا پھر نہ چپ رہے بلکہ ہمیشہ اسی دعوے پر وفات تک مصر و ثابت
رہے اس دعوے کو دعوی مصر و موکد کہتے ہین پھر حضرت کے وقت مین پر نعمت ہوئی امت
نعمتون ولایت محمدیہ سے مثل ترک دنیا طلب دیدار خدا تعالی اور توکل تام و ذکر دوام و عزلت
و رویت خوابی و قلبی و بصری وغیرہ کے جو احکام متعلق ولایت محمدیہ سے ہین اور دیے گئے فائدے و ثمرات
پیدایش انسانی کے مثل فنائے تعین شخصی و بقا کے شہود ذاتی و تجلیات جبروتی و لاہوتی کے
اکثر ایکدم مین اور دنیا اور اہل دنیا انکے نزدیک نہایت ذلیل تھے اور مال اس روز انکی مبارک
نظرون مین پایمال ہوگیا تھا انتہی مختصرا ومنہا ما اخرجہ ابن ماجة قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یخرج ناس من المشرق فیوطئون المہدی یعنی سلطانہ
یعنی فرمایا حضرت نے کہ نکلینگے آدمی مشرق سے پایمال کرینگے سلطنت کو مہدی کی یا موافقت
کرینگے مہدی کی ہان موافق اس حدیث کے کئی بار خروج کر چکے ہندیان جو مشرقی ہین
حضرت مہدی کی قوم مبارک پر جو حضرت کی سلطنت ہین اور کئی بار پایمال کر چکے قتل و اخراج
و حبس و ضرب بعد از انواع و اقسام سے اور پھر قیامت تک کرتے رہینگے اور معنی وطائے کے موافقت

سے کے لیوین تو موافقت و تصدیق بھی ہندیون اور خراسانیون سے ہوئی اور ہورہی ہی کہ یہی
مشرقی ہین **ومنہا** ما اخرجہ نعیم بن حماد عن امیر المؤمنین علی بن ابیطالب
رضی اللہ عنہ قال یوم المہدی للطیر فیسقط علی یدیہ ویغرس قضیبا فی بقعۃ
من الارض فیخضر ویورق یعنی فرمائے حضرت علی رضی اللہ عنہ اشارہ کریگا مہدی پرندے کو
تو گر جائیگا وہ اوسکے ہاتھ پر اور گاڑے گا سوکھی لکڑی زمین میں تو ہری پتے دار ہوگی نقلیات
مین مذکور ہی کہ شاہ نظام فاروقی سلطان ملک خاندیس بعد تصدیق و صحبت مہدی کے عرض کیے
آیات ذکر کہ علما کہتے ہین کہ مہدی خشک لکڑیکو سبز کریگا اوسیوقت حضرت مسواک کو گاڑ دیے
تو جھٹ سبز ہوگئی پھر اوکھاڑ لیے اور فرمائے کہ یہ کام بازیگر بھی کرتے ہین لیکن مراد یہ ہے کہ
مہدی خشک لون کو سبز کریگا **ومنہا** ما اخرجہ نعیم عن طاؤس قال اذا کان
المہدی یبذل المال ویشتد علی العمال ویرحم المساکین یعنی فرمائے طاؤس رحمہ اللہ جبکہ
ہوگا مہدی تو بخشش کریگا مال کو سخت رہیگا اغنیا پر اور رحم کریگا فقرا پر **ومنہا** ما اخرجہ
نعیم بن حماد عن کعب قال المہدی خاشع للہ کخشوع النسر بجناحیہ یعنی فرمایا کعب
رحمہ اللہ تعالی نے کہ مہدی خاشع و مراقب ہوگا مثل خشوع گدھ کے پھیلے پرون مین **ومنہا**
ما اخرجہ ایضاً عن علی رضی اللہ عنہ قال اسم المہدی محمد یعنی فرمائے علی رضی اللہ عنہ
کہ نام مہدی کا محمد ہی انتہی یہ سب روایات مصنف رسالہ معارضہ نے رسالہ برہان سے نقل
کیے ہین **جواب** روایت اول مین اگر والی ہونے سے مراد ولایت عامہ اور حکومت تامہ ہے
جیسا کہ دوسرے احادیث صحیحہ اسپر شاہد ہین تو ظاہر ہی کہ یہ صفت تمہارے شیخ متنازع فیہ مین
مفقود ہی پس حدیث تمکو جھٹلاتی ہی اور اگر مراد یہ ہی کہ ایک جماعت کثیر کا پیر و مطاع بن جانا جیسا
تم سمجھے ہو تو یہ بات کچھ خصائص مہدی سے نہین ہی بلکہ اہل بیت مین ہزارہا شخص ہمنام
حضرت کے ایسے ہوئے ہین کہ ایک خلق اونکی مطیع و معتقد ہوئی ہی یہ کیا خصائص و
عجائب سے تھا کہ اوسکو حضرت رسالت خاص مہدی کے واسطے بیان فرماتے حاصل
یہ کہ مہدی کے صدہا علامات بروایت ثقات ثبوت کو پہونچے ہین اگر ایک شخص مین اکثر علامات
مفقود ہون اور چند ایسے موجود ہون کہ خصائص مہدویت سے نہون اوسکی مہدویت ہرگز

ثابت نہین ہوتی ہے بلکہ ظاہر یہی ہی کہ اوس مفقود العلامات نے حب جاہ و نفسانیت کی راہ سے
دعوی کیا ہی اسواسطے کہ معصوم نہین ہی اور اسی سے جواب ساتوین روایت اخیر کا بھی معلوم ہوگیا
اور دوسری روایت اور سوائے اوسکے بعضے اور روایات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے
کہ زمانہ مہدی پانچ یا سات یا نو برس کا ہی یعنی اصلا امور الثلثہ یہ مفہوم روایات نہین ہی کہ تینون
زمانے اوس مین جمع ہونگے اگرچہ شق ثالث مین شقین اولین ضمنا داخل ہین مگر اجتماع ثلثہ
منطوق کلام نہین ہی پس تینون وقت مین تینون دعوے نکالنا تاکہ کوئی روایت فوت نہو سکے
پلئے یہ محنت و فکر رایگان و برباد ہی ایسے غیر ضروری امر مین اسقدر محافظت روایات کی کرنا
اور صدہا روایات ضروریۃ الرعایت کو کہ مخالف حال ہین پس پشت ڈالنا یا تحریف لفظی و معنوی
کرکے اصل مطلب کو بگاڑ دینا جیسا کہ دلائل سابقہ مین مذکور ہی انصاف و دیانت سے بعید
ہی بلکہ اس روایت مین بھی اوسکا نمونہ موجود ہی کہ بعضے الفاظ ساقط کرکے ترجمہ معکوس کیا
معلوم نہین کہ نسخہ غلط دستیاب ہوا تھا یا عمدا اپنی عادت کے موافق یہ کام کیا لیکن یہان مراد لیا
بلا شبہہ تحریف قصدی کی گئی ہی حدیث ابن ماجہ مین عبارت صحیحہ یہ ہی تُؤتِی الْاَرضُ اُکُلَھَا
وَلَا تَدَّخِرُ عَنْھُمْ شَیْئًا الحدیث یعنی دیوےگی زمین ثمرات اپنے اور نہ بچا رکھےگی امت سے
کوئی شی کے تئین الخ اب اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ماقبل مین جو نعمت مذکور ہے مراد
اوس سے بھی نعمت ظاہری ہی نہ نعمت ولایت محمدیہ جیسا کہ ثمرات سے مراد ثمرات ارض ہین ثمرات
پیدایش انسانی مثل فنا و تجلیات وغیرہ کے اسواسطے کہ یہ چیزین ثمرات زمینی سے نہین ہین
بلکہ مواہب آسمانی ہین شاید کہ مہدویون کے معارف و حقائق زمین سے اوگتے ہون اور کتاب
برہان مین یہ حدیث ابی نعیم کی روایت سے با این الفاظ مذکور ہے کہ یَکُوْنُ فِی اُمَّتِی
الْمَھْدِیُّ اِنْ قَصُرَ عُمْرُہٗ فَسَبْعُ سِنِیْنَ وَاِلَّا فَثَمَانٌ وَاِلَّا فَتِسْعُ سِنِیْنَ یَتَنَعَّمُ اُمَّتِی فِیْ
زَمَانِہٖ نَعِیْمًا لَمْ یَتَنَعَّمُوْا مِثْلَہٗ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ یُرْسِلُ السَّمَآءَ عَلَیْھِمْ مِدْرَارًا وَلَا تَدَّخِرُ
الْاَرْضُ شَیْئًا مِنْ نَبَاتِھَا اور دارقطنی اور طبرانی کی روایت سے باین الفاظ مذکور ہے کہ
یکون فی امتی المھدی ان قصر عمرہ فسبع والا فثمان والا فتسع سنین یتنعم
فیھا امتی نعمۃ لم یتنعموا مثلھا البر منھم والفاجر یرسل اللہ علیھم السماء

مدد ار او لا تد خر الارض شیئا من النبات و یکون المال کدوسا یقوم الرجل یقول
یا مهدی اعطنی فیقول خذ ان دونون حدیثون مین شی کا بیان نبات کرکر دیا گیا
پس معلوم ہوا کہ مراد اکل سے ثمرات و نباتات زمینی ہین اور تاویل مہدویہ کی غلط ہی اور چونکہ
یہ حال انکے مہدی کے وقت مین موجود نہوا حدیث مذکور انکی مہدویت کا ابطال کرتی ہی
نہ اثبات اور اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون کو یہ بات واضح ہوگی کہ ان مہدی متنازع
فیہ کو کہ مبین مراد اللہ کہلاتے ہین حق سبحانہ تعالی نے ایک تاثیر عجیب بخشی ہی کہ جو انکے
گروہ مین داخل ہوا اور انکا مصدق بنا اوسکو قرآن و حدیث سمجھنے کا ایک نادر سلیقہ اور طرفہ
طریقہ ہاتھ لگتا ہی کہ غدا نخواستہ انکے منکرون کو وہ ہاتھ نہین آتا ہی چنانچہ دلائل سابقہ مین جا بجا
انکے فہم کی خوبیان بیان کی گئین اور آیندہ بھی انشاء اللہ تعالی یہی تذکرہ رہے گا وہی فہم مبارک
اس حدیث مین بھی بکار آیا اور اوسی کا تتمہ ہی کہ وَالْمَالُ یَوْمَئِذٍ کُدُوسٌ کا ترجمہ کرتے ہین
اور مال اوس وز مثل خرمن پایمال کے ہوگا یہ بزرگ اس مقام مین ایسا سمجھے ہین کہ کاف جار اور
دوس مجرور ہی اور بمعنی خرمن پایمال کے ہی حالانکہ اسمین سے ایک بات بھی صحیح نہین ہی دوس مصدر ہے
بمعنی کوفتن بپای کے بمعنی خرمن کے نہین ہی علاوہ یہ کہ یہان دوس کہان ہی اور کاف جار کہان ہے،
بلکہ حرف اصلی و جزو کلمہ ہے اسواسطے کہ یہ لفظ کُدُوسٌ ہی بروزن فُعُول کے جمع کُدس کی کہ بروزن
فعل کے بمعنی خرمن کے ہی اور معنی یہ ہین کہ مال وس روز خرمنہا و انبارہا ہوگا پس یہ فقرہ بھی دلالت
کرتا ہی کہ ماقبل مین بھی ذکر ثمرات زمینی کا ہی اور تکذیب کرتا ہی انکے مہدی کی کہ مال اونکے وقت
مین خرمن نہ تھا بلکہ مارے بھوکون کے اونکے مرید ہلاک ہوتے تھے چنانچہ ملک سندھ مین
چوراسی مرید فاقہ کشی سے مرگیا جیسا کہ مطلع الولایت مین مذکور ہی پس تقریر علم بیان کی کہ
مال انکی نظرون مین پایمال ہوگیا تھا رایگان و برباد ہوگئی حیرت ہی کہ مصنفین مہدویہ جار و مجرور
کو بھی نہین پہچانتے ہین اسقدر بھی سمجھ مین نہ آیا کہ دار قطنی وغیرہ کی روایت مین یکون المال
کدوسا موجود ہی یہ جار و مجرور منصوب کسطرح ہوگیا انصاف کیا چاہیے کہ اس فراست پر قرآن
و احادیث مین بلا تامل تاویلات کرتے ہین اور اختراع معانی او تعارض دانی کا زعم رکھتے ہین اوپر رسائل
معارضۃ الروایات تصنیف کرتے ہین اور رسالہ تنبیہات الفتاوی مین شیخ ابن حجر مکی وغیرہ

[illegible]

آپ یہ ہدایت کا رد کرتے ہین اور معتقدین نعلین بجا بجا کر کو دتے ہین کہ میان سے کے ہاتھ سے کیا
کام ہوا ہی کہ ایسے ایسے علمائے نامدار کار دلکھدیا شعر صائب وچیز می شکنند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس اب باقی روایات کے اغلاط سے اعراض و اغماض کر کے
قصہ مختصر کیا جاتا ہی کہ روایت سوم مین مشرق سے مراد شرقی بلاد مہدی ہی اسواسطے کہ جسکا
واقعہ بیان ہوتا ہی اوسیکے جہات مراد ہوا کرتے ہین نہ متکلم کے پس مہدی موضوع خود او نھین بلاد
شرقیہ سے تھے اون پر یہ حدیث صادق نہین ہی اور اسیطرح لفظ سلطنت بھی قوم مہدی پر
کہ ایک جماعت درویش و فقرا ہی غیر صادق ہی اور روایت چہارم مین مہدی مذکور سے جو مراد بیان
کی ہی لفظ یغرس کا اور فی بقعۃ من الارض کا اوسکو رد کرتا ہی اسواسطے کہ دل سینے مین ہوا کرتے ہین
بقعۂ ارض مین نہین ہتے ہین چنانچہ کریمہ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُوْرِ اور مَا جَعَلَ
اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهٖ اوسپر شاہد ہی اور علاوہ یہ کہ اگر مراد سبز کرنا لکڑی کا ہی جیسا کہ
ظاہر ہی تو قطع نظر اوسکے ثبوت سے اور قطع نظر اوس سے کہ یہ کرشمہ قبل دعاوی ملعقہ مہدویت کے
واقع ہوا ہی چنانچہ باب دوم سے وقت ملاقات شہ نظام فاروقی کے معلوم ہوتا ہی پس علامت
مہدویت سے اوسکو کیا علاقہ تب بھی بموجب قول انکے مہدی کے مثبت مہدویت نہین ہی اسواسطے
کہ یہ کام بازی گر بھی کر سکتے ہین اور اگر مراد دلون کا سبز کرنا ہی تو وہ بھی مثل مہدویت کے دعوے
محض ہی اوسکا بھی اثبات چاہیے جیسا کہ چھٹی روایت بھی دعوی محض ہی اوسکا بھی اثبات چاہیے
اور ظاہر ہی کہ جب تک معاملہ باطنی ثابت نکیا جاوے فقط ظاہری ہیئت گرسی کیا کام آتی ہے
ایک دعوے سے قبل اثبات کے دوسرا دعوی پایۂ ثبوت کو نہین پہونچ سکتا ہی بلکہ طریق اثبات
مہدویت کا یہ ہی کہ کوئی علامت مختصہ مہدی کہ بروایت صحیحہ ثابت ہوا ور وہ شخص متنازع فیہ مین
پائی جاوے اس طور پر کہ اوسکا وجود اوس شخص مین خصم کے نزدیک بھی مسلم ہو یہ قیود اسواسطے
ہین کہ اگر وہ امر خصائص مہدویت سے نہین ہی یا بروایت صحیحہ ثابت نہین ہی تو اوسکے پائے جانے
سے مہدویت کسطرح ثابت ہو سکتی ہی اور ایسی بااین ہمہ اگر اوسکا وجود شخص متنازع فیہ
مین خصم کے نزدیک غیر مسلم ہی تو وہ بھی مثل مہدویت کے ایک دعوی محض ہوا اول اوسکا اثبات
چاہیے پھر اوس سے مہدویت کو ثابت کرنا چاہیے اب تم لوگ اپنے مہدی کے احوال ملفیہ

وغیرہ کو دلیل مہدویت کی ٹھہراتے ہو یہ بے قاعدہ ہی اوسکا وجود ہمارے نزدیک غیر مسلم ہی اسواسطے کہ
ع باطل ست انچہ مدعی گوید ہ اول اوسکا اثبات چاہیے اور پانچویں روایت مین عمال کی تفسیر اعنیا
کر کرنا غلط ہی اسواسطے کہ عمال سے مراد عاملان خدمات مملکت ہین مثل تحصیل صدقات و خراج وغیرہ کے
چنانچہ قرآن مین ہی کہ وَالعَامِلِینَ عَلَیھَا اور چونکہ مہدی متنازع فیہ نہ ملک رکھتے تھے نہ عاملان ملک
یہ روایت اونکی مؤید نہین ہے بلکہ مکذب ہی **دلیل پانزدہم بقیۂ احادیث وآثار سراج الابصار** منہا ما قال علي رضي الله عنه قلت یا رسول الله امنا المهدي ام من
غیرنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بل منا یختم الله به الدین ای اظهره باتم
الظهور في زمانه واوصل اصحابه في منازل المقربین في الصدیقین فهم اهل المشاهدة
والمعاینة والمکالمة ولکن لا یعرفهم الا الله واولیاؤه کما قال تعالی اولیائي تحت قبائي
لا یعرفهم غیري اخرج هذا الحدیث جماعة من الحفاظ في کتبهم منهم ابو القاسم
الطبراني وابو نعیم الاصفهاني وعبد الرحمن بن حاتم وابو عبد الله نعیم بن حماد وغیرهم
ومنها ما روي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال دخل رجل علی ابي جعفر
محمد بن علي رضي الله عنه فقال له اقبض مني هذا الخمسمائة درهم فانها زکوة مالي
فقال له ابو جعفر خذها انت فضعها في جیرانك من اهل الاسلام والمساکین من
اخوانك المسلمین ثم اذا قام مهدینا اهل البیت قسم بالسویة وعدل في الرعیة
فمن اطاعه فقد اطاع الله ومن عصاه فقد عصی الله اخرجه الامام ابو عبد الله
نعیم بن حماد في کتاب الفتن قلت قد وجد القسمة بالسویة والعدل في الرعیة
ای فیمن اطاعه فقد اطاع الله واما من عصاه فقد عصی الله فلا یقبل عدله
ومنها ما روي عن کعب الاحبار انه قال اني لاجد المهدي مکتوبا في اسفار
الانبیاء ما في حکمه ظلم ولا عیب اخرجه الامام ابو عبد الله نعیم بن حماد
قلت قد تحقق الروایة عن المهدي انه قال ذکر في کتاب الله وکتب الانبیاء
ولم یکن في حکمه ظلم ولا عیب کما هو المشهور ومنها ما روي عن الحارث بن
المغیرة البصري قال قلت لابي عبد الله الحسین بن علي کرم الله وجهه بای شیٔ

دلیل پانزدہم بقیۂ احادیث وآثار سراج الابصار اور بیان غلط فہمی اور تحریفات مصنف سراج الابصار

يعرف الامام المهدي قال بالسكينة والوقار قلت وباي شيء قال بمعرفة الحلال و
الحرام وبحاجة الناس اليه ولا يحتاج الى احد قلت صدق الحارث هكذا كان المهدي
ومنها ما روي عن علي بن الهريلي عن ابيه قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو في الحالة التي قبض فيها فاذا فاطمة عند راسه والحديث طويل
ذكر في اخره يا فاطمة والذي بعثني بالحق ان منهما مهدي هذه الامة
اذا صارت الدنيا هرجا مرجا وتظاهرت الفتن وانقطعت السبل واغار بعضهم
بعضا فلا كبير يرحم صغيرا ولا صغير يوقر كبيرا فيبعث الله عند ذلك منهما من
يفتح حصون الضلالة وقلوبا غلفا يقوم بالدين في اخر الزمان كما قمت به في
اول الزمان اخرجه الحافظ ابو نعيم الاصفهاني في صفة المهدي فانظر ايها
المنصف الى قوله عليه السلام وقلوبا غلفا وهو تفسير لقوله حصون الضلالة
فعلم ان المهدي يفتح القلوب الغلف بقبضه فيملؤها بعدله وهذا معنى يملأ
الارض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما كما ذكر الامام احمد بن حنبل
في مسنده ويملأ الله قلوب امة محمد غنى ويسعهم عدله ومنها ما روي عن
عبد الله بن عطاء قال سألت ابا جعفر محمد بن علي فقلت اذا خرج المهدي
باي سيرة يسير قال يهدم ما قبله كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم و
يستانف الاسلام جديدا كذا في عقد الدرر اي يهدم البدع وما اخطأ
المجتهدون فيه من العمليات والاعتقاديات وهذا من خصائصه كما ذكرنا
قبل ويدل عليه قوله عليه السلام يقوم بالدين في اخر الزمان كما
قمت به في اول الزمان اذ لو لم يحكم بتخطية المخطئين لا يقوم بالدين
كما قام به النبي صلى الله عليه وسلم فعلم ان المهدي يكون حاكما بين المذاهب
كما ذكرت قبل ومنها ما روي عن علي بن ابي طالب في قصة المهدي
قال ولا يترك بدعة الا ازالها ولا سنة الا اقامها كذا في عقد الدرر ومعنى
هذا القول انه يكون فاعلا بنفسه وامرا لغيره وهذا المعنى مؤيد

بما ذکرالشیخ سعدی بالفارسیة **بیت** یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست ٭ کتب خانۂ چند ملت بشست ٭ ای حکم بنسخها فصدق المؤمنون بانها منسوخة لا ان الکتب السماویة مغسولة بالماء بل مغسولة عن قلوب من امن به ای علمه منسوخة وهذه المنقولات من عقد الدرر وانکان بعضها ضعافا لکن لما وجدت فیمن ادعی ظهر انها کانت صحاحا فی نفس الامر وان لم تبلغ درجتها **جواب** حقیقت حال یہہ ہی کہ احادیث نہایت مخالف ہین احوال مہدی متنازع فیہ سے اور کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سراسر تکذیب و ابطال انکار کرتا ہی اسواسطے مہدوی لوگ وادی حدیث مین بکمال احتیاط دبے پاؤن چلتے ہین جب احادیث و آثار اپنے مخالف حال دیکھتے ہین وہان کچھ دم نہین مارتے ہین اگر کوئی حدیث مختصر کہ جس مین احوال امام بہ تفصیل نہین ہی ہاتھ لگی اوسکو غنیمت جانکر دعوی مطابقت کا برپا کرتے ہین یا کسی حدیث کا ایک ٹکڑا اپنے موافق اور دوسرا مخالف نظر آیا تو اوسمین قطع و برید کرکے پارۂ موافق کو نقل کرتے ہین حالانکہ جب بامعان نظر و انصاف دیکھا جاتا ہی تو وہ موافق بھی مخالف ہوتا ہی چنانچہ اس جا بھی صاحب سراج الابصار نے ایسی کیا کہ حدیث اول کے نصف اول کو نقل کیا اور نصف ثانی کو حذف کیا حالانکہ خدا کے فضل سے وہ نصف اول جسکو اپنا شاہد مددگار بنا کر لائے ہین وہ بھی انکی تکذیب و تخریب کرتا ہی اسواسطے کہ تمام حدیث بروایت نعیم بن حماد اور ابو نعیم کے یہہ ہی کہ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِنَّا اٰلِ مُحَمَّدٍ اَلْمَهْدِیُّ اَمْ مِنْ غَیْرِنَا فَقَالَ لَا بَلْ مِنَّا یَخْتِمُ اللّٰهُ بِهِ الدِّیْنَ کَمَا فَتَحَ بِنَا وَبِنَا یُنْقَذُوْنَ مِنَ الْفِتْنَةِ کَمَا اُنْقِذُوْا مِنَ الشِّرْکِ وَبِنَا یُؤَلِّفُ اللّٰهُ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ کَمَا اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْکِ وَبِنَا یُصْبِحُوْنَ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ اِخْوَانًا کَمَا اَصْبَحُوْا بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْکِ اِخْوَانًا فِیْ دِیْنِهِمْ یعنی علی مرتضی فرماتے ہین کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ مہدی ہم اہلبیت مین سے ہی یا ہمارے غیر سے فرمایا نہین بلکہ ہم مین سے ہی ختم کرے گا اللہ تعالی بسبب اوسکے دین کو جیسا کہ شروع کیا بسبب ہمارے اور ہمارے سبب سے چھٹائے جاوینگے فتنے سے جیسا کہ چھٹائے گئے شرک سے اور ہمارے سبب سے موافقت کردیگا اللہ تعالی

اونکے دلون مین بعد عداوت فتنے کے جیسا کہ موافقت کردی اونکے دلون مین بعد عداوت شرک کے
اور ہمارے سبب سے ہوجاوینگے بعد عداوت فتنے کے مانند بھائی بند ونکے جیسا کہ ہوگئے بعد عداوت
شرک کے مانند بھائیون کے بیچ دین اپنے کے انتہی خلاصۂ حدیث چار باتین ہین ایک یہ کہ نسب امام مہدی کا
اہل بیت کو پہونچتا ہی دوسری یہ کہ مہدی کے سبب سے دین انتہا کو پہونچیگا یعنی کمال پاویگا تیسری یہ کہ
جیسا کہ ابتدا مین مسلمان حضرت کے سبب سے شرک سے نجات پائے ہین انتہا مین مہدی کے سبب سے
فتنۂ باہم سے نجات پاوینگے چوتھی یہ کہ مہدی کے سبب سے مسلمانون کے دلون سے اختلاف و عداوت فتنون
کی جاکر ایسی موافقت ہوجاویگی کہ مانند بھائیون کے ہوجاوینگے جیسا کہ بعد جانے عداوت شرک کے
ہوگئے تھے اور شیخ متنازع فیہ مین چارون باتین مفقود ہین اسواسطے کہ دلیل اول مین گذر چکا
کہ نسب اونکا اہل بیت کو نہین پہونچتا ہی اور دین نے بھی انکے سبب سے کچھ کمال نہ پایا اسواسطے کہ اِنَّ
الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ دین سے مراد اسلام ہی اور حدیث جبرئیل سے معلوم ہوتا ہی کہ اسلام
کہتے ہین شہادت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور قائم کرنے نماز اور دینے زکوۃ اور روزہ
رمضان اور حج بیت اللہ کو اور اس اسلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے صحابہ و تابعین وغیرہ حامیان
دین محمدی نے بہزار جانفشانی نوسو برس مین مشرق سے مغرب تک پھیلایا تھا شیخ جونپوری نے دعوی
مہدویت کرکے سب کو مشرق سے مغرب تک اپنے عندیے مین کافر ٹھہرایا اور مشارق و مغارب مین سے دین کو
اوٹھادیا اور محنت و سعی ہزار سالہ برباد کردی کہ بجز چند ہندیون کے کہ مسلمین ہند کا بھی سوان حصہ
نہین ہین کسیکو مسلمان نہ سمجھا پس ختم دین بمعنی کمال دین نہوا بلکہ زوال دین ہوا یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا
نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ چنانچہ انکے مہدی بھی اس امر معقول کو سمجھ گئے تھے جیسا
کہ مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ جب شیخ جونپور کو معلوم ہوا کہ امر آلہی ہوتا ہی کہ ہمنے تجکو مہدی موعود کیا
انھون نے عرض کیا کہ اس مدعی کے اظہار سے کیا فائدہ مقصود ہی کیونکہ اب جو شخص ظاہر شریعت محمدی پر
مرتا ہی آتش سے نجات پاتا ہی اور میرے مہدی ہونیکے بعد مجکو جو قبول کریگا فقط وہی مومن رہیگا باقی سب
کافر ہوجاوینگے انتہی دیکھیے اس مہدویت کے لغو بلکہ مضر اسلام ہونے کا خیال خود شیخ موصوف کے ذہن مین
بھی آیا تھا اور یہ اعتراض ایسا معقول تھا کہ انکے دل مین وسوسۂ مہدویت کے ڈالنے والے سے بھی اسکا کچھ جواب
نہ دیا چنانچہ لکھا ہی کہ آٹھ برس تک یہی اعتراض کرتے رہے بعد آٹھ برس کے ایک جواب زبردستی کے

طور پر یہ ہوا کہ قضا جاری ہو چکی اگر مانے گا ماجور ہوگا ورنہ مجبور ہو جائیگا تیسری بات فتنے سے نجات
پانا وہ بھی نہوا بلکہ بدستور سابق اہل اسلام مبتلائے فتن ہین بلکہ انکے سبب سے ایک فتنہ تازہ انکے ہی سبب
بڑھ گیا چوتھی بات عداوت جا کر باہم اتفاق ہو جانا اور حدیث موصوف سے بسبب اتحاد ضمائر کے ثابت
ہوتا ہی کہ جو لوگ شرک سے چھڑائے گئے ہین وہی لوگ فتنے سے چھڑائے جاوینگے اور انھین کے
دلون مین اتحاد و الفت ہو جاوےگی ور وہ سب مسلمان ہین نفقط فرقہ مہدویہ اور ظاہر ہی کہ مسلمانون مین
تالیف قلوب نہوئی بلکہ اختلاف و عداوت انکے قدوم کے وقت سے یوماً فیوماً روبتزاید ہی علاوہ دیکہ خود
انکے مذہب مہدوی مین بھی چوہتر فرقے ہو گئے ہین اور اس قوم کا اعتقاد یہ ہی کہ انکے مہدی نے فرمایا ہی
کہ بندے کے گروہ مین چوہتر فرقے ہونگے ایک ناجی باقی تمام ہالک ہین اور فرقہ ناجیہ وہ ہی کہ جامع اعتقاد
یعنی عقیدۂ خوندمیر پر اعتقاد رکھے چنانچہ انکا شاعر کہتا ہی شعر موعود کے فرمان سون فرقہ تہتر مین
ہلاک ہ ہر اک پہ صد لعنت ٹھہرا اک ستی بزرگ سو معلوم ہوا کہ ان بزرگ کے سبب سے اختلاف و فتنہ
دو چند سے بھی زیادہ ہوا کہ تہتر فرقۂ اسلامیہ کے ایک سو سینتالیس فرقے ہو گئے حدیث ترمذی وغیرہ مین
وارد ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ
مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ
هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ یعنی بتحقیق بنی اسرائیل متفرق ہو گئے بہتر ملت پر
اور میری امت متفرق ہوگی تہتر ملت پر کہ تمام آگ مین جاوینگے سوا ایک ملت کے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ
کون سی ایک ملت ہی یا رسول اللہ فرمایا جس مین مین اور میرے اصحاب ہین انتہی یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ مہدوی
لوگ امت محمدی سے خارج ہین اسواسطے کہ اگر داخل امت ہوتے حضرت فرماتے کہ میری امت ایک سو
سینتالیس ملت پر متفرق ہوگی اور **روایت دوم** کا حاصل یہ ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر
رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھسے یہ پانسو درہم میرے مال کی زکوٰۃ کے آپ لیجیے آپ نے فرمایا کہ تو ہی
انکو اپنے ہمسائے مسلمانون مساکین مین تقسیم کر دے پھر جب ہم اہل بیت مین کا مہدی قائم ہوگا
تقسیم برابر کریگا اور عدل رعیت مین کریگا پس اسکی اطاعت و نافرمانی خدا کی اطاعت و نافرمانی ہوگی
انتہی اب بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ اس سوال کے جواب مین تذکرہ مہدیکو کچھ مناسبت نہین ہے
اور جب تک مہدی کی سلطنت کی طرف اشارہ لیا جاوے جواب نامربوط ہی پس حاصل مقام یہ ہی کہ خروج عشر

حدیث تفرق امتی کی دلالت اس پر کہ مہدوی لوگ امت محمدی سے خارج ہین

وزکوۃ چارپایون چرندہ اور اموال تجارت کی تحصیل کرکے اوسکے مصارف مین خرچ کرنا خلفا و سلاطین اہل اسلام کا کام و عہدہ ہی بمنطوق اس آیت کے کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً اور اسی پر زمانہ نبوت سے آج تک عمل امت اسلامیہ کا چلا آتا ہی پس حضرت امام محمد باقر نے کہ مانند اکثر ائمہ اہل بیت کے کہ سلطنت اور امامت ظاہری نہین رکھتے تھے اس کام سے انکار فرمایا اور ائمہ اہل بیت مین سے مہدی کی طرف اشارہ فرمایا یعنی ہم ائمہ اہل بیت کو بسبب نہونے خلافت و امامت ظاہری کے عہد تحصیل و تقسیم زکوۃ کا نہین ہی البتہ ہم مین امام مہدی کہ امامت ظاہری و باطنی دونون رکھنے ہونگے زکوۃ وغیرہ تحصیل کرینگے اور پھر بالسویہ تقسیم کرینگے اور اس زمانے کے سلاطین چونکہ زکوۃ کو موقع پر صرف نہین کرتے ہین تو آپ مستحقین ہمسایہ پر تقسیم کردے اور یہ گمان نہین ہوسکتا ہی کہ خود امام کو زکوۃ دینا اوس شخص کو منظور ہو اسواسطے کہ ادنی اعلی سب جانتے ہین کہ بنی ہاشم پر زکوۃ لینا حرام ہی اب ثابت ہوا کہ شیخ جونپوری پر امام محمد باقر نے حوالہ نہین کیا ہی اسواسطے کہ یہ بھی بسبب فقدان سلطنت کے عہدہ اخذ زکوۃ کا نہین رکھتے ہین اگر ایسی مطلق لینا درست ہوتا حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ خود ہی لے لیتے پس قسمت بالسویہ سے بھی اشارہ طرف سلطنت و خلافت عامہ کے ہی ورنہ مال خیرات کہ درویشانہ ہاتھ لگے اوسکو چیلون بالکون مین بالسویہ بانٹ کھانا کونسا مقدمہ عظیم الشان تھا کہ اوسکی پیشین گوئی مناسب ہوتی اور ایسی عدل رعیت سے بھی اشارہ طرف حکومت عامہ مسلمین کے ہی کہ تمام بلاد اسلامیہ کا مشرق سے غرب تک حاکم ہوکر عدل و داد پر مستقیم رہنا نہایت امر عظیم الشان ہی کہ دنیا مین گنتی کے لوگ ایسے ہوئے ہین ورنہ چند مرید و طالب پر عدل کرنا کچھ نادرات سے نہین ہی کہ قابل اخبار ہو و ہزارہا بلکہ لاکھا اس صفت کے لوگ اس امت مین گذرے ہین کہ اپنی رعیت خاصہ یعنی اہل و عیال و خادمین و طالبین کے ساتھ بمعاملہ عدل و انصاف بسر بری اوقات کیے ہین جیسا کہ حدیث شریف مین ہی کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ یعنی تم سب اپنے اپنے متعلقات خاص کے نگہبان ہو اور ہر ہر سے اوسکی رعیت کا سوال کیا جاویگا اور روایت سوم کا حاصل یہ ہوا کہ کعب احبار نے فرمایا کہ مین مہدیکو اسفار یعنی کتابون انبیا مین مکتوب پاتا ہون کہ اوسکے حکم مین ظلم و عیب نہوگا اور مصنف سجاوندی نے لکھا کہ ہمارے مہدی سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ہی کہ میرا ذکر کتاب اللہ اور کتب الانبیا مین ہی اور لکھا کہ مشہور ہی کہ اونکے حکم مین ظلم و عیب نہ تھا پہلے امر کا دعوی مہدی نے کیا

اور دوسرے کا مہدویون نے دعوی محض سے اثبات کسی چیز کا نہین ہو سکتا ہی پہلے اوسکو ثابت کرنا چاہیے
کہ کیونکر معلوم ہوا کہ کتب انبیا علیہم السلام مین تمھارا ذکر ہی وہان ذکر امام مہدیکا ہی اور تمھارا مہدی ہونا کہان سے
ثابت ہوا یہ اول نزاع ہی اسیکو اپنی دلیل گردانا مصادرہ علی المطلوب ہی گویا کہ حاصل یہ ہوا کہ میرا مہدی ہونا
اس سے ثابت ہوا کہ میرا ذکر کتب انبیا مین ہی اور کتب انبیا مین میرا ذکر ہونا اس سے ثابت ہوا کہ مین مہدی
ہون کوئی عاقل بھی اس استدلال کو پسند کریگا علاوہ یہ کہ کلام کعب احبار سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اخبار
انبیاے سابقین مین مہدیکا ذکر ہی اور قرآن مین نہین ہی ورنہ ایسے موقع بیان مین اوس سے سکوت کاہیکو
کرتے اور مہدی نے اوسکے خلاف دعوی کیا کہ میرا ذکر کتاب اللہ یعنی قرآن مین اور کتب الانبیا مین بھی
ہی پس دلیل ناقص اور دعوی کامل ہوا اور دوسرے امر یعنی اونکے حکم مین ظلم و عیب نہونے کا دعوی کہ مہدویون
نے کیا ہی وہ بھی دعوی بلا دلیل ہے اور دعوی شہرت کا غلط ہی کہانسے ثابت ہوا کہ تمھارے شیخ کے حکم مین
ظلم و عیب نتھا بلکہ تمھاری کتابون سے ثابت ہوتا ہی کہ اونکا حکم ظلم و عیب سے معمور تھا چنانچہ شرح اسکی
دلیل اخلاق مین آویگی انشاء اللہ تعالی آور **روایت چہارم** کا حاصل یہ ہے کہ علامت پہچاننے
امام مہدی کی یہ ہے کہ صاحب سکینہ و وقار ہونگے اور حلال و حرام کی موافقت رکھتے ہونگے اور لوگ اونکے
طرف حاجت رکھتے ہونگے اور وہ کسیکی طرف حاجتمند نہونگے غرضکہ سکینہ و وقار کا اندازہ معلوم نہوا کہ
کسقدر سکینہ و وقار مہدویت کی علامت ہی کیونکہ مطلق سکینہ و وقار ہر مسلمان مہذب مین ہوتا ہی بلکہ
اکثر اہل دنیا مین بھی ہوتا ہی اسیواسطے تنہا اس علامت کو حارث بن مغیرہ نے معرفت مہدویت
مین کافی نہ جان کر دوبارہ سوال کیا کہ وبای شی یعنی اور کس چیز سے پہچانا فرمایا کہ معرفت حلال
و حرام سے اسکو بھی راوی مذکور نے کافی نہ سمجھا کیونکہ مقدار معرفت معلوم نہوئی اور مطلق معرفت
ہر مجتہد و عالم کو ہوتی ہی اسواسطے سہ بارہ سوال کیا کہ اور کس چیز سے پہچانا فرمایا کہ حاجت ناس سے
پس معلوم ہوا کہ امور ثلثہ علامت مہدویت کے ہین فقط ایک اور شیخ جونپوری مین وہ باتین اخیر کی قطعاً
مفقود ہین اور امر اول مین بھی تردد ہی اسواسطے کہ سیدھی تقریر مناظرہ دینی مین بھڑک جاتے تھے چنانچہ
دلیل دوم مین کچھ مذکور ہو چکا ہی اور مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ بادشاہ نے سید قاضی کو اونکے پاس بھیجا کہ
ہمارے قلعے سے باہر چلے جاؤ میران نے نمانا اور کہا کہ جب حکم خدا کا ہوگا چلا جاؤنگا قاضی نے کہا کہ اطاعت
اولی الامر کی واجب ہی میران نے کہا کہ بادشاہ تیرا ظالم ہی ایسے شخص کو اولی الامر نہین کہتے ہین قاضی نے کہا

کہ اگر کوئی شخص اپنے ملک مین جاندیو سے کیا کیا چاہیے میران نے کہا کہ ممالک سلوک کی ملک وراثت
نہین ہین قاضی نے کہا کیا آپ کسیکی زبردستی پگڑی چھین لینگے میران نے سر مجلس قاضی غریب کی
پگڑی اوسکے سر سے اوتار کر اپنے زانو پر رکھ لی اور کہا کہ پگڑی چھین لینا اسکو کہتے ہین ہم نے کسکی جاگیر
چھینی ہی کہ تو ایسا نالائق سخن زبان پر لاتا ہی قاضی غریب نے جا کر یہ اپنی ذلت اور اونکی شدت بادشاہ سے
عرض کی بادشاہ نے اس حرکت سے آشفتہ خاطر ہو کر ایک لشکر واسطے انتقام و اخراج کے روانہ کیا
لیکن دریا خان نے کہ مدار المہام اوس سلطنت کا تھا بادشاہ کی فہمایش کرکے لشکر واپس کروایا انتہی
مختصر آب نصاف کیا چاہیے کہ سر مجلس اسقدر معزز صاحب خدمت شرع کی دستار اوتار لینا اور اوسکو سر
ننگا کر دینا کہ ایسا سکینہ و وقار کہلاتا ہی کہ ہین صاحب سکینہ و وقار میاں جی اور مناظرے مین کیسی ہتک
حرمت اور آبروریزی نہین کرتے ہین بات کا جواب بات سے ہوتا ہی نہ ہاتھ سے البتہ حاکم سند دریا دل تھا
کہ باوجود دیکھنے ایسی حرکات کے قدرت انتقام رکھتے ہوئے کسقدر سکینہ و وقار کو کار فرمایا حالانکہ اوسکو بمنطوق
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اور بمنطوق وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ
مِّثْلُهَا کے انتقام پہونچ سکتا تھا لیکن اوسنے سکینہ و وقار کو کار فرمایا اور اسپر عمل کیا کہ فَمَنْ عَفَا
وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اور حال امر دوم یعنی معرفت حلال و حرام کا یہ تھا کہ باوجود دعوا امامت مہدیت کے
امامت جماعت کے حلال و حرام بھی نجانتے تھے اسواسطے کہ اپنی مہدیت کے منکر کو کافر بلکہ اکفر جانتے تھے
اور نماز جمعہ و عیدین مین اونکے پیچھے اقتدا کرتے تھے چنانچہ انصاف نامے کے باب سوم مین موجود ہی
پس معلوم ہوا کہ اسقدر بھی معلوم نتھا کہ اگر یہ لوگ مسلمان ہین تو انکو کافر کہنا حرام ہی اور اگر کافر ہین
تو اونکے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہی یہان اسقدر کافی ہی باقی گفتگو دلیل اخلاق مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور حال
امر سوم یعنی حاجتمند ہونا آدمیونکا طرف مہدی کے اور حاجتمند نہونا مہدی کا طرف کسی کے
یہ بات شیخ جونپوری مین مفقود تھی اسواسطے کہ سوال نکرنے سے حاجتمندی دفع نہین ہوتی ہی سوال
نکرنا اور بات ہی اور حاجتمندی اور بات ہی چنانچہ حدیث شریف مین ہی کہ ایک شخص نے ایک کپڑا حضرت
رسالت مین پیشکش کیا حضرت نے اوسکو لیا محتاجا الیہا یعنی اس حال مین کہ محتاج تھے طرف
اوس کپڑے کے حالانکہ سوال نکرتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ مین یہ قصہ مذکور ہی اور ظاہر ہی کہ
شیخ جونپوری ہمیشہ محتاج ہر چیز کے رہتے تھے خصوصا ملک سند مین کہ مطلع الولایت مین لکھا ہی

زبان محض بواسطہ فقر کے جو اسی مرید انکا مرگیا فقر و فاقہ و حاجتمندی سب ایک چیز ہی جیسا کہ فقیر و مفتاق و محتاج ایک ہی اور آدمیونکو انکی طرف کیا حاجت تھی اگر ہوتی اپنے اپنے ملکونسے کیون اخراج کرتے محتاج محتاج الیہ کی خواہش کرتا ہی یا اوسکو دور کرتا ہی پس ثابت ہوا کہ لوگ انسے مستغنی تھے اور اونکو لوگونسے حاجت تھی بلکہ دین مین بھی دوسرون کے محتاج تھے چنانچہ انصاف نامے کے تیرھوین باب مین لکھا ہی کہ انکے مہدی نے فرمایا کہ نماز کی سنتین جو مجھسے ادا نہین ہوتی ہین مجھکو بتلا دیو بعد چند روز کے میان لاڈ شاہ جیو نے بتلایا کہ کتب فقہ سے تحقیق ہوا ہی کہ رسول علیہ السلام سنت ظہر کی قبل فریضہ و بعد فریضہ باہر آکر ادا فرماتے تھے میران نے کہا کہ اب بندہ بھی باہر آکر پڑھا کریگا پس ثابت ہوا کہ علامات مذکورہ روایت چہارم شیخ جونپوری مین بالکل مفقود ہین اور **روایت پنجم** کا حاصل یہ ہی کہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے قسم کھا کر فرمایا کہ ان دونون یعنی حسنؓ و حسینؓ کی نسل سے مہدی اس امت کا ہی جسوقت کہ دنیا مین ہرج مرج ہوگا اور فتنے ظاہر ہونگے اور راہین بند ہو جاوینگی اور ایک دوسرے کو لوٹے گا پس بڑا چھوٹے پر رحم کرتا ہوگا اور نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کرتا ہوگا پس قائم کریگا اللہ تعالی ان دونون سے ایسے شخص کو فتح کریگا قلعون گمراہی کو اور دلون غلاف دار کو قائم کریگا دین کو آخر زمانے مین جیسا کہ قائم کیا مینے اوسکو اول زمانے مین انتہی صاحب سراج الابصار نے اس حدیث کو اپنے مہدی پر منطبق کرنے کے واسطے حصون الضلالت بمعنی قلوب غلف کے لیا اور عطف تفسیری مقرر کیا تا کہ مطلب یہ ٹھہرے کہ مہدی قلعون حقیقی کو فتح نکرینگے بلکہ فقط دلونکو گمراہی کے اپنے فیض سے فتح کر کے اپنے عدل سے بھر دیوینگے اور کہا کہ یہی معنی ہین اس حدیث کے بھی کہ یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما یعنی بھر دیگا مہدی زمین کو عدل و انصاف سے جیسا کہ بھری گئی ہی جور و ستم سے اور اس مراد خلاف ظاہر پر قرینہ ٹھہرایا حدیث امام احمد بن حنبل کو کہ ویملأ اللہ قلوب امۃ محمد غنی و یسعہم عدلہ یعنی اور بھر دیگا اللہ تعالی دلون امت محمد کو غنا سے اور شامل ہوگا امت کو عدل مہدی کا انتہی جواب اسکا یہ ہی کہ دونون روایتون مین صاحب سراج الابصار نے تحریف کیا ہی بایں طور کہ روایت ابو نعیم کے آخر کا فقرہ اس تاویل کو رد کرتا تھا حذف کر دیا اور روایت امام احمد کا ماقبل و مابعد کہ اس تاویل کی تخریب اور انکے مہدی کی صراحۃً تکذیب کرتا تھا تمام حذف کر دیا تاویل و توجیہ خلاف ظاہر احادیث و قرآن مین کرنا اور معنی ظاہری سے انکار کرنا مذہب فرقۂ باطنیہ کا ہی مہدوی لوگ جو باطنی

ف دونون روایتون مین صاحب سراج الابصار نے تحریف کی

بولتے ہین کہ نصوص ظاہر پر محمول ہین تاکہ فرقۂ باطنیہ مین داخل نہو جاوین اور پھر معانی ظاہریہ سے انکار کرتے
ہین اور ایسی تاویلات باطنیہ مخالف ظاہر کلام کے کرتے ہین کہ فرقۂ باطنیہ بھی پشیمان و حیران ہوجاتے
ہین دستور تمام جہان کا یہ ہی کہ ایک آیت کے معنی دوسری آیت سے اور ایک حدیث کے معنی دوسری حدیث
سے سمجھتے ہین کیونکہ خود متکلم سے بڑھکر کوئی مبین مراد کلام نہین ہوتا ہی چہ جائیکہ ادھی حدیث مین
اوسی روایت و سند سے ایک کلام مبین دوسرے کلام کا موجود ہووے اور اوسکو نکال ڈالنا اور خلاف اوسکے
محض اپنی رائے سے ایک معنی ٹھہرانا سخت جرم و خیانت ہی اسیکو تغییر کرنا اور تحریف معنوی کہتے ہین
اور یہی عادت اہل کتاب کی تھی کہ توریت و انجیل کی بعضی آیت کو دستاویز ٹھہراتے تھے اور بعضی سے
روگردان ہوتے تھے کہ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اسد تعالی اونکو فرماتا ہی اَفَتُؤْمِنُوْنَ
بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ ۝ علماے مہدویہ کو چاہیے کہ اپنے حرکات کو علماے اہل کتاب کے حرکات سے ازراہ انصاف ملاکر دیکھنا
کہ کسقدر طابق النعل بالنعل ہین پس چاہیے کہ اس حرکات سے توبہ کرنا ورنہ اوسی وعید شدید کے کہ اونکے
حق مین مذکور ہوا امیدوار رہنا اور اوس وعید کا جزاے عاجل یعنی خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خود اونپر نازل
ہوچکا ہی کہ ہمیشہ طرد و ضرب و اخراج کے تختۂ مشق بنتے ہین اور کبھی انجام و مآل الظفر و النصر انجام
نہین پاتا ہی پس جزاے آجل اشد العذاب اخروی کے بھی متوقع رہنا اللّٰهم منزل الکتاب اہدہم
سبیل من اناب القصہ فقرہ کہ آخر حدیث ابو نعیم سے حذف کردیا وہ یہ ہی ویملأ الدنیا عدلا
کما ملئت جورا یعنی بھردیگا امام مہدی دنیا کو عدل سے جیسا کہ بھری گئی ہوگی ظلم سے آب بچشم
انصاف دیکھنا چاہیے کہ بغیر قلعہ اور ممالک فتح کرنیکے دنیا عدل سے کیونکر بھر سکتے ہین پس کہنا کہ قلعے
بالکل فتح نہونگے بلکہ قلعون سے بھی مراد قلوب ہین نہایت تحریف ہی ہر عاقل جانتا ہی کہ دنیا کو عدل
سے بھر دینا اوس سے تمام یا اکثر مراد لیے بغیر کلام درست نہین ہوتا ہی اگر دنیا مین سے چند آدمیون کو
عدل سے بھر دیا کہ وہ تمام اہل دنیا کا لاکھوان حصہ بھی نہین ہین کیونکر صادق آتا ہی کہ دنیا کو عدل سے
بھر دیا اور تشبیہ کسطرح درست ہوتی ہی کہ جیسا کہ بھری گئی تھی ظلم سے ظاہر ہی کہ ظلم سے تمام یا اکثر

بھری تھی اوسی موافق عدل سے بھی بھر نا تاکہ تشبیہ برابر آوے اور روایت امام احمد بن حنبل کی سالم ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابشرکم بالمہدی رجل من قریش من عترتی یبعث فی امتی علی اختلاف من الناس وزلازل فیملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما ویرضی عنه ساکن السماء وساکن الارض ویقسم المال صحاحا بالسویة بین الناس ویملأ قلوب امة محمد غنی ویسعهم عدله حتی انه یامر منادیا فینادی من له حاجة الی فما یاتیه احد الا رجل واحد یاتیه یسئله فیقول ائت السادن حتی یعطیک فیاتیه انا رسول المہدی الیک لتعطینی مالا فیقول احث فیحثی ولا یستطیع ان یحمله فیلقی حتی یکون قدر ما یستطیع ان یحمله فیخرج به فیندم فیقول انا کنت اجشع امة محمد نفسا کلهم دعی الی هذا المال فترکه غیری فیرده علیه فیقول انا لا نقبل شیئا اعطیناه فیلبث فی ذلک ستا او سبعا او ثمانیا او تسع سنین ولا خیر فی العیش بعده فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت ہو تمکو ساتھ مہدی کے کہ ایک مرد ہے قریش سے اولاد میری سے اوٹھایا جاویگا امت میری مین وقت اختلاف آدمیون کے اور زلزلون کے پس بھر دیگا زمین کو عدل و انصاف سے جیسا کہ بھری گئی ظلم وستم سے اور راضی ہونگے اوس سے رہنے والے آسمان کے اور رہنے والے زمین کے اور تقسیم کریگا مال کو صحاح برابر آدمیون مین اور بھر دیگا دلون امت محمد کو غنا سے اور شامل ہوگا اونکو عدل اوسکا یہان تک کہ وہ حکم کریگا ایک منادی کو پس ندا کریگا کس شخص کو حاجت ہے طرف میرے پس نہ آویگا اوسکے پاس کوئی مگر ایک مرد کہ امام موصوف کے پاس آکر سوال کریگا پس کہین گے کہ جا خادم کے پاس تا کہ دیوے تجھکو پس آویگا اوسکے پاس کہ مین بھیجا ہوا مہدی کا ہون تیری طرف تا کہ دیوے تو مجھکو مال پس کہے گا کہ بھر لے پھر بھریگا اور نہ اوٹھا سکے گا پس ڈالدیگا یہان تک کہ رہ جاویگا بقدر طاقت اوٹھانے کے پھر لے کر نکلے گا پس نادم ہوگا پس کہے گا کہ میرا نفس سب امت محمد سے زیادہ حریص ہے کہ سب بلائے گئے طرف اس مال کے پس سب نے چھوڑا اوسکو سوا میرے پھر پھیرے گا اوسکو مہدی پر پس کہینگے کہ ہم نہین لیتے ہین جس چیز کو کہ دیتے ہین پس ٹھہریگا امام اس حال مین چھہ برس یا سات یا آٹھ یا نو برس اور نہین خیر ہے حیات مین بعد اوسکے انتہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ صاحب سراج الابصار کسقدر نا انصاف ومتعصب شخص ہے کہ اس تمام کلام سے موتہہ چھپالیا اور بیچ کے دو فقرونکو ادھر اوٹھا لیا کہ بھر دیگا

دلون امت محمد کو غنا سے اور شامل ہوگا ونکو عدل اوسکا اور اس سے غنا ند اور عدل درویشانہ مراد لیا
اور ہرگز سیاق وسباق کلام کو نہ دیکھا کہ ما قبل مین تقسیم مال کا ذکر ہے کہ دال ہے کہ غنا بسبب اسی تقسیم کے حاصل
ہوئی ہے اور بعد اوسکے قصہ منادی کا مذکور ہے کہ واسطے دینے مال کے ندا کریگا اور لوگ قبول نکرینگے
کیونکہ تقسیمات سابقہ سے غنی وآسودہ ہو چکے ہونگے اور پھر قطع نظر اس سے اگر بالفرض غنا سے
غنا قلبی بھی مراد ہے اسی حدیث مین جو دوسرے امور مذکور ہین وہ تمہارے مہدی مین کہان ہین عمر محمد سے
ہونا کب ثابت ہوا دلیل اول مین اوسکا بیان ہو چکا اور اختلاف وزلزلون کے وقت مین اوتمہارے
مقصود یہ کہ اونکے سبب سے وہ اختلاف وزلزلے موقوف ہو جاوین اختلاف موقوف نہوا اور زلزلے
کہان تھے اور زمین کو عدل وانصاف سے کہان بھرا اور زمین کے رہنے والے اونسے کب راضی ہوئے
بلکہ ہر زمین والا اپنی زمین سے نکالتا رہا پس آسمان والون کو اسی پر قیاس کیجیے شعر تو کار زمین را
نکو ساختی + کہ بر آسمان نیز پرداختی + اور منادی نے واسطے عطا کے کب ندا کیا کہ کوئی شخص بسبب
غنا کے طالب نہوا سوا ایک کے اور یہ کیا عادت ہے کہ بیچ مین سے ایک بات لے لینا اور باقی سب چھوڑ دینا

روایت ششم کا حاصل یہ ہے کہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سیرت مہدی یہ ہوگی کہ ما قبل
کے بدعات کو ڈھا دیگا جیسا کہ رسول خدا نے کیا اور اسلام کو از سر نو تازہ کر دیگا صاحب سراج الابصار
نے کہا کہ بدعات اور خطا ان مجتہدین کو عملیات واعتقادیات مین ڈھا دے گا اور حاکم ہوگا درمیان
مذاہب کے انتہی ڈھانے بدعات سے مراد یہ ہے کہ بدعات مروجہ اہل اسلام کو موقوف ونابود کر دیگا تا کہ اسلام
از سر نو تازہ ہو کر مانند زمانہ نبوت کے سنت محض بے آمیزش بدعت ہو جاوے اور یہ امر شیخ جونپوری سے
وقوع مین نہ آیا اور یہ مراد نہین ہے کہ ترک بدعات کا زبانی امر کرین یا اپنے چند مریدون پر اوسکو جاری کرین
اسمین مہدی کی کیا خصوصیت ہے تمام علمائے دیندار ایسی کرتے ہین اور خطائے مجتہدین کے حکم بننے کے
واسطے بہت بڑا علم چاہیے کہ تمام اجتہادیات مجتہدین کے ماخذ استنباط کو پہچاننا پھر طرق استنباط
کو پہچاننا پھر ماخذ کے مراتب صحت وسقم کو جاننا اور استنباط صحیح کو غیر صحیح سے تمیز کرنا اور تمام شرائط
اجتہاد کے حاصل کرنا یہ کام ایسے شخص کا نہین ہے کہ لوگون سے کہے کہ نماز کی سنتین مجکو تبلا دیا کرو
یا جماعت نماز کے شرائط نہ پہچانے جیسا کہ روایت چہارم مین مذکور ہو چکا اور آیات قرآنی کے معنی
غلط کرے جیسا کہ اس تمام کتاب مین اوسکا بیان ذکر ہے اور ایسے مقدمات مین دعوی کشف خلاف عقل

ونقل لاطائل محض ہی پس مہدویونکو ضرور ہی کہ ثابت کریوین کہ مسائل اجتہادیہ کتنے ہین اور اونمین انکے مہدی نے کیا حکم کیا ہی کس کس کو خطا ٹھہرایا ہی اور دلیل تخطیہ ہر مسئلے کی بیان کرین اور بغیر اس اثبات کے لاف زنی کچھہ کام نہین آتی ہے اور یہ ولایت ہفتم کا حاصل ہے کہ جناب تضوی فرماتے ہین کہ مہدی کسی بدعت کو بغیر زائل کیے نچھوڑیگا اور کسی سنت کو بغیر قائم کیے نچھوڑیگا صاحب سراج الابصار نے کہا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ آپ عمل کریگا اور دوسرون کو امر کریگا جیسا کہ شیخ سعدی نے کہا ہی شعر پیغمبری کہ ناکردہ قرآن درست ٭ کتبخانہ چند ملت بشست یہان اگرچہ گفتگو کی گنجایش بہت تھی لیکن قصہ مختصر کیا گیا اسواسطے کہ تمہاری تقریر کے موافق بھی یہ روایت تمہارے مہدی پر صادق نہین ہے اسواسطے کہ وہ تارک سنت و آمر و عامل بدعت تھے اسواسطے کہ جہاد کہ بڑی سنت اور عمدہ سیر حضرت رسالت ہی اوس پر جب سے مہدی ہوئے کبھی عمل نکیا اور زیارت قبر مطہر حضرت رسالت کہ سنت قولی ہے اور نہایت موکد ہی اوسکو ترک کیا اور اوسکے ضمن مین بہت سی سنتین ترک ہوئین مثلاً قبا کو جانا اور مسجد نبوی مین نماز پڑھنا اور شہدائے احد اہل بقیع کی زیارت کو جانا سوا اوسکے اور بہت سے مشاہد نبویہ کہ تمام امت اونسے اتباعاً مشرف ہوتی ہی اور صحابہ سے آج تک سب اون مواقع و مشاہد پر اتباع آنحضرت کی کرتے رہے ہین بالکلیہ ان بزرگوار نے ترک کیے اور بدعات کے زائل کرنیکے بدلے تازہ تازہ بدعات اختراع و ایجاد کین کہ گویا ایک شریعت تازہ تراشی یعنی ایک فرض تازہ نکالے کہ پانچ نماز کے سوا ایک چھٹی نماز فرض ٹھہرائی اور زکوٰۃ کے سوا ایک عشر نیا ایجاد کیا کہ دلیل اخلاق اور بحث تسنو مین اوسکی تفصیل آویگی انشاء اللہ تعالیٰ یہ روایات کہ معتبر تھین اسکا جواب بفضلہ تعالیٰ بخوبی ہو چکا اور دوسری روایات کہ اونکی دوسری کتابون مین مذکور ہین اکثر اغالیط و موضوعات اور دلائل بے معنی اور تطویلات بیجا ہین اونسے اعراض کیا گیا اب دل چاہتا ہی کہ خود آنکے پیر و مرشد کے تقریرات کو جو وقت مباحثۂ مہدیت کے سرزد ہوئے ہین گزارش کرون تاکہ سامعین باانصاف خود بدولت کی بزرگیان اور خوش بیانیان سنکر زیادہ تر محظوظ ہووین

دلیل نشانزدہم مباحثۂ شیخ جونپوری کہ بذات خود متصدی اثبات مہدیت ہوکر خلائق سے متکلمانہ مباحثہ و گفتگو کی ہی اور داد سخنوری و تیز زبانی کی دی ہی مگر اصل مطلب نہین ہی باقی سب کچھہ ہے یہ قصہ بتفصیل مطلع الولایت مین لکھا ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ جب انکے مہدی ملک خراسان کے شہر فراہ مین پہونچے وہان کے علما خبر دعوی مہدیت کی سنکر ایک سال تک مباحثہ کرتے رہے جب سب عاجز ہو گئے وہان کے حاکم امیر ذوالنون نے تمام ماجرا بادشاہ خراسان میرزا حسین کی خدمت مین دار السلطنت ہرات کو لکھکر روانہ کیا بادشاہ مذکور نے اپنے ملک مین سے چار عالم یعنی ملا علی فیاضی اور ملا محمد شروانی

[illegible]

اور ملا علی گل اور ملا مخدوم کو انتخاب کر کے تمام کتابین اپنے کتب خانے اور تمام شہر کے علما کے کتب خانونکی مع
ایک جماعت کے انکے حوالے کین ان سب نے بکمال جانفشانی دو مہینے تک دن رات تمام کتابونکو اولٹ پلٹ
کر کے چار سوال انتخاب کر کے چارون عالم چار سو سوار کے ساتھ فراہ کو روانہ ہو بعد پہونچنے مقام مذکور کے
میران کی خدمت مین آکر سوال شروع کیے **سوال اول** تم اپنے تئین مہدی موعود کہتے ہو کس دلیل سے
کہتے ہو اور کہان سے کہتے ہو **جواب** بندہ نہین کہتا ہی فرمان حق تعالے کا ہوتا ہی کہ ای سید محمد تو مہدی
موعود ہی **سوال دوم** تم کونسا مذہب رکھتے ہو **جواب** ہم مذہب مصطفے رکھتے ہین کسی مذہب کے مقید
نہین ہین **سوال سوم** تم کس تفسیر سے بیان کرتے ہو **جواب** ہم مراد اللہ بیان کرتے ہین اور جو تفسیر وغیرہ
کہ اس بندے کے بیان کے موافق ہووے وہ صحیح ہی ورنہ غلط ہی **سوال چہارم** کہ تمام امت مین محال ہے
پیش لاکر پوچھے کہ تم دعوی رویت الہی کا کرتے ہو اور تم خلق کو اوسکی طرف دعوت کرتے ہو **جواب** میران نے آیات
قرآنی فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا اور وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ
أَعْمَىٰ اور أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ اور أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ اور لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ
الْأَبْصَارَ اور لَنْ تَرَانِي وغیرہ سے رویت دار دنیا مین ثابت کر کے پوچھا کہ قاضی بچند گواہ قاضی حکم فرمائے کہا کہ بدو گواہ
معتبر میران نے کہا کہ ایک ہم دوسرے مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہین رویت حق کی اور سید ہاتھ کے طرف اشارہ کر
کہا کہ دیکھو حاضر ہین جو چاہو سو پوچھ لیو ملا علی فیاضی بار بار کہتا تھا کہ ای میر ہمکو تمہین ایک گواہ بس ہو جب اشکال
حل ہو چکے تصدیق کر کے برخاست کی جب اپنے مقام پر آئے تینون عالمون نے ملا علی فیاضی سے کہا کہ ہمکو تو بغیر مشورے
تمہارے بادشاہ کی طرف سے سخن کرنیکا حکم نتھا تمنے وقت اشارے میران کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیون نہ پوچھ
لیا تا کہ حضرت کی آواز سے ہم مشرف ہو جاتے ملا علی نے کہا کہ مینے یہ خیال کیا کہ جب روح مطہر قالب سے مرکب
تھی اوسوقت کا کلام علمائے جہان نے نوسو برس مین حل نکیا ہی اب کہ آمیزش اشباح سے مبرا ہی اگر ہم کلام
کی مراد کو نہ پہونچکر کچھ اشکال لاوین خلل عظیم واقع ہو گا اسواسطے فقط میری گواہی پر مین نے اکتفا کیا
اور شواہد الولایت مین لکھا ہی کہ دو طرف اشارہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابراہیم علیہ السلام دو گواہ
حاضر ہین پوچھ لیو اور جواب ملا علی مین یون لکھا ہی کہ مقلد کو سخن مخبر صادق کا کافی ہی گر ہم امتی تھے پر ہمکو
حاجت پوچھنے کی نہ تھی اوسوقت اپنی مراد کو پہونچے اور محمد رسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ کو دیکھتے شکر
خدا کا بجا لائے کہ نہ پوچھے جو لوگ کہ اونکے حضور مین تھے وہ مراد کلام کو نہ پائے ہین ایک مقام ارطح ہین

نہ معلوم کہ بعد پوچھنے کے ہم کیا سمجھتے **جواب** اس مقام میں چند اشکال ہیں **اشکال اول** یہ کہ ایک
برس تک علمائے خراہ مباحثہ کرتے رہے پھر دو مہینے تک علمائے ہرات ان سوالات اربعہ کو کتابوں سے انتخاب کرتے
رہے یہ چودہ مہینے ہوتے ہیں پھر مطلع الولایت میں لکھتا ہے کہ بعد اس سوال و جواب کے علمائے ہرات تصدیق
مہدویت کی کرکے ملا علی یہیں صحبت میں رہا اور تین شخص بادشاہ کے پاس گئے بادشاہ نے اونکی بانی
سب کیفیت سنکر مصدق بنکر زیارت شیخ کے واسطے کوچ کیا لیکن بعد دس منزل کے راہ میں بسبب
ضعف پیری کے مر گیا اور شواہد الولایت میں لکھا ہے کہ راہ سے قریب سبزوار کے خبر موت شیخ جونپوری کی
سنکر پھر گیا لیکن بادشاہ اور شیخ الاسلام وغیرہ علمائے ہرات و فراہ اور اکثر خلائق اوس عصر نے تصدیق مہدویت
کی غرضکہ یہ مدت آنے جانے علما اور آنے بادشاہ کے چودہ مہینوں پر اور اضافہ ہوئی حالانکہ کل قیام
شیخ موصوف کا فراہ میں نو مہینے ہی جیسا کہ تمام کتب مہدویہ سے ثابت ہی چنانچہ باب دوم میں مذکور ہو چکا بلکہ نو مہینے
میں اتنے مہینے کیونکر داخل ہو گئے **دوم** یہ کہ سرزمین ہندمیں کہ چند غربا و رعایا معتقد ہوئے اور سلاطین و حکام
ہمیشہ نکال کرتے رہے جب پر اب تک مذہب و اہل مذہب موجود ہیں اور خراسان میں اگر بادشاہ و علما و رعایا
مصدق ہو لئے تھے چاہیے تھا کہ وہاں یہاں سے زیادہ یہ مذہب باقی ہوتا کیونکہ الملک و الدین توامان و الناس
علیٰ دین ملوکہم قول مشہور ہی اور ایسی دستور ہی کہ جس ملک کا بادشاہ و حکام جس مذہب کو قبول کرتے ہیں
رعایا بھی اوسپر قدم رکھتے ہیں اور اوس بلاد میں وہ مذہب مدت تک رسوخ پاتا ہی اور فروغ پکڑتا ہی حالانکہ اوس ملک میں
مذہب مہدویت کا کوئی نام بھی نہیں جانتا ہی اور قبر شیخ موصوف کو اسقدر جانتے ہیں کہ ایک ہندی سید
کی یہ قبر ہی اور یہ بھی کسیکو نہیں معلوم ہی کہ ان بزرگ نے دعوی مہدویت کا کیا تھا یا مذہب مہدیوں کا
کیسا ہوتا ہی اور کہاں ہی اور نہ کسی تاریخ عجم میں مذکور ہی کہ سلطان میرزا حسین او امیر ذوالنون و علمائے
خراسان نے تصدیق کی تھی حالانکہ ہند و گجرات کی تاریخ میں باوجودیکہ بجز چند رعایا کے کوئی حاکم و امیر یا مصدق
نہوا تھا قصہ انکے رواج و اخراج کا مسطور ہی **سوم** یہ کہ یہ چار سوال اس قابل تھے کہ تمام علمائے ہرات دو مہینے
کی دردسری کرکے انتخاب کریں کیا باوجود اسقدر ورق گردانی کے اونکے دلوں پر پردہ پڑ گیا تھا کہ تمام علامات
و خصائص مہدی کہ احادیث صحاح میں ہیں کو یہیں بھول گئے اور چار باتیں ایسی لیکر چلے کہ ہر شخص بول
سکتا ہی کہ میں ایسا ہوں کہ کسی مذہب کا مقید نہیں ہوں اور جو تفسیر میرے موافق ہو سو صحیح ہو جاتی ہی سب غلط
ہی اور میں امر الٰہی سے دعوی کرتا ہوں اور میری بات پر گواہ محمد رسول اللہ ہیں یہ سب دعوے بلا دلیل ہیں

ان دعونکو مہدویت کی دلیل ٹھہرائی اور سیدھی راہ کیسیکی سمجھ مین آئی **چہارم** یہ کہ سوال و جواب اول ایسا ہی
کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان اسواسطے کہ مہدی موعود بلا امر الٰہی نہین ہوتا ہی پس جبکہ مہدی موعود
ہونیپر دلیل پوچھی حقیقت مین مہدی بامر الٰہی ہونیپر دلیل پوچھی اوسکا جواب دیا کہ مین مہدی بامر الٰہی ہون
یعنی سوال دلیل کے جواب مین عین دعوے کا اعادہ کردیا اگر کوئی ادنی سمجھ والا بھی ایسی گفتگو کرے لوگ
ہنسینگے چہ جا کہ مہدویت کا مدعی ایسی تقریر کرے اور علماء خراسانی بآسانی راضی ہوجاوین **پنجم**
یہ کہ سوال دوم کا جواب بھی ایک دعوی محض ہی فقط ترک تقلید سے اگر کوئی مہدی ہوجاوے تو ہزارون لامذہب
کہ مقید کسی مذہب کے نہین ہین مہدی ہوجاوین ترک تقلید کیواسطے ایک مقام علمی ہی جبتک وہ مقام ثابت
نکرین ترک تقلید حرام ہی اور وہ مقام علمی خود اونکی بعل چال سے معلوم ہوتا ہی پس فقط دعوی کیا کام آتا ہی
مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید **ششم** یہ کہ سوال سوم کا جواب بھی دعوی محض ہی اور بدتر از دعوی
اسواسطے کہ تفاسیر علماء نے اپنے ہوائے نفس سے نہین لکھی ہین تفسیر بالرائے گناہ سخت ہی مدار تفسیر کا روایت پر ہی جو روایا
صحیحہ ثابت ہوا ہی کہ فلانی آیت کی مراد حضرت رسالت پناہ نے کہ جن پر یہ قرآن اوترا ہی اسطرح بیان فرمائی
ہی اوسکو مفسرین نے نقل کیا ہی اور بعضی جا معنی ایک آیت کے دوسری آیت سے سمجھے گئے ہین پس وہ
تفسیر خود حضرت رب العزت کیطرف سے ہوئی اب کہنا کہ جو تفسیر بندے کے بیان کے موافق ہو وہ صحیح ہی
باقی غلط ایسا کہنا ہوا کہ خدا و رسول جو معنی کہ بندے کے بیان کے موافق بیان کرین وہ صحیح ہین اور اگر بندیکے
مخالف بیان کرین وہ غلط ہین استغفر اللہ العظیم کوئی مسلمان بھی ایسا سخن زبان پر لاتا ہی اور پھر یہ دعوی
کہ مین خدا کی مراد بیان کرتا ہون کہانسے ثابت ہوا کہ تم خدا کی مراد بیان کرتے ہو **ہفتم** یہ کہ صاحب
مطلع الولایت سوال چہارم مین خود لکھتا ہی کہ رویت دنیاوی تمام امت مین محال ہی جب تمام امت کے
نزدیک محال ہوئی امت کا اجماع ہوا اوسکے بطلان پر اور اجماع دلیل قطعی ہی خصوصا اجماع صحابہ
کہ تمام امت مین وہ بھی داخل ہین انکے مہدی کے نزدیک اوسکا منکر کافر ہوتا ہی پس لازم آیا کہ رویت
دنیاوی کے محال قطعی ہونے کے بھی قائل ہین اور اوسکے ممکن بلکہ موجود ہونیکے بھی قائل ہین عجب تقریر ہی قدرت
فہم ہی **اشکال ہشتم** یہ کہ میران نے دعوی رویت پر دو گواہ ٹھہرائے ایک آپ اور ایک نسبت حضرت
رسالت پناہ کی طرف کی اور یہ نہ سمجھے کہ آپ اس دعوے مین مدعی ہین گواہ کیونکر ہو سکتے ہین یہ خطا صریح ہی
ایسی موٹی بات بھی نہ سمجھے آخر کو صاحب شواہد الولایت نے کہ اوسکی تصنیف مطلع الولایت سے متاخر ہی

اسی قباحت کے بند وبست کے واسطے حضرت ابراہیم کا نام بڑھا کر دو گواہ کر دیے معلوم ہوا کہ جیسا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام پر افترا ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی افترا ہی کیونکہ ان حضرات کا نہ کلام کسی نے سنا
اور نہ انکو کسی نے اوس مجلس مین دیکھا کلام سننے کے خود ملا علی وغیرہ ملایان ہمراہی مقر ہین اور نہ دیکھنا کچھ
خود ملا علی کے قول سے ثابت ہوتا ہی کہ شواہد الولایت کی عبارت مین مذکور ہوا کہ ملا علی نے جواب دیا کہ اگر ہم
اس تبے پر ہوتے حاجت پوچھنے کی نتھی اوسیوقت اپنی مراد کو پہونچتے اور محمد رسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ کو
دیکھتے الخ پس معلوم ہوا کہ میران نے فقط ایک اشارہ ہوائی کیا کہ نہ وہان کوئی نظر پڑا اور نہ کسیکی آواز
سنا گیا پس گواہی ہرگز ثابت نہوئی اور فقط میران کا دعوی محض بے دلیل و شاہد رہگیا اشکال نہم آیات
مذکورۃ الصدر کہ میران نے اثبات رویت دنیاوی کیواسطے نقل کیے ہین ہرگز اونسے رویت دنیوی پر استدلال
نہین ہوسکتا ہی کیونکہ آیت اول فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ
بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا کے معنی یہ ہین پھر جو شخص امید رکھتا ہو اپنے رب سے ملنے کی پس چاہیے کہ کرے نیک کام
اور نہ شریک کرے اپنے رب کی عبادت مین کسیکو مراد لقاے رب سے رجوع طرف اللہ تعالی کے دار آخرت مین
کہ تمام اعمال و عبادات اوسیدن کیواسطے ہین یا دیدار خداوند عالم کا اوس عالم مین کہ اوس سے بہتر کوئی نعمت نہین ہے
اور آیت دوم وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا کے معنی یہ ہین کہ اور جو
کوئی رہا اس جہان مین اندھا سو وہ پچھلے جہان مین اندھا ہی اور زیادہ دور پڑا راہ سے حضرت عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہین کہ ما قبل مین جو نعمتین اس جہان کی ربکم الذی یزجی سے تفصیلا
تک مذکور ہین جو شخص اون نعمتون باوجودیکہ معاینہ کرتا ہی اندھا رہا وہ شخص امر آخرت مین کہ اوسکا معاینہ
نہین کیا ہی اور دیکھا نہین ہی اندھا او رگمراہ تر ہی اور یہ معنی نظم قرآنی سے نہایت مناسب ہین کیونکہ بعد
ذکر ان نعمتون کے ذکر آخرت کا فرمایا اس آیت مین کہ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ
كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا یعنی جسدن ہم بلاوینگے ہر
فرقے کو ساتھ اونکے سردار کے پھر جسکو ملا اوسکا نامہ اعمال اوسکے سیدھے ہاتھ مین سو وہ لوگ پڑھینگے اپنا نامہ اور ظلم نہو گا
اونپر ایک تاگے کا بعد اون نعمتون مذکورون کے فرمایا وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى الآیۃ اور دوسرے مفسرین نے یہ معنی
کیے کہ جو شخص اس دنیا مین خدا کی قدرت اور آیات اور حق بات دیکھنے سے اندھا رہا پس وہ آخرت
مین بھی اندھا او رگمراہ تر ہی اور حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ جو شخص دنیا مین کافر گمراہ رہا وہ آخرت مین

بھی اچھا اور زیادہ تر راہ بھولا ہوا ہی اور آیت سوم أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ مُّحِيطٌ کے معنی یہ ہین آگاہ ہو وہ لوگ دھوکے مین ہین اپنے رب کی ملاقات سے آگاہ ہو تحقیق وہ رب
گھیر رہا ہی ہر چیز کو یعنی قیامت مین اونکو دھوکا اور شک ہی اور رب ہر چیز کو گھیر رہا ہی یعنی ہر چیز کی اوسکو
خبر ہی کوئی چیز اوسکے علم سے باہر نہین ہی اور آیت چہارم لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ
وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ کے معنی یہ ہین کہ اوسکو نہین پا سکتی آنکھین اور وہ پا سکتا ہی آنکھونکو اور وہ بھید
جاننے والا خبر رکھنے والا ہی انتہی معتزلہ کہتے ہین کہ دیدار الٰہی جیسا کہ دنیا مین نہین ہی آخرت مین بھی
نہین ہے اور اس آیت کو اپنی دلیل ٹھہراتے ہین اور اہل سنت یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ دنیا مین نہین ہی مگر آخرت
مین ہوگا اسواسطے جواب دیتے ہین کہ اس آیت مین نفی ادراک کی ہی اور ادراک کہتے ہین احاطے کو اور شی کی کنہ
جان لینے کو اور یہ بات البتہ آخرت مین بھی نہوگی فقط دید ہوگی کہ دوسرے آیات واحادیث سے ثابت ہی
اگرچہ یہان اوسکا کچھہ ذکر نہین ہے اور ابن عباس او رمقاتل نے کہا کہ اس آیت مین دنیا کی رویت کی نفی ہی یعنے
دنیا مین ابصار اوسکو ادراک نہین کر سکتے ہین اور آخرت مین دیکھا جاویگا اور آیت پنجم وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ
لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ
فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا
فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ کے معنی یہ ہین اور جب پہونچا موسیٰ
ہمارے وقت پر اور کلام کیا اوس سے اوسکے رب نے بولا ای رب تو مجکو دکھا کہ مین تجکو دیکھون کہا تو مجکو ہرگز نہ دیکھیگا لیکن
دیکھتا رہ پہاڑ کیطرف جو وہ اگر ٹھہرا اپنی جگہہ پر تو آگے تو دیکھیگا مجکو پھر جب نمود ہوا رب اوسکا پہاڑ کیطرف
کر دیا اوسکو ڈھا کر برابر اور گر پڑا موسیٰ بیہوش پھر جب چونکا بولا تیری ذات پاک ہی مین نے توبہ کی تیرے پاس
اور مین سب سے پہلے یقین لایا انتہی قصہ اسکا یون ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے مصر مین
وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ جب تمھارے دشمن فرعون مع قبط کو ہلاک کریگا تمکو ایک کتاب دیگا کہ اوسمین تمام امر
ونہی کا بیان ہوگا پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور بنی اسرائیل کو نجات دی حضرت موسیٰ نے
جناب باری مین اوس کتاب کی درخواست کی حکم ہوا کہ تیس دن روزہ رکھو حضرت تیس روزے موافق
فرمان کے جب پورے کر چکے اپنے مونھہ کی بو کو کہ بسبب روزون کے پیدا ہوئی تھی مسواک سے صاف
کر ڈالا کیونکہ خداوند عالم سے بات کرنا ہی حکم ہوا کہ تم نہین جانتے ہو کہ روزہ دار کے مونھہ کی بو ہمارے

نزدیک مشک کی بو سے بہتر ہے اب اوس روزے اور رکھو جب وقت بھی پورا ہو چکا موسی علیہ السلام غسل
کرکے اور کپڑے صاف کرکے طور سینا پر حاضر ہوئے اوسی کا ذکر ہے کہ ولما جاء موسی لمیقاتنا
پس دیکھا کہ اللہ تعالی نے سات فرسنگ تک میدان طور مین تاریکی اوتاری ہی اور شیطان اور جانورون
زمینی کو وہان سے ہانک کر صاف کر دیا ہی اور آسمانون کے پردے اوٹھ گئے ہین کہ ملائک ہوا مین کھڑے
ہوئے نظر آتے ہین اور عرش آلہی ظاہر معلوم ہو رہا ہی اور قلم کی کشش کا آواز سنا جاتا ہی پس کلام آلہی شروع
ہوا اور مناجات و راز گوئی اسطرح پر ہوئی کہ موسی نے سنا اور جبرئیل کہ اونکے ساتھ تھے اونھون نے
نہ سنا حضرت کلیم اللہ سلام اللہ علیہ حلاوت کلام سے اسقدر ذوق و شوق مین آگئے کہ باوجودیکہ جانتے تھے
کہ دنیا مین دیدار نہین ہے لیکن کمال اشتیاق سے پکار اوٹھے کہ رب ارنی انظر الیک جناب باری نے فرمایا لن ترانی
تو مجھکو ہرگز نہ دیکھ سکیگا کیونکہ کسی بشر کو یہ طاقت نہین ہے کہ دنیا مین مجھپر نظر کرے جو دنیا مین میطرف نظر کریگا
مر جاویگا موسی نے کہا آلہی مین تیرا کلام سنکر مشتاق دیدار کا ہوا ہون اور تجھکو دیکھکر مرجانا میرے نزدیک بے دیدار جینے سے
بہتر ہی کوہ زبیر کہ مدین مین سب پہاڑون سے بڑا وہی تھا حکم ہوا کہ اسکیطرف نظر کرو اگر یہ تجلی کی تاب لاسکا اور
اپنی جاپر قائم رہا تو تم بھی دیکھ سکوگے پس جناب باری تعالی نے اول اپنی مخلوقات مین کی سخت ہولناک چیزین
نمودار فرمائین کیونکہ جو کہ مخلوقات کے ہیبت کی تاب نلاسکیگا وہ خالق کے مہابت کی کیا تاب لاویگا اور شاید
اسواسطے بھی کہ ان چیزونکو دیکھکر کچھہ مزاج خوگیر و عادت پذیر ہو جاوے پس پہلے صواعق اور رعد اور برق پہاڑکے
ہرطرف چار چار فرسنگ تک احاطہ کیا اور آسمانون کے فرشتون نے موافق حکم کے نمودار ہونا شروع کیا
پہلے آسمان دنیا کے فرشتے بڑی آوازون سے مانند سخت کڑکنے بادل کے خدا کی تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے
سامنے آئے پھر آسمان دوم کے فرشتے مانند شیرون کے تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے روبرو آئے
یہ حالت دیکھہ اور سنکر حضرت موسی کے جسم اور سر کے تمام بال کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ مین
یہ سوال کرکے نادم ہوا اب اس جاسے کچھہ صورت نجات کی ہو جاوے اون ملائک کے سردار نے کہا کہ ای موسی صبر کرو
جیسا کہ تمنے سوال کیا ہی صبر کرو یہ جو تمنے دیکھا ہی بہت تھوڑا ہی پھر آسمان سوم کے فرشتونکا ایک
لشکر عظیم مانند کرگسون کے کمال شدت اور زلزلے کے ساتھہ تسبیح و تقدیس کرتا ہوا اترا اور رنگ اونکے
مانند شعلون آگ کے تھے حضرت موسی نہایت گھبرا کر اپنی زندگی سے مایوس ہوئے اون ملائک کے افضل فرشتہ میکائیل
نے کہا کہ ای فرزند عمران اپنی جا پر تھمے رہو تا کہ ایسی چیزین دیکھو جن پر صبر نہو سکیگا پھر آسمان چہارم کے

فرشتے ایسے اوترے کہ فرشتگان سابق مین کوئی اونکے مشابہ نہ تھا رنگ انکے شعلۂ آتشی کے مانند اور خلقت انکی مانند برف سفید کے اور انکی تسبیح اور تقدیس کی آواز سب فرشتون گذشتہ سے بڑھکر تھی پس موسی علیہ السلام کا دل کانپنے لگا اور گھٹنے سے گھٹنا بجنے لگا اور گریہ و بکا آغاز کیا سردار ملائکہ نے کہا کہ ای فرزند عمران جو کچھ مانگے ہوا وسپر صبر رہو یہ جو دیکھا ہی بہت مین کا تھوڑا ہی پھر آسمان پنجم کے فرشتے نازل ہوے کہ سات رنگ پر تھے کہ نہ اونکے مثل کبھی دیکھے تھے اور نہ ویسی آواز کبھی سنی تھی شعاع اونکی انوار کے نگاہ پر غالب تھی قریب تھا کہ اونکے دیکھنے سے بصارت جاتی رہے حضرت موسی کو تاب دیکھنے کی نہ تھی اور دل خوف سے بھر گیا اور حزن و غم سخت ہوا اور کثرت سے رونے لگے تب اونکے سردار نے کہا کہ ای ابن عمران اپنی جاے پر رہو تا کہ بعضی چیزین ایسی دیکھو کہ جن پر صبر نکر سکو گے پھر اللہ تعالی نے چھٹے آسمان کے فرشتونکو فرمایا کہ نازل ہو میرے اوس بندے پر کہ جسنے میرے دیکھنے کی طلب کی ہے پس اسطرح اوترے کہ ہر فرشتے کے ہاتھ کا نور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک درخت خرما آتش کا ہاتھ پر اوگا ہی لیکن چمک اوسکی آفتاب سے بھی زیادہ تھی اور لباس اونکے مانند شعلہاے آتشی کے تھے جب تسبیح و تقدیس کرتے تھے سموات سابعہ کے سب فرشتے اونکو جواب دیتے تھے باواز شدید کہتے تھے کہ سبوح قدوس رب العزۃ ابدا لا یموت اور ہر فرشتے کے سر مین چار چہرے تھے جب حضرت موسی نے یہ حال دیکھا پکار کر اونکی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرنے لگے اور روکر کہنے لگے کہ ای رب میرے یاد کر مجکو اور اپنے بندے کو مت بھول جا مجکو معلوم نہین کہ مین یہان سے نجات پاتا ہون یا نہین اگر نکلون جلتا ہون اور اگر ٹھہرون مرتا ہون سردار ملائکہ نے کہا کہ ای ابن عمران قریب ہی کہ خوف تیرا بڑھے گا اور دل تیرا اوکھڑ جاویگا پس صبر کر کہ جس چیز کے واسطے کہ سوال کیا تھا پھر اللہ تبارک و تعالے نے حکم کیا کہ ساتوین آسمان کے ملائکۃ عرش اوٹھایا جاوے پس جب نور عرش ظاہر ہوا پہاڑ عظمت الہی سے پھٹ گیا اور تمام ملائکہ سموات باواز بلند پکارے کہ سبحان القدوس رب العزۃ ابدا لا یموت پس پہاڑ کو زلزلہ ہوا اور وہ پہاڑ اور اوسکے تمام چہار ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور بندہ ضعیف موسی سلام اللہ علیہ بیہوش ہو کر مونہہ کے بھل گر پڑے کہ روح ساتھ نرہی اور حسین پتھر جو تھے اوسکو اللہ تعالی نے اونپر پلٹ کر بشکل قبے کے کر دیا تا کہ جل نجاوین پھر اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے روح کو بھیجا پس موسی خدا کی پاکی بولتے ہوے اوٹھے اور کہنے لگے کہ ایمان لایا مین تجپر ای رب اور تصدیق کی مینے کہ کوئی شخص تجکو دیکھکر زندہ نرہیگا جو شخص تیرے فرشتونکو دیکھے گا اوسکا دل اوکھڑ جاویگا

پس کیا عظمت ہے تیری اور کیا عظمت ہے تیرے فرشتون کی تو رب الارباب ہی اور اله الآلهه ہی اور مالک الملوک
ہی کوئی شی تیری برابری نہین کر سکتی ہی اور نہ کوئی شی تیرے سامنے قائم ہو سکتی ہی تیرے سوا سطے حمد ہی نہین ہے
کوئی شریک تیرا کیا عظمت ہی تیری اور کیا جلال ہی تیرا تو رب العالمین ہی عبد اللہ بن سلام اور کعب الاحبار نے
فرمایا کہ عظمت الٰہی مین سے پہاڑ زبیر پر بقدر سوراخ سوئی کے تجلی ہوئی تھی کہ اوسکو برابر کر دیا اور سدی نے
کہا کہ بقدر خنصر کے تجلی ہوئی تھی اس پر دلیل یہ ہی کہ ثابت نے انس سے روایت کی ہی کہ حضرت رسالت مآب نے آیت فَلَمَّا
تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ پڑھکر ابہام کو خنصر کے بند اعلیٰ پر رکھکر فرمایا کہ اسقدر ہوئی تھی کہ پہاڑ دھسگیا اور سہیل بن
سعد سے روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار پردونمین سے بقدر درہم نور ظاہر کیا کہ پہاڑ کو زمین سے برابر کر دیا وَخَرَّ مُوْسٰى
صَعِقًا کلبی نے کہا کہ جمعرات کے دن موسی بیہوش گرے کہ عرفہ ذیحجہ تھا اور توریت جمعے کے روز دسوین ذی حجہ کو
عنایت ہوئی واقدی نے کہا کہ جب موسی علیہ السلام گرے آسمان کے فرشتے بولے کہ ابن عمران کا سوال رویت کیا
اور بعضی کتابونمین لکھا ہی کہ جس وقت موسی غشی مین پڑے ہوے تھے ملائک آسمانون کے اونکے پاس آکر بولے کہ ای بیٹے حائض
عورتون کے تونے طمع کی تھی رب العزت کے دیکھنے کی پس جب حضرت موسی کو افاقہ ہوا اور پہچانا کہ مینے ایک بڑی بات کا
سوال کیا تھا کہ میرے لائق نہ تھا بولے کہ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ یعنی تو پاک ہی اور مینے توبہ کی سوال رویت سے
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور مین پہلا مومن ہون اور ایمان لایا اوسی بات پر کہ تو دنیا مین نہین دیکھا جاویگا یہی
یہ خلاصہ ہی تفاسیر معتبرہ کا مثل معالم التنزیل وغیرہ کے اس تمام بیان سے معلوم ہوا کہ تمام مفسرین کے نزدیک کہ
صحابہ اور تابعین بھی اونمین ہین آیات مذکورۃ الصدر سے وقوع رویت دنیوی نہین ثابت ہوتا ہی اور سب شیخ جو کچھ اوسکے
خلاف معنی بیان کیے ہین آور شیخ نے عجب نادر استدلال کیا ہی کہ بعضی آیات کہ نفی وقوع رویت پر دلالت
کرتی ہین جیسا کہ لن ترانی اور لاتدرکه الابصار اوسکو بھی استدلال وقوع رویت مین پیش کیا یہ عجیب بات ہی کہ
کچھ عقل و نقل سے علاقہ نہین رکھتا البتہ سوال حضرت موسی امکان پر دلالت کرتا ہی لیکن لن ترانی صاف نفی وقوع
دال ہی اور یہان کلام فقط وقوع مین ہی نہ امکان مین غرضکہ اس سب بیان سے معلوم ہوا کہ معنی آیات کے جیسا
شیخ موصوف سمجھے ہین مخالف روایت و درایت ہین پس بموجب اس قاعدے کے کہ اذا جاء الاحتمال
بطل الاستدلال آیات سے باوجود قائم ہونے ایسے احتمالات مدللہ کے استدلال وقوع رویت پر نہین ہو سکتا ہی اور
مذہب اہل سنت کا یہ ہی کہ رویت اللہ تعالیٰ کی آخرت مین ممکن ہی عقلاً اور سمعاً اور واقع ہی سمعاً کہ آیات و احادیث اوسپر دال ہین
اور دنیا مین ممکن ہی عقلاً اور امکان سمعی مین اختلاف ہی اور اتفاق ہی امت کا کہ رویت اللہ تعالیٰ کی دنیا مین واقع نہین ہے

کیلیے واسطے سوا حضرت رسالت کے شب معراج مین بلکہ بعضونکا اوسمین بھی اختلاف ہے چنانچہ علم کلام کی معتبر
کتابونمین اسکی تفصیل مذکور ہے اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مشکوۃ مین لکھتے ہین کہ سلف و خلف مین سے
کسی شخص سے دیکھنا حق سبحانہ کا صحت کو نہ پونہچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی اسکا قائل نہین ہے
اور کسی نے اس امر کا دعوی نکیا اور مشائخ اتفاق رکھتے ہین اسکے مدعی کی تکذیب و تضلیل پر اور انوار صفۃ الشافعی مین
لکھا ہی کہ جو شخص کہے کہ خدا تعالی کو دنیا مین سر کی آنکھ سے عیان دیکھتا ہون مین اور اللہ تعالی بالمشافہہ مجھسے کلام
کرتا ہی کافر ہوجاویگا انتھی اس بیان سے بخوبی ثابت ہوا کہ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دنیا مین رویت بصری
سوائے حضرت رسالت کے کیلیے واسطے شدنی نہین ہے بس عالم میان نے استفتا کبیر کے حاشیے پر عبارت شیخ عبد الحق
کی کہ در امکان رویت حق در دنیا خود هیچکس را خلافی نیست و اگر درین مقام آنچه ممکن ست اورا از غایت قرب کمال حاصل
نشده باشد دیگر کجا او کی حاصل خواهد شد یارب مگر رویت بصری مخصوص بدار آخرت موقوف آن نشاۃ داشته باشد
و نیست برآن دلیل قاطع با وجود حصول رویت بصری درینجا بوجهی که مناسب این نشاۃ باشد تواند که بعضی تفاصیل
وجوه حالات موقوف نشاۃ آخرت بوده باشد تا آخر فصل ثالث اس باب سے نقل کی ہی کہ مشعر رویت بصری دنیاوی کی
ہی وہ حضرت رسالت کے حق مین ہی نہ دوسرونکے اسواسطے کہ وہان فقط حضرت کی رویت معراجی کا ذکر ہے ورنہ
شیخ شروع باب رویت اللہ تعالی مین اسقدر شدت سے انکار کرین کہ اوپر مذکور ہو چکا پھر اوسی باب کی فصل ثالث
مین اقرار کرین جسکی عقل مین نہین آتا ہی سوا عالم میان کے کہ انکا فہم سب سے علحدہ ہی اگر کوئی شخص ادنی تامل اس
مقام مین کریگا صاف کہیگا کہ یہان حضرت کی رویت کا ذکر ہی فقط اسواسطے کہ قبل مین اوسکے سطر حضرت کی
رویت بصری دنیوی مین اختلاف صحابہ کا مذکور ہی اور متصل اس عبارت سے اول یہ عبارت ہی و بحقیقت آنحضرت را کمیت
در ایهام خلق و عقول ایشان خصوصًا در شب معراج کہ اتم و اکمل و اعلی و ارفع مقام قرب او ست بلی امکان
رویت حق در دنیا خود الی آخرہ اور ضمیر او بلفقرہ آنچه ممکن ست او را مین راجع طرف آنحضرت کے ہی اور لفظ غایت
قرب کمال کا بھی دال اسی امر پر ہی کہ مراد حضرت رسالت ہین و رسب دلیل مفتدیہم اخلاق یہ دلیل
مہدویونکی عمدہ شواہد اور طرہ دلائل ہے کہ اسی پر مہدویت شیخ جونپوری کا بڑا مدار و قرار ہی اور سب سے اول عبد الملک
سجاوندی کو یہ تدبیر سوجھی کہ جب احادیث نبویہ اپنے شیخ کے سراسر مخالف ہین اونسے استدلال مشکل ہے اخلاق سے استدلال کیا
چاہیے چنانچہ اسمین بہت ہاتھ پاؤن مارا اور کمال طمطراق سے اوسکو سراج الابصار مین بیان کیا خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ جس
اخلاق حسنہ سے انبیا علیہم السلام کی نبوت کی تصدیق کی گئی او نہین اخلاق سے ہمنے اپنے شیخ کی مہدویت کی بھی تصدیق

کی کیونکہ اخلاق اصل علت تصدیقات کے ہین بعد اوسکے بہت طول و تفصیل سے اقوال علما و روایات اس
مقدمے مین کہ اخلاق انبیا دلیل صدق و علت تصدیق ہوتے ہین نقل کئے ہین چنانچہ عبارت شرح عقائد نسفی کی
وقد یستدل ارباب البصائر علی نبوتہ بوجہین آخر تک نقل کی بعد اوسکے طوالع سے نقل کیا
کہ اخلاق عظیمہ صدق حضرت رسالت مآب پر شاہد تھے جیسا کہ ملازمہ صدق اور اعراض دنیا سے تمام عمر اور سخاوت
اس درجے پر کہ ایک وزن کے قوت سے زیادہ کبھی نہ رکھا اور شجاعت اس حد پر کہ کبھی قدم نہ ہٹا اگرچہ مثل احد کے واقعہ ہولناک
سامنے آیا اور فصاحت اس حد پر کہ تمام بلغا و فصحاے عرب کو ساکت کر دیا اور اصرار دعوی پر باوجود تحمل مشقت و سختی کے
اور ترفع اغنیا سے اور تواضع ساتھ فقرا کے کہ اجتماع ان صفات کا اوس ذات اطہر مین اعظم معجزات ہے اور قوی دلالات نبوت سے انتہی
بعدہ ہر دو نقل کے صاحب سراج الابصار نے کہا کہ جب ارباب بصائر کے نزدیک اخلاق حمیدہ سے نبوت ثابت ہو جاتی ہے زمانہ
نبوت مین اگر ایک کوئی شخص ایک امر ممکن کا کہ نبوت سے کم ہو دعوی کرے اور موصوف ہو تمام اخلاق حمیدہ سے اوسکی تصدیق
مین کیا تامل ہے اور اس دلیل قطعی کے روبرو احادیث ظنیہ سے کیونکر اوسکا انکار ورد ہو سکتا ہے بعد اوسکے تفسیر
رحمانی سے راغب کا کلام نقل کیا کہ ارباب بصائر کو اخلاق کریمہ دلیل کافی ہے اور قاصرین کو کہ فرق درمیان کلام اللہ اور
کلام بشر کے نہین پہچان سکتے ہین معجزہ درکار ہے اسواسطے بعضے محققین نے لکہا ہے کہ قاصر معجزات سے اعتقادات صادقہ
اور اعمال صالحہ پر استدلال کرتا ہے اور کامل ان دونون کے کمال سے کسی شخص مین اوسکے صدق و وجوب اتباع پر استدلال
کرتا ہے جس شخص کی ان دونون قوت علمی و عملی سے معالجہ امراض نفوس کا کرے ہم جانینگے کہ وہ نبی صادق اور طبیب حاذق ہے
انتہی بعد اوسکے مصنف نے کورے اپنے مہدیہ اصحاب کی ریاضات کا بیان کرکے انکو اطبا امراض روحانیہ کا بنایا بعد اوسکے
تفسیر نیشاپوری کی عبارت جواب اشکال امام رازی مین نقل کی کہ دعوت الی الخیر و دعوت الی الشر سے فرق درمیان صاحب
معجزہ اور ساحر کے اور الہام ملکی و وسوسہ شیطانی مین معلوم ہو سکتا ہے بعد اوسکے کلام امام ابو محمد نصر آبادی کا انکی
تفسیر کاشف المعنی سے نقل کیا تفسیر اس آیت مین واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من
کتاب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ یا اور جب لیا اللہ نے
اقرار نبیون کا کہ جو کچھ مینے تمکو دیا کتاب اور علم پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوے تمہارے پاس والے کو تو اوسپر ایمان لاوگے
اور اوسکی مدد کروگے یعنی مصدق لما معکم کے معنی یہ ہین کہ اسکے اقوال و افعال تمہاری کتاب کے موافق ہونگے آیت
اگرچہ قرآن مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کیواسطے نازل ہوئی ہے لیکن حکم اسکا انبیا سابق مین بھی جاری
تھا کہ سب انبیا اور امتون مین اسکے بموجب تھا کہ جب کوئی مصلح اقوال و اعمال و احوال مین موافق انبیا سابق

وحالیکہ اونمین ظاہر ہوکر دعوی نبوت کا کرتا تھا اوپر اوسکی تصدیق واجب ہوتی تھی پھر اگر کسیکو اونمین سے شبہہ
رہتا تھا معجزہ طلب کرتا تھا اور جو شخص کہ معجزہ دیکھنے کے پہلے ایمان لاتا تھا اوسکا ایمان اقوی ہوتا تھا
مانند ایمان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ اصل مقدمۂ نبوت مین اخلاق ہین اور معجزہ ظاہر مین سحر سے مشتبہ
ہوتا ہی اور لیکن امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین جبکہ ہووے کوئی ولی موصوف باخلاق انبیا کمال ولایت مین پہلا او کوئی
خطاب خدا اور رسول کیطرف سے اور خبر دیوے اپنے احوال مین باذن اللہ کسی ممکن بات کی کہ شرع اوسکو قبیح نجانتا ہو
واجب ہوتا ہی خلق پر یہ قبول کرین اوس بات کو اور نہین جائز ہوتی ہی تکذیب اوسکی بشرطیکہ قبل اسکے اوسکی
زبان پر کبھی شطح ظاہر نہوا ہو اور سکر اوسکا ممزوج بہ صحو ہووے اور صحو غالب ہووے اور سکر محض نہووے لیکن اسکی
تکذیب ایسی ہے جیسا کہ کسی پیغمبر کی تکذیب کرین کیونکہ تکذیب ہین اوسکی تکفیر ہی اور تکفیر مرد صالح کی کفر ہی اور اخبار
اوسکی جانب الٰہی سے بواسطے روح رسول اللہ دلیل قطعی ہوگی کہ دلیل ظنی اوسکی مقابلے مین ساقط ہو جاویگی کیونکہ
جو شخص کہ اس مقام کو پونہچیگا خدا تعالی پر افترا نکریگا بس ذات اوسکی واجب التصدیق ہوئی اسلیے کہ وجوب تصدیق
انبیا علیہم السلام کی بسبب خصال محمودۂ موافقہ خصال انبیا گذشتہ کے ہوتی ہی پس خصلت علت ہی تصدیق
کی اور وہ موجود ہی اس ولی مین پس حکم اوسی پر دائر ہوگا اور یہ اصول فقہ حنفیہ سے ہی انتہی کلامہ غرض کہ سطح
مصنف سراج الابصار نے بعد اسکے حدیث ابتدا وحی کی نقل کی کہ اوسمین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اخلاق نبوۃ
سے استدلال اوپر نفی خزی کے کیا کہ واللہ ما یخزیك اللہ ابدا انك تصل الرحم وتحمل الکل وتکسب
للمعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق اور حدیث ہرقل کی نقل کی کہ اوسنے بھی حضرت
رسالت کے اخلاق سے آپکی نبوت پر استدلال کیا اور کلام امام ابو حامد محمد غزالی کا نقل کیا کہ اونھون نے حضرت رسالت
کے اخلاق بیان کرکے کہا ہی کہ ان تمام اخلاق کا اجتماع کذاب مین غیر متصور ہے اور احوال حضرت کے شواہد قاطعہ
تھے حضرت کے صدق پر یہان تک کہ اعرابی جاہل دیکھکر بولتا تھا واللہ ما ھذا وجہ کذاب پس تصدیق نبوت
کی معرفت احوال سے ہوتی ہے خواہ بمشاہدہ یا بتواتر تسامع جیسا کہ کوئی شخص طب و فقہ کی حقیقت کو جانتا
ہو وہ اطبا اور فقہا کو اونکے مشاہدۂ احوال و سماع اقوال سے بھی پہچان سکتا ہی اور اگر مشاہدہ نصیب
نہووے اونکی تصنیفات دیکھنے سے یقین ہو جاویگا کہ مثلا شافعی فقیہ ہین اور جالینوس طبیب ہے ایسیہی
جب تو معنی نبوت کے سمجھ جاوے پھر قرآن و احادیث کا مطالعہ کرے تیقن حاصل ہو جاویگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اعلے درجات نبوت پر ہین اور بعد اونکے مقولات کے تجربے سے اس یقین کی تائید ہو جاویگی کہ کیسا سچ

نکلا یہ قول کہ من عمل بما علم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم یعنی جسنے ایک علم پر عمل کیا اوسکو اللہ تعالی
ایک علم لدنی مرحمت فرماتا ہی اور کیسے سچے ہوئے اس قول مین کہ من اعان ظالما سلطہ اللہ علیہ
یعنی جسنے کسی ظالم کی مدد کی اللہ تعالی وہی ظالم کو اوسپر مسلط کرتا ہی اور کیسا سچ ہوا اس قول مین کہ من اصبح
وھمومہ ھم واحد کفاہ اللہ ھموم الدنیا والاخرۃ یعنی جسنے سب فکرین چھوڑکر ایک فکر خدا کی رکھی
اللہ تعالی اوسکی دنیا اور آخرت کی فکرون کے واسطے کفایت کرتا ہی ایسی جب ہزار دو ہزار بار کا تجربہ کریگا تجکو یقین بے شبہہ و شک
حاصل ہوجائیگا پس اس طریق سے یقین طلب کرنا عصا کو اژدہا کرنیسے اور چاند کو شق کرنیسے کہ اوسکے ساتھ اگر دوسرے
قرائن و احوال کا ملاحظہ نکیا جاوے اشتباہ سحر و نظر بندی کا بھی ہوجاتا ہی اور لیکن ذوق باطن سے پہچاننا یہ درجہ عالی ہی جیسا
کہ آنکھ سے دیکھ لیے یا ہاتھ پکڑ لیے کے برابر ہی یہ سوا طریق صوفیہ کے حاصل نہین ہوتا ہی انتہی بعد اوسکے مصنف نذکور
نے بیان کیا کہ اکثر صحابہ کرام حضرت کے اخلاق و اقوال پر ایمان لائے جیسا کہ ابو بکر صدیق اور علی مرتضی اور ابو ذر رضی اللہ عنہما
اور طیبیت بیبیہ ہمراہ ساٹھ سوار کے اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن ابی ہلال مع اپنے رفقا کے بعد قعدہ کے بیعت کی
اور ابو طالب کا بیٹا حالت مرض مین اسلام لایا اور نجاشی بادشاہ حبش مع اپنے امرا و رہبان و علما کے قرآن سنکر ایمان لایا
بلا تفتیش معجزات وغیرہ کے اسیطرح تمام عرب فتح مکہ دیکھکر ایمان لائے اور جن بمجرد سماع قرآن کے ایمان لائے پس معلوم ہوا کہ ایمان
محض موہبت الہیہ ہے اور مناسبت باطنیہ کہ الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف
وما تناکر منھا اختلف اور معجزہ دیکھکر کم لوگ ایمان لائے ہین اسواسطے کہ صحت معجزہ کی بھی محتاج طرف اخلاق کے
ہی اور صفات اخلاق پر سوا اس منقولات کے یہ آیت بھی دلیل ہے کہ ام لم یعرفوا رسولھم ای بالامانۃ والصدق
ووفور العقل والعلم من غیر التعلم وحسن الاخلاق مفسرین کا اسی معنی پر اجماع ہی بعد اوسکے اپنی قوم کی خاص صفت
بہت سی بیان کی کہ اوصاف انکے مانند اوصاف انبیاء علیہم السلام کے ہین اور پھر اونکو لوگ منسوب بگمراہی کرتے ہین
حالانکہ جبکہ اخلاق سے نبوت ثابت ہوجاتی ہی مہدویت کے ثبوت مین کیا تامل ہے انتہی ملخصا جواب خلاصہ
شرح حقیقت خلق کا کہ جسمین علماء و عرفاء اسلامی اور حکماء یونانی کا اتفاق ہی اور کتب اخلاق مثل احیاء العلوم اور
اخلاق ناصری وغیرہ اوس سے بالا مالی ہین اسطرح پر ہی کہ جیسا کہ خلق بالفتح صورت ظاہر کو کہتے ہین اسیطرح خلق
بالضم صورت باطن کو کہتے ہین کیونکہ انسان مرکب دو چیز سے ایک جسد کہ ابصار چشم سے معلوم ہوتا ہی دوسرے
روح کہ بصیرت دل سے پہچانی جاتی ہی لیکن روح مرتبے مین جسد سے اشرف ہی اور جیسا کہ جسد ظاہر کو ایک ہیئت
و صورت ضرور ہی قبیح ہو یا حسن ایسی روح کو بھی ایک ہیئت و صورت ہوتی ہے قبیح ہو یا حسن اور یہی ہیئت

خلاصہ شرح حقیقت خلق میں متفق علیہ علمائے اسلام اور یونان

روحانی کو خلق کہتے ہیں اگر وہ ہیئت اچھی ہوئی خلق حسن ہوا اور اگر ہیئت بد ہوئی خلق قبیح و بد ہوا پس
خلق کہتے ہیں ہیئت راسخۂ نفسانی کو کہ جس سے افعال بلا تکلف با آسانی صادر ہوویں نیک یا بد لیکن اگر ایسی
ہیئت ہی کہ اوس سے ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں کہ شرعاً اور عقلاً پسندیدہ ہوتے ہیں اوس ہیئت کو خلق حسن بولینگے
اور اگر ناپسندیدہ ہوتے ہیں خلق قبیح بولینگے لیکن ہر دو شرط مذکور الصدر ضرور چاہئیے ایک یہ کہ وہ ہیئت نفس مین راسخ
و ثابت ہووے ورنہ اگر کبھی کبھی آدمی سے مثلاً داد و دہش بسبب یاد غیرہ اغراض کے صادر ہوئی سخاوت اوسکا
خلق نہوگی دوسرے یہ کہ بلے تکلف و باسانی اوس سے وہ فعل صادر ہووے ورنہ اگر بہ تکلف مال خرچ کیا یا حالت غضب مین
بمشقت اپنے تئین ضبط کیا سخاوت و حلم اوسکا خلق نہوگا بالجملہ خلق نام ہی ہیئت باطنیہ کا اور جیسا کہ صورت ظاہر کا
حسن مطلق فقط آنکھ کے یا ناک کے یا رخسارے کے اچھے ہونے سے حاصل نہین ہوتا ہی بلکہ تمام سراپا حسن چاہیے تب حسن ظاہر
کامل ہووے ایسی باطن مین چار ارکان ہین جب وہ چارون مین حسن آویگا تب حسن خلق تمام ہوگا وہ چار یہ ہین قوت علم
اور قوت غضب اور قوت شہوت اور قوت عدل قوت علم یعنی دانش معروف بہ نفس عاقل و نفس ملکی کہ مبدا ہی
فکر و تمیز و شوق ادراک حقائق کا اوسکا حسن یہ ہی کہ اقوال مین صدق و کذب کو باسانی جدا جدا پہچان لیوے
کہ یہ سچ ہی اور یہ جھوٹھ اور اعتقادات مین حق و باطل مین باسانی تمیز کر سکے اور افعال جمیل و قبیح مین فرق پہچان سکے
جب یہ قوت درست ہوئی آدمی حکیم ہوا کیونکہ حکمت دو قسم ہی حکمت نظری یعنی چیزونکو جسطرح پر کہ نفس الامر
مین ہین ویسی جاننا بقدر طاقت بشری کے دوسری حکمت عملی یعنی جیسا کہ چاہیے ہی ویسی کام کرنا بقدر اپنے
حوصلے اور طاقت کے اور قوت غضبی معروف بہ نفس سبعی کہ مبدا ہی خشم و دلیری و تسلط و تکبر و جاہ و دفع مضار کا
اوسکا حسن یہ ہے کہ تابع قوت علم و حکمت کے رہے کہ سختی کی جا سختی اور نرمی کی جا نرمی موافق فرمان عقل کے
کرے تاکہ جوش نے وقت اور بیجا اور حد سے اوسکے واقع نہووے اور صفت حلم کہ شجاعت اوسکی تابع ہی پیدا ہووے اور قوت
شہوت معروف بہ نفس بہیمی کہ مبدا ہی شہوت نکاح و خواہش اکل و شرب و شوق لذائذ و جلب منافع کا حسن
اوسکا بھی یہی ہی کہ تابع قوت علم و حکمت کے رہے کہ موافق حکم عقل و حکمت کے حظ حاصل کرے اور اسکے منع العقل
اتباع ہوا و ہوس نکرے تاکہ صفت عفت کی کہ سخاوت اوسکو تابع و لازم ہی پیدا ہووے اور قوت عدل اوس
قوت کا نام ہی کہ جسوقت علم کو اول درجۂ اعتدال و توسط پر کرکے ان دونون قوتون غضب و شہوت کو بطور مذکور
الصدر کے اسکے تابع کر دیتی ہی اور حد سے اونکے متجاوز ہونے نہین دیتی ہی اور جب ان تینون کے ترکب سے جب ایک حالت اعتدال خالی
از افراط و تفریط پیدا ہوتی ہی اوسکو فضیلت عدالت بولتے ہین اور وہی خلق حسن ہی اور افراط و تفریط قبیح ہی چنانچہ

فائدہ بیان حسن کے ارکان میں

افراط قوت غضبیہ تہور ہی اور تفریط جبن ہی یہ دونون خلق قبیح ہین اور درجۂ متوسط شجاعت ہی وہی خلق حسن ہی
ایسی قوت شہویہ کی افراط شرہ اور تفریط کو خمود شہوت بولتے ہین کہ دونون نامحمود ہین اور متوسط عفت ہی کہ خلق
نیک ہی ہی اسیطرح حکمت بھی درجۂ میانہ نام اور اوسکی افراط کو گربزی کہتے ہین یعنی بے ضرورت و بے موقع
فکر مین دوڑانا اور تفریط کو بلہ کہتے ہین یعنی باختیار و بلا ضرورت استعمال عقل نکرنا نہ از رہ خلقت اسیواسطے تمام حکماے
متقدمین و متاخرین کا اتفاق ہی کہ اصول و اجناس فضائل کے چار ہین حکمت و شجاعت و عفت و عدالت اور فروع
اسکے بیشمار ہین اور بقدر مشہور کتب اخلاق مین مذکور ہین چنانچہ ذکا و سرعت فہم و صفاے ذہن و سہولت تعلم و حسن
تعقل و تحفظ و تذکر یہ انواع جنس حکمت کے ہین اور نجدت و بلند ہمتی و ثبات و حلم و سکون نفس و شہامت و تحمل و تواضع
و حمیت و رقت جنس شجاعت کے انواع ہین اور حیا و رفق و حسن ہدی و مسالمت و صبر و قناعت و وقار و ورع
و انتظام و سخا جنس عفت کے انواع ہین اور صداقت و الفت و وفا و صلۂ رحم و مکافات و حسن شرکت و حسن قضا و تودد
و تسلیم و توکل و عبادت جنس عدالت کے انواع ہین اور اضداد انکی رذائل و بداخلاق ہین اور کوئی شخص مستحق مدح
اور مفاخرت کا نہین ہوتا ہی مگر انھین صفات سے خواہ اوسکی ذات مین ہون یا اوسکے آبا و اسلاف مین اور سوا اسکے اگر کوئی
دولت و مال سے فخر کرے عقلا کے نزدیک قابل اعتبار نہین ہی لیکن دو قسم کی معرفت یہان مشکل ہوتی ہی ایک تو یہ کہ
یہ فضائل چہارگانہ اور انکے فروع اکثر غیر فضائل سے بسبب مشاکلت ظاہر کے مشتبہ ہوجاتے ہین اونمین فرق و تمیز کرنا
نہایت دشوار ہوتا ہی اور اکثر لوگونکو دھوکا واقع ہوتا ہی اسواسطے کہ فضیلت اوسے کہتے ہین کہ اوسکا مبدا اچھی فضیلت
ہو نہ رذیلت چنانچہ اکثر لوگ تحصیل علم و حکمت و تکمیل قوت عاقلہ مین نہایت جانفشانی اور عرقریزی کرتے ہین
حالانکہ مبدا اور سبب اسکا یہ ہوتا ہی کہ جاہ و منزلت اور بزرگی و رفعت نام آوری خلق پیدا کرین پس رذیلت تکبر
کی اسکا سبب ہوئی یا اسواسطے کہ مال و عیش اور لذائذ اکل و شرب و مس علم کے سبب سے حاصل کرین پس حرص و
شہوت اوسکا سبب ہوئی یہ علم فضیلت نہوا بلکہ رذیلت ہوا کیونکہ مبدا اسکا خراب تھا وہ علم فضیلت ہی
کہ مبدا اوسکا یہ ہو کہ حق و باطل مین تمیز کرین اور پھر باطل سے اجتناب اور حق کو اختیار کرین تاکہ روح انسانی کمال
پاوے اور قابل قرب حضرت الوہیت کے ہووے اسیطرح بعضی لذات شہوات دنیاوی سے اعراض کرتے ہین اور سبب
اوسکا کچھ اغراض فاسدہ ہوتی ہین اوسکو عفت نہین کہینگے یا مال کثیر خرچ کرتے ہین بغرض شہوات کے
بار بار یا طمع جاہ یا قرب شاہ یا دوسرے اغراض دنیاوی کی خاطر سے یہ سخاوت نہین ہی ایسی بعضون سے افعال
مشابہ شجاعت صادر ہوتے ہین بغرض تحصیل مال کے چنانچہ قطاع الطریق وغیرہ کرتے ہین یا واسطے نام ریا

اخلاق مین دو قسم کی معرفت مشکل ہو جاتی ہی ایک یہ الخ

باعث بنے لئے صبر کیجے مصائب پر چنانچہ عمل خود کشی کا کرتے ہین اس سب کو شجاعت کہینگے بلکہ خالی حمق سے نہین ہے
کہ ایسے نفس شریف کو ایسی خسیس چیز کے واسطے خطر و ہلاک مین ڈالتے ہین بلکہ شجاع وہ شخص ہی کہ اپنی جان کو حمایت
حق اور اعلاے دین آلہی اور مصلحت وجہانی کے واسطے کہ حیات فانی چند روزہ سے بہتر ہی صرف کرے غرضکہ اسیطرح
کی صورتین فضائل کی مانند زہد و تقوی و ریاضات اور عبادات شاقہ اور جود و ترک دنیا و توکل و غیرہ بہت سے لوگون سے صادر ہوتی
ہین حالانکہ اغراض فاسدہ مثل ریا و سمعہ و حب جاہ و بقائے نام و تحصیل ریاست و پیشوائی اونکے بواطن مین موجود ہوتی ہین اور
اوسپر اطلاع نہایت دشوار ہوتی ہی مگر خاص خاص لوگ بقرائن افعال و حرکات پہچان لیتے ہین کہ یہ شخص عاری فضائل
حمیدہ اور اخلاق ستودہ سے ہی بلکہ پابند و اسیر ہوا و ہوس نفسانی کا ہی کہ نفس کی دوسری اغراض کیواسطے ان مشقت
و تکالیف کو مزدور نفس کا بنکر اوٹھا رہا ہی اعاذنا اللہ من ذلک مشکل دوسری یہ کہ جیسا کہ اضداد فضائل متعدد
کے رذائل و بداخلاق ہین ویسی ہر فضیلت کے واسطے ایک حد ہی اور کمال اخلاق یہ ہی کہ تمام فضائل اپنی حد پر رہین
اگر کوئی فضیلت وسط حد سے تجاوز کی خواہ بجانب افراط یا بجانب تفریط وہ فضیلت رذیلت ہو گئی پس جسقدر کہ
اس حد سے بعد و فاصلہ ہو جاویگا رذالت بڑھتی جاویگی مثال حد فضیلت کی مانند نقطۂ مرکز دائرہ کے ہی کہ دور تر
نقطۂ محیط دائرے سے وہی ہوتا ہی اور مثال رذائل کی جیسا کہ نقطے اطراف مرکز کے کہ شمار سے باہر ہین خواہ محیط پہ
واقع ہون یا داخل محیط کہ بہ نسبت مرکز کے محیط سے نزدیک ہین ایسی فضیلت کی ایک حد ہی کہ رذائل سے
نہایت بعید ہی اور انحراف اوس حد سے جس جانب کو کہ اتفاق پڑے قریب ہی رذیلت سے اور بعد ہی فضیلت سے اسیواسطے حکما نے
کہا ہی کہ فضیلت وسط مین ہوتی ہی اور رذائل اطراف مین پس اسی سبب سے مقابلے مین ہر فضیلت کے رذائل بے انتہا
ہوتے ہین اور ملازمت فضیلت پر ایسی ہی جیسا کہ ایک خط مستقیم پر کہ درمیان دو نقطون کے ہو چلنا اور ارتکاب
رذائل ایسا ہی جیسا کہ اوس خط مستقیم سے انحراف کرکے اطراف کے خطوط غیر مستقیم پر چلنا اور ظاہر ہی کہ دو نقطہ کے
درمیان خط مستقیم ایک ہوا کرتا ہے فقط اور خطوط غیر مستقیم غیر متناہی ہوتے ہین اسی سبب سے استقامت
طریق فضیلت پر ایک نہج پر ہوتی ہی اور واسطے انحراف اوس نہج کے طور بے شمار ہوتے ہین اسی سبب سے التزام طریق
فضائل مین نہایت صعوبت واقع ہوتی ہی اور ارتکاب رذائل بہ نسبت نفس کے آسان ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین
وارد ہی کہ حفت الجنة بالمکارہ وحفت النار بالشہوات یعنی طریق جنت کے نفس کو سخت و مکروہ ہین
اور طریق دوزخ کے نفس کے مرغوب ہین اور اسی سبب سے کہتے ہین کہ خدا کی راہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے
زیادہ تیز ہی اور صراط محشر اوسکی شکل مثالی ہی کہ جو شخص اسپر برابر چلا اوسپر بھی برابر اوتریگا اور اگر اس سے پھسلا اور

بھی نہ پھسلے گا اور جہنم میں کہ مانند رذائل کے محیط ہی اور انھیں کا ثمرہ ہی واقع ہوگا اور ظاہر ہی کہ یہ مرکز وخط مستقیم فضائل
کہ کمال اعتدال اور نہایت اخلاق ہی اخلاق حضرت قبلہ گاہی رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں کہ اِنَّکَ
لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اونکی شان میں وارد ہی اور ذات عالی صفات آنحضرت کی مستجمع اخلاق تمام انبیا و مرسلین کی
بلکہ متمم و مکمل اون اخلاق کی واقع ہوئی کیونکہ حضرت کو امر الٰہی ہوا کہ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ یعنی انبیاے ماقبل کی
سیرت کو اختیار کرو اور ظاہر ہی کہ حضرت سے نافرمانی امر الٰہی کی غیر متصور ہی پس لازم آیا کہ حضرت قبلہ گاہی رسول الٰہی نے
سب اخلاق و سیرتیں انبیاے سابقین کی حاصل فرمائیں اور چونکہ بعضے اخلاق باقی تھے اونکو بھی تمام و کامل
فرمایا چنانچہ ارشاد ہوا کہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنی بھیجا گیا میں تاکہ کامل کروں اخلاق
بزرگ کو وللہ در قائل شعر حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ٭ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری پس البتہ
خداطلبی کا منحصر ہوگیا حضرت کے طریق و روش اختیار کرنے پر چنانچہ فرمان ناطق نازل ہو چکا کہ وَمَنْ یَّبْتَغِ
غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ یعنی جو شخص کہ سوائے اسلام کے کوئی دین ڈھونڈھیگا ہرگز قبول
نکیا جاویگا اوس سے بلکہ انبیاے اولوالعزم کو بھی سوا پیروی حضرت کے کچھ چارہ نہیں ہی چنانچہ فرمایا لو کان موسی
حیا ما وسعہ الا اتباعی یعنی اگر ہوتے موسی علیہ السلام زندہ نگنجائش رکھتی اونکو سوائے پیروی میرے کے اور عیسی
علیہ السلام کا اترنا اور حضرت کی پیروی کرنا خود مانند آفتاب کے روشن ہی پس جو شخص کہ حضرت سے ان اخلاق میں
جسقدر قریب و مشابہ ہی وہ اسیقدر بندے آفریدگار سے بھی قریب ہی اور جسقدر کہ اخلاق محمد سے دور ہی اوسیقدر
قرب حضرت الوہیت سے بھی دور ہی اور جو شخص کہ جامع ہی کمال ان اخلاق کا مستحق اس امر کا ہی کہ خلق میں بمنزلہ فرشتے
مطاع کے رہے کہ سب خلق اوسکی طرف رجوع کرے اور جمیع افعال میں اوسکی اقتدا کریں اور جو شخص کہ ان
اخلاق سے جدا ہوگیا اور انکے اضداد سے موصوف ہوا وہ مستحق اس بات کا ہی کہ بلاد عباد میں سے نکل جاوے کیونکہ وہ
شیطان لعین سے قریب ہوگیا بالجملہ واجب یہی ہوا کہ تمام اخلاق میں اخلاق محمدی دستور العمل مقرر کیے جاویں اور
اونھیں کی اقتدا کی جاوے بلکہ مستدل مہدوی نے دلیل مذکورۃ الصدر میں جو عبارت تفسیر کاشف المعانی کی
نقل کی ہی اوسمیں جابجا مصرح ہی کہ اقوال و افعال ہر نبی کے موافق کتاب انبیاے سابقین کے اور مطابق روش
انبیاے سابق وحال کے چاہیے ہوتے تھے اور اس امت میں اخلاق ولی کے مطابق اخلاق انبیا کے چاہیے ہیں
اور ضرور ہی کہ جو خبر کہ وہ ولی دیتا ہی شرع اوسکو قبیح نجانتا ہو بلکہ حکماے یونان بھی اخلاق میں اتباع شرع آسمانی
کی ضرور و لابد سمجھتے تھے چنانچہ اخلاق ناصری میں لکھا ہی کہ کتاب نیقوماخیا میں کہا ہی کہ ناموس اکبر اللہ تعالی

[illegible]

[illegible]

کی طرف سے ہی اور ناموس دوم طرف سے ناموس اکبر کے چاہیے اور ناموس سوم دینا ہی پس ناموس خدا عزوجل یعنی قانون
تدبیر و سیاست پیشوا سب ناموسونکا ہی اور ناموس دوم حاکم ہی کہ اوسکو پیروی ناموس الٰہی کی جہت سے کرنا اور ناموس
سوم اقتدا کرے ناموس دوم کی اور تنزیل قرآنی سے بھی یہی معنی سمجھے جاتے ہین چنانچہ فرمایا کہ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ الآیہ آمدم برسر مطلب مدار وصول محک
و مقیس علیہ واسطے تمیز و شناخت اخلاق حسنہ کے اخلاق و سیرت محمدی اور شریعت آنحضرت کی ٹھہری کہ اول یہ بات
ثابت ہو جاوے کہ اخلاق و احوال اس شخص کے موافق کتاب و سنت کے ہین تب وہ اخلاق دلیل اوسکی ولایت پر
ہونگے پس ثبوت ولایت موقوف ہوا مطابقت اخلاق پر کتاب و سنت کے ساتھہ اب شیخ جونپور کا احوال
سنا چاہیے کہ شیخ موصوف بولتے ہین جیسا کہ اونکے عقیدہ شریفیہ مین لکھا ہی کہ جو حدیث کہ موافق حال اس بندہ کے ہو وہ صحیح
ہی اور جو حکم و بیان کہ تفاسیر وغیرہ مین مخالف بیان اس بندہ کے ہو وہ صحیح نہین ہی اور جو اعمال و بیان کہ اس بندہ سے
ہین تعلیم خدا اور اتباع مصطفی سے ہین اور ہم کسی مذہب کے مقید نہین ہین اگر کوئی چاہے کہ ہمارا صدق معلوم
کرے چاہیے کہ کلام خدا اور اتباع رسول علیہ السلام سے بیچ احوال و افعال ہمارے کے ڈھونڈھے اور فہم کرے
انتہی یہ اولٹا معاملہ ہوا کہ کتاب و سنت کو اپنے مطابق ہونا چاہتے ہین پس ثابت ہوا کہ انکا حسن اخلاق ثابت
نہین ہو سکتا ہی کیونکہ بنا اثبات حسن اخلاق مطابقت کتاب و سنت پر اور یہان وہ مفقود ہی بلکہ کتاب و سنت کا
اثبات اپنی مطابقت پر موقوف چاہتے ہین اور دوسرا طرفہ یہ ہی کہ بولتے ہین کہ اگر کوئی چاہے کہ ہمارا صدق معلوم کرے
چاہیے کہ کلام خدا اور اتباع رسول سے احوال و افعال ہمارے بیچ ڈھونڈھے حالانکہ اتباع رسول سے ابھی خود نکال دیا کہ اتحاد
رسول کو اپنا تابع ٹھہرایا اب اتباع رسول کیونکر ثابت ہو سکتی ہی اور کلام خدا کی اتباع بھی ثابت نہین ہو سکتی ہی
اسواسطے کہ جو معنی کلام خدا کے صحیح و مروی حسب تفسیر سے بیان کیے جاوینگے اور وہ مخالف شیخ کے ہونگے
بولینگے کہ یہ صحیح نہین ہین صحیح وہ معنی ہین کہ جو موافق بیان و احوال اس بندہ کے ہین پس تابع کلام خدا کے
نہوے بلکہ کلام خدا کو اپنی خواہش کے تابع چاہتے ہین وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ الآیہ اگر کہین کہ قرآن کو ہم اپنے تابع نہین کرتے ہین بلکہ قرآن کے معنی کو ہم اپنے
تابع کرتے ہین جواب اسکا یہ ہی کہ قرآن عبارت عربی ہی اور اوسکے معنی ضرور چاہیے کرنا اور جب کوئی معنی موافق
قاعدے عربیت اور روایت کے کریگا تم کہوگے کہ روایت ظنی ہی اور میرا بیان قطعی ہی جو معنی کہ میرے
مخالف ہین غلط ہین چنانچہ اس قسم کے معانی اپنے عندیے کے موافق اکثر انھون نے کیے ہین کہ کچھہ

مذکور ہو چکے ہین اور باقی آیندہ آوینگے انشاء اللہ تعالی اور چونکہ اتباع قرآن کی بنا معنی پر ہی جب کہ معنی کا اعتبار
اپنے بیان پر ہوا اتباع اپنی ہوئی نہ قرآن کی اور آپکے بیان کا قطعی ہونا خود اتباع قرآن پر موقوف تھا جبکہ
اتباع قرآن آپ کی قطعیت بیان پر موقوف ہوا دور محال لازم آیا اور یہی تقریر اتباع احادیث مین بھی ہی کہ
تمھاری ولایت جب ثابت ہوگی کہ تم اپنے اخلاق کو مطابق احادیث کے ثابت کردوگے یعنی جب تک تمھارے
اخلاق مطابق احادیث کے نہونگے قابل اعتبار کے نہونگے اور ولایت ثبوت کو نہ پہونچیگی پس یہ کہنا کہ جو حدیث
میرے احوال و اخلاق کے مطابق ہو وہ صحیح ہی بالکل غلط نہایت بیموقع ہی کیونکہ ابھی اخلاق مطابقت ان احادیث کے
پایۂ اعتبار کو کہان پہونچے ہین کہ محک صحت احادیث کا ٹھہرائے جاوین خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ ثبوت اخلاق حسنہ
موقوف ہی مطابقت احادیث و تفاسیر صحیحہ پر اب یہ کہنا کہ ثبوت احادیث و تفاسیر موقوف ہی انھین اخلاق
حسنہ پر دور محال ہی کہ کوئی عاقل نکہیگا اگر کہین کہ وہ احادیث و تفاسیر کہ جن پر ثبوت اخلاق موقوف ہی وہ اور
ہین اور جنکا ثبوت کہ اخلاق پر موقوف ہی وہ دوسرے ہین جواب اسکا یہ ہی کہ ثبوت اخلاق انھین احادیث و تفاسیر سے
کیا جاتا ہی کہ جسمین ذکر اخلاق کا ہی اور اپنے اخلاق و احوال کے مطابق کرکے بھی وہی احادیث و تفاسیر آزمائی
جاوینگی کہ جسمین ذکر اخلاق ہی ورنہ یون کہنا ہوا کہ جو حدیث و تفسیر کہ اوسمین ذکر آسمان و زمین کا ہو اور بندے
حال کے موافق نہو وہ غیر صحیح ہی یہ نہایت نامعقول ہی اور اگر کہین کہ احادیث متواترہ قطعیہ اور آیات قطعیہ
کہ جنکی صحت مین کلام نہین ہی اخلاق شیخ کے اول اونکے مطابق ہوکر مثبت ولایت ہو گئے بعد اوسکے
احادیث و تفاسیر ظنیہ کی صحت مطابقت اخلاق مذکورہ پر کہ دلیل قطعی ہین موقوف رہی **جواب**
اسکا یہ ہی کہ احادیث غیر متواترہ ظنیہ کہ اوسمین بعضی مشہور اور بعضی آحاد صحیحہ ہین بالاتفاق سب قابل استدلال
و مفید ظن ہین خصوصًا فضائل اعمال مین کہ احادیث ضعیفہ بھی مقبول ہین چہ جائے صحیحہ کے بلکہ خود مہدویون کی
کتاب انصاف نامہ کے باب دوم مین مضمرات سے نقل کیا ہی کہ جو شخص خبر واحد اور قیاس کا انکار کرے اور کہے
کہ وہ حجت نہین ہی وہ شخص کافر ہو جاتا ہی پس جبکہ احادیث مفید ظن ہین اب اگر بعضے اخلاق یا علامات
مہدویت کہ ان احادیث مین مذکور ہین اور شیخ جونپوری مین مفقود ہین تو لامحالہ ظن اسبات کا ثابت ہی کہ شیخ ناقص
الاخلاق ہین اور مہدی نہین ہین اور ظاہر ہی کہ اس ظن کے ہوتے ہوئے قطعیت کمال اخلاق یا ثبوت
مہدویت کی ذات سے باطل ہی کیونکہ قطعی و یقینی وہ امر ہوتا ہی کہ اوسکے جانب مخالف کا ظن بلکہ وہم بھی نہووے اور تقسیم اسکی
یہ ہی کہ ہر خبر دو حال سے خالی نہین ہی یا اوسمین احتمال مضمون مخالف کا ہی یا نہین ہی اگر ہی اور اس خبر کے برابر ہی

قوت مین اوسکو شک کہینگے اور اگر دونون مین ایک غالب اور دوسرا مغلوب ہی تو غالب کو ظن اور مغلوب کو وہم کہتے ہین اور اگر اوس خبر مین احتمال مضمون مخالف کا بالکل نہین ہی تو اوسکو جزم کہتے ہین اب اسکے بھی دو حال ہین کہ یا واقع کے موافق ہی یا مخالف اگر مخالف ہی تو وہ جزم جہل مرکب ہی اور اگر موافق ہی تب بھی دو حال ہین کہ اسکے اغوا اور فہمایش سے وہ اعتقاد زائل ہوسکتا ہی یا نہین اگر ہوسکتا ہی تو وہ تقلید ہی اور اگر زائل نہین ہوسکتا ہی تو یقین ہی اب ظاہر ہی کہ جب شیخ کے اخلاق کہ دلیل تھے ولایت مہدویت کے اونکی جانب مخالف دلائل بدلائل ظنیہ یعنی بدلائل احادیث آحاد و مشہورہ ہوے تو دعوی کمال اخلاق اور ولایت مہدویت کا جزمی و یقینی ہرگز نرہا بلکہ مظنون یا مشکوک یا موہوم ہوگیا اب اس بدگمانی اخلاق و ولایت سے احادیث و تفاسیر کو کہ جنپر نوسو برس سے امت کا عمل چلا آتا تھا رد کر دینا کسقدر بیباکی و جرأت ہی خدا اور رسول پر کہ کوئی ایماندار اوسکا روادار نہوگا۔

دوسرا جواب یہ ہی کہ بہت سے اخبار ظنیہ مشترک المعنی جب مجتمع ہوجاتی ہین تو وہ معنی قطعی ہوجاتے ہین چنانچہ متواتر کی حقیقت یہی ہی کہ بہت سے اخبار آحاد جب ایک بات پر متفق ہوئین وہ بات مرتبہ یقین کو پہونچ گئی اگرچہ ہر واحد جداگانہ ظنی تھی مثال اوسکی محسوسات مین یہ ہی کہ رسی بالونکی بسبب اجتماع و اتفاق بالونکے کسقدر قوی و مضبوط ہوجاتی ہی حالانکہ بجز بالون کے اوسمین اور کچھ نہین اور ہر بال علحدہ نہایت ضعیف تھا اور یہ متواتر دو قسم ہی ایک یہ کہ لفظ خبر بھی تمام روایات مین متغیر نہووے اوسکو متواتر اللفظ و المعنی بولتے ہین دوسری یہ کہ الفاظ روایات کے مختلف ہوون لیکن کسی ایک معنی کے ادا کرنے مین وہ تمام روایات متفق رہین اور حد تواتر کو پہونچ جاوین اوسکو متواتر المعنی کہتے ہین وہ بھی قطعی ہوتی ہی چنانچہ یہان بھی ایسی واقع ہوا ہی کہ صدہا احادیث و آثار علامات مہدی آخر الزمان کے بیان مین وارد ہین کہ رسائل علماء حدیث مثل عقد الدرر اور القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر اور البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان اور العرف الوردی فی اخبار المہدی وغیرہا کے اون احادیث و آثار سے مملو ہین چنانچہ ایک رسالہ قول مختصر مین فقط شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسو علامات مہدویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین سے نقل کی ہین اور چونکہ یہ علامات شیخ جونپوری مین بالکل مفقود ہین حتی کہ اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا یا باپ کا نام عبد اللہ ہونا کہ امور عامۃ الورود اور کثرۃ الوجود سے ہی اسقدر بھی اوس بزرگوار کے حق مین ثابت نہین ہوسکتا ہی جب کہ علامات نادرۃ الوجود جیسا کہ دلائل سابقہ مین بشرح و بسط مذکور ہوچکا اسی روایت اسبات پر دال ہی کہ شیخ متنازع فیہ مین علامات مہدویت کی مفقود ہین اور اس مقدمہ کو دوسرا مقدمہ لازم ہی کہ شیخ دعوی مہدویت مین کاذب ہی یہ دونون مقدمے یعنی فاقد

علامت مہدویت ہو بلا تخصیص و تعیین علامت اور نہ دعوی مہدویت مین کاذب ہوتا قدر مشترک ہی تمام روایات مین اور
ظاہر ہی کہ تمام روایات اس قدر مشترک کے حق مین درجہ تواتر ہین پس قدر مذکور متواتر و قطعی ہوئی اور بدلیل قطعی بطلان
دعوی شیخ کا ثابت ہوا اور کذب بھی کہ تمام ادیان مین گناہ و خلق بد ہی ثابت ہوا پس حسن خلق قطعی نہو بلکہ بطلان
اوسکا قطعی ہو پس ایسے اخلاق کو محک احادیث حضرت صادق و مصدق کا ٹھہرانا محال شرعی ہی **جواب تیسرا**
یہ کہ اس تین سو پچاسی برس مین ہفت اقلیم مین اہل سنت و جماعت مین صدہا بلکہ ہزارہا ایسے کاملین صاحب اخلاق حمیدہ
گذرے ہین کہ تمام قطعیات و ظنیات احادیث پر عمل کرکے کوئی دقیقہ دقائق اخلاق واجبہ اور مسنونہ بلکہ مستحبہ
و مندوبہ سے بھی فرو گذاشت نکیا ہی اور مصدر کرامات باہرہ اور خوارق ظاہرہ کے ہوے ہین پس حضرات جیساکہ شیخ جونپور
سے کمیت مین زیادہ ہین کیفیت مین بھی زیادہ ہین کیونکہ شیخ قطعیات کے فقط عامل ہین اور یہ حضرات تمام
قطعیات و ظنیات کے عامل ہین اور ہر قسم کے خلق محمدی کے متصف ہین خواہ روایت قوی سے ثابت ہو یا
ضعیف سے پس انکے اخلاق کی جانب غالب ہوئی اور یہ سب شیخ مذکور کے باب مہدویت مین تکذیب کرتے ہین
پس بموجب اقرار مہدویہ کے کہ اخلاق کو دلیل قطعی جانتے ہین شیخ مذکور کا کذب قطعی ہوا **جواب چوتھا**
یہ ہی کہ صحابہ کرام سے لیکر آج تک کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا عالم یا عارف یا غوث یا قطب نے یہ دعوی نہین
کیا ہی کہ میرے اخلاق ایسے کامل ہین کہ اب جو حدیث کہ میرے حسب حال ہو وہ صحیح ہی باقی سب غلط ہین پس یہ دعوی
بدعت ہوا اور بدعت بلا شبہہ اخلاق سیئہ سے ہی نہ اخلاق حسنہ سے **جواب پانچوان** یہ کہ شیخ مذکور کا دعوی
یہ بھی ہی کہ مین تابع تام رسول خدا کا ہون کہ میرا قدم اتباع آنحضرت مین ایسا ثابت ہی کہ سر مو تجاوز نہین
کرتا ہون اور بخوبی روشن ہی کہ اتباع تام جب ہوگا کہ تمام سنن و اخلاق محمدیہ پر عمل ہووے اور چونکہ اجناس اخلاق
چار ہین جیساکہ مذکور ہوئے اور فروع انکے بیشمار اور تحقق اجناس ضمن فروع مین ہوتا ہی اور فروع باخبار ظنیہ مروی ہین
کیونکہ احادیث مین سوا چند حدیث کے متواتر نہین ہی اور قرآن مین بھی تفصیل تام نہین ہی بلکہ بطور اصول
و اجمال کے مذکور ہین اور جا تفصیل احادیث ظنیہ مین اور جبکہ فقط قطعیات پر اختصار ہوا اس وقت تابع تام
نہوے بلکہ تابع ناقص ہوے اور دعوی اتباع تام مین کاذب ہوے اور کذب قطعاً اخلاق بد سے ہی پس بد اخلاق ہونا قطعی ہوا
نہ خوش اخلاق ہو **جواب چھٹا** یہ ہی کہ قرآن سب قطعی ہی اور عمل بالقرآن کے یہ معنی ہین کہ قرآن کے معانی پر عمل کرنا
اور معنی انھین تفاسیر سے ہین جو آنحضرت اور صحابہ کرام سے مروی ہین معلوم ہوتے ہین پس صحت اخلاق موقوف
ہوئی عمل بالقرآن پر اور عمل بالقرآن موقوف انھین تفاسیر کی صحت پر اب اگر صحت ان تفاسیر کی موقوف

اخلاق پر ہووے مقدم کا مؤخر ہونا اور موقوف علیہ کا موقوف ہونا لازم آتا ہی اور وہ محال ہی اب بعد اسکے بعض
وہ اقوال و افعال شیخ جونپوری اور انکے خلفا کے گذارش کرنے مین آتے ہین کہ جنکا منشا اور مبدا اخلاق
بد واقع ہوئے ہین اسیواسطے ہر ایک کی تعبیر بسبب بدخلقی کی گئی ہی تاکہ ناظرین با انصاف پر ظاہر ہووے کہ باوجود اس
دعوی انا و لا غیری کے مقدمہ اخلاق مین کسقدر لنگ ہے اقوال و افعال مخالف قطعیات قرآنی کے بھی ہین اور مخالف
احادیث کے بھی ہین اور کس جا اتباع قرآن اور سنت حضرت رسالت پناہ سے دور پڑے ہین اور معلوم ہوتے ہین کہ قول
انکا کہ ہم کسی امر قطعی و متواتر کے خلاف نہین کرتے ہین دعوی بے اصل ہی بلکہ قطعی و متواتر کے بھی خلاف کئے
ہین اور سنت نبوی غیر قطعی کے بھی مخالف چلتے ہین بد خلقی اول دست اندازی مال غیر مین بدترین
صفات سے ہی اور تمام ادیان و مذاہب مین اسکا گناہ و معصیت ہونا یقینیات سے ہی اور نص قرآنی بھی اسکی نہی پر
دال ہی کہ وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ الایۃ یعنی اور نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپسمین
ناحق الآیہ و سوا اسکے اور بہت سی آیات اور احادیث دال ہین اس بات پر کہ کسی مسلمان یا کافر ذمی کا مال
کھانا حلال نہین ہی اور چونکہ یہ مقدمہ سب عالم مین یقینیات سے ہی زیادہ نقل دلائل کی حاجت نہین ہی خصلت
شیخ جونپوری کی اسباب مین نقل کرنا چاہیے وہ یہ ہی کہ انصاف نامے کے آٹھوین باب مین مذکور ہی کہ بی بی شکر خاتون
اور چند شخص دوسرے میران کے پاس سے ٹھٹھہ کو روانہ ہوئے میان نظام لب آب تک بطور مشایعت کے انکے ہمراہ گئے
اہل عیال نے چند ڈوکرہ کہ سکہ اس بلاد کا تھا واسطے کرایہ کشتی کے انکو دیے تھے میان نظام ڈوکرون کو رہ کو فراموشی
سے وقت مراجعت کے اپنے ساتھ واپس لے آئے جب دوسرے روز یاد آیا چاہا کہ امانت مذکور اوسکے مالک کو کنارے
تک جاکر پہونچا دین انکے مہدی نے منع کیا اور کہا کہ بخور یعنی کھاؤ اور نوش جان فرماؤ اگر حق تعالی اہلی پرستش فرماوے
تو اسوقت میرا دامن پکڑ لینا کیونکہ یہ لوگ سرگردان ہوکر جاتے ہین اگر حق تعالی قوت دیوے جو کچھ انکے پاس ہی مار کر سب مین
چھین لیون مصنف کتاب بعد اسکے لکھتا ہی ای عزیز یہ لوگ مہدویت سید محمد سے برگشتہ نہوے تھے لیکن
صحبت چھوڑ کر اپنے اقربا کے واسطے گجرات کو جاتے تھے انتہی اور واضح ہو کہ یہ حکم شیخ مذکور کا جیسا کہ آیت مذکورۃ
الصدر کے مخالف ہی اس آیت کے بھی مخالف ہی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا یعنی تحقیق اللہ
فرماتا ہی تمکو کہ ادا کرو امانتونکو طرف اہل امانات کے یہ آیات و احکام کہ خداوند عالم کے نازل کیے ہوے ہین شیخ نے اونکے
مخالف حکم کہا اور جو کہ اللہ تعالی کے نازل کیے ہوے احکام کے موافق حکم نکرے اوسکے حق مین اللہ تعالے
قرآن مجید مین تین جا پر وعید شدید فرماتا ہی کہ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ

ف بدخلقی اول مال غیر مین [illegible]

وَمَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَمَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ یعنی اور جو لوگ کہ حکم نکرین موافق نازل کیے ہوئے اللہ تعالی کے پس وہ لوگ کافر ہین ظالم ہین فاسق ہین اگر کوئی کہے کہ شاید شیخ مذکور کے دین و آئین مین تارک صحبت رفاقت کا مال کھا جانا حلال ہو جاتا ہوگا اسواسطے فرمایا کہ بخوبی جواب اسکا یہ ہی کہ شیخ موصوف کا دین و آئین اگر مطابق دین و آئین دین محمدیہ کے ہی تو لازم آئی مخالفت آیات مذکورۂ الصدر کی اور اگر انکا دین و آئین کچھ شی جدید و چیز تازہ قسم ایجاد نفسیہ سے ہی تو لازم آئی مخالفت اس آیت کی کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنی آج کے دن کامل کر دیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا اور تمام کر دیا تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام کو دین یہان بھی معلوم ہوا کہ دین محمدی کامل ہو چکا ہی اوسمین کسی امر و نہی کی کمی بیشی ممکن نہین ہی اور دین پسندیدہ خدا کے پاس اسلام ہی اور دین اسلام مین پرایا مال کھانا حرام ہی اور اس آیت کی مخالفت بھی لازم آتی ہی کہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ مین اور خاتم النبیین ہین کہ بعد آنکے کوئی پیغمبر ایسا نہین ہو سکتا ہے کہ دین جدید و احکام تازہ نکالے کہ شریعت محمدیہ کو منسوخ کرے اس امر مین مہدوی بھی زبانی متفق ہین چنانچہ آیندہ آویگا انشاء اللہ تعالی علاوہ یہ ہے کہ مہدوی مذکور کا خود اقرار موجود ہی کہ مال مسلمانونکا اگرچہ منکر مہدویت کے ہون لینا حلال نہین ہے چہ جا معتقدین مہدویت کے چنانچہ وسیلی نصاغنا کے باب پنجم مین مذکور ہے کہ میران مذکور نے کہا کہ جو لوگ کہ کلمہ گو ہین اونسے چندہ لینا نچاہیے اور اونکی عورتون پر بے نکاح تصرف نچاہیے کرنا اسقدر حرمت کلمے کی رکھنا چاہیے اور میان خوندمیر نے بعد جنگ کے کچھ اسباب مخالفین کا ملیا اور سپاہیونکو لینے سے منع کیا اور میران نے سفر خراسان مین سرحد ولایت مسلمانان صوبہ ٹھٹ تک کھیتونسے کچھ نلیا بلکہ کفرستان مین پونہچے جب اضطرار مین لینے کی اجازت دی انتہی اس سے ثابت ہوا کہ یہ حکم لوٹ کری بیگانہ کھا جانیکا صرف افراط قوت غضبیہ یا غصہ سے تھا نہ کسی دین و آئین سے طرفہ یہ ہے کہ مال غیر مین تصرف کرنا حرام جانکر بھی مستوجب سخت عقوبت ہی اور یہان تو معاملہ اوس سے بھی بدتر ہوا کہ شیخ موصوف اوس تصرف حرام کو حلال جانتے ہین چنانچہ اونکی تقریر مذکورۂ الصدر سے ظاہر ہی سبحان اللہ اس اخلاق پر بولتے ہین کہ میرے اخلاق پر احادیث رسول اللہ کو آزمایا کرو **بد خلقی دوم** کذب و افترا بدترین صفات سے ہی خصوصًا افترا خدا تعالی پر کرنا کہ آیات حق تعالی نے اپنے تئین نہین بتلائی ہی اوسمین دعوی غیب دانی کا کر بیٹھنا قال اللہ تعالی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا یعنی اوس سے زیادہ کون ظالم ہی جسنے کہ اللہ تعالی پر افترا کیا کسی دروغ بات کا

ف [illegible]

فمن اظلم ممن کذب علی اللہ یعنی پھر کون ظالم تر اوس سے ہے کہ جسنے جھوٹھ بولا اللہ تعالی پر اور حدیث
شریف مین ہی کہ من تشبع بما لم یعط کان کلابس ثوبی زور یعنی جو شخص کہ بتلاوے وہ چیز کہ اوسکو عطا
نہین ہوئی ہی وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ وہ کپڑے زور کے پہنے ہی یعنی ہر اپا جامہ زور کا رکھتا ہی کیونکہ عرب کا ہر ایک
لباس دو کپڑون یعنی تہبند اور چادر مین ہوجاتا ہی اور قول زور اسقدر بدتر گناہ ہی کہ قرآن مجید مین اوسکو شرک اور
بت پرستی کے ہمراہ کرکے بیان فرمایا ہی کہ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور
یعنی کنارہ پکڑو ناپاکی سے کہ بت ہین اور کنارہ پکڑو قول زور سے حالانکہ شیخ جونپوری نے کنارہ نہ پکڑا چنانچہ انصاف نامے
کے باب ہجدہم مین لکھا ہی کہ میران سے پوچھا گیا کہ یاران مہدیکو حضرت عیسی سے ملاقات ہوگی فرمایا کہ بعضے مقصودون کے
تئین ملاقات ہوگی اور بھی نقل ہی سید محمود اور سید خوندمیر اور میان نعمت اور میان لاد اور سوا اونکے اور اکثر مہاجرین سے
کہ ان سب نے میران سے پوچھا کہ کسان مہدیکو حضرت عیسی سے ملاقات ہوگی فرمایا ہان ہوگی پس مشہور یہی نقل ہی اور میان
ملک جیو نے کہا کہ ہم کیا جانتے ہین کہ کتنے شخص مہاجران مہدی ہین کیونکہ میران بہت ملک پھرے ہین بہت آدمیونکو
فیض پہنچا ہی خدا جانے کہ کہان ظہور ہوگا انتہی اس کلام سے بخوبی ظاہر ہی کہ مراد یاران مہاجران کسان مہدی سے
ایک ہی یعنی یاران مصاحبان بلاواسطہ اور اسی سبب سے میان ملک جیو کو توجیہ کرنیکی حاجت ہوئی کہ بولے کہ میران
چونکہ بہت ملک پھرے ہین اور اصحاب اونکے متفرق ہین شاید کسی ملک والے طویل العمر ہوکر ملاقات کریوین ورنہ اگر مراد یہ
ہوتی کہ اس مذہب والے ملاقات کرینگے یا نہین تو خود اس سوال کی حاجت تھی کیونکہ سب کو معلوم تھا کہ آخر تابعان
مذہب اور اولاد و احفاد اونکے مدت تک رہینگے پھر ملاقات حضرت عیسی مین کیا شبہہ تھا کہ سوال کرتے اور اپنے مذہب کو
باوجود دعوی اسلام جاکے کب گمان کرتے ہونگے کہ چند روز مین اسکا اثر و نشان باقی نرہے اور حضرت عیسی سے
شاید کہ ملاقات نہووے تا کہ اس اشکال کو حل کرتے اور لفظ یاران مہاجران کی اضافت طرف مہدی کے صاف دال تخصیص
پر ہی موافق قاعدہ مقررہ کے یعنی خاص مہدی کے یار و اصحاب بلاواسطہ اور بدخلقی سوم صاف اسی معنی کی مؤید ہی
پس ثابت ہوا کہ یہ بزرگ مقدمۂ غیب مین محض قیاس و گمان سے بلا الہام و اعلام الہی کے ایک پیش گوئی کر بیٹھے
کہ وہ امر واقع کے خلاف نکلی کیونکہ ظاہر ہی کہ عیسی علیہ السلام ابھی تک نازل نہوئے اور تمام اصحاب شیخ مذکور کے تمام
ہوچکے اگر کوئی باقی ہی تو ثابت کرین چار سو برس کی عمر والا مہدیکا یار کہان چھپا ہوا حضرت عیسی سے ملنے اور اپنے
شیخ کو سچا کرنے کے واسطے بیٹھا ہی کرنول مین ہی یا دھارواڑ مین ہی چنچل گوڑی مین ہی یا مارواڑ مین ہی اور کیا باعث ہی
کہ ان مہدویونکو کہ اوسکے سامنے کل کے بچے ہین تقلید کرتے ہین اور اوس کے انتم اصل اصول کیطرف متوجہ نہین ہوتے ہین

بدخلقی سوم کہ دوم مذکور کی ہم جنس ہی اور اوسکو بخوبی ثابت و روشن کرتی ہی اور وہی مخالفت قرآن اور
استحقاق وعید کہ اوسکو لازم تھا اسکو بھی لازم ہی انصاف نامے کے باب ہیجدہم مین لکھا ہی کہ میان خوندمیر نے
کہا کہ مین آج کی رات بتوجہ تمام بیٹھا تھا اور میران کو بچشم خود دیکھتا تھا مینے پوچھا کہ مرلن جیو مہتر عیسی
کسوقت آوینگے فرمایا نزدیک بعدہ سوال کیا مینے کہ آپ سے ساٹھ برس بعد آوینگے کہا کہ نزدیک پھر
مینے پوچھا کہ آپ کے پچاس برس بعد آوینگے فرمایا نزدیک پھر پوچھا مینے کہ آپ سے چالیس برس کے بعد کہا نزدیک پھر پوچھا
مینے کہ آپ سے تیس برس پیچھے کہا نزدیک پھر سوال کیا مینے کہ آپ سے بیس برس بعد آوینگے فرمایا نزدیک پھر پوچھا
مینے کہ آپ سے دس برس بعد آوینگے فرمایا کہ نزدیک دیکھو مہتر عیسی حاضر ہین پوچھ لیو بعدہ میان بندگی کہتے ہین کہ بندے
نے مہتر عیسی سے بہت چیزین پوچھین مگر یہ فراموش ہوگیا کہ پوچھون کہ تم کب آوگے اور اس حکایت کا شاہد یہ ہی
کہ بعد بیس برس کے کم و زیادہ مین شیخ محمد خراسانی نے دعوی عیسی کا کیا تھا انتہی سیاق اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ میان
خوندمیر کو بعد انتقال میران کے حالت مکاشفے مین اس گفت و شنود کا اتفاق پڑا ہی پس معلوم ہوا کہ میران بعد
انتقال کے بھی اسقدر شوق پیش گوئی کا رکھتے ہین کہ اوس عالم سے بھی کہا ما ہے اپنے خاص الخاص خلفا پر سدا ہر کو
ایسی غلط و بے محل پیش گوئیان کرجاتے تھے یا میان خوندمیر کی چالاکیان ہین کیونکہ کذلک ینشأ الذی ھو
عرقھا + وحسن نبات الارض من کرم البذر اور تعجب کی جا ہی کہ آمد عیسوی کا سوال میران سے اس جد و
جہد کے ساتھ کیا اور جب خود لقاء عیسوی ہوئی سب کچھ پوچھا اور یہی اصل بات بھول گئے اور واضح ہو کہ اعداد مذکور
عبارت بالاتمام تحدید و تعیین پر دال ہین تقلیل و تکثیر پر مانند ان تستغفر لھم سبعین مرۃ یا ولتنظر نفس
ما قدمت لغد کے کہ یہان یہ موقع نہین ہی اسواسطے کہ سبعین عدد و غیرہ اسواسطے تکثیر و تقلیل کے محاورہ مین
مستعمل ہین نہ دس اور بیس اور تیس اور چالیس اور پچاس و ساٹھ جسوقت کہ یہ ترتیب تعداد پوچھی جاوے کیونکہ وہان صاف
تعیین مراد ہوتی ہی دوسرے یہ کہ یہ اعداد عبارت سائل مین کہ خوندمیر ہین مذکور ہوے ہین نہ عبارت مجیب مین
اور ظاہر ہی کہ سائل سوال تعیین کا کرتا ہی پس جواب بھی اوسی پر محمول ہوگا یعنی نزدیک ہی اس عدد سے بھی نہ یہ کہ مطلق
نزدیکی پر دلالت کرے کہ خلاف قرینے سوال کے ہی پس صاحب انصاف نامہ کہ اسکو ولتنظر نفس لغد پر حمل
کرتا ہی غلط ہی اگر یہی معنی ہوتے کہ مانند قیامت کے قریب ہی تو مصنف انصاف نامے سے پہلے میان خوندمیر سمجھتے
کہ خود سائل فراخ جوان تھے پھر ساٹھ و پچاس و چالیس وغیرہ سے تنزل کرتے ہوے دس تک کاہے کو آتے اصل یہی بات
ہی کہ میان بالیک عدد کی تعیین پوچھتے تھے اور میران اوس سے بھی نزدیک بتلاتے تھے تب اوس سے کم عدد کا

بدخلقی سوم مانند دوم کے ہی کہ شیخ موصوف نے بعد مرنے کے بھی دو علامات غلط پیش گوئی کی چھوڑی کہ میان خوندمیر کے مکاشفے مین کہا کہ حضرت عیسی کتنے برس کے اندر آوینگے اور غلط محض نکلا

نام لیتے تھے اور یہی گمان اوسوقت کے تمام شیخ وشاب کے خیالات مین جاگزین تھا کہ جیسا کہ مہدی یکایک آگئے
ویسا ہی عیسیٰ امروز فردا مین عنقریب اوتر پڑتے ہین چنانچہ پیر کو مہدی بنتے ہوے دیکھکر مریدونکو عیسیٰ بننے کا نہایت
شوق ہوا کہ ایک شیخ محمد خراسانی نے دعوی کیا جیسا کہ مذکور ہوا بادشاہ سکندر نے اوسکا سر کاٹ ڈالا چنانچہ
کتب نقلیات مین مذکور ہی اور انصاف نامے مین باب بیست دوم مین مسطور ہی کہ میان ابراہیم بزرگ دائرہ میان
مین دعوی عیسویت کا کیا تھا اوسکو کہا گیا عیسیٰ بیٹے مریم کے ہین او تیرے ماں باپ فلان بن فلان ہین او شیخ
بھیک نے نزد برادر میران کے دعوی عیسویت کا کیا تھا میران نے کہا کہ تجکو عیسیٰ کسنے کیا تجکو مہدی کسنے کیا ماں تیری
فلانی تھی عیسیٰ فرزند مریم کے ہونگے اگر تو دعوی عیسیٰ کریگا کافر ہو جاویگا بعد چند روز کے شیخ بھیک نے اس دعوے سے
رجوع کیا میران نے کہا بالا آسمان سے کیونکر نیچے آئے بعدہ فرمایا کہ یہ مقام تھا **بدخلقی چہارم** یہ بھی دوم اور سوم
کی قسم سے ہی اور جو کچھ اونکو لازم تھا اسکو بھی لازم ہی وہ یہ ہی کہ کتاب تحفۂ فضائل مین فضائل سید محمود مین منقول ہی
کہ عادت حضرت میران کی یہ تھی کہ بلا ناغہ نماز جمعے کے واسطے جایا کرتے تھے ایک جمعے کو بندستور سابق جامع مسجد مین
آکر نیت نماز وتر کی بآواز بلند باندھی وہانکے قاضی و خطیب نے سنکر کہا کہ ذات مہدی موعود ہی اسنے متابعت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کی کہ نماز وتر کی ادا کی جمعے سے رخصت ہوا اس مرد کو دوسرا جمعہ نصیب نہو گا جب حضرت
میران وہان سے روانہ ہوئے قاضی و خطیب نے سامنے آکر پوچھا کہ تولد خوندگار کا کس روز ہی اور دعوی خوندگار کا کس روز اور
موت خوندگار کی کس روز ہی فرمایا کہ روز دوشنبے کو پس دونون نے مع اپنے توابع ولواحق کی تصدیق کرکے صحبت
اختیار کی جب وہان سے مراجعت کی اثناے راہ سے بیماری شروع ہوئی کہ وجود گرم ہوا انتہی
ملخصاً روز تولد اور روز دعوی مہدیت البتہ معلوم ہو سکتا ہی کہ مقدمات گذشتہ سے تھا لیکن روز موت امر غایب ہی
وہ کسطرح معلوم ہو سکتا ہی وہان قیاس وتخمین کو دخل نہین ہی کہ مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی نفس
کہ کس زمین مین مریگا لیکن شیخ نے بخلاف آیت مذکورہ کے جرات کرکے اوسکو بھی روز تولد اور دعوے پر قیاس کرکے
بطور قیاس الغائب علی الشاہد کے معین کر دیا کہ روز موت بھی روز دوشنبہ ہی لیکن غیرت الٰہی نے اس جرات کو نا پسند
فرما کر اس دعوے کا جھوٹھ آشکار کر دیا کہ اوسی ہفتے مین بروز پنجشنبہ اونکی روح کو قبض فرمایا چنانچہ شواہد الولایت اور
مطلع الولایت وغیرہ مین موجود ہی کہ انتقال انکا روز پنجشنبہ نوزدہم ذی القعدہ سنہ ۹۱۰ نہصد دہم مین ہوا نہ روز دوشنبے کو
بدخلقی پنجم انصاف نامے کے باب ہفتم مین منقول ہی کہ میان خوندمیر کراتے ستر روایت کیا ہے کہ میران نے

ف بدخلقی چہارم بھی غلط پیش گوئی ہی کہ شیخ نے دعوی کیا کہ میری موت کا روز دوشنبہ ہی اور غلط نکلا کہ پنجشنبے کو انتقال کیا

ف بدخلقی پنجم شیخ موصوف کا یہ اعتقاد کہ تمام قرآن مین کوئی آیت منسوخ نہین ہی مخالف نصوص قرآن کی ہی

تمام قرآن مین کسی آیت کو منسوخ نہ رکھا ہی انتہی یہ اعتقاد شیخ مذکور کا بھی مخالف قرآن کے ہی اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ
خود نسخ کا اقرار فرما تا ہی اور یہ انکو انکار ہی چنانچہ سورہ بقر مین ارشاد فرمایا کہ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ
بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی جو کہ منسوخ کرتے ہین ہم کوئی آیت
یا بھلا دیتے ہین ہم اوسکو لاتے ہین ہم بہتر اوس سے یا مانند اوسکے کیا تجھکو معلوم نہین ہی کہ اللہ ہر چیز پہ قادر ہی اور
سورہ نحل مین فرمایا وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور جب بدل لیتے ہین ہم ایک آیت بجا دوسری آیت کے اور اللہ بہتر جانتا ہی جو اوتارتا ہی
تو کہتے ہین کفار نہین ہی تو مگر مفتری بلکہ اکثر اونمین لا یعلم ہین ان دونون آیتون مین نسخ کا ذکر ہی فرق اتنا ہی کہ پہلی مین
لفظ نسخ انسا کر تعبیر کی گئی اور دوسری مین بلفظ تبدیل اور یہی مضمون سورہ رعد کو ادا فرمایا اور سورہ رعد مین فرمایا يَمْحُو اللَّهُ
مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی محو کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اور ثابت رکھتا ہی اور اوسکے پاس ہی اصل
کتاب انتہی ان آیات ثلثہ مین سے سورہ نحل کی اول اوحکم ہی مقصود پر اسواسطے کہ اول مین تعلیق ہی اور ثالث مین تعمیم ہی
بالجملہ بنص قرآنی نسخ ثابت ہوا اسواسطے جمہور مسلمین اعتقاد رکھتے ہین کہ نسخ جائز ہی عقلاً اور واقع ہی سمعاً البتہ
یہود اور مشرکین عرب کو نسخ سے انکار تھا کہ کہتے تھے دیکھو محمد اپنے اصحاب کو آج ایک بات کا حکم کرتے ہین اور
کل کو اوس سے رجوع کر کے اوسکے برخلاف حکم کرتے ہین چنانچہ اونکی دکھو اسطے اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائین اور فرمایا
یہ طعن کر نیوالے جاہل ہین کہ حکمتون نسخ سے بیخبر ہین اور یہود دو فرقے تھے بعضے جواز نسخ کے عقلاً منکر تھے اور بعضے
جواز عقلی کے قائل تھے لیکن سمعاً جائز نہین جانتے تھے اور اس مسئلے مین گویا کہ خوشہ چین انکا مسلمانون مین سے ایک
شخص ابو مسلم بن بحر ہی کہ قرآن مین وقوع نسخ کا منکر ہی اور اوسکے قدم بقدم شیخ جونپوری نے رکھا کہ قرآن مین
کسی آیت کو منسوخ نہ ٹھہرایا حالانکہ جابجا قرآن مین ناسخ و منسوخ موجود ہی اور یہ بھی ایک قدرت حضرت معبود ہی چنانچہ
فرماتے ہین کہ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بنا بر علیہ متقدمین کے نزدیک بقدر پانسو آیت کے کلام مجید مین
منسوخ الحکم تلاوت مین موجود ہی اور متاخرین کے نزدیک بسبب اختلاف اصطلاح نسخ کی تعداد بیس سے زیادہ نہین ہی
چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مطابقت قاضی ابو بکر بن العربی کے منسوخات سلف مین سے تنقیح کر کے بیس آیات منسوخ
ٹھہرائی ہین اور شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ او سمین سے بھی تنقیح و تفتیش کر کے کل پانچ آیات منسوخ ٹھہرائی ہین
کہ اونمین بجز نسخ کے قائل ہوئے نہین بنتا ہی وہ آیات خمسہ یہ ہین اول كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
الآیۃ منسوخ ہی ناسخ اسکی آیت يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الآیۃ اور حدیث لا وصیۃ لوارث اور اجماع امت

دوم اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ عِشۡرُوۡنَ صَابِرُوۡنَ الآیۃ منسوخ ہی اور اسکے بعد کی آیت اسکی ناسخ ہی سوم لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنۡ بَعۡدُ الآیۃ منسوخ ہی اور ناسخ اسکی یہ آیت ہی کہ اِنَّآ اَحۡلَلۡنَا لَکَ اَزۡوَاجَکَ الّٰتِیۡۤ الآیۃ

چہارم اِذَا نَاجَیۡتُمُ الرَّسُوۡلَ فَقَدِّمُوۡا الآیۃ منسوخ ہی اسکے بعد کی آیت اسکی ناسخ ہی پنجم قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا الآیۃ منسوخ ہی اور آخر سورت اسکی ناسخ ہی یہاں اسیقدر کلام اجمالی کافی ہی اسواسطے کہ مناکرت مقام مانع تفصیل ہے **بدخلقی ششم** تحریف آیات قرآنی باب تحریف کا اس قوم مین نہایت شائع و رائج ہی کہ بلا خوف خطر اسکو اپنا پیشہ مقرر کیے ہین جیسا دل چاہتا ہی ویسا آیات الٰہی کے معنی مین تغییر و تبدیل کر لیتے ہین بلکہ بعض وقت الفاظ کی تغیر بھی کر دیتے ہین پس تحریف لفظی و معنوی دونون انمین موجود ہین اور اس کثرت سے ہین کہ شمار اسکا مشکل ہے کیونکہ ہر کہ ومہ کا یہ روزمرہ ہی مگر یہان بطور نمونے کے چند مثالین اوسکی مذکور ہوتی ہین تاکہ اوسپر باقی کو قیاس کر لیا جاوے کہ اندک دلیل بسیاری باشد و مشتے نمونہ از خروار **تحریف اول** پنجفضائل مین یہین عبارت منقول ہے

نقل است حضرت میران حق میران سید محمود سورہ وَالنَّجۡمِ خصال فرمودہ اند بدین عبارت فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی بھائی میران سید محمود مَا کَذَبَ الۡفُؤَادُ مَا رَاٰی بھائی میران سید محمود اَفَتُمٰرُوۡنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی بھائی میران سید محمود وَلَقَدۡ رَاٰہُ نَزۡلَۃً اُخۡرٰی بھائی میران سید محمود عِنۡدَ سِدۡرَۃِ الۡمُنۡتَہٰی بھائی میران سید محمود عِنۡدَہَا جَنَّۃُ الۡمَاۡوٰی بھائی میران سید محمود اِذۡ یَغۡشَی السِّدۡرَۃَ مَا یَغۡشٰی بھائی میران سید محمود مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی بھائی میران سید محمود لَقَدۡ رَاٰی مِنۡ اٰیٰتِ رَبِّہِ الۡکُبۡرٰی بھائی میران سید محمود انتہی عقلاے انصاف پسند پر ظاہر ہی کہ اس مقام مین کسقدر ظلم و حق پوشی عمل مین لی ہی کجا یہ آیات اور کجا سید محمود بن سید محمد جونپوری کہ آیت کا دنبالہ اوسکو بنا دیا کہ نہ روایت کے مطابق نہ درایت کے موافق روایت کا حال اظہر من الشمس ہے کہ باتفاق روایا ان آیات مین تذکرہ حضرت رسالت پناہ کا ہی نہ سید محمود کا اور درایت بھی اسی پر دال ہے کہ صدر کلام مین حضرت رسالت پناہ اور جبرئیل کا ذکر ہی کہ وَالنَّجۡمِ اِذَا ہَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَمَا غَوٰی وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی عَلَّمَہٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ذُوۡ مِرَّۃٍ فَاسۡتَوٰی وَہُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ الآیات ترجمہ تارے کی جب گرے بہکا نہین تمہارا رفیق یعنی پیغمبر اور بے راہ نہین چلا اور نہین بولتا اپنے چاہ سے نہین ہی مگر وحی کہ وحی کی جاتی ہی سکھایا اوسکو سخت قوت والے نے زور آور نے پھر سیدھا بیٹھا اور وہ تھا اونچے کنارے آسمان پر پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر رہگیا فرق دو کمان کا یا اوس سے بھی نزدیک پھر حکم بھیجا

الله نے اپنے بندے پر آخر آیات تک انتہی صاحبکم سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ مصاحبت ساتھ مخاطبین کے
اونھین کو تھی نہ سید محمود کو کہ صدہا برس کے بعد پیدا ہوا اور شدید القوی سے جبرئیل مراد ہین پس باقی آیات مین بقرینہ
سیاق وسباق کے حضرت جبرئیل مراد ہین نہ سید محمود طرفہ یہ کہ بعضی جا پر سید محمود کا جوڑ ایسا بے موقع ہے کہ اطفال
مکتب بھی ناپسند کرینگے چنانچہ یہان پر کہ عندہا جنۃ الماوی یعنی نزدیک سدرۃ المنتہی کے جنت الماوی ہے
یہان ہا ضمیر مؤنث راجع طرف سدرہ کے ہے سوا اوسکے کوئی ضمیر نہین ہے کہ سید محمود کیطرف راجع ہووے
پس یہان پر جوڑ بھائی میران سید محمود کا کیونکر درست ہوا علی ہذا القیاس دوسری آیات مین بھی یہ جوڑ نہایت نامعقول
ہے کہ کوئی صاحب فہم پسند نہ کریگا تحریف دوم شواہد الولایت کے باب ہفتدہم مین لکھا ہے کہ شیخ
جونپوری نے اپنے خلیفہ خوندمیر کو فرمایا کہ حضرت مصطفی نے خدا تعالی سے واسطے نصرت ولایت اپنی کے ناصر
مانگا تھا کہ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا یعنی اور بناوے مجکو اپنے پاس سے ایک حکومت مددگار
مراد ذات تمہاری ہے اوس وقت مین عمر میان خوندمیر کی اٹھارہ برس کی تھی انتہی سلطانا نصیرا سے مراد خوندمیر لینا نہ عقلاً
درست ہے نہ نقلاً نقلاً تو ظاہر ہے کہ کسی روایت مین اسکا ذکر نہین ہے اسواسطے کہ مجاہد نے کہا کہ مراد سلطانا نصیرا سے
دلیل واضح ہے اور حسن بصری نے بھی کہا کہ مراد یہ ہے کہ ایک بادشاہ قوی میرے تابع کر دے کہ بسبب اوسکے اعدائے
دین کو شکست دیوں اور دین الٰہی کو قائم کرون موافق اس سوال کے اللہ تعالی نے وعدہ کیا کہ ملک فارس اور روم
وغیرہا کا تمکو دیا جاویگا چنانچہ ویسے ہی ہوا اور عقلاً اسواسطے کہ سلطان نصیر کے معنی یہ ہین کہ صاحب سلطنت اور
نصرت ہو اور خوندمیر ایک شخص فقیر تھے کہ ہمیشہ مقہور و مغلوب سلاطین کے رہے یہان تک کہ آخر کو مع رفقا
و توابع کے بکمال لاچاری مارے گئے اور منصور نہ ہوے پھر ناصر کیا ہو سکتے ہین اور ولایت کے سلطان نصیر
ہونے کے واسطے حضرت جناب شاہ ولایت کہ جنسے تمام دنیا مین فیض ولایت منتشر ہوا اور کروڑہا اولیا و
اغواث و ابدال و اقطاب اونکے نور فیض سے مستفید ہو گئے لائق تھے کہ میان خوندمیر کی درخواست کی جاتی مگر
سبب ایسے کلمات کے سرزد ہونیکا یہی ہے کہ حضرات صحابہ اور ائمہ اہل بیت کے انوار ولایت سے اطلاع نہین ہے
کہ خوندمیر وغیرہ کی ولایت کو اونسے افضل اور زیادہ تر جانتے ہین اگر شمہ بھی اون حضرات کے مقامات کو پہچانتے
ایسے لایعنی سخن زبان پر نہ لاتے تحریف سوم پنج فضائل مین لکھا ہے کہ حضرت میران نے فرمایا اِنَّا
عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ مراد سموات سے انبیا ہین اور مراد ارض سے
اولیا ہین اور مراد جبال سے علما ہین فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاَشْفَقْنَ مِنْہَا وَحَمَلَہَا الْاِنْسَانُ

میان سید خوندمیر انه کان ظلوما جهولا انتهی سبحان الله میران نے آیت کے معنی کیا بیان کیے کہ زمین و آسمان کے فلانے ملانے شاید کہ میران کے نزدیک قرآن عربی زبان نہین ہی کہ لغت و محاورۂ عرب کے موافق اوسکے معنی بیان کیے جاوین بلکہ جیسا خیال لگ جاوے ویسے معنی کر دینا ورنہ ایسے نے محاورۂ معنی نکرتے کیونکہ زبان عرب مین لفظ انسان البتہ بسبب عموم معنوی کے شامل انبیا و اولیا و علما کو ہی نہ یہ کہ سموات کے معنی انبیا ہووین اور ارض کے معنی اولیا ہووین اور جبال کے معنی علما ہووین اور انسان فقط میان خوندمیر ہووین اور یہ قباحت میران کے خیال مین نہ آئی کہ جبکہ انسان سے مراد خاص خوندمیر ہوئے تو انه کان ظلوما جهولا کی ضمیر بھی خاص اونہین کیطرف راجع ہوئی پس ظلوم و جہول اونہین کا لقب ٹھہرا اصلاح نشد بلا شد مدح کا ارادہ تھا سو ہجو ہو گئی دوسری صریح غلطی یہ ہوئی کہ حملہا کی ضمیر طرف امر قتال کے راجع کی پس ضرور ہوا کہ امانت سے مراد امر قتال ہووے کہ انبیا و اولیا و علما نے اوسکے اوٹھانے سے انکار کیا اور خوندمیر نے اوسکو اوٹھا لیا حالانکہ ہزارہا سال سے انبیاے اولو العزم اور اولیاے کملین اور علماے حقانی ہمیشہ راہ خدا مین جہاد و قتال کر رہے ہین خصوصاً حضرت خاتم الرسالت علیہ السلام اور اونکے حامیان دین نے کہ اونکا بڑا اہم کام یہی ہی کہ ہمیشہ جہاد و قتال پر کمر بستہ ہو کر کسقدر جانفشانی کی ہی کہ شرق سے غرب تک خدا کا دین پھیلا دیا کہ اظہر من الشمس ہے میان خوندمیر نے کونسا ایسا بڑا قتال کیا کہ مستحق اس منقبت کے ہوے کہ آمدی کر ہندی چند آدمیون کے ساتھ گجرات مین مسلمانون سے دو روز لڑے کہ ایک روز کی جنگ مین آنکھین پھوٹ گئین اور دوسرے روز کی جنگ مین کل پچاس ساٹھ آدمی کے ساتھ مارے گئے کہ اوس جنگ سے نہ کچھ اسلام کی تائید ہوئی نہ کوئی ملک کفار کا دار الاسلام مین داخل ہوا بلکہ انہین کے چند فقراے ہمراہی تباہ و خوار ہو گئے اور آیت مذکورہ کے معنی صحیح یہ ہین کہ تحقیق ہمنے عرض کیا امانت کو آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر پھر ان سب نے انکار کیا اوسکے اوٹھانے سے اور اوس سے ڈر گئے اور اوٹھا لیا اوسکو انسان نے تحقیق وہ ہی بڑا ظالم نترس اور نادان انتہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ صحابہ و تابعین نے فرمایا کہ مراد امانت سے اطاعت و فرائض الٰہی ہین کہ جو اپنے بندون پر فرض کیے ہین انکو آسمان و زمین و جبال پر پیش کیا بطور تخییر کے کہ اگر تمہارا دل چاہے اس امانت کو اوٹھاؤ لیکن اگر اسکو برابر ادا کروگے ثواب پاؤگے اور اگر ضائع کروگے عقاب پاؤگے اونہون نے عرض کیا کہ اے پروردگار ہم تیرے امر کے مسخر ہین نہ ثواب چاہتے ہین نہ عقاب نہین چاہتے ہین پھر حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا کہ اے آدم تو اس امانت کو اوٹھا دیگا انہون نے بسر و چشم کر کے اوٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی گردن پر قیامت تک رہیگی اور معنی ظلوم

یہ ہین کہ اپنے نفس پر ظلم کیا اور جہول کے یہ معنی کہ انجام کار اور عاقبت امر سے ناواقف رہے گر اس سے غرض ہے شعر آسمان
بار امانت نتوانست کشید ٭ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ٭ اور یہ بھی معلوم رہے کہ ظلم اور جہل کا ذکر حقیقت
مین اولاد آدم مین سے اونھین کے حق مین ہے کہ جنھون نے اس امانت کو ضائع کیا خصوصاً منافقین ومنافقات اور مشرکین
ومشرکات مین بخلاف مومنین ومومنات کے کہ جب اونھون نے ادائے امانت مین حتی الوسع کوشش کی مستحق
التفات الٰہی اور مغفرت رحمت نامتناہی کے ہوئے چنانچہ بعد اسکے فرمایا لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات
والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی المؤمنین والمؤمنات وکان اللہ غفوراً رحیماً
اور میران کے معنی مین آیت بھی خلل انداز ہے کہ جب انسان سے خاص خوندمیر مراد ہوئے تو تعلق لیعذب اللہ الآیۃ کا بے معنی
ہو جاتا ہے **تحریف چہارم** شواہد الولایت کے باب بست ہفتم مین لکھا ہے کہ میران نے فرمایا کہ بھائی خوندمیر
فرمان حق تعالیٰ کا ہوتا ہے کہ اے انا اعطیناک الکوثر مین کوثر سے مراد ذات تمھاری ہے اور اللہ نور السموات
والارض آخر رکوع تک تمھارے حق مین ہے غرض اسیطرح یہ داستان بہت دراز ہے ایک تحریف لفظی انکے
خلیفہ کی بیان کر کے مختصر کی جاتی ہے پنج فضائل مین لکھا ہے کہ ایک روز انکے خلیفہ دلاور کے سامنے یوسف نے
وقت وعظ کے سورۂ اخلاص پڑھی صاحب لم یلد ولم یولد پر پونہچا دلاور نے کہا یلد یولد پھر یوسف نے
کہا لم یلد ولم یولد کہا یلد یولد عبد الملک نے کہا یوسف چپ ہو میان جی ولایت کا شرف بیان
کرتے ہین جو کہتے ہین سو حق ہے انتہی سبحان اللہ تعالیٰ عما یقول الظالمون علواً کبیراً قرآن کی بسم اللہ سے
سین ناس تک متواتر و قطعی ہے اگر کوئی ایک حرف کا بھی انکار کرے کافر ہو جاتا ہے یہ کیا اندھیر ہے ایسی
آیت کہ حق تعالیٰ کے وصف مین وارد ہے کہ نہ اوسنے کسیکو جنا ہے اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور یہ شخص اوسکا
انکار بار بار کرتا ہے کہ یلد یولد ہے جسکے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالےٰ جنتا بھی ہے اور جنا بھی گیا یعنی اوسکو اولاد بھی ہے اور اوسکے
ماں باپ بھی ہین سبحانہ وتعالیٰ عما یقولون ملاحظہ کرنے کا مقام ہے کہ یہ دلاور ہے خلیفہ کامل ومکمل شیخ جونپوری کے جنکے
انکے فہم و اعتقاد کا یہ حال ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی جناب مین اسقدر بے باک ہین تو پھر حال دیگران اور اس بیان
تحریفات سے حال شیخ و خلیفہ کی قرآن فہمی کا بھی بخوبی واضح ہو گیا کہ اسی فہم قرآن دانی پر فرماتے تھے کہ جو
تفسیر بندے کے بیان کے موافق ہووے وہ معتبر ہو ورنہ نہیں سبحان اللہ یہ حال ہو اور یہ قال ہے کتب سماویہ مین تحریفات
لفظیہ و معنویہ کرنا پیشہ اہل کتاب کا ہے خصوصاً یہود کا چنانچہ قرآن مجید مین انکی مذمت موجود ہے کہ یحرفون
الکلم عن مواضعہ الآیۃ بدلتے ہین کلام کو اوسکے ٹھکانون سے آخر آیت تک [illegible]

أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ یعنی اب کیا تم مسلمان توقع رکھتے ہو کہ وہ مانین تمہاری بات اور ایک گروہ تھا اونمین کہ سنتے تھے
کلام اللہ کا پھر اوسکو بدل ڈالتے تھے بعد بوجھ جانے کے اور اونکو معلوم ہے انتہی اور معنی تحریف کے تبدیل و تغییر ہین
یعنی بدل کر دینا ایک چیز کو اوسکے حق سے چنانچہ کلم کا قطع جب اپنی جگہ سے ہو اوسکو محرف کہتے ہین اور تحریف یا لفظی
ہو یا معنوی لفظی یہ ہے کہ مثلاً قرآن کے الفاظ اصلیہ آسمانیہ کو بدل دینا جیسا کہ [illegible]
دوسری قسم یعنی معنوی یہ کہ معنی قرآن کو روایت اور قاعدہ عربیہ کے خلاف کرنا چنانچہ انکے شیخ نے کہا کہ سماوات
کے معنی انبیا اور ارض کے معنی اولیا اور جبال کے معنی علما کے ہین یہ معنی نہ زبان عرب کے ہین نہ کسی روایت سے ثابت ہین
اور دوسرے تحریفات مذکورہ الصدر مین بھی یہی حال ہے اور مطلب یہی کہ ایسے معنی جو خلاف مقصود ہین بھی جا بجا کر جاتے
ہین کہ مراد الٰہی اس سے یہی ہے حالانکہ سب قائل ہین اس بات کے کہ تفسیر بالرائے کفر ہے اور تفسیر اسکو کہتے ہین کہ مراد الٰہی کا بیان
کرنا بطور قطع و جزم کے چنانچہ شیخ مذکور کی غرض بھی یہی ہے کیونکہ وہ اور اونکے معتقدین اونکے تمام بیانات کو قطعی جانتے ہین اور
تاویل اسے کہتے ہین کہ اول معنی مراد کو مسلم رکھکر ایک دوسرے معنی بطور احتمال کے بیان کرنا بشرطیکہ لفظ اوسکی محتمل ہو و
نہ جیسا کہ شیخ موصوف نے بیان کیے کیونکہ یہ معنی قابل تاویل ہونے کے بھی نہین ہین چہ جائیکہ تفسیر کی یہ طریقہ فرقہ باطنیہ کا
ہے کہ نصوص کو ظاہر پر محمول نہین جانتے ہین اور جو دل چاہا سو قرآن حدیث کے معنی مین سمجھ لیتے ہین اور یہ فرقہ بالاتفاق
گمراہ و خطرناک فرقہ ہے کہ سراج الابصار سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیہ بھی اس فرقے کو گمراہ کہتے ہین اور نصوص کو ظاہر سے پھیرنا نہایت
بد جانتے ہین اور آپ ہی سب کام باطنیہ کے کرتے ہین بلکہ چند قدم اونسے بھی آگے چلتے ہین چنانچہ باطنیہ کے معنی کو
مہدیونکے معنی سے مقابلہ کر لیجیے باطنیہ کہتے ہین کہ آیت وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا
الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ مین مراد تین سے حضرت علی ہین اور زیتون سے فاطمہ الزہرا اور طور سے حسن مجتبیٰ اور بلد امین سے مہدی قائم
بامر اللہ مراد ہین اور شیخ جونپوری کہتے ہین کہ آیت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ
فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ یعنی ہمنے دکھلائی امانت آسمانونکو اور زمین کو اور
پہاڑونکو پھر سب نے قبول نکیا کہ اوسکو اوٹھاوین اور اوس سے ڈر گئے اور اوٹھا لیا اوسکو انسان نے انتہی مراد سماوات سے
انبیا ہین اور ارض سے اولیا اور جبال سے علما اور انسان سے خود مہدی مراد ہین اب بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ ان دونوں
معنی مین ہرگز فرق نہین جیسا انکے معنی خارج قانون لغت اور روایت سے ہین ویسے اونکے معنی بھی خارج
قانون لغت عرب اور روایت سے ہین پھر تو مہدیہ اور باطنیہ مین کیا فرق ہے [illegible]

احادیث کا ذبہ اور بے اصل روایت کرنا اور ہر قول کی نسبت طرف حضرت رسالت پناہ کے بلا خطر کر دینا
یہ خصلت مخالف ہی اس حدیث قطعی متواتر المعنی کے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ
مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو شخص کہ جھوٹھہ بولا مجپر قصد اپس ٹھہراوے جاوے
اپنی آگ مین ملا علی قاری نے اپنے رسالہ موضوعات مین اس حدیث کے اسناد طرق روایت باستیعاب تمام بیان کیے ہین
اور کہا کہ یہ حدیث متواتر المعنی ہی اور قریب ہی کہ متواتر اللفظ بھی ہووے اور شیخ جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ اس
حدیث کے راوی ایک سو صحابہ سے زیادہ ہین اور کوئی گناہ کبیرہ ایسا نہین ہے کہ کوئی شخص اہل سنت مین سے اوسکے
مرتکب کی تکفیر کیا ہو سوا اس گناہ کے کہ شیخ ابو محمد جوینی والد امام الحرمین نے فرمایا کہ جو شخص کہ رسول خدا پر قصدا جھوٹھہ بولیگا
کافر اور خارج الملت ہو جاویگا اور اس قول مین امام ناصر الدین مالکی بھی انکے تابع ہوئے اور امام نووی نے شرح مسلم مین
کہا کہ جو شخص جانتا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہی یا ظن غالب ہو موضوع ہونیکا اوسپر حرام ہی اوسکا روایت کرنا اور داخل
ہی اس وعید مین خواہ وہ حدیث قسم احکام سے ہو یا ترغیب و ترہیب وغیرہ کی قسم سے ہو یہ سب حرام اور اکبر الکبائر ہی
باجماع مسلمین کے انتہی ملخصًا کلام متعلق اس مقام سے آخر کتاب مین بھی آویگا انشاء اللہ تعالی غرضکہ اسقدر
گناہ ہی غلط حدیث روایت کرنا کہ امام جوینی باوجود اس شدت احتیاط تسکے تکفیر کے بھی قائل ہوئے اور اکبر الکبائر
ہونے مین کسیکو شک و شبہہ نہین ہے اور اس کام کے کرنیوالے کے واسطے دوزخ مقرر ہونا بحدیث قطعی متواتر ثابت ہی یار نہ
ہمہ مہندیون کے پیر و مرید و شیخ و شاب سب اس کام مین مبتلا ہین اور انکی کتابین مثل شواہد الولایت اور نصائح و غیرہ کے
اسقدر احادیث باطلہ سے لبریز ہین کہ حساب و شمار اوسکا دشوار ہی یہان چند مثالین انکے اکابر و پیشواؤن کی فقط
بیان کیجاتی ہین کیونکہ ایکبار روایت حدیث موضوع کی بھی واسطے ابطال حسن اخلاق کے کافی ہی مثال اول انصاف نامے
کے باب اول مین لکھا ہی کہ علما نے سوال کیا کہ تم ولایت کو نبوت پر فضل دیتے ہو میران نے جواب دیا کہ بندہ فضل دیتا ہی
یا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہی اَلْوِلَایَۃُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ بعدہ علما نے کہا کہ ولایت نبی کی نبوت پر فضل ہی
نہ ولایت دوسرے کی میران نے کہا کہ بندے نے کب کہا ہی کہ بندے کے تئین نبی پر فضل ہے انتہی جواب اَلْوِلَایَۃُ
اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ہی کسی کتاب حدیث سے اسکا حدیث ہونا
ثابت نہین ہوتا ہی اور نہ کوئی محدث مستند یا عارف معتمد اسکے حدیث ہونیکا قائل اور فتوحات مین لکھا ہی
کہ کسی عارف کا قول ہی پس قول کسیکا طرف رسول خدا کے نسبت کر دینا اسکو بھی وضع کہتے ہین جیسا کہ شرح
نخبۃ الفکر اور اسکے حواشی مین لکھا ہی کہ حدیث موضوع کبھی نفس واضع کا کلام ہوتا ہی اور کبھی بعض سلف وغیرہ سے مختصر

جیساکہ بعض سلف صالح یا قدماے حکما کا قول یا اسرائیلیات یعنی روایات بنی اسرائیل سے لیکر طرف رسول خدا کی نسبت
کردیتا ہی یا حدیث ضعیف الاسناد کی اسناد نکال کر دوسری اسناد صحیح اوسکے ساتھ مرکب کردیتا ہی اور باعث
وضع کا یا بیدینی ہوتی ہی جیساکہ زندیقین واسطے گمراہ کرنے مسلمین کے احادیث کاذبہ بناتے ہین یا غلبہ جہل سبب
پڑتا ہی چنانچہ بعضے عابد و زاہد لوگ احادیث فضائل اعمال مین وضع کرتے ہین کہ خلق کو عبادات پر رغبت ہو واور بہتیرے
جہل و نادانی سے اسکو دینداری جانتے ہین اور یہ لوگ سخت ترین وضاعین ہین کیونکہ جبکہ اسکو دینداری جانتے ہین کبھی توبہ
نہین کرتے ہین اور خلق بسبب انکے زہد و عبادات کے معتقد ہوکر انکے قول پر تقلیداً واعتماداً کرتی ہی یا سبب وضع کا
افراط تعصب ہوتا ہی یا اتباع ہوا یا اظہار نوادر غرائب کا اور تمام یہ اقسام حرام ہین بالاجماع اور اتفاق ہی اسپر کہ جانکر
حدیث موضوع کو روایت کرنا بغیر بیان اوسکی موضوعیت کے حرام ہی اسواسطے کہ فرمایا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ رواہ مسلم یعنی جو شخص
کہ بیان کرے میری طرف سے کوئی حدیث حالانکہ جانتا ہی کہ وہ جھوٹھ ہی پس وہ ایک جھوٹھون مین سے ہی یعنی جیساکہ
اوسکا بنانے والا جھوٹھا ہی ویسی یہ سنانے والا بھی جھوٹھا ہی اور رسول اللہ پر جھوٹھ بولنا بہرحال قطعاً اعظم کبائر سے ہی چنانچہ مذکور ہوچکا
اب یہان شیخ جونپوری کے واسطے دو خطا مین سے ایک خطا بالضرور لازم ہوتی ہی یعنی اگر جانتے تھے کہ الولایۃ
افضل من النبوۃ حدیث نہین ہی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف عمداً اوسکو منسوب کردیا تو
مرتکب اس گناہ کبیرہ کے ہوئے اور اگر نہین جانتے تھے اور بلا عمد غفلت سے روایت کردیا تو وہ دعوی غلط ہوا
کہ مجکو اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کا علم ایساد یا ہی جیساکہ دانا لکھی کل کیسکے ہاتھ مین ہووے اور وہ اوسکی کیفیت
بخوبی مطلع ہووے جیساکہ اب بھی بکم شواہد مین موجود ہی اور یہ کذب باندھنا ہوا خداے عالم پر یہ بھی اکبر کبائر سے ہی
اور اول سے کیا کم ہی بعنوان دیگر اگر یہ حدیث نہین ہی تو اسکا روایت کرنا بطور مذکور حرام ہوا
اور اگر بالفرض حدیث ہی تو یہ کہنا غلط ہوا کہ صاحب فتوحات نے جو کچھ لکھا ہی لوح محفوظ کے موافق ہی جیساکہ
شواہد مین ہی اسواسطے کہ مذکور ہوچکا کہ صاحب فتوحات نے اسکو قول بعض العارفین کا قرار دیا ہی اور ظاہر ہی کہ نوشتہ صاحب
فتوحات سے وہی نوشتہ مراد ہی جو کہ شیخ جونپوری کے زمانے مین اونکے نسخ تصانیف متداول موجود تھے اور وہی نسخے اوس
زمانے کے لکھے ہوئے فتوحات وغیرہ کے ابتک موجود مین اور ونمین تخالف اقوال و مناقضات دعاوی شیخ جونپوری کے بھی موجود ہین
سبحان اللہ مطر فہ ماجرا ہی کہ باوجودیکہ ایک حدیث کی روایت کرنے مین بھی صحیح و غلط کا تفرقہ نہین کر سکتے ہین دعوی
یہ ہی کہ الحاد و شیخ جند کے اقوال اسکے مطابق کرکے امتحان کر لیا کرو کہ اگر موافق نکلے صحیح ہی ورنہ غلط ہی واللہ المستعان

ف [illegible]

تقریر ابطال تسویہ

علی ما تصفون سوال دیگر یہ ہی کہ تقریر بالا مین شیخ نے فرمایا کہ بندے نے کب کہا ہی کہ بندے کے تئین نبی پر فضل ہے
حالانکہ مشہور ہی کہ دعوی مساوات کا حضرت خاتم الرسالت کے ساتھہ کیا ہی اور اوس سے لازم آتا ہی دعوی فضل کا
ہزار ہا انبیا پر پس یہ انکار غلط ہوا یا وہ دعوی تسویہ نے اصل لوگون نے مشہور کر دیا ہوگا اور خدا کرے ایسا ہی ہو تا کہ
شیخ انکار بالا مین صادق رہین ورنہ لزوم کذب جا بجا ظاہر ہی اور اگر تطبیق یون دیوین کہ مراد یہ ہی کہ مین بحیثیت ذاتیہ
خود نبی پر فضیلت نہین رکھتا ہون اور بسبب ولایت محمدیہ کے کہ بعینہا مجھہ مین موجود ہی مساوات رکھتا ہون
جواب اسکا یہ ہی کہ ولایت محمدیہ اوصاف نفس قدسیہ محمدیہ سے ہی اور اوصاف و اعراض کا بعینہا منتقل ہونا باتفاق حکما
و متکلمین کے محال ہی پس تمھاری ولایت تمھارے اوصاف نفسانیہ سے ہوئی اب مراد حیثیت ذاتیہ سے کیا ہی اگر ماہیت
انسانیہ مراد ہی تو کلام بے معنی ہی کیونکہ ماہیت انسانیہ مین سب افراد متساوی الاقدام ہین حتی کہ انبیا بھی
فرماتے ہین کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اور اوس نظر سے کوئی عاقل کسیکو کسی پر تفضیل نہین دیتا ہی پس مراد
حیثیت ذاتیہ سے لامحالہ یہی ہوگا کہ مین اپنے اوصاف ذاتیہ کی راہ سے اپنے تئین نبی پر فضل نہین دیتا ہون
پھر اونھین اوصاف کی راہ سے دعوی تسویہ کرنا کہ جسسے ہزار ہا انبیا پر فضل لازم آتا ہی غلط ہوا یا یہ انکار غلط ہوا بہر
حال کا ہے چنین گاہے چنان سے گریز نہین ہی اشکال دیگر یہ کہ اگر بالفرض ولایت افضل ہو نبوت سے اور بالفرض
تمھاری ولایت حضرات انبیا کی ولایت سے کیفیت مین برابر ہووے جب بھی مساوات نہین ہو سکتی ہی کیونکہ
نبوت تشریعی کہ فی نفسہا فضیلت عمدہ ہی وہان انبیا مین موجود ہی وہ موجب ہو گی تفضیل حضرت رسالت مآب کی
پس تسویہ بہر حال باطل ہی یہان اسیقدر کافی ہی زیادہ تفصیل بحث تسویہ مین آویگی انشاء اللہ تعالی مثال دوم
صاحب شواہد الولایت آغاز باب اول مین لکھتا ہی کہ بدر منیر سید خوندمیر نے بعض الآیات مین لکھا ہی کہ قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لکل نبی نظیر فی امتہ ای مثلہ ولا یکون مثلہ الا من کان لہ درجۃ عند اللہ مثل درجۃ
النبی فاذا حصل لہ درجۃ النبی لا بد ان یکون خلیفۃ فی زمانہ ولخاتم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یکون نظیر فی امتہ وہو المہدی انتہی کلامہ رضی اللہ عنہ انتہی کلام صاحب الشواہد ایک رسالہ
ہی خوندمیر کا مسمی بعض الآیات من القرآن و الحدیث فی حق المہدی اوسمین لکھا ہی کہ لکل نبی نظیر فی امتہ حدیث
نبوی ہی یعنی ہر پیغمبر کا ایک نظیر اور ہم درجہ ہوا کرتا ہی اوسکی امت مین اور اپنے دوسرے رسالے مشہور بہ مکتوب
ملتانی مین لکھتے ہین کہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خبر آمدہ است بتعیین ختم الاولیا اور سوا اسکے بعضے
اور احادیث بے اصل بھی روایت کیے ہین چنانچہ حدیث انی لاعرف اقواما ہم بمنزلتی اور حدیث آہ وا شوقاہ

الی لقاء اخوانی یکونون من بعدی یشانهم کشان الانبیاء الخ ان سب کا اثبات انکے ذمے ہی جو مدعی ادعی فعلیہ البیان حالانکہ آثار کذب وضع کے بخوبی ظاہر و نمایان ہین اور غرض انکی ان احادیث سے یہ ہی کہ شیخ جونپوری بلکہ اونکے مریدون کی مساوات و برابری ساتھ انبیا علیہم السلام کے ثابت کردین اور ظاہر ہی کہ اتنا بڑا مقدمہ کہ خلاف اجماع مسلمین اور مخالف نصوص صحیحہ کے ہی ایسے بے اصل و گمنام روایات سے ہرگز ثابت نہین ہوسکتا ہی لیکن گناہ وضع حدیث کا نقد وقت ہی اور عجب حیرت ہی کہ لکھتے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر تعین ختم الاولیا کی آئی ہی حالانکہ یہ خلاف ہی محدثین کے اور صوفیہ کرام کا اتفاق ہی کہ خاتم الاولیا اصطلاح حادث ہی کہ قرون سابقہ مین کہین اسکا ذکر نہ تھا چنانچہ ابن جوزی کی کتاب الثبات مین ہی کہ لفظ خاتم الاولیا کا باطل ہی اور اوسکی کچھ اصل نہین ہے اور شیخ مؤید کی شرح فصوص سے ثابت ہوتا ہی کہ مقام خاتم الاولیا کا ذکر محمد بن علی حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی کے وقت سے شروع ہوا ہی اور تتمہ مقام بحث تسویہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی اگر مہدوی لوگ جواب دیوین کہ شاید ہمارے پیران میر انکو صحت ان احادیث کی برخلاف تمام محدثین کے راہ باطن سے معلوم ہوگئی ہوگی جواب اسکا یہ ہی کہ یہ عین دعوی ہی کہ جسپر اخلاق کو دلیل گردانی تھی اور وہم مانع مین بسند بداخلاقی کے اب دفع منع یا سند عین دعوی سے نہین ہوسکتا ہی بلکہ اثبات مقدمہ ممنوعہ یعنی حسن اخلاق کا خارج سے کرنا چاہیے موافق داب مناظرے کے علاوہ یہ ہی کہ میرانکی تکذیب بسبب مخالفت کلام فتوحات پھر بھی موجود ہے بدخلقی ما مشتہم یہ کہ جو فعل کہ حضرت رسالت پناہ نے اپنے خاص گھر مین جاری کیا ہی اور امت کیواسطے بھی روا رکھا ہی اور بعد آن حضرت کے خلفاء راشدین اور ائمہ اہل بیت نے بھی اوسپر عمل کیا ہی اوسکو فعل لعین قرار دینا افترا علی اللہ العظیم چنانچہ انصاف نامے کے باب نہم مین لکھا ہی کہ میران تعین کو لعین کہا کرتے تھے اور خوندمیر سے بھی اپنی وعظ مین بیان کرتے تھے کہ تعین لعین ہی اور باوصف اسکے اگر کوئی کسی جا سے وظیفہ پاتا تھا اور اوسکے لانیکی اجازت مانگتا تھا اجازت دیتے تھے انتہی سبحان اللہ یہ عجب ننگ ڈھنگ ہی کہ یہان عقل انسان کی دنگ ہی یعنی تعین وجہ معاش کو ملعون قرار دینا اور پھر اوسکے لانیکی اجازت دینا یعنی فعل ملعونکو رواج دینا پس قول اور ہوا اور فعل اور ہوا اور اگر حال اوس قول کا ملاحظہ کیجیے تو ظاہر ہوتا ہی کہ کسقدر باطل اور بے اصل ہی اسواسطے کہ خود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصل خیبر وغیرہ سے معاش اپنے ازواج مطہرات کا سالیانہ مقرر کردیا تھا کہ سال بھر کا قوت ہر ایک بی بی کو اوسمین سے مرحمت فرماتے تھے چنانچہ صحیح بخاری مین جابجا اسکا ذکر ہی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قبل خلافت تجارت پارچے کی کرتے تھے جب مسند آرائے خلافت ہوئے فرمایا کہ میری قوم کو معلوم ہی کہ میرا پیشہ میرے

اخراجات خانگی کو کافی تھا کہ مین مسلمانون کے اس کام مین مشغول ہوا مسلمانونکا کام کرونگا اور آل ابو بکر اس مال مین سے کھاوینگے پس صبح یومیہ بیت المال مین سے اپنے واسطے مقرر کر لیا چنانچہ نصف گوسفند مع لوازم و مصالح اوسکے زر بیت المال سے انکا روزینہ مقرر تھا اور اسیطرح دوسرے خلفاء راشدین مین سے جسکو حاجت ہوتی تھی اپنا معاش خزانۂ بیت المال سے معین فرماتے تھے او جسکو حاجت نہوتی تھی وہ فقط حسبۃً للہ کار ریاست کیا کرتے تھے اور امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین تمام مہاجرین و انصار اور ائمۂ اہل بیت کا سالیانہ خزانۂ سرکاری سے مقرر فرما دیا چنانچہ صحیح بخاری مین ہی کہ صحابۂ بدر مین کیواسطے حضرت عمر فاروق نے پانچ پانچ ہزار مقرر کیے تھے اور فتح الباری مین ہی کہ حدیث مالک بن اوس مین ہی کہ حضرت عمر رض مہاجرین کو پانچ پانچ ہزار اور انصار کو چار چار ہزار اور ازواج مطہرات مین سے ہر ہر کو بارہ بارہ ہزار دیا کرتے تھے اور سب بلا انکار اوسکو لیتے تھے بلکہ بعضے تقاضا بھی کرتے تھے چنانچہ حدیث ترمذی مین ہی کہ جب فاروق اعظم نے حضرت اسامہ بن زید کے ساڑھے تین ہزار درہم مقرر فرمائے اور اپنے فرزند عبد اللہ بن عمر کے تین ہزار مقرر کیے اونھون نے عرض کیا کہ آپ نے اسامہ کو مجھپر کسوجہ سے تفضیل دی آج تک وہ مجھپر کسی مشہد مین سبقت نہین لیگئی ہی فرمایا وجہ اس تفضیل کی یہ ہی کہ اوسکے باپ کے ساتھ رسول خدا کو تیرے باپ سے بڑھکر محبت تھی اور اسامہ کے ساتھ حضرت کو تجھسے بڑھکر محبت تھی پس مینے اپنی محبت پر رسول خدا کی محبت کو اختیار کیا انتہی غرضکہ اسی طرح حضرت امام حسن و حسین و علی مرتضی و تمام صحابہ مہاجرین و انصار اور ازواج مطہرات نے اس تعینات کو قبول فرمایا اور کبھی کسی نے اوسکو ناروا و ممنوع نہ کہا بلکہ آج تک امت کا اوسی پر عمل ہے پس اجماع صحابہ سے یہ بات ثابت ہوئی اور خود شیخ جونپوری کا مقولہ ہی کہ منکر اجماع صحابہ نبوت کا منکر ہوتا ہی چنانچہ یہ قول انکا چند مقام مین بحوالۂ کتب مہدویہ منقول ہو چکا ہی پس ایسے اجماعی امر کو ملعون بولنا نہایت بیعلمی و بد اخلاقی ہی اور خلق حکمت سے نہایت بعید ہی شاید کہ منشا اس خطا کا یہ ہی کہ میران او رخوندمیر ایسا سمجھے ہین کہ وجہ معاش ایک جا سے معین ہونے سے توکل مین خلل آتا ہی حالانکہ یہ سراسر خطا ہی اسواسطے کہ اگر ہزار جا سے معین ہووے اور آدمی کا اعتماد خدا پر ہووے نہ اوس تعینات پر وہ متوکل ہی اور اگر کہین سے کچھ معین نہووے لیکن اسکا خیال خلق پر ہو وے وہ متوکل نہین ہے کیونکہ ترک اسباب کا نام توکل نہین ہی بلکہ ترک اعتماد بر اسباب کا نام توکل ہے اسی سبب سے جبکہ ایک اعرابی نے حضرت رسالت مین عرض کیا کہ ناقے کو توکلاً علی اللہ کھلا چھوڑ دون یا کہ باندھوں اور توکل کرون فرمایا اعقلھا و توکل یعنی پانو باندھ اوسکا اور توکل خدا پر رکھ اور اونٹ باندھنے پر بھروسا نکر اسی واسطے کیطرف مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ فرماتے ہین شعر گر توکل میکنی در کار کن، کسب کن پس تکیہ بر جبار کن (؟) — گفت پیغمبر بآواز بلند، با توکل زانوی اشتر ببند اور انبیا علیہم السلام سامان کے آمادہ کرنے مین

بیان منشا اس خطا کا [illegible]

کوتاہی نہین کرتے تھے چنانچہ حضرت خاتم الرسالت وقت جنگ کے خود سرمبارک پہ رکھتے تھے اور زرہ پہنتے تھے اور تیر و شمشیر و سپر
وغیرہ ہمراہ لیتے تھے اور بہنگام شدت غلبہ اعدا کے خندق اطراف مدینے کی تیار کروائی تھی اور باین ہمہ اعتماد بجز ذات
حق کے کسی پر نہین رکھتے تھے چنانچہ حق سبحانہٗ نے فرمایا کہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
یعنی صحابہ سے تدبیر جنگ وغیرہ مین مشاورہ کرو لیکن بعد عزم کام کے سپرد کار توکل و اعتماد خدا پر رکھو اور وجود اسباب
البتہ مبتدی ناقص کو خلل انداز توکل ہوتا ہی اور منتہی کامل کا وہ مقام ہی کہ کسیقدر اسباب ہون اوسکی نظر سر مو ونہ
نہین پڑتی ہی اور ہرگز اوسکا دامن توکل غبار آلودہ نہین ہوتا ہی اور یہ مقام اعلی ہی کہ انبیا و مرسلین اور اولیاے
کاملین کو حاصل ہوتا ہی شاید کہ شیخ جونپوری اور میان خوندمیر مرتبہ ابتدا مین تھے اس سبب سے تعین سے گھبراتے تھے
بدخلقی نہم ترک کسب حلال کہ شیخ جونپوری اور تمام انکے خلفا کی یہ عادت تھی بلکہ آج تک انکے فقرا و مشایخ مین
بھی التزام ہی کہ کسب حلال کے نزدیک نہین جاتے ہین اور ایسا احتراز کسب حلال سے رکھتے ہین جیسا کہ کوئی حرام
چیز سے اجتناب کرتا ہی لیکن زبان سے اوسکی حرمت کا اقرار نہین کرتے ہین چنانچہ جب کسی نے شیخ موصوف سے یا اونکے
پیرون سے اس مقدمہ مین سوال کیا تو جواب دیا کہ ہم کسب کو حرام نہین کہتے ہین لیکن ذکر حق فرض ہی اور کسب یا جو
چیز کہ مخل ذکر الٰہی ہو وہ حرام ہی اسواسطے ہم کسب نہین کرتے ہین جواب سکا یہ ہی کہ یہ حال ناقصین کا ہی کہ کسی کام مین
مشغول ہونے سے خدا کی یاد مین فرق آجاتا ہی اور کاملین کا یہ مقام ہی کہ کسی کام مین مشغول ہووین اونکا یاد حق سے غافل نہین
ہوتا ہی کہ دل بیار و دست بکار اور خلوت در انجمن ہمیشہ اونکے واسطے موجود ہی چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین شعر
اگر مال و جاہست و زرع و تجارت ٭ چو دل با خدا ہست خلوت نشینے ٭ اور اسکے سمجھنے کے واسطے یہ نظیر کافی ہین
کہ جیسا کہ ایک شخص کے دونون ہاتھہ مین دو سبوچے پانی کے ہین اور ایک سبوچہ اوسکے سر پر ہی اور راہ مین ایک رفیق کے
ساتھہ وہ باتین کرتا چلا جاتا ہی اب شخص اتنے کام کرتا جاتا ہی ایک پاؤن سے چلنا دوسرے آنکھہ سے راہ کا دیکھنا
تیسرے کان سے باتین سننا چوتھے زبان سے جواب بھی دیتے جانا پانچوین اس سوال و جواب کے مضمون کو سمجھنا
اور باین ہمہ اصل توجہ خاطر اوسکی اور خیال کلی طرف سر کے گھڑے کے ہوتا ہی کیونکہ اندک غفلت مین وہ ضایع ہو جاویگا
پس ثابت ہوا کہ اشغال کثیرہ اوسکے اس رابطہ قلبی و پیوند باطنی مین مخل نہین ہوتے ہین اسیطرح کاملین طریقت اگرچہ
صدہا اشغال ظاہریہ رکھتے ہین لیکن ایک لحظہ دل اونکا یاد حق سے غافل نہین ہوتا ہی چنانچہ حق تعالی اونکی تعریف
و ثنا فرماتا ہی کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی ایسے مرد ہین کہ نہین غافل کرتی ہی انکو
خرید و فروخت یاد الٰہی سے پس معلوم ہوا کہ شیخ موصوف کو یہ مقام حاصل تھا نہ اونکے خلفا کو ورنہ کسب

حلال سے کہ پیشہ انبیا اور رسل کا ہی اور صحابہ و اہل بیت اور علماے مجتہدین اور کمل اولیا اسکو اختیار کیے ہین یعقلا اجتناب
نہ کرتے کہ آج چار سو برس سے ابتک کوئی اسکے نزدیک نہین جاتا ہی اور کسی نے اختیار کیا تو اوسکو درویشی کا تارک
نہین سمجھتے ہین اور اس کام سے ایسا بھاگے ہین جیسا کہ برہمن گوشت گاؤ سے بھاگتا ہی حالانکہ صحیح احادیث مین
اسکی فضیلت اور تاکید تمام مذکور ہی چنانچہ صحیح بخاری مین ہی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد
طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیه وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیه یعنی نہین کھایا
کسی نے کوئی طعام کبھی بہتر اس سے کہ کھاوے اپنے دونون ہاتھ کے عمل سے اور تحقیق پیغمبر خدا داؤد علیہ السلام کھاتے تھے
کسب اپنے سے یعنی کسب انبیا اور مرسلین کی سنت ہی لیکن داؤد علیہ السلام زرہ بنا کر اپنا قوت کیا کرتے تھے چنانچہ
اللہ تعالی فرماتا ہی وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ اَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ یعنی اور نرم کر دیا ہمنے اوسکے آگے
لوہا کہ بنا کشادہ زرہین اور اندازے سے جوڑ کڑیان یعنی دیکھے حرفہ زرہ بافی کے باب مین امر الہی ہی کہ بنا
زرہین اور ذکر داؤد کی مشہور ہی کہ وہ حیوان بھی اونکا ذکر سنکر ذکر کرنے لگتے تھے کہ حکم تھا یَا جِبَالُ اَوِّبِي مَعَهُ
وَالطَّيْرَ یعنی ای پہاڑو رجوع سے پڑھو اوسکے ساتھ اور اوڑتے جانور اور فرزند انکے حضرت سلیمان علیہ السلام
با وصف اوس شان شوکت سلطنت کے زنبیل بوریا بنکر اپنا قوت فرماتے تھے اسیطرح ہر پیغمبر کا کچھ حرفہ و کسب تھا
کہ اوس سے اپنی قوت بسری کرتے تھے اور حضرت خاتم الرسالہ فرماتے ہین کہ جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ
الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ اَمْرِي یعنی مقرر کیا گیا رزق میرا نیچے سایہ نیزے میرے کے اور گردانی گئی ذلت
و صغارت اوپر اوس شخص کے کہ مخالفت کی امر میرے کی یعنی حضرت کا کسب ٹھہرا کہ جہاد کرنا اور بزور نیزہ و شمشیر رزق
پیدا کرنا اور مہدویہ نے اسکی بھی مخالفت کی کہ کبھی ہنود سے جہاد ساتھ کفار کے انکے مہدی نے بعد مہدی کے اور
مہدیون نے قائم نکی بلکہ اگر جنگ کیا تو مسلمانون سے کیا جیسا کہ حدیث شریف مین خوارج کے حال مین ہی کہ وہ بت
پرستونکو چھوڑ دینگے اور اہل اسلام کو قتل کرینگے ایسے حال انکا بھی ہی پس اس مخالفت کے سبب سے ہمیشہ ذلیل و حقیر
یعنی اپنے مخالفین کی رعیت ہو کر رہتے ہین چنانچہ مشہور ہی کہ چاکری گری اور گداگری ہی اور کبھی عزت سلطنت و تمکین سے
کسیکو نصیب نہوئی پس صادق ہوا قول حضرت کا کہ گردانی گئی ذلت اور صغار اوپر مخالف امر پر جیسا کہ صحیح
بخاری مین ہی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم یعنی تحقیق پاکیزہ تر اور حلال تر غذا وہ ہی جو
غذا ہم کرتے اپنے کسب سے کھاؤ تم اور تحقیق اولاد تمھاری منجملہ کسب تمھارے کے ہی یعنی اگر اولاد کچھ تمھاری خدمت گذاری

کرین وہ بھی ایسا ہی کہ گویا اپنے ہاتھ کے کسب سے کھایا اور امام احمد نے روایت کیا کہ قیل یا رسول اللہ ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور یعنی عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ تر ہی فرمایا عمل کرنا مرد کا بدست خود اور ہر خرید و فروخت کہ صحیح و مقبول شرع ہو یعنی اگرچہ اولاد و غلام و ہاتھ سے عمل کسب کروانا بھی بنا ہی کسب ہی لیکن اپنے ہاتھ سے مشقت کرکے کھانا اوس سے بھی پاکیزہ تر ہی اور بیع و شرا جو کہ صحیح موافق مسائل فقہیہ کے ہووے اور امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی نے روایت کیا ہی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلب کرنا کسب کا کہ جس سے رزق حلال بہم پہونچے فرض ہی بعد فرض کے یعنی ایمان و غیرہ فرائض کے بعد کسب حلال بھی فرض ہی اب خیال کیجیے کہ مہدیوں کے شیخ اور تمام اونکے فقرا چار سو برس سے تقریبا مدّ کراس فرض کے ہین اور سب گنہگار خدا کے ہین کہ کسب پیشہ انبیا اور مرسلین کا ہی اوسکو چھوڑ کر لقمۂ خیرات پر منحصر ہو کر بیٹھے رہتے ہین بد خلقی و ہم یہ کہ دعوی اہل سنت و جماعت مین ہونیکا کرنا اور مذہب پر خارجیوں کے چلنا کہ مرتکب معاصی کو کافر جاننا تفصیل اسکی یہ ہے کہ شرح عقائد نسفی وغیرہ کتابون عقاید اہل سنت مین مصرح ہی کہ اعتقاد اہل سنت کا یہ ہی کہ بسبب کرنے گناہ کبیرہ کے آدمی مومن ایمان سے خارج ہو کر کفر مین داخل نہین ہوتا ہی اور اعتقاد معتزلہ کا یہ ہی کہ مرتکب کبیرہ کا کہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہی لیکن کفر مین بھی داخل نہین ہوتا ہی بلکہ درجہ درمیانی مین بین بین رہتا ہی اور اعتقاد خوارج کا یہ ہی کہ آدمی مومن گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ کرنے سے بھی کافر مطلق ہو جاتا ہی اور اسی اعتقاد خوارج کو میران مہدی نے بھی پسند فرمایا کہ اشیاے دنیوی اگرچہ حلال و مباح ہون اونمین مشغول ہونے والے بلکہ اونکا ارادہ رکھنے والے کو بھی کافر مطلق ٹھہرایا چنانچہ انصاف نامے کے باب پنجم مین لکھا ہی کہ میران نے فرمایا کہ وجود حیات دنیا کفر ہی چنانچہ زنان و فرزندان و اموال و حیوانات و زراعات و عمارات و ملبوسات و ماکولات وغیرہا جو کہ انکا لازمہ ہو اور انمین مشغول ہو وہ کافر ہی اور جو کہ انکا ارادہ رکھے اور اوس ارادے مین مشغول ہو وہ بھی کافر اگر کوئی شخص اوسکے ساتھ صحبت کرے یا اوسکے گھر کو جاوے یا اوسکے ساتھ الفت رکھے وہ ہماری آل سے نہین ہی یعنی غیر مہدی ہی اور آل محمد سے نہین ہی اور آل خدا تعالی سے نہین ہی انتہی اب سوال یہ ہی کہ زنان و فرزندان و ملبوسات و حیوانات و سواری خود میران اور اونکے خلفا کے پاس ہمیشہ رہتے تھے پس اگر فقط وجود ان اشیا کا کفر ہی جیسا کہ آغاز کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ کہا وجود حیات دنیا کفر ہی تو نہایت مشکل ہی آن پڑی کہ جس چیز کو آپ کفر بونا بہ اوسیکو اختیار کرنا اور اگر مراد یہ ہی کہ ان اشیا مین مشغول ہو کر یاد الہی سے

فائدہ

[illegible]

غافل ہونا کفر ہی جیسا کہ آخر کلام سے مترشح ہی تو اس ترجیح بلا مرجح کے کیا معنی ہین کہ زنان و فرزندان ملبوسات و حیوانات
بلا تمکنات بسر و چشم اختیار کرنا بلکہ سنت انبیا کی سمجھنا اور زراعات و ماکولات و تجارات و غیرہا اموال کسب و اکتساب
سے اجتناب ایسا کرنا جیسا کہ کوئی حرام و کفر سے احتراز کرتا ہی جیسا آدم چیزونکو اختیار کیا تھا ان چیزونکو
بھی اختیار کرتا تھا اور مشغول انہین رہتا تھا جیسا کہ انبیا و مرسلین کرتے تھے چنانچہ ہابیل کی بدخلقی مین کو زمینکا
یہ کیا معنی ہین کہ آدھے تیتر اور آدھے بٹیر گویا کھاؤن گلگلونکا پرہیز دو طرفہ اجرا ہی کہ اس قول پر انکے مذہب والون
علین سے کسی نے عمل نکیا الا ماشاء اللہ والنادر کالمعدوم چنانچہ ظاہر ہی کہ تمام مہدویہ اقسام کے حیلون دنیوی مثل
تجارت و زراعت و نوکری و مزدوری وغیرہ اشغال دنیویہ مین ہمیشہ مشغول رہتے ہین بلکہ اکثر ان مین کے
کسب حلال و حرام مین تمیز نہین کرتے ہین پس سب انکے مہدی کے قول کے موافق کفار و غیر مہدوی ہوئے
کیونکہ آن مہدی سے نہین ہین گے یہی معنی ہین کہ غیر مہدی ہین بہتر اسکی ہی کہ انھون نے اون بزرگ کی پاس خاطر سے
ہمکو بتایا تھا اللہ تعالی نے انھین بزرگ کو ان پر مسلط کر دیا کہ انکو یک قلم کافر کر دیا الحق ہر کہ خلق خدا را بیازارد
تا دل مخلوقی بدست آرد خدا تعالی ہمان مخلوق را بر وی گمارد تا دمار از روزگارش بر آرد بدخلقی یازدہم
سنت اجابت دعوت کو ترک کرنا چنانچہ باب ہشتم انصاف نامہ مین نہایت تاکید ہی کہ دائرے کے باہر موافقین
مذہب کے مکان پر بھی واسطے ضیافت کے نجانا اور اگر طعام اندرون دائرے کے لاتے تھے خلفا میران
بلا تامل پھینک دیتے تھے انتہی اجابت دعوت طعام سنت حضرت خاتم الرسالۃ ہی اور احادیث بکثرت اس باب مین وارد ہین
چنانچہ صحیح بخاری مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اہدی
الی کراع لقبلت یعنی اگر دعوت کیا جاؤن مین طرف ایک پاچے کے حاضر ہونگا مین اور اگر ہدیہ بھیجا جاوے
طرف میرے ایک پاچہ البتہ قبول کرونگا مین اور ابوداؤد نے روایت کیا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من دعی فلم یجب فقد عصی اللہ ورسولہ ومن دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقا وخرج مغیرا
یعنی جو شخص کہ بلایا گیا طرف طعام کے پس قبول نکیا اور حاضر نہوا تحقیق نافرمانی کی اوسنے خدا و رسول کی
اور جو کہ داخل ہوا بغیر دعوت داخل ہوا چور کے مانند اور نکلا لوٹیرے کیطرح اور بخاری و مسلم کی حدیث مین
ہی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یدعی لہا الاغنیاء ویترک
الفقراء ومن ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ یعنی بدترین طعامونکا طعام ولیمہ ہی کہ جسکے واسطے
اغنیا بلائے جاوین اور فقرا چھوڑ دیئے جاوین اور جسنے کہ قبول نکیا دعوت کو تو تحقیق نافرمانی کی خدا و رسول کی

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قبول کرنا دعوت کا واجب یا سنت موکدہ ہی اور مسلم کی روایت مین ہی کہ قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام فلیجب فان شاء طعم وان شاء ترک
یعنی جب بلایا جاوے ایک تم مین کا طرف طعام کے پس چاہیے کہ حاضر ہووے پھر اگر چاہے کھاوے اور اگر چاہے نہ کھاوے یعنی سنت
یا واجب اجابت ہی اور وہ نام ہی حاضر ہونیکا اور کھانے نہ کھانیکا اختیار ہی اور اگر عذر روزہ وغیرہ کا نرکھتا ہووے
کھانا مستحب ہی اب ملاحظہ کیجیے کہ شیخ جونپوری اور اونکے خلفا کو کھانے سے انکار نہ تھا کہ اگر کوئی اندر دائرہ کے
کھانا لاتا تھا کھا لیتے تھے انکار فقط حاضر ہونے سے تھا اور وہی واجب یا سنت ہی غرضکہ اسی طرح سے بہت سی
مخالفت سنت محمدیہ کی انکی ذات مین تھی پس دعوی اتباع تام کا نرے معنی محض ہی اور اسی مخالفتون کے
تدارک کے واسطے اونھون نے قاعدہ گڑھا تھا کہ جو حدیث میرے مخالف ہووے نامقبول ہی ایسا ہرگز
نہین ہی بلکہ جو فعل تمہارا مخالف حدیث ہووے نامقبول ہی اور حدیث مقبول ہی مخالفت احادیث
عین بداخلاقی ہی چنانچہ مسطور ہو چکا معتد مہ دعوت مین بہت احادیث وارد ہین لیکن
زیادہ لکھنا کچھ ضرور نہین ہی کیونکہ خطاب اس قوم سے ہی کہ انصاف و قبول حق کی عادت و خلق
نہین رکھتے ہین واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم بدخلقی دوازدہم کہ اس جہل تام بد
اخلاقیون کی ہی وہ یہ ہی کہ علم سیکھنے سے منع شدید کرنا چنانچہ انصاف نامہ کے باب نہم مین لکھا ہی کہ میران علم پڑھنے
سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر تم لوگ علم رکھتے میری مہدیت کو قبول نکرتے ایک شخص نے پوچھا اگر
اجازت ہووے وقت قیلولے کے کچھ مین پڑھ لیا کرون کہا اسوقت بھی مت پڑھو بلکہ سو رہو اور اونکے خلیفہ خوندمیر
نے کہا کہ اگر قرآن کو یتلونہ حق تلاوتہ کے طور پر پڑھین جب بھی پردہ نور ہوتا ہی درمیان بندے اور خدا کے
اور یاد خدا سے ادھر وہ پھٹ جاتا ہی اور میران نے کہا کہ قرآن سمجھنے کیواسطے نور ایمان بس ہی انتہی تمہید جواب اخلاق
مین بخوبی واضح ہو چکا کہ علم و حکمت اصل اخلاق ہی کہ اوسی کے دلالت کے مطابق قوت غضبیہ اور شہویہ مہذب کیجاتی
ہین اسواسطے کہ جب آدمی کو علم نہوا تمیز درمیان نیک و بد کے نکر سکیگا پس جہل مرکب یا بسیط کا پابند ہو کر اپنی
قوت غضب و شہوت خلاف حکمت شریعت کے استعمال کرکے خلق سبعی و بہیمی پیدا کریگا اور میران کا یہ قول
کہ قرآن سمجھنے کیواسطے نور ایمان کافی ہی نادرست ہی اسواسطے کہ اگر مراد یہ ہی کہ نفس ایمانکا نور کافی ہی تو ظاہر البطلان
ہی کیونکہ ہر مومن علم قرآن نہین سمجھ سکتا ہی بلکہ اوسکے الفاظ بھی نہین پڑھ سکتا ہی اور اگر مراد یہ ہی کہ نور ایمان کامل کا
کافی ہی تو کمال ایمان اعمال سے موقوف ہی کیونکہ بغیر اعمال والیکو مومن فاسق کہینگے نہ مومن کامل اور صحت اعمال علم احکام و عقائد پر

موقوف ہی ورنہ بیعلم کیا جانتا ہی کہ دین اسلامی مین کیا کیا کام فرض و واجب و مستحب و مباح ہین کہ انکو عمل حسب المراتب
اختیار کرے اور کیا کیا کام حرام و مکروہ ہین کہ اونسے اجتناب کرے تا کہ کمال ایمانی حاصل ہووے لیکن نور ایمان کامل بعلم
حاصل نہین ہوتا ہی خواہ کتابین پڑھکر علم حاصل کرے یا ربانی علما سے مسائل دینی پوچھکر یاد کرلیوے بہر حال ممانعت علم
سیکھنے سے نہایت قبیح ہی اور دوسرے دلیل یہ کہ اگر تم علم رکھتے میری مہدویت کو قبول نکرتے صاف دلالت اسپر کرتی ہی کہ مہدویت
انکی سوا جہلا کے اور کسیکے قابل پسند و قبول نہین ہی اور ظاہر ہی کہ جہلا حق و باطل مین کیا تمیز رکھتے ہین کہ اونکی پسند معتبر
ہووے وہ کیا جانتے ہین کہ مہدی کیسا ہوگا اور اوسکے کیا علامات ہین انکا پسند کرنا اور علما کا کہ واقف علامات اور احوال مہدی سے
ہین ناپسند کرنا دلیل بطلان مہدویت کی ہی شعر صائب؎ در حیرتم کہ شکند قدر شعر را تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس
اور میان خوندمیر نے ذکر کو تلاوت قرآن سے افضل کہا مخالف ہی قرآن خدا اور رسول کے اسواسطے کہ حدیث قدسی ہی کہ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرب تبارک وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسئلتی اعطیتہ
افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ رواہ الترمذی
والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان کذا فی المشکوۃ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تبارک
وتعالی نے جو شخص کہ باز رکھے اوسکو قرآن ذکر میرے سے اور دعا و سوال میرے سے دیتا ہون مین اوسکو افضل اوس چیز سے
کہ دیتا ہون سوال کرنیوالونکو اور بزرگی کلام خدا کی باقی کلامون پر مانند بزرگی خدا کے ہی اپنے مخلوق پر انتہی اور ذکر
بھی قسم دعا سے ہی کیونکہ یاد کرنا کنایہ طلب و سوال سے ہی جب فرمایا کہ سائلین سے افضل دیتا ہون تلاوت کرنیوالیکو ذاکرین
بھی آگئے جیسا کہ سیاق و سباق کلام کا اسی پر دلالت واضح رکھتا ہی اور بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءۃ القرآن فی الصلوۃ افضل
من قراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ وقراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ افضل من التسبیح والتکبیر و
التسبیح افضل من الصدقۃ والصدقۃ افضل من الصوم والصوم جنۃ من النار یعنی پڑھنا قرآن کا
نماز مین افضل ہی پڑھنے قرآن سے غیر نماز مین اور علمانے کہا ہی کہ نماز مین بھی تفریق ہی کہ کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہی بعد اوسکے
بیٹھکر اور قرآن پڑھنا غیر نماز مین بہتر ہی تسبیح و تکبیر سے علمانے کہا کہ اگرچہ اذکار نماز مین ہووین اسواسطے کہ تسبیح
و تکبیر و تحمید و تہلیل تمام جزو قرآن ہین اور قرآن چونکہ کل ہی افضل ہی جزو سے اور تسبیح افضل ہی خیرات مالی سے اور خیرات
مالی افضل ہی روزہ سے اور روزہ سپر ہی آتش دوزخ سے پس جو مفہوم ہی کہ عبادت مالی افضل ہی عبادت بدنی سے سوا
اسکے ہی کہ سوا نماز و قراءت قرآن اور ذکر کے باقی عبادات سے افضل ہی اور نہین ترتیب مسطور الصدر ملحوظ ہی اور امام احمد

بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فرمایا دیکھا میںنے رب العزت کو خواب میں پس پوچھا میںنے کہ کون سی عبادت
فاضلتر ہے فرمایا تلاوت قرآن بار دیگر میںنے پوچھا کہ فہم معنی کے ساتھ ارشاد ہوا بفہم و بے فہم انتہی اور فضائل
علم کے حد و حساب سے خارج ہیں مگر بطور نمونے کے چند آیات و احادیث مسطور ہوتی ہیں یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ یعنی بلند کریگا اللہ تعالیٰ اونکے جو ایمان رکھتے ہیں تم میں سے اور ان لوگوں کے
جو دیے گئے ہیں علم بڑے درجے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی کہو ای محمد کیا برابر
ہوتے ہیں وہ لوگ کہ علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ کہ بے علم ہیں اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی نہیں
ڈرتے ہیں اللہ سے اوسکے بندوں میں سے مگر علما اور مشکوٰۃ میں ہے کہ کثیر بن قیس سے روایت کیا کہ میں مسجد دمشق میں
پاس ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ ای ابو الدرداء میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے شہر سے تمہارے پاس آیا ہوں ایک حدیث پوچھنے کیواسطے کہ میںنے سنا ہے کہ تم وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے روایت کرتے ہو سوا اسکے اور کچھ حاجت یہاں آنے کی مجکو نہ تھی ابو الدرداء نے کہا کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے کہ یقول من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا من
طرق الجنۃ وان الملائکۃ لتضع اجنحتہا رضا لطالب العلم وان العالم یستغفر لہ من فی السموات
ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر
علی سائر الکواکب ان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درہما
وانما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ و
الدارمی وسماہ الترمذی قیس بن کثیر یعنی فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو شخص کہ چلا ایک راہ کہ طلب
کرتا ہے اوسمیں علم دین کو چلاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ ایک راہ میں راہوں بہشت سے اور تحقیق فرشتے رکھتے ہیں بازو اپنے
واسطے رضامندی طالب علم کے اور تحقیق عالم کیواسطے مغفرت مانگتے ہیں رہنے والے آسمانوں کے اور رہنے والے
زمین کے اور مغفرت مانگتی ہیں عالم کیواسطے مچھلیاں درمیان پانی کے اور مقرر فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہی جیسے
کہ فضیلت قمر کو ہے شب بدر میں اوپر ستاروں کے اور مقرر علما وارث پیغمبروں کے ہیں اور تحقیق پیغمبروں نے
دینار و درہم کا ارث نچھوڑا ہے اور سوائے علم کے میراث نچھوڑی ہے پس جسنے کہ سیکھا علم کو پایا نصیب کامل اور
ترمذی کی حدیث میں ہے کہ ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدہما عابد والاخر عالم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ واہل السموات والارض حتی النملۃ فی جحرہا وحتی الحوت
فی الماء لیصلون علی معلم الناس الخیر یعنی ذکر کیا گیا روبرو حضرت رسالت پناہ کے دو مرد کا ایک عابد اور
دوسرا عالم پس فرمایا حضرت نے کہ فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت میری کے ہے اوپر ادنی تمہارے صحابہ کے پھر
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی اور فرشتے اوسکے اور اہل آسمان و زمین یہانتک کہ
چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہانتک کہ مچھلی پانی میں البتہ درود بھیجتے ہیں اوپر تعلیم کرنے والے آدمیوں کے علم خیر
اور ترمذی اور ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ واحد اشد علی
الشیطان من الف عابد یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک فقیہ سخت تر ہے شیطان پر
ہزار عابد سے اور ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کیا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل
مسلم یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے اوپر ہر مسلمان کے اور دارمی نے روایت کیا کہ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن رجلین کانا فی بنی اسرائیل احدہما کان عالما یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر والآخر
یصوم النہار ویقوم اللیل ایہما افضل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل ہذا العالم الذی
یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النہار ویقوم اللیل کفضلی علی
ادناکم یعنی سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال دو مرد کا کہ بنی اسرائیل میں تھے ایک عالم تھا کہ نماز فرض
پڑھ لیتا تھا بعد اوسکے بیٹھتا تھا کہ تعلیم کرتا تھا آدمیوں کو خیر کی اور دوسرا روزہ رکھتا تھا دن میں اور رات میں کھڑا
رہتا تھا رات بھر ان دونوں میں کون افضل ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بزرگی اوس عالم موصوف الصدر
کی اوس عابد مذکور پر مانند بزرگی میری کے ہے اوپر ادنی تمہارے کے اور ترمذی نے روایت کیا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فانی مقبوض یعنی سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور تعلیم
کرو آدمیوں کو اسواسطے کہ میں قبض وفات کیا جاؤنگا اور بیہقی نے روایت کیا کہ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ
علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہا وکنت لہ یوم القیامۃ شافعا وشہیدا
یعنی سوال کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہے حد علم کی کہ جب پہنچے مرد اوس حد کو ہووے فقیہ پس
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ یاد کرے میری امت کے لیے چالیس حدیثیں اونکے دین کے مقدمے
میں اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالی قیامت میں زمرہ فقہا میں اور ہوونگا میں روز قیامت اوسکے گناہوں کا شفاعت

کرنیوالا اور نیکیونکا گواہی دینے والا چنانچہ اسی ثواب کی امید پر محدثین سلف و خلف نے رسائل چہل حدیث کے تصنیف فرمائے ہین اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم ثلاثة آیة محکمة او سنة قائمة او فریضة عادلة وما کان سوی ذلک فهو فضل یعنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علم تین ہین آیت محکمہ یعنی کتاب اللہ یا سنت کہ ثابت و صحیح ہو موافق شرائط علم حدیث کے یا فریضہ عادلہ یعنی احکام کہ مستنبط ہین کتاب و سنت سے باجماع و قیاس کہ برابر ہین جوب عمل مین ساتھ احکام کتاب و سنت کے اور جو علم کہ سوا اسکے ہے وہ زائد ہے انتہی پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ علم نہایت اعلی چیز ہے کہ کوئی عبادت اوسکو نہین پہنچتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ احادیث مذکورة الصدر اسی علم ظاہر کی فضیلت مین وارد ہین کہ جسکو علم معاملہ کہتے ہین نہ فقط علم باطن کے حق مین کہ جسکو علم مکاشفہ اور علم لدنی اور علم حقیقت کہتے ہین کیونکہ احادیث مین تاکید تعلیم و تعلم کی ہے اور تعلیم و تعلم اسی علم ظاہر سے متعلق ہے نہ علم لدنی سے کیونکہ علم لدنی کا حال یہ ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ من عمل بما علم ورثه الله علم ما لم یعلم یعنی جو شخص کہ عمل کریگا اوس علم پر کہ جانا اور پڑھا ہے وارث کریگا اوسکو اللہ تعالی علم اوس چیز کا کہ نہ جانا اور نہ پڑھا ہے اور حضرات صوفیہ اس حدیث کی شرح مین فرماتے ہین کہ جب بندہ علم ظاہر پر عمل کرتا ہے اور اوسکے موافق خدا کی عبادت بجا لاتا ہے اللہ تعالی اوسکے دل پر ایک دوسرا علم الہام فرماتا ہے کہ وہ سوا ان ظاہری علوم کے ہے اوسکو نہ پوچھا تھا نہ پڑھا تھا پھر جب اوس علم ثانی پر عمل کرتا ہے علم ثالث الہام فرماتا ہے اسیطرح ہر علم عمل کا سبب ہوتا ہے اور ہر عمل موجب علم کا ہوتا رہتا ہے پس علم اول علم ظاہر ہے اور وہی اصل و بنیاد ہے ان سب علوم لدنیہ کا اور باقی سب علوم علم لدنی اور علم باطن ہین کہ اوسی علم ظاہر پر عمل کرنے سے حاصل ہوتے ہین چنانچہ آیت واتقوا الله ویعلمکم الله مین اسطرف اشارہ ہے یعنی اور تقوی و پرہیزگاری اختیار کرو اللہ تمکو تعلیم فرماویگا اور دوسری آیت مین ہے کہ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا یعنی جو لوگ کہ اونہون نے مجاہدہ اور ریاضت کی ہماری راہ مین ہم بتا دینگے اونکو راہین اپنی پس معلوم ہوا کہ علم باطن فقط موہبت الہی ہے کہ پڑھنے اور سیکھنے سے علاقہ نہین رکھتا ہے اور جس علم کے سیکھنے اور پڑھنے کی تاکید ہے مراد اوس سے علم ظاہر ہے اور علم ظاہر موقوف علیہ اور بنیاد علم باطن کی ہے کہ جب علم ظاہر پر برابر عمل کیا جاتا ہے علم باطن خود بخود الہام ہوتا ہے کیونکہ درگاہ الہی مین بخل نہین ہے بندے مین قابلیت ہونے کی دیر ہے اور اگر علم ظاہر نہوا تو عمل اول مین خلل واقع ہوگا پس علم باطن بھی اوسپر مترتب نہوگا اسیواسطے حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ان دونون علمون مین نسبت تن و جان و پوست و مغز کی ہے شعر علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر کی شود بے شیر مسکہ کی شود بے پیر پیر

ف [illegible]

پس شیخ جو نپور کہ علم ظاہر کے سیکھنے سے منع کرتے ہین گویا کہ تمام علوم لدنیہ کی راہ بند کرتے ہین اور معرفت الٰہی سے
محروم رکھتے ہین منع کرنے علم تو ان خدا ناشناخت ہا اور منشا غلطی کا یہ ہوا کہ سن پایا ہی کہ حضرت خاتم الرسالت
امی تھے استغفر اللہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک یہ نہین جانتے ہین کہ وہان بھی شب و روز جبرئیل واسطے تعلیم کے حاضر
تھے کہ علمہ شدید القویٰ وغیرہ آیات اوسپر دال ہین اور نبوت موہبت الٰہیہ ہی کہ نہ سابقہ ریاضت محنت کے
مرحمت ہوتی ہی بخلاف ولایت کے کہ کسبی ہی کہ اول کسب ریاضت چاہیے تب حاصل ہووے اور کسب ریاضت موقوف ہی
علم شرعی پر پس شخص اپنا قیاس حضرات انبیا پر کسطرح کر سکتا ہی ہر ایک کیواسطے جبرئیل سا معلم کہان سے نصیب ہوگا
پس اپنی اوقات کے موافق کوئی معلم اختیار کرنا چاہیے اسی سبب سے تمام اولیا اور مشایخ طریقت مانند شیخ عبد القادر
جیلانی و جنید و شبلی و بایزید بسطامی و شیخ شہاب الدین سہروردی و خواجہ معین الدین چشتی و خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند و غیرہم کے کہ حساب انکا مشکل ہی سب علما ہین کہ اول تحصیل علوم ظاہری کر کے بعدہ طریقت مین قدم
رکھے ہین اور اگر کوئی بے علم داخل طریقت ہوا چاہتا تھا پہلے اوسکو علم سیکھنے کا حکم فرماتے تھے اور اگر کوئی شاذ
و نادر بجذبہ الٰہی بغیر علم پڑھے کسی مقام کو پہونچ جاوے وہ شیخ نہین ہوتا ہی جب تک کہ بعد جذب کے علم پڑھکر
سلوک اختیار نکرے اور مجذوب سالک نبنے پس اسکو بعد جذب کے ہنگام سلوک مین علم کی حاجت ہوئے جیسا کہ سالک
مجذوب کو قبل جذب کے سلوک مین علم کی ضرورت ہوتی ہی یہ دونون شیخ ہونیکا منصب رکھتے ہین اور مجذوب محض او سالک
محض شیخ نہین ہو سکتا ہی جیسا کہ عوارف وغیرہ کتابون میں اہل طریقت مین مذکور ہی او صاحب سراج نے اپنے نہایت تعصب بلکہ
نجاست سے انکار اس مقدمے کا کیا اور کہا کہ ہم لوگ علوم کے سیکھنے سے منع نہین کرتے ہین حالانکہ یہ انکار غلط ہی کیونکہ
دست آویزین خود انکے عہد کی اس باب مین موجود ہین جیسا کہ مذکور ہو چکین کہ وہ سونے اور قیلولے کو علم پڑھنے پر ترجیح
دیتے تھے اور سخت منع کرتے تھے چنانچہ آغاز قول مین اونکی معتبر کتابون سے منقول ہو چکا بد خلقی سیزدہم اپنے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم پر جفا کرنا اور اونکی روح اطہر کو ناخوش کرنا یعنی بیت اللہ کو جانا اور زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیواسطے مدینہ طیبہ کو نجانا اور جنکی بدولت کعبے کو پہچانا اور حج کرنا جانا اونکے ساتھ ناشکری و احسان
فراموشی پیش آنا کہ اونکے مرقد اطہر پر حاضر نہونا اور بیگانہ وار مدینے سے روگردان ہو کر فقط مکے سے حج کر کے
واپس آنا اور حضرت کی شفاعت خاص کی کہ واسطے زائر قبر اطہر کے موعود ہی ہے وانکرنا چنانچہ حدیث شریف مین وارد
ہی کہ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی یعنی جسنے زیارت کی میری قبر کی واجب ہوگئی اوسکے واسطے شفاعت
میری اور حضرت کی شرف ملاقات کی قدر نجاننا کہ زیارت قبر اطہر مانند ملاقات حیات کے ہے۔ چنانچہ

حدیث شریف میں ہے کہ من زار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی یعنی جسنے زیارت کی میری قبر کی ہوا مانند اوس شخص کے کہ ملاقات کی مجھسے میری زندگی دنیاوی میں اور بالفرض اگر حاصل کرے اس شرف ومنقبت کا ارادہ نکیا تو رنجش روح اطہر کا بھی خوف نکیا اسواسطے کہ حج کرکے بغیر زیارت شریف کے مراجعت کرنے میں روح مقدس پر جفا کرنا ہے چنانچہ فرماتے ہین من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی یعنی جسنے کہ حج بیت اللہ کا کیا اور میری زیارت نکی پس تحقیق مجپر جفا کیا اور علی مرتضی رضی حضرت رسالت پناہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا من زار قبری بعد مماتی فکانما زارنی فی حیاتی ومن لم یزر قبری فقد جفانی یعنی جسنے کہ زیارت کی میری قبر کی بعد موت میرے کے پس گویا کہ ملاقات کی مجھسے میری زندگی مین اور جسنے کہ نہ زیارت کی میری قبر کی پس بہ تحقیق کہ مجپر جفا کیا اوسنے چنانچہ شیخ جونپوری کہ اپنے تئین مہدی مشہور کرتے ہین ایسی کیا کہ بیت اللہ کا حج کیا اور بغیر زیارت حضرت رسالت کے مدینے سے مونہہ موڑکر ہندوستان کا رستا لیا اور اس عیب کے چھپانے کے واسطے یہ حیلہ کیا کہ مجکو حضرت رسالت پناہ نے فرما دیا کہ میرے پاس مت آؤ سیدھے گجرات کو چلے جاؤ کہ تمھارے دعوی مہدیت کی وعدہ گاہ ہے اور اوسکا وقت ظہور بھی قریب ہے جیسا کہ مطلع الولایت مین مسطور ہے اور حقیقت مین تو وہی بات ہے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ اور کذب اس کلام کا ظاہر ہے اسواسطے کہ سفر آمد و رفت مدینے کا کل ایک مہینے کا ہوتا ہے اسقدر دعوی مہدیت کی کیا جلدی تھی کہ اوس سفر مبارک کو چھوڑکر تاخت گجرات کو مقدم رکھا حالانکہ گجرات مین آکر شہر احمد آباد و مسجد تاج خان مین عنقریب دروازہ جمال پور کے اٹھارہ مہینے اقامت کرکے دعوی مہدیت کا سنہ ۹ نوسو تین برس مین دعوی مکہ سے دو برس کے بعد کیا ہے پس ایک مہینے کا سفر مدینہ ترک کرنا بجلد دعوی مہدیت کے اور پھر گجرات مین آکر اس مدت دراز تک دعوی نکرنا نہایت سخن بیہودہ ہے علاوہ یہ کہ دعوی گجرات مین کیا ضرور تھا کیا مدینے مین دعوی کرنے سے کچھ شرم دامنگیر ہوتی تھی اور طرہ یہ ہے کہ اس کشف مخالف شرع پر عمل کیا اور یہ خیال نکیا کہ جب حضرت رسالت حالت زندگی مین اپنی زیارت قبر کی اسقدر تاکید فرماوینگے کیونکر بعد رحلت کے لوگونکو عالم مکاشفے مین زیارت سے منع فرماوینگے زیارت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی باجماع علماء دین قولاً وفعلاً افضل سنن او راکد مستحبات سے ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین زیارت قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی سنت ہے کہ اوسپر اجماع ہے اور بعض علماء مالکیہ اوسکو واجب لکھتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زیارت آنحضرت کی افضل مندوبات اور اکد مستحبات سے ہے قریب بدرجہ واجبات کے اور کثرت سے احادیث مقتضی اس مین وارد ہین چنانچہ جذب القلوب وغیرہ کتابون مین اسکی تفصیل موجود ہے پس جب ایسے امر اجماعی کے برخلاف کوئی

کشف والہام ہووے اوسپر عمل نچاہیے بلکہ وسوسۂ نفسانی اوسکو سمجھنا چاہیے اور زیادہ تر موجب حیرت
ہے کہ خود شیخ جونپوری کا بھی یہی اعتقاد ہے چنانچہ شواہد کے چوبیسوین باب مین لکھا ہے کہ میران نے فرمایا ایک شخص کو
کہ اوسکو کشف کہنا نچاہیے کہ رعایت شرع محمدی کی جسمین قائم نہووے پھر فرمایا کہ معلوم ہے تمہاری تقریر مین
پڑی کہ خلاف شرع محمدی کے کیا تمنے سبحان اللہ قول یہ اور فعل وہ کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا
اللہ تعالی فرماتا ہے أتأمرون الناس بالبر وتنسون أنفسكم وأنتم تتلون الكتاب أفلا
تعقلون یعنی کیا حکم کرتے ہو تم لوگونکو نیک کام کا اور بھولتے ہو آپکو اور تم پڑھتے ہو کتاب پھر کیا نہین بوجھتے ہو
بدخلقی چہاردہم یہ کہ ارادہ اتباع سنت محمدیہ کا کرنا لیکن بسبب کم علمی کے وہ مخالف سنت کے ہوجانا

ف بدخلقی چہاردہم بسبب کم علمی کے شیخ نے خلاف اتباع سنت محمدی کے کیا کہ ہبہ نوبت ازواج کو ناجائز سمجھ اور انکو بھی داخل نوبت کیا اور حدود آلہی اور حقوق الناس مین مرتے دم تک فرق نہ پہچانا

چنانچہ شواہد الولایت کے باب بست وہشتم مین لکھا ہے کہ شیخ جونپوری روز انتقال اپنی زوجہ بی بی الہدنی کے گھر مین تھے
اور عادت یہ تھی کہ زمین مین میخین واسطے شناخت وقت نوبت ازواج کے گاڑی تھین جب اون میخون پر
سایہ پہونچتا تھا ایک بی بی کے گھر سے دوسری بی بی کے گھر جانیکی نوبت آتی تھی اوس روز جب سایہ میخ پر پہونچا
فرمایا کہ مجکو بی بی ملکان کے گھر مین لیچلو بی بی ملکان ہان حاضر تھین اونھون نے عرض کیا کہ آپ پر سختی ہے اور مین خود
یہان حاضر ہون اور مینے اپنی نوبت تمکو بخشدی آپ یہین رہو اور یاران نے بھی یہی مضمون بکمال اصرار عرض
کیا میران نے جواب دیا کہ خوب ہے تمنے اپنا حق بخشا لیکن حد شرع محمدی کی کہ خدا تعالی نے حکم کیا ہے کون شخص بخش سکتا
ہے بعد اوسکے پھر دو تین بار بی بی ملکان وغیرہ نے یہی مضمون عرض کیا لیکن میران نے قبول نکیا اور کہا کہ اگر دو
لوگ ہماری رعایت کرتے ہین لیکن شرع محمدی کی رعایت نہین کرتے ہین الغرض ناچار بی بی ملکان کے گھر مین بطور
اپنے تئین پونہچایا انتہی میرانکی اس حرکت مین چند قباحتین پائی گئین ایک یہ کہ خلاف حضرت رسالت مآب کے
کیا اسواسطے کہ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كان يسئل في مرضه الذي
مات فيه اين انا غدا اين انا غدا يريد يوم عائشة فاذن له ازواجه ان يكون حيث شاء فكان في
بيت عائشة حتى مات عندها یعنی تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض موت مین ہر روز پوچھتے
تھے کہ مین کل کس بی بی کے گھر مین ہونگا اشتیاق تھا نوبت حضرت عائشہ کا ازواج مطہرات نے یہ مطلب سمجھکر اذن
دیا کہ جس جا حضرت کا دل چاہے وہان رہین پس حضرت خانۂ عائشہ مین تشریف فرما رہے یہان تک کہ وہین رحلت
فرمائی اب غور کیا چاہیے کہ جب حضرت رسالت نے رخصت ازواج مطہرات کی قبول فرمائی شیخ جونپوری کہ کمال اتباع کا
دعوی کرتے ہین انکو بھی لازم تھا کہ قبول کر لیتے اور طریقۂ محمدیہ پر عمل کرتے کیونکہ حضرت رسالت تصبہ برا بحکم تقوی

نہین ہی بلکہ وسوسۂ نفس ہے چنانچہ کیا خوب کسینے کہا ہی شعر فرو کوش در زہد و صدق و صفا ہو ولیکن میفزا ے
بر مصطفی ہے دوسری قباحت یہ کہ نوبت شب باشی حق بیبیونکا ہی اگر کوئی بی بی اپنی نوبت دوسریکو حلال کردے
وہی حلال ہوجاتی ہی چنانچہ حدیث سابق سے بھی ظاہر ہوا اور دوسری حدیث متفق علیہ مین بھی ہی کہ ان سودۃ
لما کبرت قالت یارسول اللہ جعلت یومی منک لعایشۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ
وسلم یقسم لعایشۃ یومین یومہا ویوم سودۃ یعنی سودہ رضی اللہ عنہا کہ ازواج مطہرات سے
ہین جب کبیر السن ہوئین عرض کیا یارسول اللہ کردیا مینے اپنا روز نوبت واسطے عایشہ کے پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم عایشہ کیواسطے دو روز نوبت فرماتے تھے ایک خود انکا روز اور ایک بی بی سودہ کا روز اسیطرح
شیخ جونپوری کیواسطے بھی بی بی ملکان اپنی نوبت بی بیون کو دیتی تھی اور انھونے اس حلال کو بمنزلۂ حرام کے
سمجھکر انکار کیا تیسری قباحت یہ ہی کہ تمام فقہا اور محدثین کا اتفاق ہی کہ شب باشی مین عدل واجب ہی یعنی جتنے
ساعات شب ایک عورت کے گھر رہین ہے اوسیقدر دوسری کے پاس بھی رہے اور دن مین حساب ساعتون اور لحظونکا
ضرور نہین ہی بلکہ دنمین کسیقدر کمی بیشی مضائقہ نہین ہی اور کسی جایہ نہین آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن کی گھڑیونکا
حساب کرکے عورتون پر تقسیم فرماتے ہون پس شیخ کو بی بی اوراسقدر ریاریکینی اس مقدمے مین حرکت زائد لاطائل تھی
چوتھی قباحت یہ کہ شیخ موصوف باوصف اسکے کہ دعوی علم غیب اور اطلاع جمیع احکام کا رکھتے تھے اس حالت تک
بھی کہ ہنگام مرگ قریب پونہچا اسقدر نجانتے تھے کہ حد شرعی بخشنے سے نہین بخشی جاتی ہی وہ کونسی ہی اور حقوق
قابل بخشنے کے کون سے ہین پس نوبت ازواج کو کہ حق الناس ہے اور مانند دوسرے حقوق الناس کے بخشا جاتا ہی اوسکو حد الٰہی
ٹھہرایا اور کہا کہ اس حد شرعی کو کون شخص بخش سکتا ہی اور یہ نجانا کہ وہ بخش سکتا ہی کہ جسکا یہ حق ہی یعنی بی بی ملکان
بخش سکتی ہی جیسا کہ بی بی سودہ نے حضرت عایشہ کو اپنا حق نوبت بخشدیا اور وہ حدود کہ جنکو بخشنا بندونسے
نہین ہوسکتا ہی وہ حقوق الٰہی ہین اسواسطے کہ حد کی تعریف یہ ہی کہ عقوبت مقدرہ معینہ کہ واسطے حق خدا تعالی کے
واجب ہوئی ہو ایسی حد مین حاکم کے پاس پہونچنے کے بعد شفاعت درست نہین ہے پس تعزیر کو حد نکہینگے کیونکہ مقدر و معین
نہین ہے اور قصاص کو حد نہین کہتے ہین کیونکہ اگرچہ عقوبت معینہ ہی لیکن حق بندیکا ہی اسواسطے بخشدیا جاتا ہی اور
قرآن سے اوسکا عفو ثابت ہی کہ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ
یہ آیت بھی اگر شیخ موصوف کو یاد آجاتی جانتے کہ جب قصاص سا حق عفو ہوسکتا ہی دوسرے حقوق الناس کیون عفو
ہونگے بالجملہ سبب ثمرات اسکے ہی کہ آپ تئین نہ تھی علم کیطرف توجہ نہین ہی اور دوسرونکو بھی اوسکی طرف مائل

ہونے سے مانع ہوتے ہین بدخلقی بانزدہم یہ کہ بسبب نفی مہدویت کے انکلے تمام اہل اسلام کو شرق سے مغرب تک
کافر جاننا اور انکے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز سمجھنا چنانچہ انصاف نامے کے باب دوم مین لکھا ہی کہ میران نے کہا کہ انکار کرنا
مہدویت سید محمد بن سید خان سے کفر ہی اور ملا احمد خراسانی نے سید محمود فرزند میران سے پوچھا کہ منکران مہدیکو کیا فرماتے
ہو کہا کافر کہتا ہون مین ملا احمد نے کہا اگر مین انکار کرون سید محمود نے کہا اگرچہ بایزید ہووے اور انکار مہدیکا کرے
کافر ہو جاوے آور باب سوم مین لکھا ہی کہ میران نے کہا کہ نماز پیچھے منکران مہدیکے پڑھنا نہ چاہیے اگر پڑھی ہون
اعادہ کرین آور موضع بہدریوالی مین اکثر مہاجرین میان نعمت مجتمع ہوئے تھے گفتگو یہی تھی کہ منکرین کے
پیچھے نماز نچاہیے گزارنا بعدہ بعضے یارون نے اعتراض کیا کہ خود میران نے نماز جمعہ اور نماز ہر دو عید کی پیچھے مخالفین
ادا کی ہی اگر روا نہوتا کیون پڑھتے بعدہ میان خوندمیر اور میان نعمت وغیرہ نے کہا کہ ہم اس گفتگو مین نہین پڑتے
ہین جو کچھ میران نے کہا ہی وہ ہمکو کرنا چاہیے اور جس چیز سے منع کیا ہی چاہیے کہ اوس سے ہم باز رہین مصنف
کتاب مذکور کا کہتا ہی کہ اس مجلس مین یہ ناقل حاضر تھا آور باب ہشتم مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ مہدویونکو
مسجد جامع اور عیدگاہ مین جمعیت و سلاح ولباس عمدہ جانا چاہیے تاکہ مخالفین اونکی کثرت دیکھکر سوختہ
ہوویں آور باب چہارم مین لکھا ہی کہ شہر ٹھٹھہ مین میران عوت کرتے تھے ایک ملا اپنے لڑکے کیواسطے خواہان جا
ہوا میران نے جواب دیا کہ اگر حق تعالی قوت دیوے ان لوگونسے جزیہ لیوین اور خوندمیر نے کہا کہ یہ لوگ حربی
ہو گئے ہین اور خوشی میران اور اونکے یارونکی یہ تھی کہ علمائے مخالفین کے گھر علم پڑھنے اور وعظ سننے کیواسطے
کوئی جاوے اور خوندمیر بہت تشدد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کوئی شخص ہمارے دائرے سے تمہارے پاس علم
پڑھنے کو نہ آویگا اسپر عمل کہ علماکے پاس جاوے اور دوستی کرے مخالف آیت اور مخالف مہدیکا ہووے آیت
یہ ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ الایۃ انتہی جواب اسکا یہ ہی کہ کلام مذکور الصدر
سے معلوم ہوتا ہی کہ میران اور خوندمیر اپنے مخالفین کو حربی اور کافر اور قابل جزیہ جانتے تھے ہمکو اسکا جواب دینے کی حاجت نہین ہی
بلکہ خود میران اور خوندمیر کی زبان سے اسکا جواب لو دیتے ہین وہ یہ ہی کہ اوسی کتاب انصاف نامے کے باب پنجم مین
لکھا ہی کہ میران نے کہا کہ جو شخص کلمہ کہے اوس سے جزیہ نچاہیے لینا اور اونکی عورتون مین سے نکاح تصرف
نچاہیے کرنا اسطرح حرمت کلمے کی چاہیے رکھنا اور یہ بھی لکھا ہی کہ خوندمیر نے جنگ کے بعد اسباب
مخالفین کا نلیا اور لینے سے منع کیا اور میران نے سفر خراسان مین سرحد ولایت مسلمانون تک اونکی کشت زار سے
کچھ نلیا جب ملک کفرستان مین پہونچے اضطرار مین لینے کی اجازت دی انتہی یہان سے معلوم ہوا کہ اپنے

مخالفین کو حربی نہین جانتے تھے بلکہ اونکے اموال اور عورتونکو مانند اموال اور اعراض مسلمانون کے اپنے پر
حرام جانتے تھے یہان تک کہ میان خوندمیر نے اونکے ہاتھو پر جان دیا اور اونکا مال نہ لیا اور میران نے سفر خراسان مین
حالت اضطرار مین بھی اونکے کشت زار پر دست دراز نکیا اور ذمی بھی نہین جانتے تھے اسواسطے کہ میران نے
فرمایا کہ انسے جزیہ نچاہیے لینا اور علاوہ یہ کہ وہ لوگ اونکے ذمے مین کب آسکے تھے کہ ذمی ہوتے اور اونکی رعیت نہ تھے
بلکہ یہ خود اونکی رعیت تھے اور مستامن بھی نہ تھے کیونکہ وہ لوگ کب انسے امن مانگ کر انکے ملک مین آئے تھے انکا
ملک کہان تھا بلکہ یہی اونکے ملک مین اونکے امن مین پھرا کرتے تھے اور منافق بھی نہ تھے اسواسطے کہ منافق وہ ہوتا ہے
کہ اپنے اعتقاد کو چھپاوے کو وہ لوگ اپنے عقائد کو کبھی میران اور میرانیونکے سامنے نہین چھپاتے تھے بلکہ بزور سلطنت
خود ان پر احتساب قائم کرتے تھے پس جبکہ کافر حربی اور ذمی اور مستامن اور منافق نہ ٹھہرے معلوم ہوا کہ خود میران اور
خوندمیر کے اعتقاد مین بھی وہ لوگ مسلمین پاک باطن تھے اسواسطے کہ کوئی احتمال دیگر باقی نہین ہے اور احکام بھی
مسلمین کے اونکے حق مین میران اور خوندمیر جاری کرتے تھے اب جو کلام مذکور الصدر سے معلوم ہوتا ہے کہ میران اور خوندمیر
وغیرہ اپنے مخالفین کی تکفیر کرتے تھے اور حربی یا قابل جزیہ اور غیر قابل اقتدا کے انکو جانتے تھے محض تعصب اور نفسانیت
سے تھا کہ مسلمانون کو دیدہ و دانستہ کافر بول بیٹھتے تھے اور شدت غضب اور غلبۂ تعصب مین اس سخن کے
انجام کا خیال نہین کرتے تھے اور اندیشہ اور خوف اسباتکا نہین کرتے تھے کہ مسلمانونکو کافر جاننے سے آدمی
آپ کافر ہوجاتا ہی یہ مقتضا نہایت بے احتیاطی اور ناعاقبت اندیشی کا ہی آدمی خداترس و بیدار کبھی ایسی جرأت
نہین کرتا ہی چنانچہ محرر اوراق باوجود اسقدر ظلم اور زیادتی ان بزرگوارون ناعاقبت اندیش کے ابھی تک
صراط مستقیم احتیاط پر چلا جاتا ہی اور کبھی اپنے زبان اور قلم کو انکی تکفیر سے آلودہ نہین کرتا ہی اور یہ جو تمام امت
اسلامیہ کی تکفیر کر رہے ہین اسکا انتقام خدائے دادار پر حوالہ کرتا ہی کیونکہ اللہ المستعان علی ما تصفون
جواب دوم یہ کہ کلام مذکور الصدر مین خود انکے اقرار سے ثابت ہوا کہ خود میران اور انکے تمام ہمراہیون اور خلفا نے
نماز جمعہ اور عیدین کا پیچھے مخالفین کے پڑھنا صحیح اور درست سمجھا ہی اور اوسپر عمل کیا ہی اور دوسری کتابون
قوم سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ کبھی میران نے جمعے اور عیدین مین اقتدا سے مخالفین کے انکار نکیا بلکہ ہمیشہ
ہندستان و عربستان و خراسان مین جمعہ اور عیدین پیچھے مخالفین کے پڑھا کیے ہین چنانچہ آج تک اونکی قوم کا
اسی پر عمل ہے اب سوال کیا جاتا ہی کہ یہ کونسی شریعت اور دین ہی کہ جمعہ اور عیدین کافر کے پیچھے صحیح ہوجاوے
شریعت محمدیہ مین تو یہ ہرگز نہین ہی اگر ہی تو ثابت کرو اور اگر میران نے کوئی شریعت تازہ تراشی ہی تو وہ دکھاؤ

میران کا غلط ہوا کہ ہم شریعت تازہ نہیں لائے ہیں ہم مین اور تم میں باب شریعت میں کچھ فرق نہیں ہے جیسا کہ شواہد کے باب بستم مین منقول ہے پس معلوم ہوا کہ مہدی تھے کہ ایسے دعوے باطل کرتے تھے اور اگر شریعت تازہ نہیں لائے ہیں جیسا کہ ادعا ہی تو کافر کے پیچھے نماز جمعہ و عیدین پڑھنا بمقتضائے شریعت محمدیہ کے خطا بدیہی ہی جب اسقدر مسئلہ دینی نجانتے تھے یا جانکر اوسکے مخالف عمل کرتے تھے تب بھی مہدی نہ ہوئے کہ مہدی کے حق میں ہی یَقْفُوا اَثَرِیْ وَلَا یُخْطِیْ یعنی میرے قدم پر چلیگا اور خطا نکریگا اور اگر مخالفین حقیقت مین کافر نہ تھے اسواسطے اونکے پیچھے جمعہ اور عیدین ادا کرتے تھے تو اونکو کافر بولنا اور نماز پنجگانہ اونکے پیچھے ناروا سمجھنا خطائے فاحش ہوا تب بھی مہدویت اوڑگئی اور دوسری خطا یہ ہوئی کہ جمعہ و عیدین اور نماز پنجگانہ مین تفرقہ کرنا خلاف اجماع مسلمین ہے جسکے پیچھے جمعہ صحیح ہی اوسکے پیچھے پنجگانہ بھی صحیح ہی **جواب سوم** یہ کہ سند تکفیر مخالفین کی یہی حدیث ہی کہ مَنْ اَنْکَرَ خُرُوْجَ الْمَهْدِیِّ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی جسنے انکار کیا خروج مہدی کا پس تحقیق کافر ہوا اوس چیز کا کہ اوتاری گئی ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسا کہ صاحب سراج الابصار نے امام ابوبکر اسکاف کی فوائد الاخبار اور ابو القاسم سہیلی کی شرح السیر اور فصل الخطاب سے نقل کیا ہی اور یہ حدیث احادیث احاد ظنیہ سے ہی کہ بتقدیر صحت بجز ظن کے مفید جزم و یقین کو نہیں ہے اور اسلام امت محمدیہ کا قطعی یقینی ہی پس اس ظنی سے اوس قطعی یقینی کے زائل ہونیکا حکم کیونکر ہوسکتا ہی اور اگر کہیں کہ جب خود مہدی نے اس حدیث کی تصدیق و تصویب کی اور اسکے مطابق اپنے مخالفین کی تکفیر کی تو حدیث قطعی ہوگئی جواب دسکا یہ ہی کہ اول یہ تقریر دوری ہی کہ صحت تکفیر موقوف ہوئی صحت مہدویت پر اور صحت مہدویت موقوف ہی صحت تکفیر پر کیونکہ تکفیر ناحق آثار خلق قبیح سے ہی کہ بطلان مہدویت اوسکو لازم ہی اور علاوہ اسکے یہ کہ خود تمھارے مہدی کے حکم مین تذبذب ہی جیسا کہ جواب اول و دوم مین مذکور ہوا کہ صاف معلوم نہیں ہوتا ہی کہ منکرین کو کافر جانتے تھے یا مسلمان بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ متردد رہتے تھے کہ کبھی احکام اسلام اونپر جاری کرتے تھے اور کبھی احکام کفر اون مظلوموں کی طرف منسوب کرتے تھے پس جب خود متردد ہوئے حکم جزمی نہوا اور حدیث بھی مفید جزم نہوئی پس اسلام قطعی و ثابت کیونکر زائل ہوسکتا ہی اور جواب حقیقی یہ ہی کہ حدیث مسطور کا مطلب یہ ہی کہ پیشتر خروج مہدی کے خروج مہدی موعود کا انکار نچاہیے بلکہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ مہدی موعود آنیوالا ہی جیسا کہ اب ہم سب معاشر اہل سنت کو اعتقاد ہی اور بعد خروج امام موصوف کے تصدیق کرنا چاہیے کہ غایت اعتقاد سابق کی یہی ہی جیسا کہ ہم سب اوسوقت تصدیق کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور مہدیہ جونپوری تا اوسوقت بھی ہذیان گذشت کرتے رہینگے اور منکر مہدی موصوف کے ہونگے اب انصاف کرنا چاہیے کہ

ہر چیز کے واسطے کچھہ علامات مختصہ ہوتی ہین کہ جنسے وہ چیز پہچانی جاتی ہی پس مہدی کے واسطے بھی علامات ہین
کہ جسمین وہ پائی جاوین وہ مہدی ہی ورنہ ہر شخص دعوی کر بیٹھے کہ بندہ مہدی موعود ہی کیونکہ آدمی ہی اور محمد نام رکھتا
ہی اور یہ امر مشترک ہی اس سے مہدیت ثابت نہین ہوسکتی ہی پس علامات مہدویت کے احادیث مین مذکور ہین اور مدعی
مین موجود چاہیے ہونا تاکہ اوسکی تصدیق لازم ہو اور انکار کفر ہو پس یہی علامات تعریف مہدی کی ہوئی اور تعریف مین
ضرور ہی کہ جامع اور مانع ہو تخصیص معرف ہو وے کہ دوسرون مابہ الامتیاز واقع ہو پس اسقدر علامات مذکورہ احادیث
کہ جس سے مہدی غیر مہدی سے تمیز ہو جاوے اور وہ علامات دوسرون مین موجود نہوین ذات مدعی مہدویت مین
ضرور ہین اب اگر بانصاف دیکھیے تو شیخ جونپوری مین سب علامات مفقود ہین سوا اسکے کہ محمد نام تھا اسواسطے
کہ اب تک انکا نسل فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا اور باپ کا نام عبد اللہ ہونا بھی ثابت نہوا حالانکہ یہ علامات
عامہ سے ہین کہ تنہا مثبت مہدویت کے نہین ہوسکتے ہین چہ جائے دوسری علامات کی اور حال اخلاق خود ظاہر ہی کہ
سراسر مخالف احادیث و قرآن کے ہین اور اخلاق محمدی سے نہایت مخالف ہین اور دعوی انکا کمالات باطنیہ کے
غیر مسموع ہین کیونکہ وہ امور باطنیہ ہین فقط تمہاری زبانی ہین جو خود محتاج اثبات ہین مہدیت کا اثبات کیا
کر سکتے ہین پس ایسے شخص کی مہدویت کا اقرار احادیث کثیرہ کا انکار ہی اگر انصاف کیجئے تو انکی تصدیق گناہ ہی
اور انکار موجب اجر و ثواب ہی اور اگر بلا علامات مذکورہ احادیث تصدیق واجب اور انکار کفر ہو وے تو کوئی کس کس
کی تصدیق کرے اسواسطے کہ کچھہ فقط شیخ جونپوری مدعی مہدویت کے نہین ہین بلکہ اونسے اول بہت سے مدعی
گذر چکے ہین یہ بھی منجملہ اونکے اور مقتدی اونکے ہین چنانچہ تفصیل اون جھوٹے مہدیونکی موافق لکھنے قاضی
ارتضا علیخان مرحوم اور حضرت شیخ علی متقی مرحوم کے یہ ہی کہ ایک اونمین سے محمد بن تومرت مغربی ہی جو سن
پانچ سو چودہ ۵۱۴ ہجری مین اتفاق سے عبد المومن کوفی کے مغربی ملکون مین نکلا تھا ریاست پیدا کر کے مال
و اسباب لوگون کے لیکر بڑا فساد برپا کیا اور اپنی مہدیت ثابت کرنیکے واسطے چند لوگونکو زمین مین پوشیدہ
رکھا تھا تا وہ ندا کرتے رہین کہ یہ مہدی موعود ہی اس حیلے سے اکثر جاہلونکو دام گمراہی مین لایا آخر بخوف
راز فاش ہونیکے جو لوگ کہ قبرون مین پوشیدہ تھے اونکو جیتے جی قبرون مین دفن کر دیا اور آپ مہدی معصوم
کہلایا بعد تھوڑے عرصے کے حاکم وقت کے ہاتھہ سے مقتول ہو کر بدلہ اپنے دعوی کا پایا **دوسرا** محمد بن
عبد اللہ میمون جو نواسا یہودی کا مجوسیہ عورت کا جنا ہوا ملوک عبیدہ کا پوتا تھا مہدیت کا جھوٹا دعوی کرتا
ہوا شام کیطرف سے نکلا نسبت اپنے نسب کی حضرت اسمعیل بن امام جعفر صادق علیہ السلام کیطرف کر کے

[illegible]

مغرب اور شام اور مصر اور خراسان کے ملکون کے اکثر لوگونکو اپنے تصرف مین لایا اور مغرب کیطرف ایک شہر بسایا
نام اوس شہر کا مہدیہ رکھکر تخت گاہ اپنی بنایا فساد اور برائیان اوس سے اور اوسکی اولاد اور تابعدارون سے
جو ہوئین دنیا مین کسی فاسق و فاجر سے نہوئین آخر سلطان صلاح الدین رح نے اس شجرہ ملعونہ کی جڑ اوکھاڑ دی اور
اسکے باقی لوگونکو چنگیز خان نے ہلاک کیا چنانچہ حالات اوسکے اور اوسکی اولاد کے ابن کثیر اور ابن جوزی اور حافظ
عماد الدین اور شمس الدین بن خلکان نے اپنی اپنی تاریخ کی کتابون مین تفصیل سے لکھے ہین اور اسمعیل بن جعفر صادق
کیطرف اسکے نسب کی نسبت کی نفی کی ہی **تیسرا** ازمک نامے ایک شخص اسی جھوٹے دعوی پر اوٹھکر مہدی کہلایا
شہر زور کے پہاڑونکی طرف نکلکر ایک بڑی ٹکڑی کردونکو اپنا تابعدار کیا آخر اوس طرف کے امیر احمد خان کردی نے
اوسپر فوج کشی کرکے اوسکو قتل کیا اور جماعت کو اوسکی پراگندہ کر دیا اور اوسکے بھائی کو اسیر کرکے راہ راست پر
لایا **چوتھا** ایک کیمیاگر سید محمد نامے نے سات سو ہجری مین ملک مغرب کیطرف سے نکلکر دعوی مہدیت کا کیا
اور اکثر اوس اطراف کے لوگونکو مطیع کر لیا آخر دروغ اوسکا نہ چلا چند مدت مین مع اپنی جماعت کے مارا گیا
پانچوان محمد بن عبد اللہ نامے نے سنہ ۹ نوسو سترہ ہجری مین اطراف مصر مین ایک جنگلی جماعت کے ساتھہ خروج کیا
تھا آخر کو اوسطرف کے حکام کے ہاتھہ پر قید ہو کر توبہ کی **چھٹے** سید محمد نوربخش جونپوری کہ اولیا مغلوب
الحال سے ہین ایک گروہ اونکو مہدی موعود جانکر ضلالت مین پڑے ہین حالانکہ صاحب معارج الولایت کہتا
ہے کہ سید محمد نوربخش جونپوری کو ایک وجد حال آیا دیکھتے کیا ہین کہ ایک شخص مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ انت مہدی
یعنی تو مہدی ہے انہون نے سمجھا کہ مین مہدی موعود ہون ایک مدت تک اسی دعوے پر رہے آخر جب
حج کو چلے اثناے راہ مین انکو کشف ہوا کہ مین مہدی باین معنی ہون کہ ہدایت یافتہ ہون راہنمائی خلق مین
طرف عبادت الہی کے نہ مہدی موعود ہون پس اس دعوے سے باز آکر مریدون اور ہمراہیونکو اس اعتقاد سے
پھیر دیا اور کہا کہ اب اس سفر سے پلٹونگا باقی مریدونکو بھی اس اعتقاد سے باز رکھونگا آخر اثناے راہ مین وفات پائی
بعد اوسکے ہمراہیون نے تابعونکو یہ خبر پونہچائی بعضے اس عقیدے سے پھر گئے اور بعضے پہلے اعتقاد پر
اڑے رہے **ساتوین** شیخ اویس رومی جو سلطان بایزید کے زمانے مین تھے اور یہ سلطان بھی اولیاء اللہ مین
ہے اور ان شیخ کے اثنی عشر خلیفہ تھے ایکدن خلفا کو بلا کر کہا کہ مجکو کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ مین مہدی ہون تم بھی
اپنے دلمین کیطرف متوجہ ہو اور جو کچھہ ظاہر ہو مجھسے بیان کرو چنانچہ خلفا ایک مدت تک متوجہ رہکر بولے کہ ہمکو
معلوم ہوتا ہے کہ تم دعوی سچا ہے پس سلطان سے ذکر کیا سلطان نے کہا کہ تم خروج کرو مین تمہارے ساتھہ ہون

اور مدد کو حاضر ہوا ان بعد چند روز کے جب باطن کیطرف رجوع کیا معلوم ہوا کہ الہام ربانی نہ تھا بلکہ خطرۂ شیطانی
تھا اوس عزم سے پھر گیا اور سلطان کو بھی مطلع کر دیا **آٹھوان** ایک شریف بلاد مغرب مین شیخ علی متقی
رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ وہ ہمارے زمانے مین موجود ہی صاحب شوکت عظیمہ ہی کہ بلاد مغرب مین چار مہینے کی راہ تک
اوسنے ملک فتح کیا ہی اور ابتک دعوی مہدیت کا کر رہا ہی **اور بعضے لوگ** ایسے ہین کہ وہ خود دعوی مہدیت کا نہ
کیے ہین بلکہ اوس سے انکار کرتے رہے ہین لیکن معتقدین اونکے اونکو مہدی جانتے ہین چنانچہ شیعہ کہتے ہین امام
محمد بن حسن عسکری مہدی ہین اور اللہ تعالی نے اونکو طفولیت مین صاحب علم و حکمت کیا اور منصب امامت کا
دیا اور لقب اونکا حجت اور صاحب الزمان اور مہدی ہی اور سنہ دو سو چھپن ہجری مین پیدا ہوکر پانچ یا نو یا سترہ برس کی
عمر مین باختلاف الروایات سرداب سرمن رای مین پوشیدہ ہوگئے آخر زمانے مین ظہور کرینگے اور تمام زمین پر ظالم ہو کر
ظلم و اختلافات مذاہب و تھا وینگے جوابات اسکے خاتم المحدثین حضرت **شاہ عبد العزیز** دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور
سید المتکلمین **مولوی حیدر علی صاحب** سلمہ اللہ تعالی کی تصانیف مین بخوبی مسطور ہین یہان حاجت اعادہ کی
نہین ہی کیونکہ کلام ساتھ قوم دیگر کے ہی اور ایک جماعت کہتی ہی کہ **محمد بن حسن مثنی** بن امام حسن رضی اللہ عنہما
کہ بڑے پاک ذات تھے مہدی ہین اور وہ منصور عباسی کی ریاست مین خروج کرکے مقام احجار الزیت پر کہ قریب
مدینہ منورہ کے ہی مقتول ہوے انمین کچھ علامات مہدیت کی ظاہر نہ تھین البتہ یہ حدیث حضرت رسالت پناہ کی کہ مارا جاویگا
ایک اولاد سے میری پاک ذات احجار الزیت مین انکے حق مین صادق ہی اور بعضے لوگ کہتے ہین کہ امام **محمد باقر** بن امام زین
العابدین علیہما السلام مہدی ہین باوجودیکہ وہ حضرت فرماتے تھے اے لوگ مجکو مہدی سمجھتے ہین حالانکہ مین
قریب موت کے پہونچا ہون اور میرے مین کچھ علامات مہدیت کے نہین ہین اور فرقہ کیسانیہ روافض سے **محمد بن حنفیہ**
بن علی مرتضی رضی اللہ عنہما کو مہدی جانتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ انھون نے وفات نہین پائی ہی بلکہ کوہ رضوی پر
زندہ مخفی ہین اور دو شیر دشمنون سے انکی نگہبانی کرتی ہین اور دو چشمے شیر و شہد کے اونکے پاس جاری ہین انھین سے
اپنی غذا کرتے ہین آخر زمانے مین نکلینگے خرابی عالم کو عدل و انصاف سے بدل دینگے کثیر و حمیری نے کہ دو شاعر تھے
اس اعتقاد پر بہت سے ابیات اس باب مین لکھے ہین جیسا کہ مہدویان جونپوری مین مہری شاعر نے دیوان مہری
لکھا ہی کہ باتون اور بیتون سے دین کو ثابت کرے اور وفات حضرت محمد بن حنفیہ کا خلافت عبد الملک بن مروان مین
ثابت ہی اور ایک گروہ **عمر بن عبد العزیز** خلیفۂ عادل مروانی کی مہدیت کے قائل تھے اور ایک گروہ **محمد**
بن عبد اللہ الملقب مہدی باللہ ثالث ملوک بنی عباس کی مہدویت کے قائل تھے حالانکہ وہ ایک بادشا

فاسق و فاجر تھا الغرض جیسا کہ مہدویان بحال دعوی اخلاق و خوارق عادات اپنے مہدیکا کرتے ہین اسیطرح سب
معتقدین ان مدعیان مہدویت کے بھی دعوی کرتے تھے اور ہر فرقہ اپنے معتقد فیہ کے اخلاق و خوارق مین دعویکا
تواتر روایات کا رکھتا تھا جیسا کہ مہدوی رکھتے ہین اور تادم مرگ وہ سب اپنے دعویکا قائل تھا جیسا کہ مہدی تھا
ہین اور تصریح اسکی ہین اور بعض دیگر علامات کے بھی مدعی تھے اور اکثر علامات مذکورہ احادیث کہ اون لوگون مین مفقود تھے
اوسکی کچھ پروا نہین رکھتے تھے جیسا کہ مہدوی لوگ کرتے ہین پس ان مدعیان مہدویت کا ابطال مہدوی لوگ
کس دلیل سے کرتے ہین سو بیان کرین کہ اوسی دلیل سے ہم انکا بھی ابطال کر سکتے ہین اگر کہین اونکے اخلاق و خوارق
کا تواتر ممنوع ہی ہم کہتے ہین کہ ایسی تمھارے شیخ کے اخلاق و خوارق کا تواتر بھی ممنوع ہی بلکہ خود تمھاری کتابو
اونکی بداخلاقیان کہ منافی ولایت ہین بلکہ عوام مومنین کی شان کے بھی خلاف ہین ثابت ہین جیسا کہ مذکور ہوچکی
ہین پس ضرور ہوا کہ بنا اثبات مہدویت کی علامات مذکورہ احادیث نبویہ پر ٹھہرائی جاوے کہ جس سے ان تمام مدعیان
و مظنونان مہدویت کا مہدی ہونا مع مہدویت شیخ جونپوری کے زائل و باطل ہوجاوے اور فقط حضرت امام مہدی آخر الزمان
متصف بعلامات مہدویت پر اعتقاد منحصر ہوجاوے والحق احق بالاتباع **بدخلقی شانزدہم** شیخ جونپوری نے
ایسا خلق اختیار کیا ہی کہ بقول شخصے خویش را بگذارم نہ بیگانہ جیسا کہ اپنے عہد مین اپنے منکرین کو کافر ٹھہرایا
ویسے ہی اپنے معتقدین مہدویونکو بھی منافق و مشرک بنایا چنانچہ انصاف نامے کے باب یازدہم مین لکھا ہی کہ تین
پہر ذکر کرنا صفت منافقون کی ہی اور چار پہر ذکر کرنا ذکر مشرکون کا ہی اور ایک دوسرے رسالے اس قوم مین مسطور ہی
کہ میران نے فرمایا کہ تین پہر ذکر کرنیوالا منافق ہی اور چار پہر ذکر کرنیوالا مشرک ہی اور پانچ پہر کا ذکر کرنیوالا مومن
ناقص ہی اور آٹھ پہر کا ذکر کرنیوالا مومن کامل ہی فقط آپ دیکھیے کہ مہدوی لوگ کس خرابی مین گرفتار ہو
کہ ہمارے یہان سے بھاگ کر وہان گئے تھے طلب ولایت و دیدار خدا کے واسطے وہان لینے کے دینے پڑگئے کہ یک قلم
مشرک و منافق بلکہ اونسے بھی بدتر ٹھہر گئے اس واسطے کہ تین چار پہر کا ذکر بھی کسی مہدوی سے ہو سکتا ہی کیونکہ
اکثر اپنے کسب و شغل و سیر و گشت مین مشغول رہتے ہین اور کسب و اشغال دنیوی کے ساتھ دل ذاکر رہنا یہ مقام
انکو نصیب نہین ہی ورنہ کسب کہ پیشۂ انبیا ہی اوسکو مانع الذکر جانکر کیون حرام کہتے اور علاوہ اس قلت ذکر
کے بموجب فرمان انکے مہدی کے دوسری دلیل کفر بھی اس قوم مین موجود ہی چنانچہ بدخلقی دہم مین مذکور ہوچکا
کہ میران نے فرمایا ہی کہ زنان و فرزندان و اموال و حیوانات و مزارعات و عمارات و ملبوسات و ماکولات و غیرہا جو انکا مشغولہ
و نہین مشغول ہی وہ کافر ہی اور جو کہ انکا ارادہ رکھے اور اوس ارادے مین مشغول ہو وہ بھی کافر ہی انتہی حالانکہ یہ تمام

بدخلقی شانزدہم شیخ جونپوری [illegible]

اشیاے مذکورۂ بالا اس قوم کے ادنی اور اعلی پاس موجود رہتے ہین وہ کرشتہ پاس چہار پاس مفقود رہتی ہے پس موافق
فرمان حضرت میران بابر البیان کے تمام مہدویہ کافر و منافق و مشرک ٹھہرے اور اگر ہزارون مین کوئی ایک آدھا
اس شرط عام الورود سے بچ گیا وہ کس حساب مین ہی کہ النادر کالمعدوم اب مہدویون نے اپنے مہدیکا یہ وارد و بندہ نکالا انکے
واسطے دیکھون نکالا ہی کہ مرنے تک مرکب میاں رہتے ہین یعنی جب جبتک مالوں ہوجاتا ہی ایک میاں بیرزادے
آکر انکو ترک دنیا سکھا کر انکا اسباب سامان استعمالی آپ سمیٹ کر لیجاتے ہین اور کہتے ہین کہ اوس وقت عجیب عجیب
حرکات مخالف عقل و نقل کے عمل مین آتی ہین اب غور کیجیے کہ یہ شخص کہ ملک الموت اسکے سر پر آپہونچے ہین دنیا کو
ترک کرتا ہی اور اس ترک سے قرب آلہی ڈھونڈھتا ہی حالانکہ قرب آلہی وس فعل سے حاصل ہوتا ہی کہ جس مین بندیکو
قدرت کرنے نہ کرنے کی موجود ہو اس شخص کو قدرت دنیا رکھنے کی کہان ہی بلا تکلف جبرا اوس سے دنیا چھڑوا دیے
ہین تمیر و ملے مین شل اسنے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے اوسکو چھوڑا یہ تارک الدنیا ہوا یا متروک الدنیا ہوا غرضکہ انکے
پیرزادے اپنی کمائی کے واسطے یہ حیلہ ایک فریب ٹھہرائے ہین کہ تمام مہدی عمر بھر اسپر اعتماد کرکے بکمال حظ نفس دنیا
مین مصروف رہتے ہین اور اپنے مہدیکے اقوال کو ہرگز کان نہین لگاتے ہین اور بموجب فرمان انکے مہدیکے تمام
عمر کفر و نفاق و شرک مین مبتلا رہتے ہین اور جانتے ہین کہ مرتے وقت کا ترک کفایت کرتا ہی حالانکہ خود انکے مذہب کے
موافق بغیر توبہ مرتے وقت کی نامقبول ہی چنانچہ انکے رسائل مین ہی کہ سیدن میانصاحب نے توضیح المراتب
مین لکھا ہی کہ اگر کوئی شخص اپنی اوقات لہو و لعب مین گذرانی اور ہمت اپنی شب و روز تدبیر ماکولات و ملبوسات
و مشروبات مین صرف کرے بلکہ بعضے گناہون کبائر کا بھی مرتکب ہووے اور باایں ہمہ ظن رکھتا ہی کہ اپنے مرنیکے
وقت خدا تعالی کو دیکھے گا یہ غرور و فریب عدو نفس ہی کہ اوسکو بہکا رہا ہی اوسنے ہوس خام پکائی اور خیال محال بد
مثال اوسکی یہ ہی کہ کسینے زیرے کا تخم بویا اور امید گندم کی رکھی اور یہ بندہ ان آیات سے مطلع نہین ہی کہ وَ
لْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ایضا فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ بلکہ موت وسکو اوسی حال مین آملے گی جسمین کہ عمر گذرا ہی جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کما تعیشون تموتون و کما تموتون تبعثون یعنی جس حال مین زندگی کاٹوگے اوسی حال مین مروگے تم اور جس
حال مین مروگے اوسی حال مین اوٹھائے جاؤگے تم اور اللہ تعالی نے خبر دی ہی کہ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ
السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ
أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنی نہین ہی توبہ ان لوگون کیواسطے کہ برے کام کرتے ہین یہانتک کہ جب

حاضر ہوئی ایک شخص کو اون میں سے بہت بولا کہ مینے اب توبہ کی اور نہ اون لوگونکے واسطے کہ کافر تھے ہین ان لوگونکے واسطے
مہیا کیا ہے منے عذاب دناک انتہی تمام ہوئی تقریر بیدین ہیان کی او ثابت ہوا کہ توبہ قبل مرگ مذہب مہدویہ مین
نامقبول ہے تیجہ یہ ہے کہ نزدیک دوانی اپنی کمائی کے واسطے ترانشی ہی علاوہ یہ ہے کہ باطل عقیدہ پانزدہم مین کو ہو چکا
کہ اوس کے مہدیکے نزدیک صوبا ہجرت نکرنے والا ابھی منافق ہے پس بعد نزول مذاہب کے بھی ہجرت نکرنیکے سبب منافق
ہے غرض کہ مہدوی لوگ ہر چند کہ اپنے مہدی کی پھیلاوے ہین لیکن مہدیکے نزدیک یہ لوگ ہرگز مہدوی نہین ہین
بلکہ مسلمان بھی نہین کیونکہ مہدی انکو مشرک و منافق و کافر ٹھہراگئے ہین جیسا کہ مذکور ہو چکا سبحان اللہ ہنوز
اندہ وازانجا ماندہ نہ خدا کردہ خویش آید پیش خطا خود انکھین مہدیونکے ہوئی کہ ہماد دین آسان و سہل کھولنے
چھوڑا جیسا کہ حضرت رسالت پناہ فرماتے ہین اتیتکم بالحنیفیۃ السمحۃ البیضاء یعنی لایا ہون مین تمہارے واسطے دین
ایک طرف والا آسان و شمن او رجناب باری نے ارشاد کیا کہ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ یعنی اللہ
تمکو پسند کیا اور نہین کی تمپر دین مین کچھ مشکل آنا ثابت ہوا کہ یہ مشکل کہ شیخ جونپوری نے خلق خدا پر ڈالی ہے کہ
تین چار پہر برابر ذکر و فکر الٰہی مین جان مارے تب بھی اوسکو مشرک و منافق جانتے ہین خلاف حدیث و قرآن ہے
بدخلقی ہفتدہم یہ کہ شیخ جونپور کتا رکھتے تھے حالانکہ نہ کشت زار رکھتے تھے اور نہ شکار کھیلاتے تھے اور نہ گلہ
گوسفند وغیرہ کا پالا تھا کہ حاجت کتے کی ہوتی او عذر درست ہوتا پس بغیر ان تین عذر کے کتا رکھنا خالی گناہ سے
نہ تھا اور خلاف سنت محمدیہ کا تھا کیونکہ اس شریعت مین کتے کا رکھنا گناہ ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جس گھر مین
کتا ہوتا ہے فرشتے اوس مکان مین نہین ہوتے ہین اور جو شخص کتا رکھتا تھا حضرت رسالت پناہ اوسکے گھر مین تشریف
فرما نہوتے تھے اور صحیح بخاری اور مسلم مین ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ
او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط یعنی جو شخص رکھیگا کتا سوائے کتے مواشی یا شکار یا کھیت کے
کم ہوگا اجر اوسکے سے ہر روز ایک قیراط قیراط نیم دانگ کو کہتے ہین لیکن اوس عالم کے قیراط کی مقدار اللہ تعالی کو معلوم
کہ کسقدر ہے اور یہ حدیث بھی صحیحین مین ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او
غنم او ماشیۃ یعنی حکم فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے کتونکا سوائے کتے شکار یا بکریونکے یا لفظ ماشیہ کا فرمایا چونکہ
مدینہ مطہرہ انوار وحی اور ملائکہ رحمت کے اوترنیکی جا ہے اور کتے مانع ہین دخول ملائکہ سے اسواسطے حکم ہوا کہ اوس شہر مطہر
کو آلودگی کتون سے پاک کرین اور سوائے اسکے بہت احادیث اس جانور کی مذمت مین وارد ہین اور تمام امت اسلامیہ کو
اس جانور سے انکار ہے اور صحابہ اور ائمہ اہل بیت اور اولیاے کاملین مین سے کسیکی یہ عادت نہ تھی کہ نے ضرورت ثلثہ مذکورہ

ف — بدخلقی ہفتدہم یہ کہ شیخ جونپور خلاف اتباع محمدی کے کتا پالتے تھے اور اس خاندان میں انکی بیعت ... پر دریں مدت تک ... ہے

کے ایک کتا بھی اپنا رفیق بنائے ہوئے پھر اگرچہ جیسا کہ شیخ جونپوری نے اس مدحت کو اختیار کیا تھا پھر خطرہ ہے
کہ عذر گناہ بدتر از گناہ معتقدین اوس کتے کی وہ بزرگیاں اور پاکیاں بیان کرتے ہیں کہ اپنے مہدی کے
اصحاب پر اوسکو تفضیل دیتے ہیں چنانچہ ولی یوسف کہ انکے تابعین سے ہیں رسالہ حجۃ المنصفین میں بیان کرتے ہیں کہ
ایک کتا میران کے دنبالہ ہا کرتا تھا جہاں اوترتے تھے کتا بھی اوترتا تھا وہ کتا پانچ وقت بانگ نماز کہتا تھا
اور موذن غیرت مند اس کتے سے تنگ کرکے خواب سے بیدار ہوتا تھا اور وہ کتا ہر روز تہجد کو دو زانو بیٹھکر ذکر خفی
کیا کرتا تھا اور اوسوقت اگر اوسکے روبرو طعام رکھا جاتا تھا ہرگز نکھاتا تھا اور اوسکو بھی سویت دیا کرتے
تھے لوگوں نے پوچھا کہ حال اس کتے کا کیا ہوگا فرمایا کہ اصحاب کہف کا ہوگا انتہی اسی سبب سے
بڑے پیشوا مہدویوں کے مانند ملک جی مہاجر مہری اور ولی یوسف وغیرہما کے اپنی تصانیف میں تمنا کرتے ہیں
کہ مہدیکا کتا ہووین اور کاش اوسکے مقام کو پہونچکر اوسکے ساتھ انکا بھی حشر ہووے اور انکو نہیں سمجھتے ہیں
کہ خدا عالم کے کتونکا یہ حال ہے کہ ملائکہ رحمت اونکے نزدیک نہیں آتے ہیں پس مہدیکے کتونکو کون پوچھتا ہے
اب ان دانشمندوں سے سوال ہے کہ یہ کتا مہدیکا کہ پنجوقتہ اذان کہتا تھا اذان کس لہجے میں ہوتی تھی آواز بشری تھی یا عوعو کی
تھی اگر آواز بشری تھی تو کیا وضع تھی پوربی جونپوری ادا تھی یا اور کسی سند تھی یا الجزر ادا تھی یا او
فقط ایک غنغناہٹ تھی یا کچھ کلمات اذان بھی ادا ہوتے تھے اگر ادا ہوتے تھے تو سب بنی آدم سمجھتے
تھے یا فقط مہدوی لوگ اس فہم سے مشرف تھے اتفاقیہ یا نہیں آگ لگی اندھے کو سوجھی اور گونگے نے تاڑا
بہرے نے بوجھی اور اس صورت میں موذن دیگر کی کیا حاجت تھی اور وہ موذن بشری کیوں بغیر غیرت سے
بیدار ہوتا تھا یہی سگ خوش الحان مسجد مہدیکے واسطے موذن کافی تھا اور اگر آواز بشری نہ تھی بلکہ فقط ایک
عوعو تھی تو اسکا کیا اعتبار ہے ایسے بہت سے کتے پکارا کرتے ہیں اسمیں کیا نئی بات ہوئی مرغوں کی اذان مشہور ہے
اگر کتے نے بھی صدا کی کیا کمال ہوا اور طرفہ یہ ہے کہ اس کتے کو اسقدر بڑھایا کہ موذن مہدی پر کہ بلا شبہہ صحابی مہدیکا
تھا اس سگ کو تفضیل دے دی کہ اسپر مہدی کی ایسی تاثیر پڑی تھی کہ اسکی خوش الحانی دیکھکر موذن مہدی
غیرت ہوتا تھا کہ تنگ کرکے اسکی اذان سننے کے بعد بیدار ہوتا تھا کیا وہ غریب مرتے دم تک بھی بدتر رہا آخر وہ
بھی مہدیکا تربیت یافتہ صحابی مقرب ہوگا کہ سفر و حضر میں رفیق تھا اوسکا مادہ استعداد قابلیت کیا تھا کہ کتے
کے برابر تو فیضیاب ہوتا اور مہدیکی سرکار میں اس کتے کا نام بھائی نگہ یا بھائی کالو تھا جیسا کہ شواہد الولایت سے معلوم
ہوتا ہے اور پنج فضائل سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت سگ پروری کی خاندان مہدیہ میں جاری رہی چنانچہ میاں سید محمود

مہدی ثانی کے پاس بھی ایک کتا تھا لالہ نام ایک وزبی بی ملکان نے اوسکو اینٹ کا ٹکڑا مارا میان نے کہا کہ گروہ
کتا ہوا اوسکو مار ولیکن وہ کتا نہیں ہے بی بی نے کہا کہ میرانجی یہ بھائی کا لوہے سچا ہے کہا ہان یہ اوسکا بھائی ہے غرضکہ
یہ سب خوبیان علم وعقل سے تھی کی ہین کہ جس سے بیزار ہین بلکہ ممنوعات سے جتا ہین سچ ہے کہ نادان دوست سے
دانا دشمن بہتر ہے **خلفی ہیزدہم** یہ کہ شیخ جونپور حج بیت اللہ سے لوگونکو با وجود فرضیت و استطاعت کے
منع کیا کرتے تھے اور اپنے خلیفہ میان دلاور کے حجرہ کو بمنزلہ کعبہ کے ٹھہرایا تھا کہ اوسکے تین شوط کعبۃ اللہ کے
سات شوط بلکہ تمامی ارکان حج کے قائم مقام جانتے تھے چنانچہ پنجفضائل مین لکھا ہے کہ ایک وزایک زن پارسا
دیکر نے میران سے کہا کہ مینے نیت کی ہے کہ حج ادا کرون اگر آپ رضا دینگے جاؤنگی فرمایا جاؤ یاد خدا مین مشغول رہو
اوسنے بعد چند روز کے پھر آکر کہا کہ میرانجی بندی کے پاس زاد و راحلہ وجود ہے اور راہ میں من ہاد او بتیتی
بھی حاصل ہے اگر رضا ہو وے جاؤن فرمایا جاؤ تین مرتبہ میان دلاور کے حجرہ کا طواف کرو اوسنے ویسی کیا بار
سوم مین خدا کو دیکھکر مستغرق ہوئی میران نے بیخبر رہ گئی جب ہوشیار ہوئی انتہی غرضکہ اس سنت مہدیکو
انکی اولاد و خلفا نے بسر وچشم قبول کیا اور حکم خدا و رسول کو کہ مقدمہ حج مین نہایت تاکید سے ہی پس پشت
ڈالدیا یہان تک اگر کوئی دوسرا شخص ارادہ کرتا تھا اوسکو منع کرتے تھے اور وہی حجرہ دلاور کہ قبلہ
مہروکی و آبادی تھا بتلا دیتے تھے چنانچہ پنجفضائل مین لکھا ہے کہ میران سید محمود کیوقت مین میان ولی جامع
نقلیات اور میان یوسف حاضر تھے میان یوسف نے عرض کیا کہ اگر رضا ہووے مین حج کر کے آؤن سید محمود نے فرمایا
جاؤ طواف حجرہ میان دلاور کا کیکے آؤ اگر حج تمہارا قبول نہووے حج کو جانا چنانچہ میان یوسف طواف کر کے
ازدستان خیزان آئے اور کہا کہ مینے اپنے خدا کو بچشم سر دیکھا انتہی سبحان اللہ معلوم نہین کہ انھون نے کسکو اپنا
خدا سمجھا ہے کہ وہ حجرہ دلاور کے طواف مین نظر آتا ہے اور خدائے عالم کے بیت اللہ کے طواف مین نظر نہین آتا ہے
بالجملہ اون لوگون کے نزدیک حجرہ دلاور کعبہ شریفہ سے افضل ہوا اور فرض خدا سے کہ رکن اسلام ہے بندگان
خدا کو منع کیا اور اسپر مخالفت خدا و رسول کی کی کہ خدا کی راہ سے بندگان خدا کو باز رکھا اور طواف حجرہ مذکورہ
مین خدائے عالم کا نظر آنا غلط محض ہے بلکہ فریب شیطان ہے وہ ایسے ہزارون شعبدے بناتا ہے اور جاہل عابدون کو
بہکاتا ہے ایک عابد کو دعوی تھا کہ مین بارہ برس سے خدا کو دیکھکر سجدہ کیا کرتا ہون ایک عالم محدث نے پوچھا کہ کسطرح
دیکھتے ہو کہا دریا پر تخت ہوتا ہے اوسپر جلوہ فرما ہوتے ہین عالم نے کہا کہ صحیح مسلم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے
کہ ابلیس اپنا تخت دریا پر بچھاتا ہے اور افواج اپنی اطراف عالم کو واسطے گمراہ کرنے خلق کے روانہ کرتا ہے

اوس بزرگ نے فوراً توبہ کی اور کہا کہ استغفر اللہ بارہ برس سے مجکو اس ملعون نے دھوکا دیکر اپنا سجدہ کروایا اور
ملفوظ معتبرہ مین لکھا ہی کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قطب ربانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین اپنی سیاحی
کے وقت مین ایکروز ایک صحرا مین پونہچا اور وہان چند روز توقف کیا ایکروز تشنگی نے نہایت غلبہ کیا اوسوقت
ایک ٹکڑا ابر کا میرے سر پر سایہ انداز ہوا اور اوسمین سے مانند شبنم کے میرے پر برسا کہ مین سیراب ہو گیا بعد اوسکے ایک ایسا نور نظر
پڑا کہ افق آسمان اوس سے نورانی ہو گیا اور ایک صورت نمودار ہوئی اور ایک آواز ہوا کہ ای عبد القادر مین تیرا پروردگار
ہون حرام چیزین مینے تجپر حلال کردین جو چاہے سو کر مینے کہا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ دور ہو ای
ملعون پس یکایک وہ نور تاریک ہو گیا اور وہ صورت دھوان ہو گئی اوسنے مجسے کہا کہ ای عبد القادر تونے بسبب اپنے
علم کے میرے ہاتھہ سے نجات پائی اس کرشمے سے مینے ستر اہل طریقت کو گمراہ کر دیا ہی لوگون نے عرض کیا کہ آپنے
کیونکر معلوم کیا کہ وہ شیطان ہی فرمایا اس قول سے کہ محرمات کو مینے تجپر حلال کر دیا انتہی دیکھیے ایسے حضرات
طریقت جہان خلاف شریعت کچھہ دیکھتے تھے اپنے علم کی بدولت معلوم کر لیتے تھے کہ یہ کرشمہ شیطانی ہی یہانتک
جبکہ مہدی نے شروع سے علم کی ممانعت کر دی یہ بیچارے کیونکر پہچانین کہ یہ کرشمہ شیطانی ہی اگر ذرہ بہی دین کی
سمجھہ ہوتی پہچان لیتے کہ حج سا فرض خدا کا اسکو الہام منع کرنے والا خدا کیطرف سے نہین ہی بلکہ شیطان کیطرف
سے ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی قرآن مجید مین جابجا تاکید حج بیت اللہ کی فرماتا ہی کہ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ
یعنی پورا کرو حج اور عمرے کو خدا کے واسطے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ یعنی اور حق ہی اللہ تعالی کا لوگون پر قصد کرنا بیت اللہ کا اوس
شخص پر کہ استطاعت رکھتا ہی اوسکی طرف راہ کی اور جسنے کفر کیا پس اللہ تعالی ہی بے نیاز ہی عالمین سے انتہی
دیکھیے کسقدر تاکید ہی کہ حج نکرنیکو کفران نعمت فرمایا اسی واسطے حدیث شریف مین دارمی کی روایت سے وارد ہی
کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاہرۃ او سلطان جائر او مرض
حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جسکو نہ روکے حج سے محتاجی ظاہر یا بادشاہ ظالم یا مرض روکنے والا پس مرجاوے وہ شخص اور حج نکرے پس وہ
شخص چاہے یہودی مرے اور چاہے نصرانی ہوکر مرے انتہی دیکھیے کسقدر تہدید ہی کہ اگر بلا عذر حج نکیا تو فرمایا کہ ایسا شخص
چاہے یہودی مرجاوے چاہے نصرانی ہو کر مرے اور یہ بہی فرمایا کہ اگر چاہے دلّاور کے جھونپڑے کا طواف کرلے اور جبکہ کعبہ ابراہیم علیہ
السلام تیار کر چکے حکم الہی ہوا کہ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ

كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ یعنی پکارے لوگون مین حج کیواسطے کہ آوین تیری طرف پیادہ پا اور دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے راہون دور سے پس حضرت ابراہیم حسب الحکم مقام ابراہیم کے پتھر پر کھڑے ہوا اور وہ مانند بلند پہاڑ اونچا ہو گیا پس حضرت ابراہیم نے دونون کانونمین اونگلیان رکھکر چارون طرف متوجہ ہو کر پکارا کہ یہا الناس تمہارے رب نے ایک بیت بنایا ہی اور تمپر اوس بیت کا قصد کرنا فرض کیا ہی اپنے رب کا حکم قبول کرو پس جنکی تقدیر مین حج کرنا تھا اونھون نے اپنے باپ دادا کی پشتون اور ماون کے رحم وان ہی سے جواب دیا کہ لبیک اللھم لبیک چنانچہ معالم التنزیل مین منقول ہی اور یہ کہین نہین ہی کہ حضرت ابراہیم نے یہی پکارا ہون کہ چاہے اس بیت کو آنا اور چاہے گجرات مین آ کے دلاور فقیر ہوگا اوسکے جھونپڑے کا طواف کر لینا واللہ المستعان علی ما تصفون اسکے سوا اور بہت سے آیات و احادیث اس بیت پاک کے حج مین وارد ہین کہ اون سبکا خلاف کیا شیخ جونپوری اور اونکے بیٹے سید محمود نے

بدخلقی نوزدہم یہ کہ یہی میان دلاور کہ جنکے حجرے کو شیخ جونپوری اور اونکے بیٹے نے کعبہ اور حج کی جا بلکہ تجلی گاہ الٰہی مقرر کیا ہی شیخ جونپوری انکے حق مین فرماتے ہین کہ میان دلاور کو عرش سے تحت الثری تک ایسا روشن ہی جیسا کہ ہاتھ مین دانہ رائی کا ہو وے چنانچہ تحفۂ فضائل مین مذکور ہی حالانکہ یہ دلاور اپنی عیب اپنا ایسی بیان کرتے تھے کہ نص قرآن کے مخالف ہوتی تھین چنانچہ اوس تحفۂ فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز میان دلاور مراقبے مین بیٹھے تھے دل مین آیا کہ رام و لچھمن و سیتا نے دنیا مین بہت ریاضت کی تھی حال انکا کیا ہو گا اوسیوقت حکم الٰہی ہوا کہ ہمارے بندے نے یاد کیا ہی لیجاؤ ملائکہ نے اونکو رسی مسلسل انکی پیٹھ کے پیچھے لا کر کھڑا کیا میان دلاور نے متوجہ ہو کر سبب اس گرفتاری کا پوچھا وہ لوگ ہاتھ پیشانی پر مار کر روئے اور کہا کہ ہماری زہد و ریاضت مین چونکہ خدا مقصود نہ تھا سب ضائع ہوئین اب اس عذاب بد مین گرفتار ہین اس لحظہ آپ کی نظر کے سبب عذاب سے امن ہی جب نظر خداوندگار سے غائب ہونگے پھر ملائکہ عذاب کرینگے میان یوسف نے پوچھا کہ میانجی یہ لوگ آتشی ہین انکو عذاب کس چیز کا ہی فرمایا انکو عذاب زمہریر کا ہی کہ بعضے درکات سردی کے ہین ونکا نام زمہریر ہی انتہی یہان قطع نظر اس بحث سے کہ رام وغیرہ خاکی ہین یا آتشی میان دلاور کا اعتقاد یہ معلوم ہوا کہ جن و شیاطین کو کہ آتشی ہین عذاب آگ کا نہو گا بلکہ زمہریر کا ہو گا اور قرآن مجید مین صاف وارد ہی کہ جن کو بھی عذاب آتش ہی چنانچہ آیت اوسپر شاہد ہی قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ یعنی فرمایا داخل ہو تم ساتھ اون امتون کے کہ گذر چکی ہین پیشتر تمسے قسم جن و انس سے آگ مین اور تحقیق یہ امر کہ جن خود آتشی ہین انکو آتش سے کیونکر عذاب ہوتا ہی کتاب بستان الجن کی فصل تنقیح اصل جن مین موجود ہی یہان بسبب طوالت کے

بدخلقی نوزدہم شیخ مہدویہ نے غلط خبر دی کہ میان دلاور کو عرش سے تحت الثری تک مانند دانہ رائی کے روشن ہی کیونکہ میان دلاور نے حال رام وغیرہ کا نہ پہچانا اور خلاف قرآن کے حکم کیا کہ جن پر عذاب آگ کا نہین ہی

امادہ نکیا گیا او حیرت کا مقام ہی کہ مصنف جسکے حق مین کہے کہ اوسکو عرش سے فرش تک مانند دانے رائی کے
روشن ہی اوسکو معلوم نہووے کہ رام و لچھمن و سیتا کا کیا حال ہی اور یہ بھی معلوم نہووے کہ جن کو عذاب آتش ہے
اور آیت مذکورہ بالا بھی یاد نہووے یہ وہی میان ہین کہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کو یلد یولد پڑھتے تھے چنانچہ
مذکور ہو چکا واہ وہ وصف ہی اور یہ کشف ہی **بد خلقی بستم** یہ کہ تحفہ فضائل مین لکھا ہی کہ میران نے فرمایا کہ
خدا تعالی نے میان نظام کو ایسا کشف دیا ہی کہ عرش سے فرش تک بلکہ افلاک سے سمک تک انکے سامنے ایسا ہی جیسا
کسیکے ہاتھ مین دانہ رائی کا ہووے انتہی حالانکہ اس بزرگ کو قطع نظر زمین و آسمان کے اپنے عقائد ایمانیہ بھی برابر معلوم
نتھے تحفہ فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز انکے پاس دو شخص مرید ہونیکو آئے ایک کو مرید کیا اور دوسریکو دوسرے روز
کا وعدہ کیا جب کل کو آیا اوسکو مرید کیا عبد الرحمن نے پوچھا کہ اس تاخیر مین کیا حکمت تھی کہا کہ مینے دیکھا کہ اوسکی
پیشانی پہ مقبول لکھا ہی اور لوح محفوظ مین بھی مقبول لکھا ہی لیکن علم قدیم مین مردود ہی بس خدا سے بجد ہو کر
علم قدیم مین مقبول لکھوا دیا انتہی آب خیال کیجیے کہ اوس بزرگ کو اسقدر بھی معلوم نہ تھا کہ علم قدیم الٰہی
نہین بدلتا ہی ورنہ جناب باری مین صفت جہل کی لازم آوے مثلا اسی مثال خاص مین لازم آتا ہی کہ نظام کا
اعتقاد یہ تھا کہ اب تک اللہ تعالی اس شخص کو مردود جانتا تھا اور وہ آج میری کوشش سے مقبول ہو گیا تو وہ نعوذ باللہ
الٰہی آج تک خطا و جہل تھی تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا اور اس کشف غرتسی و فرشتی یہ
تاریخ دانی بلکہ قرآن دانی آپ کی ایسی تھی کہ اب تک بھی معلوم نتھا کہ شداد کہان ہوا ہی اور باغ ارم کس سرزمین پر بنا ہی
اور قصہ سکندر کیا ہی اسواسطے کہ تحفہ فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز عبد الفتح نے شاہ نظام سے پوچھا کہ سنا جاتا
ہی کہ دامن کوہ قاف مین ایک درخت ہی کہ ثمرہ اوسکا آدمی ہین کہ دختران یازدہ سالہ کی صورت اوسمین معلق ہین جب
سکندر ذوالقرنین وہان پہونچے ایک دختر کے ساتھہ اوسمین سے تراش کر جماع کیا اوسدن سے اسدم تک قطرات
خون اوس درخت سے ٹپکتے ہین شاہ نظام نے کہا سچ ہی تم بھی دیکھوگے پس دو انگلیان عبد الفتح کی آنکھو پر
رکھدین اور بعد لحظے کے کہا دیکھو جب دیکھا تو اوسی درخت کے نیچے موجود تھے اونسے پوچھا میان جی
سکندر نے آدمیونکو اسی پہاڑ پر سوار کیا تھا فرمایا ہان ایک آدمی کو پہاڑ پر بھیجا کہ دیکھے اسطرف کیا ہی وہ جب
سر کوہ پر پہونچا اوس جانب دیکھکر ہنسا اور کود پڑا دوسرے کو زنجیر آہنی کمر مین باندھکر بھیجا وہ بھی تبسم کر کے
زنجیر توڑ کر کود پڑا پس سکندر نے درگاہ الٰہی مین متوجہ ہو کر استفسار حقیقت حال کا کیا حکم ہوا کہ وہان بہشت
شداد ہی کہ اون لوگونکو نصیب ہوئی انتہی سبحان اللہ اسقدر بھی معلوم نہ تھا کہ درخت مین آدمی کہان سے

آئے آدمی وہ کہ حضرت آدم کی نسل سے ہوے نہ کہ درخت سے نکلے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ
مِنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی یعنی اے آدمیون ہمنے پیدا کیا تمکو ایک مذکر اور ایک مونث سے یعنی آدم و حوا علیہما السلام
سے اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ سکندر کہ جنکی نبوت مین اختلاف ہی اور ولایت مین اتفاق ہی وہ بغیر نکاح دختر ختنی
سے جماع کیونکر کرینگے اور یہ بھی معلوم نہ تھا کہ بہشت شداد کوہ قاف کے پرے کہان ہی وہ بہشت ہر انکا
وادی کو معلوم ہی کہ شہر عدن کے صحرا مین تھی اور اوسیکا نام ارم ہی اسواسطے کہ بانی اوسکا شداد بن عاد بن
عوص بن ارم بن سام بن نوح ہی پس اوس مکان جنت نشان کا نام بھی اپنے جد کے نام پر رکھا تھا اور اس
عاد کی اولاد کو بھی عاد کہتے ہین لیکن انمین سے متقدمین کو عاد اولی اور ارم بھی کہتے ہین اور متاخرین کو عاد اخیرہ
کہتے ہین چنانچہ زمخشری نے تفسیر کشاف مین لکھا ہی اور عاد اخیرہ زمین احقاف مین متصل حضرموت کے رہتے تھے
اور انکے پیغمبر ہود علیہ السلام تھے قصہ انکا قرآن مجید مین جابجا مذکور ہی اور عاد اولی کہ بانی شہر ارم ہین مساکن انکے
قریب شہر عدن کے تھے قصہ انکا قرآن مجید مین دو جا فقط بطور اجمال کے مذکور ہوا ایک سورہ نجم مین کہ اَهْلَکَ
عَادَاً الْاُوْلٰی اور دوسرے سورہ فجر مین کہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ
مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ اور تفصیل اوس قصے کی تفسیر عزیزی وغیرہ تفاسیر معتبرہ مین موجود ہی اب اگر کوئی مہدوی صاحب
اپنے بزرگونسے حسن ظن باقی رکھنے کیواسطے یہ توجیہ کرین کہ یہ بہشت باوجودیکہ چالیس کوس کے دور مین مربع الجوانب
تھی کہ ہر جانب دس کوس کی مسافت ہوتی تھی اور دیوارین اوسکی سونے چاندی کی اینٹون سے تیار ہوکر پانسو گز کا ارتفاع
رکھتی تھین اور اندر اوسکے ایک ہزار محل عالیشان مرصع زمرد و یاقوت سے تھا بعد ہلاک ہونے شداد کے کہ نظر سے
آدمیون کی غائب ہوگئی ہی شاید اوڑکر کوہ قاف کے ورے یا پرے پہونچ گئی ہو اور میان نظام کا کشف سچ ہو
جواب اسکا یہ ہی کہ یہ بات نہ عقل سے ثابت ہوسکتی ہی نہ کسی نقل معتبر سے بلکہ فقط تمھارا خیال خام ہی اور وہ مکان
اوسی سرزمین مین موجود ہی چنانچہ بروایات معتبرہ ثابت ہوا کہ عبداللہ بن قلابہ رضی اللہ عنہ کہ اصحاب حضرت
رسالت پناہ سے ہین ایکروز اوس نواح مین وارد تھے کہ ایک اونٹ انکا بھاگا یہ اوسکے پیچھے دوڑے اور متصل
شہر ارم کے پہونچے اللہ تعالی نے وہ شہر ان پر مکشوف کردیا بمجرد دیکھنے اوسکے منارات اور دیوارون کے
بیہوش و مبہوت ہوگئے دل مین خیال کیا کہ شکل اسکی مشابہ بہشت موعود کے ہی شاید عالم معاملہ مین مجھپر
وہ بہشت منکشف ہوئی ہی جب اندر داخل ہوئے دیکھا کہ مکانات و انہار و اشجار تمام مشابہ بہشت کے ہین
لیکن شہر مین کوئی شخص نہین ہی تھوڑے جواہر و یاقوت کہ صحن کو ٹھکون مین بچھے تھے چادر مین اوٹھا لیے

بیان قصہ عاد اور تاریخ ارم کا اور داخل ہونا عبداللہ بن قلابہ رضی اللہ عنہ کا ارم مین

اور تنہائی سے خوف کرکے باہر چلے آئے اور روانہ دمشق کو ہوے جب وہان پونہچے معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے
کہ اوس وقت کے خلیفہ تھے یہ ماجرا بیان کیا معاویہ نے پوچھا کہ یہ شہر خواب مین دیکھا ہی یا بیداری مین کہا بیداری مین
مینے دیکھا ہی اور علامات اوس مقام کے مجکو سب یاد ہین کہ کوہ عدن سے فلان سمت مین اسقدر فاصلے پر ہی اور اوسکی
دوسری جہت مین فلانہ درخت ہی اور فلانی طرف فلانہ چاہ ہی اور یہ دیکھو جواہر و یاقوت جو وہان سے اوٹھا لایا ہون
میرے پاس موجود ہین خلیفہ موصوف یہ سنکر نہایت متعجب ہوے اور علماء عصر سے استفسار کیا کہ دنیا مین کوئی ایسا
شہر ہی کعب احبار وغیرہ علما نے جواب دیا کہ ہان ہی اور قرآن مین اوسکا ذکر ہی کہ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الآیۃ اور اللہ
تعالی نے اوسکو نظر سے پوشیدہ کر دیا ہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ایک آدمی میری امت کا اوس شہر مین
داخل ہوگا سرخ رنگ کوتاہ قد ابرو اور گردن پر خال رکھتا ہوگا اور اونٹ کی تلاش مین وہان پونہچیگا جب معاویہ
نے یہ سب اوصاف عبداللہ بن قلابہ مین مطابق پائے کہا واللہ وہ مرد یہی ہی چنانچہ یہ قصہ تفسیر عزیزی اور
کشاف اور بیضاوی اور مدارک مین بھی تفصیلاً اور اجمالاً مسطور ہی **بدخلقی نسبت وکلم** یہ کہ میران کو
دعوی تھا کہ مین تابع تام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہون اور جسقدر اتباع مجکو حاصل ہی کسیکو حاصل نہین ہی
اور اثبات اس دعوے مین یہان تک جد وکد تھی کہ زوائد اور غیر ضروری اور غیر اختیاری امور واسطے اظہار اتباع
اور متابعت کے ثابت کیے جاتے تھے اور جو چیزین کہ سنن موکدہ حضرت رسالت بلکہ آنحضرت پر واجبات
و فرائض سے تھین اوسکو مطلقاً ترک کر دیا تھا بیان اوسکا یہ ہی کہ میان ولی یوسف رسالہ تتمۃ المنصفی مین
لکھتے ہین کہ ایک وزیر ان کھڑے تھے ایک دندان باز و چار دندان پیشین کا اونکے دہان سے جدا ہوگیا اتباع
کے واسطے انتہی اور شواہد الولایت کے باب چہارم مین لکھا ہی کہ شیخ دانیال جونپوری نے بعد تولد میرانجی کے
انکے والد میان عبداللہ سے پوچھا کہ تمنے فرزند نو تولد کی کنیت کیا مقرر کی ہی اونھون نے کہا کہ ہمارے جد کا نام
سید قاسم تھا اسواسطے اوس لڑکیکو ہم ابوالقاسم بولتے ہین انتہی غرضکہ یہان تک مطابقت کی فکر ہی
کہ بے جنگ و جدال ایک دانت بھی گر پڑا اور مطابقت کنیت کے واسطے کوئی بیٹا قاسم نام نہ تھا تو دادے کے
نام پر ہم نے مسمی ابوالقاسم مقرر کر دیا اور جہاد ساتھ کفار کے کہ حضرت رسالت مآب پر فرض تھا اور سنت
قائمہ اور طریقہ دائمہ آنحضرت کا تھا اوسپر بعد دعوے مہدیت کے کہ وقت اتباع تام کا ہی کبھی عمل نکیا اور جو سنتین
آنحضرت کی کہ ضمن جہاد مین ہین مانند قرائن جنگ و تقسیم غنائم و اخذ جزیہ و فدیہ و فتح بلاد و نشر اسلام و ہدم بتخانہا
اور حکم کرنی بلاد مین عدل و انصاف بین العباد و اجراے حدود و احکام وغیرہ صدہا سنن ملکہ حضرت سید

کائنات کو ترک کر دیا اور کبھی اقامت ان سنن کا ارادہ نکیا پس باوجود اسقدر مخالفت کے تابع تمام کیونکر ہوئے اور سوا اسکے اور بہت سی سنتین ان لوگون مین متروک ہین چنانچہ وقت دعا کے ہاتھ اوٹھانا خصوصًا بعد فرض نمازون کے کہ سنت مستمرہ ہی کہ آنحضرت کے وقت سے آج تک تمام اہل اسلام اوسپر متفق ہین اس قوم مین مطلقًا ممنوع و متروک ہی حالانکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ وقت مقبولیت دعا کا بعد نمازون فرض کے ہی اور طریق مسنون دعا کا یہ ہی کہ دونون ہتیلیان پھیلانا اور آسمان کے سامنے کرنا اور دونون مونڈھون تک اونچا کرنا اور بعد فراغ دعا کے ہاتھونکو مونہہ پر پھیر لینا چنانچہ ابوداود مین ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظہورہا فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم یعنی سوال کرو اللہ تعالے سے باطن ہتیلیون سے اور نہ سوال کرو پشت ہتیلیون سے پس جب فارغ ہو پھیر لیو ہتیلیون کو اپنے چہرون پر اور ترمذی مین ہی کہ حضرت عمر فاروق فرماتے ہین کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یردہما حتی یمسح بہما وجہہ یعنی تھی عادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب اوٹھاتے تھے دونون ہاتھ اپنے دعا مین نہ اوتارتے تھے اونکو یہان تک کہ پھیر لیتے تھے اونکو اپنے چہرۂ شریف پر اور حصن حصین مین نقل کیا کہ آداب دعا سے ہی بسط الیدین ت مس یعنی کھولنا دونون ہاتھونکا روایت کیا اسکو ترمذی اور حاکم نے و رفعہما ع وان یکون رفعہما حذو المنکبین د ا مس یعنی اور اوٹھانا دونون ہاتھونکا طرف آسمان کے نقل کی یہ صحاح ستہ مین اور یہ کہ ہووے اوٹھانا دونون ہاتھونکا برابر مونڈھونکے روایت کی یہ ابوداود و احمد و حاکم نے اور ترمذی مین ہی کہ قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر و دبر الصلوات المکتوبات یعنی لوگون نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ کونسی دعا مستجاب تر ہی فرمایا درمیان پچھلی رات کے اور پیچھے فرض نمازونکے اور نسائی مین بھی روایت ہی کہ نمازون فرض کے بعد وقت اجابت دعا ہی غرضکہ دعا کیوقت ہاتھ اوٹھانا خصوصًا بعد فرض نمازون کے سنت حضرت رسالت کی ہی اور اس باب مین احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہین کہ اونکا حصر اس رسالے مین نہین ہوسکتا ہی بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ دعا مین ہاتھ اوٹھانا سنت انبیاے سابقین کی بھی ہی چنانچہ صحیح بخاری کے کتاب الانبیا مین ہی کہ جب حضرت ابراہیم اپنے فرزند اسمعیل کو مع اونکی والدہ کے بامر الٰہی مکے مین بیت اللہ کے پاس رکھکر چلے بعد چند قدم کے جب اونکی نظر سے غائب ہوے بیت اللہ کیطرف مونہہ کر کے دونون ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی رَبِّ اِنِّیٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ

دعامین ہاتھ اوٹھانا [illegible]

مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ الحدیث پس معلوم ہوا کہ ہاتھ اوٹھانا وقت دعا کے جیسا کہ سنت محمدی ہے سنت ابراہیم بھی ہی اور منشا غلط اس قوم کا شاید کہ حدیث مسلم ہی صلوۃ الاستسقا مین روایت انس رضی اللہ عنہ سے کہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ فی شیٔ من دعائہ الا فی الاستسقاء حتی یریٰ بیاض ابطیہ یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہین اوٹھاتے تھے ہاتھ اپنے کسی دعا مین مگر استسقا مین یہان تک کہ نظر پڑتی تھی سفیدی بغلون اونکے کی انتہی اور ظاہر ہی کہ اس حدیث مین مطلق ہاتھ اوٹھانیکی نفی نہین ہی بلکہ اس کیفیت سے کہ سفیدی بغلونکی نظر پڑے اسیواسطے امام نووی نے شرح اس حدیث مین فرمایا کہ ظاہر اس حدیث سے وہم ہوتا ہی کہ حضرت نے سوا استسقا کے ہاتھ نہین اوٹھائے ہین اور حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ ثابت ہوا ہی حضرت کا ہاتھ اوٹھانا دعا مین سوا استسقا کے بہت مقامون مین اور وہ مقامات حصر و شمار سے زیادہ ہین اور مینے اونمین سے قریب تیس حدیث کے جمع کی ہین صحیحین سے اور شرح مہذب کے آخر باب صفۃ الصلوۃ مین اونکو نقل کیا ہی مینے اور تاویل اس حدیث کی یہ ہی کہ رفع بلیغ کہ جس مین سفیدی بغلونکی نظر پڑے سوا استسقا کے نہوا یا یہ کہ انس نے نہ دیکھا اور دوسرون نے دیکھا کہ حضرت نے اور دعاؤن مین بھی دست مبارک بلند فرمائے اور دیکھنے والے مواضع کثیرہ مین کہ جماعات ہین ایک شخص پر کہ جو انس ہے اوس واقعہ مین مقدم سمجھے جاوینگے اور یہ تاویل ضروری ہی کیونکہ احادیث کثیرہ دوسرے مقامات غیر محصورہ کے باب مین وارد ہین تمام ہوا کلام امام نووی کا اور بھی بہت روایات ویسی روایت کے ہین کہ جسمین سات مواضع کا ذکر ہی اور صحیح بخاری کی کتاب الصلح مین ضمن مین حدیث طویل کے مذکور ہی کہ ایک روز حضرت بنی عمرو مین کچھ نزاع تھا اوسکے مصالحہ کے واسطے تشریف لیگئے تھے جب وہانسے مراجعت کی دیکھا کہ ابوبکر صدیق امامت نماز پر کھڑے ہین حضرت صفوف پھاڑ کر اونکے پیچھے صف اول مین کھڑے ہوگئے جب ابوبکر صدیق کو معلوم ہوا پیچھے ہٹنے لگے حضرت نے اشارہ کیا کہ بدستور امامت پر کھڑے رہو فرفع ابوبکر یدیہ فحمد اللہ ثم رجع القہقری یعنی پس اوٹھائے ابوبکر نے دونون ہاتھ اپنے پس حمد خدا کی بجالائے پھر پچھلے پاؤن پھرے اور بعد فراغت نماز کے جب حضرت نے پوچھا کہ مینے اشارہ کیا تھا تم کیون کھڑے نرہے کہا کہ نہین لائق ہی ابو قحافہ کے بیٹے کو کہ امامت کرے روبرو رسول اللہ کے اور خیر جاری شرح بخاری مین ہی کہ جب حضرت کو ابو عامر رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہونچی دونون دست مبارک دعا کے واسطے اوٹھائے اور صحیح بخاری مین باب التکبیر عند الحرب مین ہی کہ جب صبح کیوقت لشکر محمدی خیبر پر پہونچا اوسوقت اہل خیبر اپنی کستی پھاوڑے لیکر نکلے تھے کہ ناگاہ نگاہ لشکر اسلام پر پڑی گھبرا کر قلعے مین بھاگے کہ محمد مع لشکر آن پہونچے پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے

دونوں دست مبارک اوٹھائے اور کہا کہ اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح
المنذرین یعنی اللہ اکبر خراب ہوئی خیبر ہم جس وقت اوترے میدان کسی قوم مین بری ہوئی صبح کفار کی غرضکہ
اسقدر روایات ہاتھ اوٹھانے مین وقت دعا کے وارد ہین کہ شمار سے باہر ہین پس ثابت ہوا کہ ہاتھ اوٹھانا وقت دعا کے
سنت مستمرہ ہی کہ انبیا سابقین سے آنحضرت تک جاری تھی پس آدمی جب دعا کرے ہاتھ اوٹھانا مسنون ہی اور
چونکہ دعا بعد نمازوں فرض کے مستجاب ہی جیسا کہ ترمذی اور نسائی کی حدیث سے ثابت ہوا پس بعد نماز پنجگانہ
کے بھی دعا مانگنا اور ہاتھ اوٹھانا مسنون ہوا اور عمل مہدویہ کا خطا ٹھہرا اور ایک سنت انبیا یہ بھی ہی کہ بکریان چرانا
چنانچہ صحیح بخاری مین کتاب الانبیا مین ہی کہ صحابہ کرام نے حضرت سے پوچھا کہ اکنت ترعی الغنم قال وھل من
نبی الا وقد رعاھا یعنے کہا آپ بھی بکریان چرائی ہین فرمایا کہ جو پیغمبر ہوا وسنے بکریان چرائی ہین انتہی اب دیکھیے
کہ شیخ جونپوری باوجود دعوی اتباع تام کے اسپر عمل نکرکے اس شغل کو کفر بولتے ہین چنانچہ عقیدہ چہاردہم اور بدخلقی
دہم مین مذکور ہو چکا کہ حیوانات و زراعت وغیرہا کو کفر جانتے تھے شیخ جونپوری کے اخلاق اسقدر حضرت رسالت سے
مخالف ہین کہ اونکو سوا کراماً کاتبین کے کوئی حصر کتابت مین نہین لاسکتا ہی یہان بقدر نمونے کے اسی پیر
الکیسیر کفایت کی گئی کہ مشتے نمونہ از خروارے باشد و اندکے دلیل بسیارے ورنہ تمام کتاب حقیقت مین انھین
اخلاق مخالفہ کے بیان مین ہی اب تھوڑی سی خوبیان انکے خلفا و توابع کی بیان کرکے بحث تمام کیا جاتا ہے

تتمہ خلفا و توابع شیخ کے بعضے احکام و دعاوی خوارق خلاف نقل و عقل کے بیان مین منہا

انصافنامے کے باب ہشتم مین لکھا ہی کہ میان علی دھوکیہ شہر ناگور مین بیچ ذکر میان نعمت کے انتقال کیا اور بچا سر
فیروزے ترکہ چھوڑا میان نعمت نے سویہ کرکے تمام اہل دائرہ کو تقسیم کردیا اور پسر و دختر متوفی مذکور کے دھولکہ مین موجود
تھے انکو کچھ نہ بھیجا اور قصبہ برنی مین میان فقیہ محمد رجیو کے ہاتھ مارا گیا میان نظام نے اوسکے اقربا کو خبر کرکے
ترکا وسکا سپرد کردیا خوندمیر نے سنکر کہا کہ نیک کیا یہ حق فقرا و مہاجرین کا تھا اگر اقربا اوسکے ہجرت جہاد کرین
تم مین سے ہونگے انکے ساتھ حق صلہ رحم کا بجالانا چاہیے انتہی یہ بنا الفاسد علی الفاسد ہی کہ اول ایک شریعت تازہ
یہ تراشی گئی کہ ہجرت کرنا یعنے اپنا گھر اور وطن چھوڑنا فرض ہی حالانکہ فرض یہ ہی کہ دار الملک کفار سے ہجرت کرکے دار الملک
اسلام مین جانا اور اسیواسطے جب تک مکہ فتح نہوا تھا صحابہ مکے سے ہجرت کرکے مدینے کو آتے تھے جب مکہ معظمہ
فتح ہوکر دار الاسلام ہوگیا حکم ہوا کہ لاھجرۃ بعد الفتح یعنی نہین ہی ہجرت بعد فتح کے یعنی اب مکے سے
ہجرت کرنا کچھ ضرور نہین ہی بخلاف مہدویوں کے کہ جس حکومت سے ہجرت کرتے ہین پھر اوسی حکومت مین دوسری جا

بستی مین رہتے ہین چنانچہ خود مہدی جونپور اپنے وطن سے کہ دار الحکومت بادشاہان اہل سنت کا تھا ہجرت کرکے پھر اونھین کی حکومت مین گجرات و سندہ وغیرہ مین رہتے پھرتے تھے اور خلفا انکے گجرات مین اپنی اپنی بستیون سے نکلکر اوسی مالک حکومت مین دوسری بستیونمین منوطن ہوئے تھے پس ہجرت کہ شریعت محمدیہ مین مقرر ہی وہ مقصود نہ تھی بلکہ ایک اختراع تازہ یا کہ اتباع رہبان اہل کتاب کا تھا کہ اوسمین فقط وطن و خانہ قدیمی کا چھوڑنا اور ایک دوسرا خانہ دوسرے مقام مین بنانا مرکوز ہوتا تھا اول یہ ہجرت دین اسلامی مین فرض نہین ہی بلکہ ممنوع ہی کہ لا رھبانیۃ فی الاسلام پھر اس ہجرت فاسدہ پر یہ حکم مقرر کرنا کہ ترکہ مہاجر کا اوسکے اقربا کو نہ پہونچے دوسرے مہاجرین اگرچہ اغیار و اجانب ہون بالسویہ بانٹ لیوین یہ حکم شروع اسلام مین تھا کہ بسبب موالات دینی و ہجرت کے ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے نہ بسبب قرابت کے صورت اسکی یہ تھی کہ جب صحابۂ کرام ہجرت کرکے مدینے مین انصار کے پاس اوترے حضرت نے دو دو آدمیونمین مواخات اور برادری کرا دی تھی اور جب اونمین سے ایک شخص مرتا تھا دوسرا وارث ہوتا تھا اور اوسکے اہل قرابت کو کچھ نہین ملتا تھا بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا اور ناسخ اوسکی یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ الاٰیہ یعنی اہل قرابت بعض اونکے اولی ہین ساتھ بعض کی کتاب اللہ اور حکم خدا مین مومنون اور مہاجرون سے یعنی اقربا کا آپسمین وارث ہونا کتاب اللہ کی رو سے بہتر ہی اس کہ مومنین و مہاجرین بسبب برادری ایمانی اور ہجرت کے وارث ہووین اوس وقت سے آج تک حکم منسوخ ہی اب یہ لوگ نعمت خوندمیر چاہتے ہین کہ اس ناسخ کو موقوف کرکے پھر اوسی منسوخ پر عمل کرین یہ سراسر مخالفت قرآن و حکم خدا کے اجاء دان کی ہی اور یہ حکم انکا جیسا کہ اس آیت کے مخالف ہی ویسی آیت میراث کے مخالف ہی کہ اللہ تعالی نے ہر ہر کا حق مقرر کر دیا اور اونکا حق اونکو حوالہ کرنیکی تاکید فرمائی کہ یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ الاٰیہ اور انھون نے اہل حق کی حق تلفی کی اور مال غیر مین تصرف کیا پس جو آیات و احادیث کہ مال غیر کے تصرف کی مذمت مین واقع ہین او سب کی مخالفت کیا اور کسی پر عمل نکیا اور ظلم صریح واقع ہوا اور جو جو آیات کہ باب ظلم مین واقع ہین وہ سب ان پر صادق آئین کیونکہ حق الناس مین تصرف کرنا ظلم صریح اور گناہ قبیح ہی اور غیرت یہ ہی کہ ان لوگونکو دیکھو یہ تھا کہ بجز قوت ایک روز کے کچھ اندوختہ نہین رکھتے ہین حالانکہ بعد مہدی کے پچاس پچاس فیروزے و غیرہ ترکہ انکے پاس نکلتے تھے **ایضاً** ایک روز عالم میان مصنف رسائل جدیدہ روایت کرتے تھے کہ جب شیخ علائی کا رسالہ رد مذہب مہدویہ مین مکہ معظمہ سے گجرات مین پونہچا میان خوندمیر خلیفہ مہدی نے اپنے مرید عبد الملک سجاوندی کو

اوسکے جواب لکھنے کا حکم کیا اونھون نے عرض کیا کہ بندہ جب سے آپ کا مرید ہوکر کسب و شغل درویشی مین پڑا ہے تمام علوم
فراموش ہوگئے ہین میان نے فرمایا کہ تم لکھنا شروع کرو جس علم کی جواب لکھنا منظور ہوگی اوس علم کے امام کی
روح حاضر ہوکر بتلایا کرے گی چنانچہ کتاب سراج الابصار اسیطرح پر تمام لکھی گئی انتہی بندہ کہتا ہے کہ یہ دعوی
میان لاور کا سراسر غلط ہے اسواسطے کہ اوس کتاب مین علم کلام و حدیث و اصول و مناظرہ وغیرہا علوم کے اغلاط موجود
ہین چنانچہ اس رسالے مین مواضع متفرقہ بعضے اغلاط اوسکے منقول ہین اگر تمام ایمہ علوم کی ارواح کمک
حاضر ہوئی ہوتین یہ اغلاط کاہے کو واقع ہوتین علاوہ یہ اگر تمام ایمہ علوم کی ارواح حاضر تھین اخفش کی
روح کو کیا سرخاب کا پر لگا تھا کہ حاضر نہوئی کیونکہ اوس کتاب مین سجاوندی نے بعض مقامات مین ترکیب نحویہ
کے سمجھنے مین بھی خطا پائی ہے چنانچہ بطور نمونہ ایک مقام اوسکا نقل کیا جاتا ہے عبارت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے
رسالے کی رد مہدویہ مین یہ ہے فان قیل حدیث من کذب بالمھدی فقد کفر صریح فی ان انکارہ کفر فالجواب
علی التنزل من ان الحدیث احاد ضعیف علی تقدیر صحتہ فلا یفید الا الظن فلا یجزم بکفر جاحدہ
بھذا الحدیث ان الحدیث انما یدل علی وجوب اعتقاد مھدیۃ مّا لا المھدی المعین انتہی اس عبارت پر سجاوندی
صاحب فہم و کشف خرق اعتراض کرتے ہین باین عبارت قلت الاولی ان نقول لان الحدیث باللام الجارۃ
لیکون علۃ لقولہ فلا یجزم بکفر جاحدہ او مع ان الحدیث انتہی اہل دانش پر ظاہر ہے کہ باوجودیکہ عبارت شیخ رحمۃ اللہ
علیہ کی نہایت واضح ہے اور اوسمین کسیطرحکا اغلاق نہین مہدویون کے علما باستاد سجاوندی صاحب سمجھ سکے
اور اوسکی ترکیب نحوی مین خطا فاحش کی پس کجا ارواح ایمہ علوم اگر کوئی بچہ کافیہ خوان بھی حاضر ہوتا
سمجھا سکتا تھا کہ فالجواب مبتدا ہے اور ان الحدیث اوسکی خبر ہے فلا یجزم کی علت نہین ہے اور من ان الحدیث
متعلق ہے تنزل مصدر سے وہ مبتدا مذکور کی خبر نہین واقع ہوا ہے ورنہ متنزل منہ کون ہے اور حرف من اوسپر
کیون ہے **ایضاً** سید محمود بن خوندمیر نے کہ شیخ جونپوری کے نواسے اور مہدویون کے خاتم مرشد اور حسینی ولایت ہین
انصافنامے کے باب ہفدہم مین لکھا ہے کہ انھون نے معاملے مین دیکھا کہ قیامت برپا ہوئی اور حق تعالی نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ حساب خلق کا کرو اونھون نے میران کو فرمایا میران نے خوندمیر کو فرمایا پس خوندمیر حساب تمام عالم
کا کرتے ہین انتہی یہ کشف بھی نہایت غلط ہے اسواسطے کہ اگر بادشاہ کسی امیر خاص کو فرماوے کہ تم یہ کام دیکھو اور
وہ بذات خود اوسپر التفات نکرے کسی دوسرے پر ڈالدے اور وہ دوسرا کسی تیسرے پر ڈالدے یہ امر مشعر کمال تہاون
اور بے پروائی کا ہوکر موجب عتاب سلطانی ہوگا چہ جائکہ شہنشاہ عالم صاحب کن فیکون کہ ملائکہ کروبین

ایضاً ... مہدی کے لفظ سے ... دعوی ... غلط ... تمام عالم کا حساب ...

اور انبیاء مرسلین جسکی عدول حکمی سے تھراتے ہین اور اوسکے امر موکد وغیر موکد کی بجا آوری کو موجب فخر
ونجات جانتے ہین اتنا بڑا کام آپ کرنیکے قابل یعنے حاسبہ تمام عالم ایسے بڑے فرمان بردار خاص رسول اختصاص
کو فرماکر شریعت بخشے اور وہ اسکو میزان پر پھینکین اور بیہ اِنْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ پر عمل کرین نہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ نہ
مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ پر بلکہ اپنی توجہ کے قابل نہ سمجھکر اپنے یہان کے ایکنیچے پڑا لدوین استغفر اللہ
العظیم علاوہ یہ کہ نصوص صریحہ مانند اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ویُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ کے شاہد ہین
کہ حساب مخلوقات کام خالق کائنات کا ہی اور انکو کشف ہوا کہ نہین کام میراب ساکن گجرات کا ہی اور احادیث
شفاعت دال ہین اسبات پر کہ تمام انبیا و مرسلین اوس روز ہیبت الٰہی سے تھراتے ہونگے کہ سوائے نفسی نفسی کے
اسقدر بھی جرات نکر سکینگے کہ کسی کی شفاعت مین زبان ہلا کر اوسکا حساب رجوع کرادیوین و حضرت خاتم
الرسالت مقام محمود مین اسی درخواست کے واسطے کہ خداوند احساب خلق کا لیکر انکو حالت انتظار سے نجات دے
سربسجدہ پڑے ہونگے تب اونکی نہایت تضرع وزاری کے بعد خداوند دادار آپ متوجہ حساب خلائق ہوگا اور ان
احادیث مین کہین مہدیکا نام ونشان بھی نہین ہی چہ جائیکہ شیخ جونپوری کہ جنکی مہدویت کو بھی ثبوت نہین
ہی کام خدا کا اپنے خادم وداماد سے کرادین کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاہِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا
ایضًا اوسی باب مین لکھا ہی کہ اونھین میان محمود نے دوسری بار معاملہ دیکھا کہ مینے اس عالم سے عروج کیا اور
عرش وکرسی سے گذر گیا وہان کیا دیکھتا ہون کہ حق تعالی کے سامنے بعضے اصحاب مہدیکے اپنے سرکے بال کھولکر
ناچ رہے ہین ودستکین بجارہے ہین اوس جا جو کچھ حضرت رسول خدا کو دکھلائی تھی مجکو بھی دکھلائی کقولہ تعالے
وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی الی وَمَا طَغٰی انتہی رسول خدا کو یہ ناچ اور دستکین کہان کھلائی گئی تھی جو
تمکو دکھلائی گئی اتنا بھی خیال نہین کرتے کہ جب کوئی عالم پرہیزگار کسی مجلس مین وارد ہوتا ہی اوسکے ادب سے بیہان
وغیرہ کا ناچ موقوف کروادیتے ہین چہ جائیکہ حضرت رب العزت کے سامنے اسقدر بوڑھے بڑے ریش دار ڈاڑھیان ہلاتے
بال بکھیرے ہوئے دھما چوکڑی مچاوین اور تالیان بجاوین استغفر اللہ العظیم کبھی اور بھی اس عرش پر جلسہ ناچ کا ہوا
تھا یا فقط تمھارے مہدیکے عہد مین اس بدعت تازہ کا ایجاد ہوا اور اس رقص سے کیا غرض تھی خدا کو یہ تماشا بنانا
منظور تھا یا اپنا کمال جتانا مقصود تھا اللہ تعالی کی شان لہو اور عبث سے منزہ ہی لَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لَھْوًا
لَّاتَّخَذْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا اِنْ کُنَّا فٰعِلِیْنَ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ فَاِذَا ھُوَ زَاھِقٌ
وَلَکُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا الاٰیۃ اور اگر اپنا کچھ کمال بتلانا منظور تھا

موافق شرع اطہر کے جانتے ہو تو بیان کرو کہ کس جانشارع نے زیارت قبور کا یہ ڈھنگ ٹھہرایا ہی بلکہ اسکے خلاف آیا ہی جیسا
سنن ابن ماجہ مین آخر مین ایک حدیث طویل نقل کی ہی کہ فرای رجلا یمشی بین المقابر فی نعلیہ فقال
یا صاحب السبتیتین القھما یعنی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ جوتیان پہنے ہوے
مقابر مسلمین مین پھرتا تھا پس فرمایا کہ ای جوتیون والے پھینک ان جوتیونکو اور عبد اللہ بن عثمان نے کہا کہ یہ حدیث
جید ہی اور یہ حدیث سنن ابی داؤد مین بھی مذکور ہی اور ابن ماجہ مین ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان
اَمْشِيَ عَلی جمرۃ او سیف واخصف نعلي برجلي احبّ الي من ان امشي علی قبر مسلم وما ابالي اوسط
القبر قضیت حاجتي او وسط السوق حاصل یہ کہ فرمایا حضرت رسالت نے کہ چلنا میرا آگ پر یا تلوار کی دھار پر یا
سی لینا جوتیکو پاؤن سے اچھا ہی میرے نزدیک اس بات سے کہ چلون مین قبر پر کسی مسلمان کے اور بیچ قبر کے یا بیچ بازار کے قضائے
حاجت بشری کرنا میرے نزدیک دونون برابر ہین انتہی ملاحظہ کیا چاہیے کہ اس حدیث مین حضرت نے ان کامونکو
اپنی طرف نسبت فرمایا کہ اگر مین کرون تو بھی بد ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ افعال ایسا بد ہین نہ یہ کہ اگر کوئی بزرگ
کرے تو مردہ بخشا جاوے اور عوام کرین تو گنہگار ہووین بالجملہ قصداً جوتیون سے مسلمانون کی قبرون کو روندنا
ثابت نہین ہوتا بلکہ عقل سلیم بھی متحیر ہوتی ہی اسواسطے کہ واسطے مغفرت مقبور کے روند کر جوتیون کی خاک
اوڑا کر آپ گنہگار ہونا کیا ضرور تھا کیا بطور مسنون پاس قبر کے کھڑے ہو کر سلام و دعاے آمرزش کافی نہ تھی باقی
رہی ایک اور بات کہ فائدہ جلیلہ ہی وہ یہ کہ مہدویونکی تقریر سے معلوم ہوا کہ سید گیسو دراز نے دعوی مہدویت کا
کیا تھا اوسکے کفارے کے واسطے یہ پامالی کی گئی اب تمسے پوچھا جاتا ہی کہ تمھارے نزدیک دعوی البتہ غلط تھا
اور خواجہ گیسو دراز تمھارے مہدی کے حسب الاقرار بھی مرشد زمانہ اور کملین عصر سے تھے پس معلوم ہوا کہ
کاملین بھی باوجود جلالت منزلت کے خطا سے معصوم نہین ہین بلکہ کبھی دھوکا کھا کر دعوی مہدویت کا کر بیٹھتے
ہین اور تا دم مرگ اوسی دھوکے مین رہتے ہین اور تائب نہین ہوتے بلکہ عالم برزخ مین اسکے تدارک کی فکر کرتے ہین
ورنہ معلوم ہی کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ اگر تائب ہوے ہوتے کیا حاجت تھی اس تگ و دو کی
پس یسیبی اگر سید محمد جونپوری بھی بالفرض اگر ولی ہون اور ایسا دھوکا پائے ہون اور اب اوس عالم مین منفعل
ہوتے ہون کیا عجب ہی اب جو صاحب سراج الابصار اور تمام مصنفین انکے سلف سے خلف تک دھوم مچائے
ہین کہ جب ایک شخص مین مقامات ولایت اور خصال و اخلاق پیغمبرون کے مانند ثابت ہوے محال ہی کہ اوسکو
خطا واقع ہووے اور ازالہ اوسکی خطا کا نکیا جاوے مثل پرکاہ کے اوڑ گیا الحمد للہ علی ذلک دم شواہد الولایت کے

بیسوین باب مین لکھاہی کہ انکے مہدی نے ایک روز مقام فراہ مین اپنی پیٹھ کیطرف پھر کر کہا تم بھی برے نہین ہو
تم بھی برے نہین ہو تم بھی برے نہین ہو تم بھی اس جماعت مین داخل ہو یارون نے پوچھا کہ میران جی یہ بات
کس سے کی تمنے بولے ارواح سات سلطان یعنی بایزید بسطامی ابراہیم ادہم شیخ شبلی حضرت غوث عبد القادر جیلانی
سلطان سنجر ماضی عبد الخالق غجدوانی ابو سعید ابو الخیر کی حاضر ہوکر آرزو کرتی تھین کہ کاش ہم بھی تیرے وقت مین
ہوکر تیرے فیض ولایت سے بہرہ یاب ہوتی ہم لیے مینے جواب دیا کہ تم بھی برے نہین ہو میرے گروہ مین داخل ہو
سوم شواہد الولایت کے تیسوین باب مین لکھاہی کہ مہدی سے معجزہ چھبیسوان یہ ہوا کہ جب جہاز پر سوار بیت اللہ
کو جارہے تھے انکے ایک مہاجر کے دل مین گذرا کہ رستے مین بیرنجی سے فلانے ولی کی زیارت چھوٹ
گئی اگر کرلی ہوتی تو اچھا تھا مہدی نے اس خطرے پر مطلع ہوکر تند نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ دیکھ پس
کیا دیکھتا ہی کہ تمام اولیاء اللہ کہ ہندوستان مین فوت ہین سیاہ جہاز کی کندھون پر اُٹھائے ہوے کھینچتے چلے جاتے
ہین مہاجر نکور دیکھکر شرمندہ ہوا اور مہدی نے کہا کہ پھر ایسی گستاخی نکرنا چہارم پنجفضائل مین لکھاہی کہ شاہ دلاور
خلیفہ مہدی کی عورت خوندبوا پوتی حضرت شاہ عالم بن قطب عالم بن محبوب عالم کی ایک روز شاہ دلاور سے پوچھی
کہ تمہارا خادم یوسف کہان گیا کہ آج پانی نلایا کہا بی بی نام میان یوسف کا لے ادبی سے کیون لیا عورت نے
کہا کیا ہمسے عالی مقام ہی کہا ہان کہا ہمارے باپ سے بھی کہا ہان کہا شاہ عالم سے کہا ہان کہا قطب عالم سے کہا
ہان کہا محبوب عالم سے بھی بڑھکر ہی کہا ہان اگر چاہو تو دیکھ لیو پس دو انگلیان اپنی بی بی کی آنکھ پر رکھنے کے
ساتھ اون پر منکشف ہوا کہ حضرت رسالت پناہ اور مہدی ایک تخت پر بیٹھے ہین اور یوسف انکے پاس کھڑا
ہی اور حضرت شاہ عالم اور قطب عالم اور محبوب عالم جس جا یوسف نے جوتیان اوتاری ہین کھڑے ہین پنجم
پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایک روز ایک ندی کو ہلا یعنی پورا یا او سمین بیلین گاڑیون کی لوگون کے کھیتون سے بہکر
جارہی تھین ایک مہدوی بطمع گاڑیون کے اوسمین کودا اور بہاو مین اوجھکر ڈوب گیا اور عبد الفتح مہدوی نے
کہا کہ مردار مرا ہی کھینچکر پھینکدیو اور میان ولی مہدوی نے دفن کرادیا جب محاکمہ اسکا شاہ دلاور پاس گیا کہا کہ خدا اسکے
اوس دیکو مقام بایزید بسطامی کا دیتا ہی وہ قبول نہین کرتا ہی کہ یہ مقام میرے کب لائق ہی مین تو مہدی کے گروہ
ہون عبد الفتح نے سنکر کہا کہ یہ بھی بقال کی دکان ہوئی کہ میان دلاور جب راضی ہوتے ہین کسیکو مقام انبیا کے
بخشتے ہین اور کسیکو مقام اولیا کے بخشتے ہین کہا ہان ہان خزانے ولایت محمدی کے مہدی نے حوالے ہمارے کردیے
ہین جو کچھ مجھے اچھا معلوم ہوتا ہی سو کرتا ہون فقط حیرت کا مقام ہی کہ جس قوم کے پاس دائرہ یعنی تکیہ سے باہر

جانا حرام ہووے بلکہ اطراف دائرے کے آگ سمجھکر اندر اوسکے ہدیت وپا بیٹھے رہنا اور تینون قسم کا سوال
یعنے حالاً اور قولاً اور فعلاً حرام ہووے اور اگر عمل ان احکام پر نکرے گروہ مہدی مین قابل شمار و قطار کے نرہے اور
اوسکے فلاح و نجات کی امید نہووے جیسا کہ رسالہ سید میران جی بن سید سلام اللہ مین مسطور ہی باوجود اس
سب باتون کے اگر ایک شخص ان ملکون برائی بیل اور پھل بہتے ہوئے دیکھکر غایت حرص و نا عاقبت اندیشی سے
ندی مین کود پڑے اور اپنی جان کو بہائے مال پر فدا کرکے ڈوب مرے اوسکو مقام بایزید بسطامی کا کہ سلطان العارفین
ہین اور کاملین امت انکے حق مین فرماتے ہین کہ ابو یزید فینا کجبرئیل بین الملائکۃ ملے اور وہ اپنی
حسن خدمت کے لائق نہ سمجھکر خداوند عالم کی حضور مین پھیر پھیا شروع کرے اور جانے کہ میری قدر دانی ہر کار
مین برابر نہین ہوئی جانتا تھا کہ خدائے عالم نے اسکے مرتبے کو برابر نہ پہچانا یا باوجود پہچاننے کے جزا نہ دی
کیا قرآن شریف کی اس آیت پر اعتقاد نہ تھا کہ فرمایا ہی اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی
یعنی مین تم مین سے کسی محنت کرنے والیکی محنت کو ضائع نکرونگا مرد ہو یا عورت اور فرمایا ہی کہ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ
فَلَہٗ خَیْرٌ مِّنْہَا یعنے جو شخص کہ نیکی لاویگا اوسکو اوس سے بہتر اور بڑھکر بدلا ملیگا ششم شواہد الولایت کے چوبیسوین
باب مین لکھا ہی کہ ایک روز انکے مہدیکے روبرو مذکور ہوا کہ سلطان عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ قدمی
ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ جواب دیا کہ ہان سید عبد القادر اپنے وقت مین صاحب زبان ہوے ہین چنانچہ
شیخ صنعانی کہ قدم انکا قبول نکیا خوک بانی کے اور آخر کو قدم خوکونکا اپنے شانے پر لیا بعد اوسکے بولے کہ سید
عبد القادر گیلانی نے کہ موجب اپنا اولیاء اللہ کے شانے پر رکھا بہتر یون تھا کہ فرماتے قدم اولیاء اللہ میرے
شانے پر ہین انتہی جواب انصاف کا مقام ہی کہ انھون نے جو پہلے دعوی ولایت کا کیا پھر مہدویت کا پھر برابری کا
ساتھ سولون اولوالعزم اور حضرت خاتم الرسل کے پھر اس منصب مساوات کو اپنے یارون اور مریدون کے
واسطے تجویز کرکے اپنے واسطے عہدۂ خدائی کی ہوس کی چنانچہ انشاء اللہ تعالی آیندہ معلوم ہوگا یہ سب بیجا
اور نہ بجا معلوم ہوا اور ایک بات بھی ہمکین ہے یہ امر انکے معتقد قابل انکار نہ سمجھے اور حضرت سید عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ نے اگر موافق حکم خدا کے جاودانی کے اتنا دعوی کیا کہ میرا قدم میرے زمانے کے تمام اولیا کی گردن پر ہی
سو اونکو ناپسند معلوم ہوا اسمین کونسی بات مخالف قواعد شرعیہ یا منافی قوانین عقلیہ کے تھی اور نہایت
صحیح روایتون سے کہ موافق شرائط محدثین کے ہین ثابت ہوا کہ جناب معروف نے یہ کلام بحکم حق سبحانہ فرمایا اور
اسکے اعلان کے مامور تھے بلکہ آپ کے پیدا ہونے سے پہلے ہر کار بڑے کاملین نے خبر دی تھی کہ آپ ایسا فرمائینگے چنانچہ بھولا سا

اوس ملک پر ... بایزید ... [illegible]

اعتراض شیخ حموی کا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی پر کہ قدمی ... گردن ... اولیا ... [illegible]

اوسمین سے بطور نمونے کے لکھا جاتا ہی کہ عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمۃ یہ جو باتین لکھی جاتی ہین یہ سب
بواسطہ روایات صحیحہ و اسانید معتبرہ کے موافق شرائط محدثین کے بہجۃ الاسرار مین مروی ہین لیکن یہان واسطے
اختصار کے انکے اسانید حذف کرکے متون روایات پر اکتفا کی جاتی ہی **بیان پیش گوئی اولیا کا اس**
مقدمے مین شیخ ابو احمد عبد اللہ بن علی بن موسی الجونی نے سن چار سے چونسٹھ ۴۶۴ مین بطور پیش گوئی کے کہا کہ قریب ہی
کہ زمین عجم مین ایک شخص پیدا ہووے کہ اوسکے واسطے ظہور عظیم ہوگا ساتھ کرامات کے اور قبول تام ہوگا نزدیک
تمام اولیا کے کہے گا کہ قدمي هذه علی رقبة کل ولي الله اور اولیا اوسوقت کے اوسکے قدم کے نیچے داخل
ہونگے اور اپنے زمانیکو شرف بخشے گا اور جو اوسکو دیکھیگا فائدہ مند ہوگا ایضاً اور شیخ ابو محمد شنبکی بطائحی نے
خبر دی کہ قریب ہی کہ ظاہر ہوگا ملک عراق میں ایک مرد عجم کا بڑے مرتبے والا خدا کے اور خلق کے پاس نام اوسکا
عبد القادر سکونت اوسکی بغداد مین کہیگا قدمي هذه علی رقبة کل ولي الله ایضاً اور شیخ تاج العارفین
ابو الوفا کے پاس حضرت شیخ عبد القادر وقت جوانی کے جب آتے تو وہ بکمال تعظیم پیش آتے انکے لوگون نے جب
اسکا سبب پوچھا تو جواب دیا کہ اس جوان کو ایک وقت آنے والا ہی کہ خاص و عام اوسکی طرف محتاج ہونگے
اور گویا کہ مین دیکھ رہا ہون کہ بغداد مین برملا بطور حقانیت کے بولیگا کہ قدمي هذه علی رقبة
کل ولي الله اور اوس زمانے کے اولیا گردنین رکھ دینگے کیونکہ اونکا قطب ہوگا پس تم مین سے جو شخص یہ
وقت پاوے اوسکی خدمت کا ملازم ہووے ایضاً اور شیخ عقیل منجی سے ایکدن لوگون نے پوچھا کہ اس
زمانہ مین قطب الاقطاب کون ہی بولے کہ مین ہین ور مخفی ہین کہ اونکو سوا اولیاء اللہ کے کوئی نہین پہچانتا
ہی اور عراق کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ قریب ہی کہ یہان ظاہر ہوگا ایک جوان شریف عجمی کہ وعظ کریگا بغداد مین
اور خاص و عام اوسکی کرامت کو پہچانینگے اور وہ اپنے وقت کا قطب الاقطاب ہوگا کہ کہیگا قدمي هذه
علی رقبة کل ولي الله اور اولیا اپنی گردنین رکھ دینگے اور اگر مین ہوتا تو اپنا سر رکھ دیتا ایضاً اور شیخ علی
ابن وہب کے پاس ایکروز ایک جماعت فقرا کی آئی اونسے پوچھا کہان سے آئی بولے عجم سے پوچھا کس بستی سے بولے
جیلان سے کہا اللہ تعالی نے روشن کر دیا وجود کو سبب ایک مرد کے کہ ظاہر ہوگا تم مین سے مقرب اللہ تعالی کا
نام اوسکا عبد القادر جائے ظہور اوسکی عراق ہی کہیگا بغداد مین قدمي هذه علی رقبة کل ولي الله اور
سب اولیا اوس زمانے کے اوسکی فضل و بزرگی کے مقر ہونگے ایضاً اور شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی
نے کہا کہ مین سنہ ۵۲۳ پانسو تئیس مین بغداد مین خدمت مین شیخ حماد دباس کی تھا اور شیخ عبد القادر اون دنون

اونکی صحبت مین تھے ایک روز آکر اونکے سامنے مؤدب بیٹھے جب اوٹھکر گئے تو شیخ حماد دباس نے فرمایا کہ اس عجمی کا
قدم ہے کہ اپنے وقت مین اوسوقت کے اولیا کی گردن پر ہوگا اور مامور ہوگا کہ کہے قدمي هذه على رقبة
كل ولي الله اور رکھدیجاویگی اوسکے واسطے اوس عصر کے اولیا کی گردنین ایضاً اور ابو سعید عبد اللہ نے دمشق مین
سنہ ۵۴۰ھ مین روایت کی کہ مین ہنگام جوانی مین بغداد کو گیا اور برفاقت ابن السقا کے مدرسۂ نظامیہ مین طلب علم مین
مشغول ہوا لیکن ہم عبادت بھی کرتے تھے اور اولیاء اللہ کی ملاقات کے واسطے بھی جایا کرتے تھے اور اوس زمانے
مین بغداد مین ایک شخص تھا کہ اوسکو لوگ کہتے تھے کہ یہ غوث ہین اور کہتے تھے کہ یہ جب چاہتے ہین ظاہر ہوجاتے ہین
اور جب چاہتے ہین نظر سے غائب ہوجاتے ہین صاحب بہجۃ الاسرار نے کہا کہ کہتے ہین کہ نام اونکا ابو یعقوب
یوسف بن ایوب الہمدانی تھا حاصل کلام مین اور ابن السقا اور شیخ عبد القادر کہ اون دنون جوان تھے اونکی
ملاقات کو گئے ابن السقا نے راہ مین کہا کہ مین ایسا ایک مسئلہ پوچھونگا کہ اوسکا جواب نہ آویگا اور مینے کہا کہ مین ایک مسئلہ
پوچھکر دیکھونگا کہ کیا جواب دیتے ہین اور شیخ عبد القادر نے کہا کہ معاذ اللہ کہ مین کچھ پوچھون مین سامنے بیٹھکر
منتظر اونکی برکات کا رہونگا القصہ جب ہم اونکے مکان مین پہونچے وہان وہ ہمکو نظر نہ آئے اور بعد ایک
ساعت کے دیکھتے ہین کہ وہ بیٹھے ہین پس غضب کی نگاہ سے ابن السقا کو دیکھکر کہا کہ خرابی تیری آئی ابن السقا
تو مجسے ایک مسئلہ پوچھتا ہے کہ مجکو اوسکا جواب نہ آوے مسئلہ یہ ہے اور جواب یہ ہے مین دیکھتا ہون کہ کفر کی آگ تجمین
بھڑک رہی ہے پھر میری طرف دیکھکر کہا کہ تو مسئلہ پوچھکر دیکھتا ہے کہ مین کیا جواب دیتا ہون مسئلہ یہ ہے اور جواب
یہ ہے اور بے ادبی نے تیرے کانون کی لو کیون تک تجپر دنیا گرے گی پھر نگاہ کی طرف شیخ عبد القادر
کے اور نزدیک بٹھا کر اکرام کیا اور کہا ای عبد القادر بسبب اس ادب کے تو نے خدا و رسول کو راضی کیا گویا کہ مین
دیکھتا ہون کہ تم بغداد مین کرسی پر بیٹھکر وعظ کرتے ہو اور کہتے ہو کہ قدمي هذه على رقبة كل ولي الله
اور گویا کہ مین دیکھتا ہون کہ تمھارے وقت کے اولیا نے تمھارے اجلال کیواسطے اپنی گردنین جھکادی ہین پس اوسی وقت
غائب ہوگئے اور بعد اسکے ہمنے اونکو نہ دیکھا اور شیخ عبد القادر کا حال تو ویسا ہی ہوا جیسا کہ کہا تھا اور ابن
السقا تمام علوم مین فائق ہوکر خلیفہ کا مقرب ہوا اور بعد اوسکے خلیفہ کیطرف سے ایلچی بنکر روم کو بادشاہ نصاریٰ
کے پاس گیا اور وہان بادشاہ نصاریٰ نے اوسکا علم و زبان آوری دیکھکر اپنے علما سے مقابلہ کروایا ابن السقا نے
سبکو ساکت اور عاجز کردیا اور پھر بادشاہ کی بیٹی پر عاشق ہوکر حسب درخواست بادشاہ کے نصرانی بنکر اوس
لڑکی سے عقد کیا اور کلام غوث کا یاد کیا اور تاریخ ابن خلکان مین ترجمے مین حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی کے

لکھا ہی کہ ابن السقا قاری جید تھا جبکہ بموجب خبر حضرت یوسف ہمدانی کے نصرانی ہوگیا ایک شخص نے اوسکو
آخر حال مین شہر قسطنطنیہ مین دیکھا کہ ایک کان مین بیمار پڑا ہوا اپنے مونہہ پر سے مکھیان اوڑا رہا ہی اوسی کہتا ہی
کہ مینے نزدیک جا کر پوچھا کہ اب بھی کچھ قرآن یاد ہے کہا سب بھولا مگر ایک آیت یاد ہی رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ العیاذ باللہ اور مین دمشق مین آیا اور مجکو سلطان نورالدین شہید نے جبرا
خدمت بیت المال و اوقاف کی دی اور دنیا میرے اوپر گری یہ سب حق مین غوث کا کلام صحیح ہوا انتہی

بیان وون اولیائے کرام کا کہ اوسوقت مجلس مین حاضر تھے اور اپنے سر نکو جھکا دیے اور اونکا کہ اونھون نے دور سے بطور کشف کے معلوم کرکے تعظیم کی اور سر نگون ہوے

جاننا چاہیے کہ ایک ہزار اور پچاس اولیائے کرام اور مشائخ عظام اوس روز اوس مجلس مین حاضر تھے کہ شیخ علی
بن ہیتی اور شیخ بقا اور شیخ شریف قیلوی اور شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی اور شیخ ماجد کردی اور شیخ صدقہ
اور شیخ قضیب البان موصلی او شیخ داؤد کہ ہر روز پانچ نماز مکے مین ادا کرتے تھے اور شیخ ابو عمرو سلو کی
کہ رجال الغیب سیارے وہین اور شیخ مطر جمال رضی اللہ عنہم اونمین داخل تھے کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی نے
کرسی پر عین وعظ مین علی رؤس الاشہاد فرمایا قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اور تمام اولیا و مشائخ
عراق وغیرہ نے اپنی گردنین جھکا دین بلکہ شیخ علی ہیتی نے کرسی پر چڑھکر قدم شریف کو اپنے سر پر رکھکر دامن کے
نیچے کر دیا اور مجلس اوٹھی پر جب اونکے مریدون نے اونسے پوچھا جواب دیا کہ اگر جو مینے دیکھا تم دیکھتے مر کر گر
پڑتے اوسوقت کی تجلی سے اور ابوالنجیب سہروردی نے ایسا سر جھکایا کہ قریب تھا کہ زمین کو چھو جاوے اور
تین بار کہا کہ علی راسی علی راسی علی راسی اور حضرت کے صاحبزادون یعنی سید عبدالرزاق اور سید ابو عبدالرحمن
اور سید عبدالوہاب و سید ابو اسحق ابراہیم سے منقول ہی کہ ہمکو مشائخ متفرقین سے کہ اطراف و امصار جمیدہ
مین تھے خبر پہونچی کہ اون سب نے اپنی گردنین جھکا دین اور شیخ ابو سعید قیلوی سے مروی ہی کہ جسوقت شیخ عبدالقادر نے
کہا کہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حق عزوجل نے اونکے دل پر تجلی فرمائی اور ملائکہ مقربین نے ایک
خلعت حضرت رسالتمآب کی طرف سے لاکر اونکو پہنایا اوسوقت ایک جماعت اولیائے متقدمین و متاخرین سے
حاضر تھی زندہ ساتھ اجساد کے اور مردہ ساتھ ارواح کے اور ملائکہ اور رجال الغیب مجلس کو گھیرے ہوئے
ہوا مین صفین باندھ کھڑے تھے اور تمام اولیائے روے زمین نے اپنی گردنین جھکا دین اور شیخ عدی بن مسافر اور شیخ
ماجد کردی اور شیخ مکارم نے بھی قریب اسکے خبر دی ہین اور شیخ مکارم کی روایت مین یہ بھی ہی کہ علم قطبیت

سلنے اوڑھایا گیا اور تاج خوشنیت سر پر رکھا گیا اور خلعت تصریف عام کے پہنائے گئے یہ معاملہ دیکھکر سب
اولیائے وقت واحد مین سر جھکایا یہان تک کہ دس ابدال نے کہ خواص مملکت و سلاطین وقت ہین اور شیخ خلیفہ نے
خواب مین حضرت رسالت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شیخ عبد القادر نے کہا کہ قدمي هذه على رقبة كل ولي الله
فرمایا کہ سچ کہا شیخ عبد القادر نے اور کیون نہو کہ وہ قطب ہے اور مین اوسکی نگہبانی کرتا ہون اور شیخ عطا نے
کہا کہ مین شیخ لولو ارمنی قطب کے پاس حاضر ہوا اور اونکا وہ مقام مجکو نظر آیا کہ اپنے زمانے مین کسی مین مینے
نہ دیکھا تھا میرے دل مین خطرہ گذرا کہ انکو کس شیخ سے نسبت ہوگی اونھون نے فوراً جواب دیا کہ ای عطا میرے شیخ
عبد القادر ہین جسنے کہا کہ قدمي هذه على رقبة كل ولي الله اور تین سو تیرہ اولیا نے کہ آفاق متفرقہ مین رہتے
ہین سر جھکا دیا اور ان مین سے اوسوقت حرمین شریفین مین ستر تھے اور عراق مین ساٹھ اور عجم مین چالیس
اور شام مین تیس اور مصر مین بیس اور مغرب مین ستائیس اور یمن مین تیئیس اور حبش مین گیارہ اور سد یاجوج و
ماجوج مین سات اور وادی سرندیپ مین سات اور کوہ قاف مین سینتالیس اور جزائر بحر محیط مین چوبیس تھے
رضی اللہ تعالی عنہم و عفا بہم اور شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ مقام ام عبیدہ مین اپنے زاویے مین تھے کہ کایک
گردن دراز کر کے بولے کہ میری گردن پر لوگون نے سبب اسکا پوچھا جواب دیا کہ اسوقت بغداد مین شیخ عبد القادر نے
فرمایا کہ قدمي هذه على رقبة كل ولي الله مریدون نے تاریخ لکھ لی اور بعد تحقیق کے برابر پڑی اور شیخ
عبد الرحمن طفسونجی نے کہ اوسوقت مقام طفسونج مین اپنے یارون مین بیٹھے تھے سر جھکایا اور کہا کہ میرے
سر پر اور بعد پوچھنے کے یہی سبب بیان کیا اور مریدون نے تاریخ لکھ رکھی اور برابر نکلی اور شیخ محمد بن
عبد بصری نے بصرے مین حالت وعظ مین قطع کلام کر کے سر زمین پر رکھ دیا اور شیخ حیات بن قیس نے مقام
حران مین گردن دراز کر کے کہا کہ میری گردن پر اور شیخ سوید سنجاری نے اپنے رباط مین مقام سنجار مین
سر جھکا کر کہا کہ میرے سر پر اور شیخ رسلان دمشقی نے شہر دمشق مین اوسدن گردن جھکا دی اور ایک عبارت
دراز آپ کی تعریف مین پڑھی کہ آغاز اوسکا یہ ہے لله درّ من شرب من بحار القدس وجلس على
بساط المعرفة آخر تک اور شیخ ابو مدین مغربی نے مغرب مین گردن جھکا کر کہا وانا منهم اللهم
اني اشهدك واشهد ملائكتك اني سمعت واطعت اور شیخ عبد الرحیم قناوی نے مقام
قنا مین گردن دراز کر کے کہا کہ صدق الصادق المصدوق اور شیخ ابو عمر و بطائحی نے مقام بطائح سے
بطور طی ارض کے بغداد مین آکر داخل اوس مجلس کے ہوئے اور گردن جھکا دی اور وقت برخاست مجلس کے جب

دست بوسی کے واسطے سامنے گئے حضرت نے فرمایا اپنے مکان کو جلد جاؤ پھر تھوڑی سی دیر مین بطایح کو پہونچ گئے

بیان اس بات کا کہ یہ کہنا محض بامر الٰہی تھا نہ اپنے اجتہاد و تخمین سے

شیخ ابو المفاخر نے کہا کہ مینے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہی کہ شیخ عبد القادر سے پہلے کسی اور نے بھی کبھی کہا ہی کہ میرا یہ قدم اوپر گردن ہر ولی اللہ کے ہی بولے نہین مینے کہا پھر انکے کہنے کا کیا مطلب ہی کہا یہ کلام دلالت کرتا ہی کہ انکو اپنے وقت مین مقام فردیت کا ہی مینے کہا ہر وقت مین فرد ہوتا ہی فرمایا ہوتا ہی لیکن سوائے شیخ عبد القادر کے اُن سبکو حکم نہوا ہی کہ یہ بات کہے مینے پوچھا کیا انکو اس کہنے کا حکم ہوا تھا کہا ہان حکم ہوا تھا اور اسی سبب سے تمام اولیا نے امر الٰہی پر سر رکھدیا کہا تمھین نہین معلوم ملائکہ نے جو آدم کو سجدہ کیا محض بسبب امر الٰہی کے اور شیخ ابو سعد قیلوی سے پوچھا گیا کہ کیا شیخ عبد القادر کو امر تھا کہ کہین قدمي هذه علی رقبة كل ولي الله فرمایا ہان ایسا امر تھا کہ اوسمین کچھ شک ہی نہین اور یہ زبان قطبیت کی ہی اور ہر زمانے مین قطب ہی لیکن بعضے قطبونکو حکم سکوت کا ہوتا ہی کہ اونکو سوا چپ رہنے کے کچھ چارہ نہین اور بعضونکو بولنے اور ظاہر کرنیکا حکم ہوتا ہی کہ اونکو بے بولے نہین بنتا اور وہ اکمل ہوتا ہی مقام قطبیت مین اسواسطے کہ وہ زبان شفاعت کی ہی اور شیخ علی بن ہیتی نے کہ سنتے ہی اوس کلام کے کرسی پر جاکر قدم شریف اپنی گردن پر رکھ لیا اونکے لوگون نے سبب پوچھا کہا اونکو اس کہنے کا امر ہوا تھا اور اذن ہو چکا تھا کہ جو کوئی اولیا مین سے انکار کرے اوسکو معزول کردین اسلیے مینے چاہا کہ مین سبکے اول فرمان بردار ہو کر دوڑون اور سیدی احمد رفاعی سے پوچھا گیا کہ یہ کلام شیخ عبد القادر نے امر سے کہا تھا یا بے امر کہا بلکہ امر سے اور شیخ ابو محمد قاسم بن عبد بصری نے فرمایا کہ جسدم امر الٰہی ہوا شیخ عبد القادر کو کہ کہین قدمي هذه علی رقبة كل ولي الله مینے دیکھا تمام اولیا مشرق اور مغرب نے تواضع سے سر جھکا دیے مگر ایک شخص نے ملک عجم مین کہ اوسنے نکیا اور اوسیدم اوسکا حال اور مقام غایب ہو گیا اور شیخ ابو المکرم اکبر اور ابو عبد اللہ ربانی سے مروی ہوا کہ وہ شخص شہر اصفہان مین تھا کہ جسکا حال چھین لیا گیا اور راوی کہتا ہی کہ مین دن جمعے کے تیسری رمضان سن پانسو اوناسی مین جامع مسجد حران مین پاس شیخ حیات بن قیس کے بیٹھا تھا کہ ایک شخص اونسے مرید ہونیکو آیا بولے تجھپر تو نشانی کسی اور کی معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا مین نام لیوا شیخ عبد القادر کا ہون لعلکم جو کسی سے نہین پہنا بولے ہم ایک زمانہ دراز تک بیابان مین شیخ عبد القادر کے رہے اور اونکے عرفان کے چشمون سے جام خوشگوار

پہنچتے رہے اونکی شعاع نور آفاق مین پھیلتی تھی لیکن لوگ اپنے اپنے حوصلے کے موافق بہرہ یاب ہوتے تھے اور جب
اونکو الہام ہوا کہ کہین قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله جب سے اولیاء اللہ آگے دلون مین سبب سر جھکانیکے
انوار اور برکات علمی بڑھ گئے انتہی ملخصًا یہ جو کچھ کہ مذکور ہوا کتاب بہجة الاسرار مین بکمال ضبط و احتیاط موافق
شرائط محدثین کے بواسطہ روایات صحیحہ اور اسانید معتبرہ کے مذکور ہے دوسرے ملافیظ مشائخ پر اسکو قیاس نکیا چاہیے
اور اسکے اکثر روایات سے جو قید اولیاے ہم عصر اور اون زمانے کی سمجھی جاتی ہے کچھ مضایقہ نہین ہے اسلیے کہ
متاخرین مین جو اولیا گذرے ہین یا آگے کو ہوینگے بالفرض اونکے پیر یا پیر کے پیر اوس وقت مین موجود تھے جب
وہ سب مامور اوس کے نگون ہوئے تو اونکے مستفیدون اور مریدون کو کہان سر اوٹھانے کی جا باقی رہی اور اگر
کوئی بے ادب بولے کہ ہمارے مرشد لیے پیر اور اون سب پیرون سے افضل ہین وہ قابل خطاب در داخل حسنات
نہین ہی شعر نے ادب خود را نہ تنہا داشت بد بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد اب باقی رہا کلام مہدویون کے میان کے
ساتھ سوال میان سے پوچھا جاتا ہی کہ آپ جو بے تحاشا بول اوٹھے کہ شیخ عبد القادر گیلانی کو یون کہنا
بہتر نہ تھا بلکہ یون بولتے تو بہتر تھا کہ اولیاء اللہ کے قدم میرے شانے پر ہین یہ آپ کسکو اصلاح دیتے ہین شیخ
عبد القادر جیلانی کو یا خدا کو اور دانی لو اگر شیخ عبد القادر کو بولتے ہو تو وہ تو اس مقدمے مین مامور او مجبور تھے
اگر یہ بات باوجود ایسے حکم نافذ کے نبولتے تو خوف عتاب کا تھا اور کب شان اولیا سے ہی کہ اونکو حق سبحانہ
ایک حکم فرماوے اور وہ بجا نلاوین بلکہ اوسمین ادنی سستی اور کاہلی روا رکھین یہ تو یہ صفت رکھتے ہین کہ ولا یخافون
لومة لائم اور مانند فرشتون کے لا یعصون الله ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون وہ کب اونکی
شان سے ہی کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے غایت سے ایک منزلت اور رتبہ عالی اونکو مرحمت کرے اور چاہے کہ ملک و
ملکوت مین اونکی عزت بڑھاوے اور رفع ذکر کرے اور اونکا شرف لکھاوے اور وہ اس نعمت عظمی اور موہبت کبری کی
قدر نسمجھین اور رخلاف رضاے الٰہی کے کچھ کا کچھ بول دیوین کیک تمنے اونکا اپنے پر قیاس کیا جیسا کہ کتاب مطلع
الولایت مین لکھا ہی کہ میان کو حضرت ذو الجلال کا حکم بارہ برس تک ہوتا رہا کہ ہمنے تجکو مہدی موعود کیا
اور یہ دفع کرتے رہے کہ شاید یہ وسوسہ شیطانی ہوویگا بعد مدافعت بارہ برس کے عتاب ہوا کہ ہم سامنے سے
حکم کرتے جاتے ہین اور تو عین حق کو باطل سمجھتا ہی ہلاک ہو جائیگا باوجود اس عتاب کے ایک مدت اور حیلے
بہانے کرتے رہے کہ بار خدایا مین اس خدمت کے لائق نہین ہون جب اس تکرار پر بھی ایک مدت گذری جواب
آیا کہ ہم سمیع اور علیم اور بصیر ہین لیاقت دیکھکر بوجھ رکھ رہے ہین لکھتا ہی کہ پھر بھی نمانا اور اس حریف طرار

اور شاہ حریف مکان نے ایک ورق تقریر نکال کر آٹھ برس اور تالا العیاذ باللہ سچ ہی کہ نادان دوست سے دانا دشمن
بہتر ہے قوم نادان پیرایہ دوستی مین کیا کیا اوس بزرگ پر باندھتے ہین اور اسمین اونکا علو رتبہ اور اپنی خوش
اعتقادی جانتے ہین ~~ترا ہنوز~~ اگر بود یار غار + ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار + آب یا چاہیے شوق دوم یہ
کہ اگر غرض اس اعتراض سے اصلاح دینا ہی خداے جا و دانی کو تو بھلا کسی مخلوق کو عرش سے فرش تک
یہ طاقت ہی کہ آفریدگار عالم کے معاملے مین دم مارے **شعر** اوست سلطان ہرچہ خواہد آن کند + عالمی را در دمے
ویران کند + طرفۃ العینے جہان برہم زند + کس نمی آرد کہ آنجا دم زند + ہست سلطانی مسلم مر ورا + نیست
کس را زہرۂ چون و چرا + بھلا اگر اس آیت کریمہ کا خیال آپ کو نہ آیا کہ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْئَلُوْنَ یعنی اوس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا ہی جو کچھ کہ کرے اور اوروں سے پوچھا جائیگا تو یہ مصرع بوستان کا
تو بہت مشہور تھا کہ ع نہ بر حرف او جاے انگشت کس + اب یہ خیر خواہ آپ سے ایک اور سوال کرتا ہی کہ یہ جو
تمام روایات صحیحہ سے اوپر ثابت ہو چکا کہ تمام جہان کے اولیا کے دلونپر منکشف ہوا کہ شیخ عبد القادر خدا
عز و جل کی جناب سے مامور ہین اس کلام کے بولنے پر اسواسطے سب نے سر جھکا دیے آپکے روشن ضمیر پر
بھی کچھ کھلا تھا یا نہین اگر کھلا تھا تو اس چون و چرا کا کیا موقع ہی اور یہ اعتراض آپکا سراپا غلط اور خطا ہو گیا
اور اگر آپ پر اسمین سے کچھ نہین کھلا تو وہ کلام آپ کا بالکل غلط ٹھہرا جو کہ کتاب شواہد الولایت کے اکتیسوین
باب مین لکھا ہی کہ میان جی نے فرمایا کہ حق تعالی نے بندیکو مرتبے اور مقامات تمام انبیا اور اولیا اور مومنین
اور مومنات اور احوال تمام موجودات کے ایسے بتلا دیے ہین جیسا کہ کسیکے ہاتھ مین رائی کا دانہ ہو اور
ہر طرف پھرا کر کما حقہ پہچان لیوے اور واقف ہو جاوے انتہی اور دونون صورت مین بطلان مہدویت کا لازم
آیا اسواسطے کہ ان لوگون کے نزدیک بھی یقینیات سے ہی کہ مہدیکو ہر قسم کی خطا سے پاک ہونا لازم ہی
کہ يَقْفُوْا اَثَرِيْ وَلَا يُخْطِيْ اوسکی شان ہی

باب پنجم مین بیان اون بے ادبیون کا کہ مہدویون نے خدمت مین خلفاے راشدین اور دوسرے اصحاب حضرت خاتم المرسلین کی ہین

شواہد الولایت کے دسوین باب مین لکھا ہی کہ انکے مہدیکے پاس ایک روز تذکرہ صفات امیر المومنین
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا آیا کہ کچھ اوپر تین سو صفتین اون مین تھین انکے خلیفہ نظام نے پوچھا
کہ اوسمین سے ہم مین بھی کوئی صفت ہی کہا بلکہ وہ سب صفتین تم مین موجود ہین انتہی آگے ایک حدیث

باب پنجم مین بیان اون بے ادبیون کا کہ مہدویون نے خدمت مین خلفاے راشدین اور دوسرے اصحاب حضرت خاتم المرسلین کی ہین

آویگی کہ حضور رسالت پناہ مین ایسی گفتگو ہوئی تھی نشاید اوسی کی تقلید سے یہ نقل بنائی گئی ہی **ایضاً**
پنجفضائل مین لکھا ہی کہ ایکدن شاہ نظام اپنا سب گھر لوٹا کر ایک باریک لباس کا ٹکڑا نسے الگا کر پہنکر پیچھے مہدی کے
آکھڑے ہوئے خدا تعالی کا حکم ہوا کہ ای سید محمد اوپر دیکھ جب اوپر دیکھا تو نظر آیا کہ تمام فرشتے وہی
لباس پہنے ہین پھر حکم ہوا کہ پیچھے دیکھ جب دیکھا تو نظام کو اوس لباس مین پایا حکم الہی ہوا کہ جیسا کہ
ابوبکر صدیق نے کمل پہنا تھا اور ہمنے جبرئیل اور سب فرشتونکو کمل پوش بنایا تھا ایسی یہان بھی
کیا چنانچہ نظام نے تین دن تک وہ لباس نہ بدلا اور تمام فرشتے بھی ہی رنگ وشھائے رہے **ایضاً** پنجفضائل
مین لکھا ہی کہ ایکروز سید محمد جونپوری حجرے سے نکلکر اپنے مہاجرونکی جماعت مین آکر بولے جس شخص نے ابوبکر کو نہ دیکھا
ہو میان دلاور کو دیکھ لے **ایضاً** پنجفضائل مین لکھا ہی کہ انکے مہدی جونپوری نے کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی
کہ شاہ نعمت کے حق مین یہ آیت پڑھو وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ الایۃ اور یہ بولے کہ ہمنے
اور میان نعمت نے میدان توکل مین گھوڑے دوڑائے کچھ فرق نہ تھا مگر دو کمان کا اور وجہ اس دوڑانے کی
یہ تھی کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر کے ساتھ میدان حدانیت مین گھوڑے دوڑائے
تھے مجکو حکم ہوا کہ میان نعمت کے ساتھ گھوڑ دوڑا کر **ایضاً** پنجفضائل مین ہی کہ سید محمد جونپوری نے کہا کہ
میان نعمت ہماری ولایت کی عمر ہین اور یہ بھی کہا کہ حیا مین ثانی عثمان ہین یہ نعمت بھی انکے خلیفہ ہین ایکروز
انھونے خواب مین دیکھا کہ مین میران کا سر کھاتا ہون انکے میران نے تعبیر کی کہ تم ولایت محمدیہ کا مغز
کھاؤنگے **ایضاً** کتاب مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ میران نے کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر مین کسی پیغمبر کو
نہ بھیجتا اور کوئی کتاب بھی نہ اوتارتا تب بھی سید محمود اور خوندمیر کو یہی مقام اور قرب حاصل ہوتا اور ہمنے
انکے مرتبے کا کوئی آدمی کسی نبی اور رسل کے پاس پیدا نکیا یہ فقط تمھی پر احسان کیا گیا واضح ہو کہ سید محمود
نام انکے مہدی کے بڑے بیٹے کا اور خوندمیر نام داماد کا ہی چنانچہ بکرات گذر چکا **ایضاً** پنجفضائل مین لکھا ہی
کہ انکے مہدی جونپوری نے کہا کہ میان سید خوندمیر ولایت کے اسد اللہ الغالب ہین **ایضاً** پنج فضائل مین
لکھا ہی کہ مہدی کے خلیفہ دلاور کو مراقبے مین معلوم ہوا کہ جیسا کہ جناب رسالت مآب کے چار یار ہین
مہدی کے بھی ہین پھر جبکہ مہدی سے اسکی تصدیق کے طالب ہوئے انھونے سر مراقبے مین جھکا کر
پھر اوٹھا کر کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ میران سید محمود ہین پھر جھکا کر اور اوٹھا کر بولے کہ میان سید خوندمیر ہین
پھر جھکا کر اور اوٹھا کر بولے کہ میان نعمت ہین پھر جھکا کر اور اوٹھا کر بولے کہ میان نظام ہین پھر

جھکا کر اور اوٹھا کر بولے کہ سائل ہی لیو یہان چار کے پانچ ہو گئے اور اسکی وجہ یہ بولے کہ زمانہ رسول مین
نبوت تھی وہان چار اصحاب ہوئے اور بندے پر ولایت ہی بحکم اس حدیث کے کہ الولایۃ افضل
من النبوۃ یہان پانچ ہین **ایضاً** رسالہ بشارت نامے مین رسالہ سید و میان سے نقل کیا کہ جیسا کہ حضرت
رسالت مآب کے اصحاب مین عشرہ مبشرہ تھے مہدی کے اصحاب مین بارہ شخص ہین انتہی و تذکرۃ الصالحین
وغیرہ مین اونکی تفصیل بھی دیکھنے مین آئی کہ پانچ یہی ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئے اور سات یہ ہین آئین محمد ملک معروف
عبد المجید ملک لوحی یوسف ملک گوہر ملک برہان الدین غرضکہ اسیطرح جو القاب کہ اصحاب و اہل بیت
حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہ کے حق مین وارد ہوئے سب اپنے لوگون کے واسطے
تراشتے ہین چنانچہ مریدونکا لقب اصحاب مہاجرین ٹھہرایا اور مریدون کے مریدونکا نام تابعین و تبع
تابعین قرار دیا اور بیعت کا نام بیعت الرضوان لکھا اور خوندمیر کے ہمراہ جو لوگ کہ گجرات مین لڑے یا مارے
گئے اونکو اہل بدر بولتے ہین اور مہدی کی چارون بیبیون یعنی بی بی الہ دیتی اور بی بی ملکان اور بی بی
بون اور بی بی بھیکا کو ازواج مطہرات اور امہات المومنین لکھتے ہین اور انکی بیٹی کو فاطمہ ولایت لقب
کرتے ہین اور پانچ خلیفونکو صحابہ کرام کہتے ہین اونمین سے دو صدیق سید محمود اور خوندمیر اور سید نجی بن خوندمیر
نواسہ مہدیکو خاتم مرشد اور حسین ولایت قرار دیتے ہین بلکہ ایسا اعتقاد رکھتے ہین کہ قطع نظر مہدی سے
اونکے مرید و خادم بھی مبشر بالجنہ بنا سکتے ہین چنانچہ پنج فضائل مین لکھا ہی کہ میران نے فرمایا کہ جیسا کہ ہمارے
حضور مین بارہ شخص مبشر بالجنہ ہوئے ہین ای میان دلاور تمھارے پاس بھی ہون گے انتہی غرضکہ اس داستان
سرائی سے معلوم ہوا کہ اصحاب و اہل بیت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور توقیر
ان لوگون کے دلون مین اتنی بھی نہین ہی کہ سید محمد جونپوری کے مریدون اور بالکون سے اونکو اعلی
اور افضل سمجھین بلکہ اون حضرات کو ایک تختہ مشق ٹھہرایا ہی کہ جسکو چاہتے ہین اونسے تشبیہ و تفضیل دیتے
چلے جاتے ہین کبھی شیخ نظام اور دلاور اور نعمت کو برابر امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
ٹھہراتے ہین اور کبھی انھین نعمت کو ہم رتبہ عمر فاروق کا اور ثانی عثمان بتاتے ہین اور خوندمیر کو ولایت کے
اسد اللہ الغالب بولتے ہین اور کبھی کہتے ہین کہ سید محمود اور خوندمیر کے رتبے والا کسی پیغمبر کے اصحاب مین
کوئی شخص نہوا ہی اور کبھی چار کے پانچ اور دس کے بارہ خلیفہ اور مبشر ٹھہراتے ہین اور کسیکو ام المومنین اور
کسیکو حسین ولایت اور کسیکو فاطمہ ولایت مقرر کر لیتے ہین اور چونکہ ولایت انکے نزدیک افضل ہی نبوت سے

یہ سب ولایت کے عہدہ دار بھی اصحاب اور اہل بیت نبوت سے افضل ہونگے بلکہ کچھہ عجب نہین ہی اسواسطے
کہ فصل آیندہ مین آویگا کہ یہ اونکو انبیا و مرسلین کے برابر سمجھتے ہین العیاذ باللہ کیا جرأت ہی خدا و رسول پر کہ
جو مونہہ مین آیا سو بولنے بیٹھتے ہین اور ذرا بھی حضرت رسالت مآب کی رعایت سے اونکے اصحاب کا ادب
نہین کرتے ہین اب چند حدیثین رعایت آداب مین اصحاب حضرت رسالت مآب کے اور اونکی فضیلت مین
بیان کیجاتی ہین کہ دین کے سمجھہ دار سنکر بولین مصرع بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا صواعق محرقہ
مین لکھا ہی کہ خطیب نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ان الله اختارني واختار لي اصحابا واختار لي منهم اصهارا وانصارا فمن حفظني
فيهم حفظه الله ومن اذاني فيهم اذاه الله تعالی یعنی اللہ تعالی نے مجکو پسند کیا اور میرے واسطے
اصحاب چنے اور اون مین سے میرے واسطے داماد اور سسر اور مددگار انتخاب کیے پس جو شخص کہ اونکے
حق مین میری پاس خاطر کریگا اوسکی خدا نگہبانی کریگا اور جو کہ اونکے مقدمے مین مجکو تکلیف دیگا اللہ تعالی
اوسکو تکلیف پہونچاویگا اور امام بغوی اور طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کی ابن عیاض انصاری سے
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احفظوني في اصحابي واصهاري فمن حفظني فيهم
حفظه الله في الدنيا والاخرة ومن لم يحفظني فيهم تخلى الله منه ومن تخلى الله منه يوشك
ان ياخذه یعنی میری رعایت کرو میرے اصحاب اور صہروں کے مقدمے مین پس جسنے میری رعایت کی اونکے
باب مین محفوظ رکھیگا اوسکو حق تعالی دنیا اور آخرت مین اور جسنے نہ رعایت کی میری اونکے باب مین الگ
ہوگیا اوس سے اللہ تعالی اور جس سے اللہ تعالی الگ ہوگیا قریب ہی کہ گرفت کریگا اوسکو اور دار قطنی نے
روایت کی کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا من حفظني في اصحابي ورد علی الحوض ومن لم يحفظني
في اصحابي لم يرد علی الحوض ولم يرني یعنی جسنے کہ میری پاسداری کی میرے اصحاب کے باب مین
حوض کوثر پر میرے پاس آویگا اور جسنے میری پاسداری نکی میرے اصحاب کے باب مین میرے پاس حوض کوثر
پر آویگا اور نہ مجکو دیکھے گا اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے احفظوني في اصحابي ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم یعنی میرا خیال رکھو میرے
اصحاب کے باب مین اور اونکے تابعین اور تبع تابعین کے باب مین اور ابن عدی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی کہ حضرت نے فرمایا ان شرار امتي اجرأهم علی اصحابي یعنی میری امت مین بدتر وہ لوگ ہین کہ میرے

حدیثیں جو آثار فضائل اصحاب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم مین

اصحاب پر زیادہ جرأت کرتے ہین اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اذا اراد اللہ برجلٍ من امتی خیرا القی حب اصحابی فی قلبہ یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے
ساتھ میری امت مین سے نیکی کیا چاہتا ہے میرے اصحاب کی محبت اوسکے دل مین ڈالتا ہے اور ابن عساکر
نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما شانکم وشان اصحابی ذرونی اصحابی ذرونی اصحابی
ذرونی اصحابی فو الذی نفسی بیدہ لو انفق احدکم مثل احدٍ ذہبا لما ادرک مثل عمل احدہم یوما
واحدًا یعنی تمکو میرے اصحاب سے کیا کام ہے میرے اصحاب کو مجھپر چھوڑ دو میرے اصحاب کو مجھپر چھوڑ دو پس قسم ہے
اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر تم مین سے کوئی شخص احد کے پہاڑ برابر سونا خیرات کرے ایک
صحابی کے ایکدن کے عمل برابر رتبہ نپاوے اور حاکم نے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو
فرمایا اما انہ لا یدرک قوم بعدکم صاعکم ولا مدکم یعنی آگاہ ہو کہ نہین پاویگا کوئی قوم کہ بعد تمہارے
آوے تمہارے صاع اور مد بھر خرچ کرنے کا رتبہ اور امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی کی روایت مین
آیا ہے لو ان احدکم انفق مثل احدٍ ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصفہ یعنی اگر دوسرون مین
سے کوئی کوہ احد برابر سونا خرچ کرے صحابی کے نہ ایک مد نہ آدھے مد کے درجے کو پونہچے گا مد اور صاع
پیمانے ماپ کے ہین یہان سے معلوم ہوا کہ پچھلون مین سے کوئی کتنی مجاہدہ اور عبادت کرے اور اعلیٰ
درجہ ولایت کو پونہچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ادنیٰ عمل کی برابری نہین کرسکتا ہے اسکے دو سبب ہین
ف دوسبب افضلیت صحابہ کے ہین
ایک یہ ہے کہ جو کچھہ اسلام اور ایمان عالم مین پھیلا اونکے سبب ہی ہے کہ نہایت غربت اور بیکسی کے وقت مین
اپنے مال اور جان نثار کرکے اور محنتین سخت سخت اوٹھا کر اور تمام خویش و آشنا سے بیگانہ بنکر دین کو
جمایا اور اسلام کو اطراف و اکناف عالم مین پھیلایا اب قیامت تک جسکو کلمہ محمدی نصیب ہوگا بدولت و طفیل انھین
حضرات کے ہوگا اور جو کچھہ اوس کلمے پر مقامات ولایت و امامت کے متفرع ہونگے اوس سب کے سبب اور
علت یہی حضرات ٹھہرینگے پس بموجب اس حدیث کے کہ من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر من عمل
بہا یعنی نیک راہ نکالنے والے کیواسطے اوس راہ نکالنے کا بھی ثواب ہے اور جو لوگ اوسپر عمل کرینگے اونکا بھی
ثواب جیسا کہ اونکو ملیگا اوسیقدر اسکو بھی ملیگا پس پچھلے زمانے کے لوگ کسی طرح سے انسے زیادہ یا انکے
برابر نہین ہوسکتے ہین دوسرا سبب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ صورتون اور اعمال کو نہین دیکھتا ہے بلکہ نیتون کو
دیکھتا ہے خوبی عمل کی بقدر خلوص نیت اور صفاے باطن کے ہے اور بسبب تاثیر صحبت حضرت رسالت کے

جسنفدر کہ انکے باطن اور نیات فرکی اور صفا تھے دوسرونکو نصیب نہین ہی اسیواسطے مشائخ طریقت
فرماتے ہین کہ ایک نگاہ کہ جمال مصطفوی پر پڑے وہ کام کرتی ہی کہ چلون اور خلوتون سے وہ بات حاصل نہین ہوتی
اور یہی سبب ہی کہ قرن نبوت کا سب قرنون سے افضل ہوا جیساکہ ترمذی اور حاکم نے روایت کی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم یعنی بہترین
قرنونکا قرن میرا ہی پھر وہ لوگ کہ اونکے متصل ہین پھر وہ لوگ کہ اونکے متصل ہونگے اور ابو نعیم نے حلیہ مین
روایت کی کہ خیر هذه الامة اولها و اخرها اولها فیهم رسول الله و اخرها فیهم عیسی بن
مریم و بین ذلك فیج اعوج لیسوا منی ولست منهم یعنی بہتر اس امت کے پہلے اور پچھلے
ہین پہلون مین تو رسول اللہ ہین اور پچھلون مین عیسی بن مریم ہین اور درمیان اسکے فوج ٹیڑھی ہی کہ وہ
لوگ نہ میرے طریق پر ہین اور نہ مین انسے راضی ہون اور جاننا چاہیے کہ جیساکہ القرآن یفسر بعضه
بعضا یعنی قرآن کی ایک آیت کے معنی دوسری آیت سے سمجھہ مین آجاتے ہین ایسی حدیث مین بھی
ایک حدیث دوسری حدیث کی شرح کردیتی ہی پس اس حدیث مذکور بالا سے معلوم ہوا کہ دوسری حدیثمین
جو آیا ہی کہ حال میری امت کا مانند حال باران کے ہی کہ معلوم نہین ہوتا کہ اول اوسکا بہتر اور مفید ہی یا آخر
اوسکا مراد اوس سے اصحاب عیسی علیہ السلام کے ہونگے کہ انھون نے باوجود اس شرف کے کہ اتباع اور پیروی
حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے برکات نہایت حاصل کین صحبت اور دیدار حضرت عیسی روح
اللہ سے بھی سعادت اندوز ہوے اسواسطے اون مین دو قسم کے کمال اور دو طرح کے ثواب اکٹھا ہوے
جیساکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی پچھلی امت کا حال ہوا کہ جب انھون نے ہمارے حضرت کا زمانہ پایا اور ایمان لائے
اونکو دوہرا اجر ملا ایک اپنے پیغمبر اور کتاب پر ایمان لائے اور اتباع کرنیکا دوسرا ہمارے پیغمبر اور کتاب پر ایمان لانے
اور متابعت اور صحبت اختیار کرنیکا فرق اتنی ہوا کہ ہمارے حضرت نے شریعت عیسویہ کو منسوخ فرماکر
اپنی شریعت پر انسے عمل کروایا اور عیسی علیہ السلام جب اوترینگے اپنی شریعت پر حکم نکرینگے بلکہ خلق کو اسی
شریعت محمدیہ پر چلاوینگے پس اس راہ سے حضرت عیسی سلام اللہ علیہ اس امت کے اولیا مین من وجہ داخل ہین
لیکن افضل ابو بکر صدیق سے ہین اور قیامت کے روز اونکے واسطے دو حشر ہونگے ایک حشر زمرہ رسولون مین ساتھ لوا
رسالت کے اور ایک حشر زمرہ اولیا مین ساتھ لواے ولایت کے جیساکہ کتاب الیواقیت والجواہر مین شیخ عبد الوہاب
شعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فتوحات مکیہ سے نقل کیا اور کہا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ جیساکہ اس امت کے

اولیاسے افضل ہین پہلی امتون کے اولیا سے بھی افضل ہین سوا عیسی علیہ السلام کے کہ وہ حضرت صدیق سے یقینا
افضل ہین اور ایسے ہی حضرت خضر علیہ السلام بھی کہ مقام اونکا برزخی ہی درمیان ولایت اور نبوت کے چنانچہ شیخ
اکبر نے فتوحات مین فرمایا کہ مقام خضر علیہ السلام کا نبوت سے نیچے اور صدیقیت کے اوپر ہی اور فرمایا کہ
مجھسے اونھون نے بالمشافہہ اپنا یہ مقام بیان فرمایا اور اسکو مقام قربت کہتے ہین اور یہ بھی کہا کہ شیخ نے فتوحات مین
فرمایا ہی کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین کوئی شخص سوا عیسی علیہ السلام کے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
نہین ہی انتہی اس مقام سے معلوم ہوا کہ مہدی حقیقی سے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ رتبہ عالی رکھتے ہین پھر
چہ جاے مہدی جعلی بھلا اب کہان پتا لگتا ہی اونکے چیلون بالکون کا کہ جنکو حضرت ابوبکر کا ہم جنب ٹھہراتے ہیں
اور تسلیم کرنا قول شیخ اکبر کا مہدویون پر اہم واجبات سے ہی اسواسطے کہ انکے مہدی نے کہا ہی کہ شیخ
محی الدین بن عربی نے جو کچھ لکھا ہی اول لوح محفوظ پر نظر کرکے بعد قلم تر کیا ہی جیسا کہ شواہد الولایت کے
چوبیسوین باب مین منقول ہی پس اب دو الزام سے ایک الزام ان پر لا محالہ تمام ہوا اور ہر صورت مین مہدویت کا
بطلان لازم آیا یعنی اگر یہ کشوف کہ جس مین اپنے مرید ونکو برابر یا برتر صدیق اکبر کا ٹھہرایا ہی صحیح ہین
تو وہ کشف غلط ہی کہ شیخ اکبر لوح محفوظ دیکھکر لکھتے تھے اور اگر وہ صحیح ہی تو یہ کشوف سابقہ سب
غلط ہین اور ہر دو صورت مین یہ مہدی نہوے کہ اونکے حق مین تو وارد ہی کہ لایخطی یعنی خطا نکریگا جیسا کہ
یہ لوگ جا بجا اسکے قائل ہین بلکہ تردید کی کیا حاجت ہی شق ثانی کو تسلیم کرنا چاہیے تا کہ فقط انھین کی تخطیہ پر
کہ ہر دو صورت مین نا گزیر ہی اقتصار کیا جاوے اور تخطیہ شیخ اکبر اور جمہور امت کا کہ فضلیت ابوبکر
صدیق کے قائل ہین لازم نا آوے اگرچہ اسقدر انکے الزام کے واسطے کافی تھا لیکن اور بھی چند حدیث
تبرکا بیان کیجاتی ہین صواعق محرقہ مین ہی کہ دارقطنی نے روایت کی کہ عبداللہ محض کے صاحبزادے نے کہ
لقب اونکا نفس زکیہ تھا فرمایا ہما افضل عندي من علي یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما نزدیک
میرے افضل ہین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے اور انکو محض اسواسطے کہتے ہین کہ سب سے پہلے دنیا مین سید حسنی
اور حسینی بھی وہ ہوے اور دارقطنی نے روایت کی کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ما ارجو من شفاعة علي
شيأ الا و انا ارجو من شفاعة ابي بكر مثله وقد ولدني مرتين یعنی جس قدر کہ مین علی کی شفاعت کی امید
رکھتا ہون اسیقدر مجکو ابوبکر کی شفاعت کی امید ہی اور ابوبکر سے مین دوبار پیدا ہوا ہون وجہ اسکی یہ ہی کہ والدہ
امام جعفر کی ام فروة بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر ہین اور والدہ ام فروہ کی اسما بنت عبدالرحمن بن ابی بکر ہین تو

ف [illegible]

ہین رضی اللہ تعالی عنہم اور فرمایا کہ ان الخبثاء من اہل العراق یزعمون انا نقع في ابي بکر و عمر وهما والدای
یعنی خبیث لوگ عراق والے گمان کرتے ہین کہ ہم اہل بیت بدگوئی کرتے ہین حق مین ابوبکر او عمر کے اور وہ دونون
میرے والد ہین اور حاکم نے روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت نے کہ ما صحب النبیین والمرسلین اجمعین
ولا صاحب یس افضل من ابي بکر یعنی نہ کوئی مصاحب تمام انبیا او مرسلین کا اور نہ مصاحب یٰس یعنے
حبیب نجار افضل تھے ابوبکر سے اور ابن عساکر نے روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت پناہ نے اذا کان یوم القیمۃ نادی
مناد لا یرفعن احد من ہذہ الامۃ کتابہ قبل ابی بکر یعنی جب دن قیامت کا ہوگا ایک منادی ندا کریگا کہ
کوئی شخص امت محمدیہ سے اپنا نامۂ اعمال پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پیش نکرے اور ابن عساکر نے روایت
کی کہ حضرت نے فرمایا خصال الخیر ثلثمائۃ وستون خصلۃ یعنی تین سو ساٹھ ہین ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ مین ان خصلتون سے کوئی ہے فرمایا کلہا فیک فہنیأ لک یا ابا بکر وہ سب خصلتین
تیری بیچ مین ہین پس خوش گوار ہوو ین تجکو ای ابوبکر اور دارقطنی نے روایت کی کہ امام محمد باقر سے لوگون نے
حال شیخین کا پوچھا فرمایا انی اتولاہما یعنی مین اونسے محبت رکھتا ہون ایک شخص اوس مجلس مین بولا کہ
شیعہ گمان کرتے ہین کہ آپ ایسی باتین بطور تقیہ کے فرماتے ہین فرمایا انما یخاف الاحیاء ولا یخاف
الاموات فعل اللہ بہشام بن عبد الملک کذا وکذا یعنی ڈر جاتا ہی زندون سے نہ مردون سے اللہ تعالے
ہشام بن عبد الملک کا ایسا اور ایسا برا کرے یعنی صحابہ کرام مر گئے اب ہم اون سے کیون ڈرین کہ تقیہ کرین
ہم تو ایسے سے خوف ہین کہ ہشام بن عبد الملک کو کہ خلیفہ عصر ہی برملا برا کہتے اور سید اسعد بلکی نے مذہب
مختار مین نقل کیا کہ ابو یعلی موصلی اور ابو نعیم اور ابن عساکر وغیرہم نے عبد خیر سے روایت کی کہ خطب علیؓ
فقال ان افضل الناس بعد النبي صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق وافضلہم بعد ابی بکر
عمر ولو شئت ان اسمی الثالث لسمیتہ فسئل عن الذي لو شئت ان سمیتہ قال
المذبوح کما تذبح البقرۃ یعنی خطبہ پڑھا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے پس فرمایا کہ افضل الناس بعد پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق ہین اور بعد ابوبکر کے افضل الناس عمر ہین اور اگر تیسرے کا نام بولنا چاہون
تو بول سکتا ہون لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہی فرمایا کہ مذبوح جیسا کہ گاے ذبح کی جاتی ہے یعنی فی اتہ جناب
مجروح اور عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد کی مسند مین وہب سوائی ابی جحیفہ سے روایت کی کہ کہا خطبنا
علي فقال من خیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا فقلت انت یا امیر المومنین قال لا خیر ہذہ الامۃ بعد

نبینا ابو بکر ثم عمر یعنی حالت خطبے مین علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کون شخص سب امت مین افضل ہے بعد
ہمارے پیغمبر کے مینے عرض کیا کہ تم یا امیر المؤمنین فرمایا نہین افضل اس امت کے بعد ہمارے پیغمبر کے ابو بکر ہین پھر
عمر ہین اور دیلمی و عتیق مین ہے کہ روایت کی ابو بکر الاحری نے کہا ابو جحیفہ نے کہ مینے سنا کہ علی مرتضی رضی اللہ
عنہ کوفے مین اوپر منبر فرماتے تھے ان خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم خیرهم عمر یعنی افضل اس
امت مین بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو بکر ہین پھر عمر ہین ذہبی نے کہا کہ جسوقت جناب مرتضوی اپنی
مملکت مین کرسی خلافت پر تھے یہ حدیث اونسے بتواتر منقول ہوئی یہان تک کہ کچھ اوپر اسی آدمی نے اونسے
روایت کی اور بعضے طرق مین یہ لفظ سے روایت ہوئی کہ فرمایا الا وانه بلغنی ان رجالا یفضلوننی فمن
وجدته یفضلنی علیهما فهو مفتر علیه ما علی المفترین یعنی آگاہ ہو کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ کچھ لوگ مجکو
تفضیل دیتے ہین پس جسکو مین پاؤن فضیلت دیتا ہوا دونون پر وہ مفتری ہے اوسکی وہی سزا ہے
جو ایک مفتری کی سزا ہے غور کا مقام ہے کہ حضرت مظهر العجائب امام المشارق والمغارب علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ کو تفضیل دینے والا مفتری ٹھہرے اور یہان جسو اونکے بالکل تفضیل دینے والا مفتری نہو بلکہ اپنا
لقب صادق رکھے اوسے کہ کونوا مع الصادقین ہمارے واسطے ہے فانها لا تعمی الابصار ولکن
تعمی القلوب التی فی الصدور اور عبد بن حمید اور ابو نعیم نے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبی وفی لفظ ما طلعت
الشمس علی احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر یعنی آفتاب نے طلوع وغروب نکیا اوپر ایسے کے
کہ افضل ہو ابو بکر سے اور ایک عبارت یون ہے کہ نہ طلوع کیا آفتاب نے بعد انبیا و مرسلین کے اوپر کسی کے کہ افضل ہو
ابو بکر سے اور طبرانی نے روایت کی کہ فرمایا حضرت نے ان روح القدس جبرئیل اخبرنی ان خیر امتک
بعدک ابو بکر یعنی روح القدس جبرئیل نے مجکو خبر دی کہ تمہاری امت کا افضل بعد تمہارے ابو بکر ہے اور
دارقطنی نے روایت کی کہ جندب اسدی نے کہا کہ ایک روز کچھ لوگ کوفے اور جزیرے کے خدمت مین محمد بن عبد اللہ بن حسن
رضی اللہ عنہم کے حاضر ہو کر حال ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا پوچھنے لگے اونھون نے میری طرف متوجہ ہو کر
فرمایا انظر الی اهل بلادک یسئلونی عن ابی بکر و عمر لهما عندی افضل من علی یعنی ملاحظہ کر اپنے
ملک کے لوگون کو مجھسے سوال کرتے ہین حال ابو بکر و عمر کا حالانکہ وہ دونون نزدیک میرے افضل ہین علی سے انتہی
اور مشکوۃ المصابیح مین بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آخر مین ایک حدیث کے ہے کہ فرمایا حضرت رسالت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان هذا ملك لم ينزل الارض قط قبل هذه الليلة استأذن ربه ان
يسلم علي ويبشرني بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة وان الحسن والحسين سيدا شباب اهل
الجنة رواه الترمذی یعنی یہ ایک فرشتہ ہے کہ آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اوترا تھا اپنے رب سے پروانگی
مانگ کر آیا کہ مجکو سلام کرے اور خوشخبری سناوے کہ فاطمہ سیدہ بیبیون اہل جنت سے بہتر ہین اور حسن اور حسین
سب جوانون اہل جنت سے افضل ہین اور انس رض سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ابوبکر و عمر سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والاخرين الا النبيين والمرسلين رواه الترمذي
ورواه ابن ماجة عن علي رض یعنی ابوبکر اور عمر مہتر کھول بہشتیون کے ہین اولین و آخرین سے سوا انبیا اور
مرسلین کے کھول جمع کہل کی ہے اور کہل مرد میانہ سال دو مویہ کو کہتے ہین کذا فی الصراح یعنی جو لوگ کہ دنیا مین
کہل ہو کر ہین اونکے یہ سردار ہین ورنہ بہشت مین سب جوان ہونگے صاحب مرقات نے کہا کہ جامع صغیر مین
ہے کہ اس حدیث کو روایت کیا امام احمد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے علی رض سے اور ابن ماجہ نے ابو جحیفہ سے
اور ابو یعلی نے اور ضیا نے مختارہ مین انس رض سے اور طبرانی نے اوسط مین جابر رضی اللہ اور ابو سعید رض سے
اور ریاض مین علی رض سے انتہی اور شیخ عبد الحق نے فرمایا کہ جب سردار بڈھون کے ہوئے جوانون کے بدرجہ
اولی ہوئے اور مؤید اس قول کی وہ روایت ہے کہ مرقات مین امام احمد رح سے منقول ہوئی کہ سیدا کھول
اهل الجنة وشبابها بعد النبيين والمرسلين یعنی دونون سید ہین بڈھون اہل جنت اور جوانون
اسکے بعد انبیا اور مرسلین کے یہان سے معلوم ہوا کہ لفظ کھول حدیث مین واسطے احتراز کے غیر کھول
سے نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ سوائے انبیا و مرسلین علیہم السلام کے سب سے افضل ہین اسی واسطے مرقات مین لکھا
ہے کہ مراد اولین سے اولیا پہلی امتون کے ہین پس افضل ہین اصحاب کہف سے اور مومن آل فرعون سے اور
حضرت خضر سے بشرطیکہ ولی ہون اور مراد آخرین سے اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے ہین اور الا النبيين
والمرسلين کی قید سے حضرت عیسی علیہ السلام خارج ہوگئے اور خضر بھی بشرطیکہ نبی ہون پس تعبیر بلفظ
کھول اسواسطے فرمائی کہ حالات انسانی مین یہ حالت کمال عقل و حلم کی ہوتی ہے اور جنت مین درجہ بقدر عقل کے
ملیگا جیسا کہ خجندی روایت کرتے ہین کہ حضرت نے جناب مرتضی کو فرمایا کہ جب آدمی طرح طرح کی نیکیون سے
قرب الٰہی ڈھونڈھین تم بانواع عقل قرب پیدا کرو اب سوال کیا جاتا ہے کہ تمہارے مہدی بھی گلگشت
بہشت کا ارادہ رکھتے ہین یا نہین اگر رکھتے ہین تو مہتری اور سیادت حضرت ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما کی قبول

کرین اور دعوی برابری اوبرتری سے نسبت بحضرت رسالت اور انکے اصحاب کے توبہ کرین **تنبیہ**
یہ جو صاحب تحفہ ضائل نے لکھا ہی کہ مہدیکو حکم الٰہی ہوا کہ جیسا کہ ابوبکر صدیق نے کمل پہنا تھا اور ہمنے
جبرئیل اور سب فرشتونکو کمل پوش بنایا تھا ایسی یہان بھی کیا انتہی جیسا کہ شروع اس باب مین ضمن نقل دوم مین
گذر چکا نے اصل محض ہی اسواسطے کہ حضرت ابوبکر صدیق کا سب مال لاکر حضرت رسالت مین اللہ کھدینا
تو متواتر ثابت ہی چنانچہ مشکوٰۃ مین امیر المومنین عمرؓ سے روایت ہی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم ان نتصدق ووافق ذلک عندی مالا فقلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقته
یوما قال فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاھلك
فقلت مثله واتی ابوبکر بکل ما عنده فقال یا ابابکر ما ابقیت لاھلك فقال
ابقیت لھم اللہ ورسوله قلت لا اسبقه الی شئ ابدا رواه الترمذی وابوداؤد
یعنے کہا امیر المومنین عمر نے کہ ہمکو حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم راہ خدائے تعالی مین کچھ
خرچ کرین اور اتفاقا اسوقت میرے پاس مال بھی بہت موجود تھا پس مینے کہا کہ اگر میری تقدیر
مین کسی دن ابوبکر پر غالب ہونا ہی تو آج کے دن مین اون پر غلبہ لیجاؤنگا پس مینے اپنا آدھا مال لاکر
حاضر کر دیا حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے اہل و عیال کے واسطے کسقدر چھوڑ آیا مینے عرض کیا کہ جسقدر
لایا ہون اسیقدر اونکے واسطے بھی چھوڑ آیا ہون اور ابوبکر صدیق نے جو کچھ کہ پاس تھا سب حاضر کیا حضرت نے
پوچھا کہ اپنے اہل و عیال کے واسطے کیا کچھ چھوڑ آئے عرض کیا خدا اور رسول کو اونکے واسطے چھوڑ آیا
مینے دل مین کہا کہ کسی چیز مین مین انپر سبقت نہ لیجا سکونگا کبھی انتہی لیکن جبرئیل اور فرشتونکا مثل ابوبکر
صدیق کی پوشاک بدلنا اسکے ثبوت مین کلام ہی صواعق محرقہ مین لکھا ہی کہ بغوی اور ابن عساکر نے روایت
کی کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ایکروز مین خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا
اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ بھی وہان ایک عبا پہنے ہوئے کہ دونون طرف اسکے کانٹیون اور کانٹون سے
اٹکا کر ملائے ہوئے حاضر تھے اتنے مین جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہوکر اس حال کا حضرت سے استفسار کیا
حضرت نے فرمایا کہ ابوبکر نے قبل فتح مکے کے سب مال مجپر خرچ کر ڈالا جبرئیل نے کہا کہ حق تعالی اونکو سلام
فرماتا ہی اور پوچھتا ہی کہ اس فقر مین مجھسے راضی ہی یا نہین ابوبکرؓ نے کہا کیا مین اپنے پروردگار سے رنجیدہ
ہونگا مین اپنے پروردگار سے راضی ہون اور سند اس حدیث کی غریب ہی ضعیف اور ابونعیم نے ابوہریرہ اور

لازم آیا اسواسطے کہ دانستہ کذب حضرت رسالت پناہ در رب العزت پر باندھنا مہدی کی شان نہین ہی
اور اگر نادانستگی سے تھا تو احوال تمام موجودات کی غیب دانی کا دعوی غلط ہوا اور مہدویون کے نزدیک
مہدی کے کشف و دعوے مین خطا ممکن نہین ہی

باب ششم بیان مین ان بے ادبیون کے کہ مہدویون نے جناب مین حضرات انبیاء و مرسلین اور حضرت خاتم الرسالۃ سید الاولین والآخرین کے ادا کی ہین

شواہد الولایت کے اونیسوین باب مین لکھا ہی کہ ایک روز میران نے عزیز اللہ اور مخدوم کے حق مین کہا اون دونون کو مقام ابراہیم صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کا دیا گیا ہی اگر جینے اور آگے کو بڑھ جاتے لیکن کوچ کیا چاہتے ہین جب وعظ ہو چکا وہ دونون شخص سب سے دست بوس کر کے رخصت ہوئے ایک تیسرے دن مرا اور دوسرا نوین دن **ایضاً** مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ ملک سند مین بادشاہ وہان کے مسلمانون نے نہایت تنگ کیا یہان تک کہ بھوکون کے مارے چوراسی مرید ہمراہی میران کے مر گئے میران نے بشارت دی کہ ان سب کو مقامات انبیاء مرسلین اولوالعزم کے ملے **ایضاً** شواہد الولایت کے آٹھوین باب مین لکھا ہی کہ شیخ مہاجر نے مردے کو زندہ کیا اور مہدی نے اوسکو قائم مقام حضرت عیسی علیہ السلام کا فرمایا مصنف کتاب مذکور کا کہتا ہی کہ البتہ فیض یاب ذات مہدی کو چاہیے کہ عین مقام عیسی علیہ السلام مین قدم مارنے سے احتراز کرے **ایضاً** شواہد الولایت کے چھبیسوین باب مین لکھا ہی کہ ایکدن میران نے کہا کہ خداوند تعالی نے بندے کے وصف پیغمبرون سے بیان فرمائے اسلیے اکثر پیغمبرونکو تمنا تھی کہ بندے کی صحبت مین پہونچین اور اکتیسوین باب مین لکھا ہی کہ اکثر انبیا اور مرسلین و اولوالعزم دعا مانگتے تھے کہ بار خدایا ہمکو امت محمدی مین کر کے مہدی کے گروہ مین داخل کر دے اون مین سے حضرت عیسی کی دعا مقبول ہوئی کہ اب آکر بہرہ یاب ہونگے چنانچہ صاحب دیوان مہدی اون کے نعت مین لکھتا ہی

شعر بلکہ عالم کزادم و عیسی ٭ زیحیی و خلیل از موسی ٭ بودہ غایت بصحبتش ہوسے ٭
ہر چہ ہست از ولایت ست ظہور ٭ وانہ نقطۂ آن دائرۂ مفضلان ٭ شد متمنائے ہمہ مرسلان ٭
خواست ز حق ہر یکے از اولین ٭ رب اجعلنی لمن الآخرین ٭

معلوم رہے کہ اس قوم مین کلام خوندمیر اور نقلیات اور کلام مہدی اور مولود اصل الاصول شمار کیا جاتا ہی جیسا کہ رسالہ بشارت نامے مین لکھا ہی **ایضاً** تحفۂ فضائل مین لکھا ہی کہ میران قضائے حاجت کے واسطے جاتے تھے حاجی محمد فرہی نے

باب ششم بیان مین ان بے ادبیون کے کہ مہدویون نے جناب مین حضرات انبیاء و مرسلین اور حضرت خاتم الرسالۃ سید الاولین والآخرین کے ادا کی ہین

پوچھا کہ میران جیو خدام تو کہتے عیسیٰ کب آوینگے میران نے ہاتھ نیچے کرکے کہا کہ بند یکے پیچھے آوینگے
خونر احاجی محمد کو مقام عیسیٰ روح اللہ کا حاصل ہو گیا میران کے زندگی بھر تو چپ ہا بعد مرنے کے سندھ میں
طرف نگر ٹھٹھہ کے جا کر دعوی عیسویت کا کیا وہانکے حاکم نے اوسکا سر کاٹ ڈالا سید محمود نے بھی دو شخصو کو
اوسکے مارنے کے واسطے بھیجا تھا وہ اوسکے قتل کی خبر سنکے راہ سے پلٹے شاہ دلاور نے بشارت دی کہ
اسکے غرغرے کے وقت توبہ قبول ہوگئی سید محمود نے کہا کہ مہدی کی تصدیق کی تھی ضائع نہوا **ایضا**
پنجفضائل مین لکھا ہی کہ دلاور سے لئے اپنے میران سے روایت کی کہ آدم علیہ السلام ناک کے نیچے سے بالاے
سر تک مسلمان تھے اور نوح علیہ السلام زیر حلق سے بالاے سر تک سلمان تھے اور ابراہیم و موسی علیہما السلام
زیر سینے سے سر تک مسلمان تھے اور عیسیٰ زیر ناف سے بالاے سر تک مسلمان تھے دوسرے یار جو آوینگے
پورے مسلمان ہوجاوینگے آپ دھے مسلمان ہین اور کہا کہ اس نقل کی صحت پر یہ دلیل ہی کہ میران نے
کہا ہی جو کہ خدا تعالی کو مقید دیکھے وہ مشرک ہی **ایضا** شواہد الولایت کے چوبیسویں باب مین لکھا ہی
کہ میران نے کہا کہ حق تعالی نے ارواح اولین اور آخرین کی حاضر کرکے فرمایا کہ ای سید محمد ان سب ارواح کا
پیشوا بننا قبول کر پہلے مینے اپنی عاجزی پر خیال کرکے عذر کیا پھر عنایت خدا تعالی پر کہ میرے حال پر
ہی نظر کرکے کہا اگر سو حصہ اس سے زیادہ ہون تو بھی قبول کیا **ایضا** شواہد الولایت کے چھبیسویں
باب مین لکھا ہی کہ درمیان محمدین کے فرق نہین ہی اور فرق کرنے والے کو زیان ہی یعنی محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم اور سید محمد جونپوری برابر ہین استغفر اللہ العظیم اور جوہر نامے مین لکھا ہی دوسرہ نبی مہدی کا
یک ذات جانو برابر اجتہاد عقلی سون پاک ☓ ظاہر باطن تابع متبوع حق مانو کل ادراک ☓ دیگر آنکہ ولایت
کل نبوت جز کل غیر مخلوق جز مخلوق بعد اوسکے بیان کیا کہ حدیث الولایۃ افضل من النبوۃ کی پانچ وجہ ہین اول
ولایت صفت خالق کی اور نبوت صفت مخلوق کی دوم ولایت مشغولی ساتھ حق کے اور نبوت
مشغولی ساتھ خلق کے سوم ولایت امر باطن ہی اور نبوت امر ظاہر ہی چہارم ولایت خاص ہے
اور نبوت عام ہی پنجم ولایت کو نہایت نہین اور نبوت کو نہایت ہی **ایضا** بشارت نامے مین لکھا
ہی کہ مہدی نے کرات و مرات کہا کہ بندے کو مقام و مراتب جملہ انبیا اور اولیا اور مومنین اور مومنات کے
بلکہ احوال جملہ موجودات کے ایسے معلوم ہوگئے ہین جیسا کہ صراف سکے سونے اور چاندی کو ہاتھ مین لیکر
ہر طرف پھراتا ہی اور کما حقہ پہچانتا ہی اور اوسی رسالے مین یہ بھی ہی کہ میران نے کہا کہ بعد عوت خاتمین

سے کہ نام انبیا اور اولیا کا ختم ہو گیا لیکن مقامات اور درجہ انبیا اور اولیا کا بندے کے گروہ مین قیامت تک جاری ہی اور پیغمبرونکا اس گروہ مین ہونے کی تمنا کرنا بھی اوسی مین مذکور ہی اور یہ بھی لکھا کہ جو کچھ میران نے خبر دی سب سچ جاننا اور اپنا اجتہاد چھوڑ دینا نقل میران ہی نہ اجتہاد و قیاس و عقل حرام ہی **ایضاً** رسالہ صراط المستقیم مین لکھا ہی اوسکی عبارت بعینہا یہ ہی نبی و مہدی علیہما السلام یکذات موصوف بجمیع صفات سرتاپا متساویان ظاہر و باطن کلام اللہ سون برابر فرق کرنہارے کافر مرد و انتہی **ایضاً** رسالہ درج الاثر مین لکھا ہی کہ نبی علیہ السلام کے ایک صدیق اور ایک نظیر صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ اور نظیر ظاہر و باطن کے میران ہین اور میران کے دو صدیق دو نظیر ایک صدیق سید محمود ثانی مہدی دوسرے صدیق خوندمیر اور نظیر شریعت مین حضرت عیسی علیہ السلام اور نظیر حقیقت مین خوندمیر پس حضرت عیسی علیہ السلام شریعت مین نظیر ہین لیکن برابر میران کے نہین ہین **ایضاً** مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ جب سید محمد جونپوری نے مقام فراہ مین انتقال کیا اون کے صحابی الہداد حمید نے ایک مرثیہ بنا کر سوم کے روز مجمع تمام صحابہ مین پڑھا کہ منجملہ اوسکے یہ شعر تھے **قطعہ** دو شش کی فضل داور با ہمہ انبیا ہمین بود درد اکہ چند سال نیاید در مہد و + فضائلش کہ ہر جمیع پیمبرش + از خدا + بار بروز حشر شفاعت گر از احد **ایضاً** نجف فضائل مین لکھا ہی کہ میران نے کہا کہ اگر بندہ اور محمد مصطفی اور ابراہیم علیہما السلام ایک زمانے مین ہوتے کوئی ہرگز فرق کر سکتا اور اونکے خلیفہ دلاور نے کہا کہ اگر تجلیہ اللہ تعالی ان تینون کو دکھلاوے ہرگز فرق نکر سکون **ایضاً** شواہد الولایت کے تیرھوین باب مین لکھا ہی کہ مہدویت اور نبوت مین نام کا فرق ہی اور کام اور مقصود ایک ہی **ایضاً** مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ سید محمد کہ دعوی مہدویت سے پہلے سات برس بیہوش رہے اور بجز اوقات نماز ہوش مین نآتے تھے ایکدن انکی جورو بی بی الہدیتی نے پوچھا کہ میران جی کیا سبب ہے کہ اسقدر بیہوش رہتے ہو اور تحمل نہین کرسکتے بولے ایسی پی دری تجلی الوہیت کی ہوتی ہی کہ اگر ان دریاؤن سے ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جاوے تمام عمر ہوش مین نہ آوے فرمان حق تعالی کا ہوتا ہی کہ چونکہ تجکو خاتم ولایت محمدی کا کیا ہی اس سبب سے فرض ادا کرواتے ہین **ایضاً** مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ سید محمد جونپوری نے کہا کہ بندے کے پاس تصحیح ہوتی ہے کسی نے پوچھا کہ میران جی تصحیح کسکو کہتے ہین بولے یہ جو ایک بادشاہ کی جاسے پر دوسرا بادشاہ

نام کتاب فرقہ مہدویہ ۱۲

فرزند مہدی ۱۲

داماد مہدی ۱۲

تخت نشین ہوتا ہی اور سب لشکر کو ملاحظہ کرتا ہی اسکو کیا کہتے ہین کہا کوئی عرض کہتا اور بعضے آمدہ نیاید بھی کہتے ہین ایسی ہو رہا ہی تین رات و دن ہوئے ہین کہ بندیکو فرصت نہین ہی ہر نماز سے فارغ ہوتے ہی حکم ہوتا ہی کہ سید محمد خلوت مین جاؤ کہ بقیہ ارواح کو بھی دیکھ لیو اور تمام ارواح اولوالعزم اور رسولون اور انبیا اور اولیاے بلند مرتبہ اور تمام مومنین اور مومنات کی آدم سے اس دم تک سب بندے کے حضور مین عرض کی جاتی ہین کسی نے پوچھا کہ یہ حضرات اپنی خدمات پیغامبری کی ادا کرکے اپنے مقامات کو پہونچی اب انکے ارواح کے جانچنے اور تصحیح سے کیا فائدہ جواب دیا کہ حق تعالی کا حکم ہوتا ہی کہ جس خزانے سے تمنے نور لیا تھا پھر اوس محل سے مقابلہ کرکے تصحیح کرو اور یہ بھی خدا تعالے فرماتا ہی کہ جو شخص یہان مقبول ہوا وہ خدا کے پاس بھی مقبول ہی اور جو یہان سے مردود ہوا وہ عند اللہ بھی مردود ہی آور پنجفضائل مین لکھا ہی کہ سید محمد نے کہا کہ جیسا کہ بندے کے پاس تصحیح ہوتی ہے میان خوندمیر کے پاس بھی ہووے گی **ایضاً** شواہد الولایت کے اکتیسوین باب کی سینتیسوین خصوصیت مین لکھا ہی کہ جناب رسالت مآب نے مہدی کے اصحاب کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر فرمایا ہی اور پیر ایک حدیث بے اصل بیان کرکے بولتا ہی کہ اول مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہچاننا چاہیے تاکہ مقام ان لوگونکا معلوم ہووے اور جبکہ قوم ایسا ہووے اونکا امام کیسا ہوویگا پس ظاہر ہوا کہ وہ افضل سب سے ہی انتہی وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ **ایضاً** پنجفضائل مین لکھا ہی کہ ایکدن میان عبدالرحمن ایک حدیث بروایت ابوذر غفاری کے پڑھ رہے تھے اوسمین اس مقام پر پہنچے کہ فرمایا ہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ بھائی میرے کہ وہ برابر میرے مرتبے کے ہین شاہ نظام نے سنکر کہا کہ یہ صفت عوام اصحاب مہدیکی ہی اور بڑے اصحاب کا مرتبہ اس سے بھی وراء اور آگے ہی استغفر اللہ العظیم **ایضاً** پنج فضائل مین لکھا ہی کہ ایکروز بعد نماز فجر کے سب بھائی صف بستہ بیٹھے تھے شاہ دلاور نے اپنی عورت خوند بوا کو بلا کر کہا کہ دیکھو یہ وہ لوگ ہین کہ رسول خدا نے فرمایا ہی **ھم اخوانی بمنزلتی** یعنی وہ بھائی میرے ہم مرتبہ میرے ہین اور ایک روز دکھلا کر کہا کہ یہ مقام مرسلین کے ہین اور کہا کہ مرسل او سکو کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل اوس پر وحی لاوین لیکن بارہ آدمی اون سے بھی فاضلتر ہین اور ایک روز یوسف کو بتلا کر کہا کہ یہ سب بھائی جو بیٹھے ہین ہم اخوانی بمنزلتی کا مقام رکھتے ہین یعنی برابر حضرت رسالت پناہ کے ہین مگر چار شخص اس سے بھی بڑھکر مقام رکھتے ہین یعنے بوجیا

کہ وہ چار کون ہی کہ ماتم اور بھائی عبدالمجید اور میان عبدالملک ور قاضی عبداللہ العیاذ باللہ **الغرض**
خلاصہ کلام یہ ہی کہ اس فرقہ بیباک کے نزدیک اونکے مہدی کے مرید حضرات انبیا اور مرسلین کے
برابر ہان کہ برتر ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ بے ادبی اور گستاخی یہ کہ بڑھکر مہدیکے مرید اپنے مریدونکو برابر حضرت
خاتم المرسلین کے بلکہ بعضونکو فاضلتر اوس جناب سے جانتے ہین لیکن بعضے ان مین سے جو اپنے تئین
اہل علم جانتے ہین جسوقت کہ انسے یہ باتین پوچھی جاتی ہین تو تھوڑا سا خدا سے شرما کر کہتے ہین
کہ یہ باتین فقط لکھنے کے واسطے ہین اعتقاد اسپر نہین ہی کہ مہدیکے مرید برابر انبیا اور مرسلین کے
یا افضل اون سے ہون فقط اسیقدر اعتقاد ہم رکھتے ہین کہ ذات مہدی افضل ابوبکر صدیق سے
اور برابر ہی ساتھہ ذات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسکو مسئلہ تسویہ بولتے ہین اور اس
مسئلہ کو انکے اگلے اور پچھلے اپنی دانست مین بہت دھوم دھام سے مدلل اور مبرہن کرتے ہین **مصرع** فکر
ہر کس بقدر ہمت اوست * بیان سے معلوم ہوا کہ انکے مہدیکا دعوی کرنا کہ مجکو اللہ تعالی نے سب ارواح
اولین اور آخرین کا پیشوا بنایا اور میرے پاس تمام ارواح اولو العزم اور رسولون ور انبیا ور اولیا اور مومنین
کی آدم سے اس دم تک تصحیح ہوتی ہی اور مقبولی اور مردودی ہمارے پاس کی مقبولی اور مردودی خدا کے
پاس کی ہی اور اونکے خلیفونکا اپنے مریدونکو حضرت خاتم الرسالۃ سے افضل بولنا سب غلط اور
خطا ہی یا دعوی تسویہ کا غلط اور خطا ہی افسوس کہ نظام کو خدا سے شرم نہ آئی کہ کہا برابر حضرت سید المرسلین
کے ہونا صفت عوام اصحاب مہدی کی ہی اور خواص کا مرتبہ اس سے بھی دور ہی اور دلاور کو خدا کا خوف
نہ آیا کہ کہا میرے لوگون مین چار شخص حضرت سے بھی بڑھکر مقام رکھتے ہین واللہ المستعان
علی ما تصفون باقی کلام متعلق اس باب کا باب تسویہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی

باب ہفتم مین بیان اون بے ادبیون کا کہ فرقہ مہدویہ نے بجناب حضرت آفریدگار عالم جل جلالہ کے کی ہین

پنج فضائل مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ میرے بیٹے سید نجی نواسے مہدیکے ساتھہ ہمیشہ اللہ تعالی
کھیلا کرتا ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا **ایضا** شواہد الولایت کے اونتیسوین باب مین لکھا ہی
کہ خوندمیر نے کہا مہدی جیسا کہ آیا تھا گیا کسی نے جیسا حق پہچاننے کا تھا اوسکو نہ پہچانا کہ وما
قدروا اللہ حق قدرہ فہم من فہم **ایضا** شواہد الولایت کے اونتیسوین باب مین لکھا ہی کہ جب

خلاصہ کلام اسکے مہدیکا دعوی برتری خطا ہی یا دعوی تسویہ غلط ہی اور دونون صورت مین مہدویت باطل ہی

باب ہفتم مین بیان اون بے ادبیون کا جو فرقہ مہدویہ نے بجناب حضرت آفریدگار عالم جل جلالہ کے کی ہین

مہدیکے لوگون نے ایک راجہ کے ملک مین اوسکی گاے یا بیل کو ذبح کر ڈالا اور وہ راجہ واسطے انتقام کے آیا جب نظر اوسکی انپر پڑی معتقد ہوکر سر پاؤن پر رکھ کے بولا کہ گاے کے پیدا کرنے والے نے گاے کو مارا ہم کس سے جنگ کرین اور انھون نے اس کلام پر کچھ انکار نکیا **ایضاً** شواہد الولایت کے آٹھوین باب مین لکھا ہی کہ ایکروز شاہ بھیک جذبے مین بول رہے تھے کہ سب حق ہی مہدی نے کہا کہ ہان جاننا ایمان ہی بولنا کفر ہی اوسنے پھر وہی بات کہی کہ سب حق ہی جب تین بار ایسی تکرار ہوئی مہدی نے کہا کیا پرانے خدا پر مقید ہوگئے ہو آگے بڑھو او نے یہ بیت پڑھی **شعر** بیزارم ازان کہنہ خدائے کہ تو داری ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگر ست **ایضاً** شواہد الولایت کے پندرھوین باب مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ میران جیو پھوٹین وہ آنکھین کہ مہدیکو دیکھین ہون بندے نے اپنے خدا کو دیکھا اور میران جیو نے سب سنکر کہا کہ ہان بھائی سید خوندمیر جو کچھ دیکھا سو تحقیق ہی خدا کے تئین خدا دیکھتا ہی **ایضاً** شواہد الولایت کے سترھوین باب مین لکھا ہی کہ سلام اللہ نے پوچھا کہ میران جی لوگ آپ پر گمان مہدویت کا کرتے ہین کیا مہدی آپ سے بڑھکر ہین تبسم کرکے بولے کہ مہدی سے خدا بڑھکر ہی **ایضاً** پنج فضائل مین لکھا ہی کہ میرانجیو نے اپنے بیٹے سید محمود سے کہا کہ بھایا مین بندہ ہون خدا نے مجکو بندہ کیا اور تمکو بھی بندہ کیا خدا فی الحال ہوجاتا ہی لیکن بندہ ہونا محال ہی شکر خدا کا کہ مجکو اور تمکو بندہ کیا اور مالک اپنے ملک کا کیا **ایضاً** پنج فضائل مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ جو شخص خدا ہوتا ہی خدا کو پہچانتا ہی **ایضاً** پنج فضائل مین لکھا ہی کہ مقام فراہ مین ایکروز میرانجیو میان نعمت کے سامنے آکر بولے کہ انا اللہ رب العالمین نعمت نے پوچھا کہ تم ذات اللہ ہو بولے بندہ بندہ ہی لیکن ذات اللہ رب العالمین ہی جب دوسری بار پوچھا تو بولے کہ بندہ بندہ ہی لیکن بندہ ذات اللہ ہی اور تیسری بار مین جواب دیا کہ بندہ بندہ لیکن ذات اللہ ہی بعد اوسکے ایک ساعت پھر آنکھ بند کرکے کھڑے رہے پھر اللہ جی ابوالکر بی بی ملکان کے گھر مین گھس گئے **ایضاً** پنج فضائل مین لکھا ہی کہ سید محمود نے اپنے باپ سید محمد جونپوری سے روایت کی کہ اونھون نے کہا مین کسی سے جنا گیا اور نہ مینے کسیکو جنا اور ایکروز اونکے خلیفہ دلاور کے سامنے یوسف نے وقت وعظ کے سورۂ اخلاص پڑھا جب لم یلد ولم یولد پر پہونچا دلاور نے کہا یلد یولد پھر یوسف نے کہا لم یلد و لم یولد کہا یلد یولد عبد الملک نے کہا یوسف چپ ہو میان جی ولایت کا شرف بیان کرتے ہین جو کہتے

ہین سو حق ہی **ایضاً** پنج فضائل مین لکھا ہی کہ اونکے خلیفہ نعمت نے کہا مین بندہ کمینہ نعمت ہون کبھی
مین خدا ہو جاتا ہون اور کبھی بندہ ہوتا ہون اور کبھی عین حق ہو جاتا ہون اور عین حق ہونے کے تئین کبھی
ہوتا ہون اور کبھی حق تعالی فرماتا ہی کہ مجھسے تو ہی اور تجھسے مین ہون **ایضاً** اوپنج فضائل مین لکھا ہی
کہ شاہ نظام نے ایک بڑا لمبا کشف ظاہر کیا اوسکا خلاصہ یہ ہی کہ اللہ تعالی مجھسے پوچھکر بندونکو جزا
فرماتا ہی کہ اگر تو کہے تو یہ درجہ اوسکو دون گر نہ ہر گز نہ دون اور مین سفارش کر کے دلوا دیتا ہون **ایضاً**
پنج فضائل مین ہی کہ شاہ نظام نے ایک لمبا معاملہ دیکھا حاصل اوسکا یہ ہی کہ نظام پارہ پارہ ہو گیا اور
میران انکو نگل گئے پھر ثابت ہو گیا اونگل گئے اور اگل دیا پھر میران ٹکڑے ہو گئے اور مین نگل گیا پھر اگل
دیا بعد اوسکے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے ٹکڑونکو نگل گئے پھر اوگل دیے پھر مین ثابت ہو گیا
اور مجکو ثابت نگل گئے پھر اگل دیے پھر حضرت رسالت ٹکڑے ہو گئے اور مین نگل گیا پھر اگل دیا پھر اللہ تعالی
کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا جب مینے یہ معاملہ اپنے پیر سے بیان کیا کہا تمکو تجلی ذات ہوئی اور بندے کی
ذات مین تم فنا ہو گئے انتہی بالجملہ ناظرین بانصاف پر واضح ہوگا کہ دلیل اخلاق سے یہان تک کسقدر
کلمات وحشتناک ان بزرگوارسے منقول ہے کہ سلف سے خلف تک آج تک کوئی مسلمان ایسے کلمات
زبان پر نہ لایا ہوگا باینہمہ خلفا اونکے کہتے ہین سوائے اسکے دوسرے ارشادات مخفیہ میران کے
ایسے وحشت افزا ہین کہ تمام مذکورات سابقہ یہ پاسنگ ہی اوس میزان کا اور کوزہ ہی اوس طوفان کا
چنانچہ جوہر نامے مین لکھا ہی کہ شاہ نعمت نے کہا کہ جو کچھ مہدی نے فرمایا ہی اگر بندہ کما حقہ اسکو بیان
کرے میرا حال تم لوگون مین ایسا ہووے جیسا کہ قصاب گائے کا گوشت برہمنون کے محلے مین
لیجا کر بولے کہ یہ گوشت گائے کا ہی اسکو لیو اور شاہ نظام نے کہا کہ اگر جو کچھ میران سے مینے سنا ہے
بیان کرون برادران دینی بندیکو سنگسار کرین اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ خوندمیر نے کہا کہ اگر جو کچھ مہدی سے
مینے سنا ہی بیان کرون موافقین ہمارے تئین سنگسار کرین اور انصاف نامے کے باب ہفتم مین لکھا ہی
کہ میان دلاور نے چندبار کہا ہی کہ جو کچھ میران سے مینے سنا ہی اگر روبرو بعضے مہاجرون کے بیان
کرون یہی لوگ مجکو سنگسار کرین انتہی سبحان اللہ جو کلمات کہ منقول ہو چکے وہ اسقدر مخالف
دین و ملت ہین کہ مخالفین انکے بسبب اون کلمات کے چارسو برس سے آج تک انکو سنگسار اور ہر جا
سے نکال نکال کرتے ہین اور جو کلمات کہ دلون مین خاص خلفا کے پوشیدہ و مستور ہین وہ اسقدر

بدتر و منکر ہین کہ اگر نہ دو مہدوی لوگ اکبراون مین اخص الخواص مہاجران مہدی کے سن یا دین تعو خلاف
جانشینان مہدی اپنی میان خوندمیر میان نظام اور میان دلاور کو سنگسار کرین اعیاذ باللہ
کیا مذہب ہوکہ دین الضعین اور واقفین کاملین سنگسار کرنے کو تیار ہوتے ہین مقبولیت خلائق عادت
مقبولیت خلائق کی اور بغض انکار خلائق کسو ہو گا بغض و نفرت اہل دین کی نشانی ہی نعوذ باللہ آگی
چنانچہ مشکوۃ مین حدیث صحیح مسلم کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی جب کسی
بندہ کو دوست رکھتا ہے جبرئیل کو فرماتا ہی کہ مین فلانے سے محبت رکھتا ہون تو بھی محبت رکھ پس
جبرئیل اوس سے محبت رکھتے ہین پھر آسمان اوپر پکارتے ہین کہ اللہ تعالی فلانے شخص سے محبت رکھتا ہی
تم بھی محبت رکھو پس اہل آسمان اوس سے محبت رکھتے ہین پھر مقبولی رکھدی جاتی ہی اوسکے واسطے بیچ اہل
زمین کے اور جب اللہ تعالی کسی بندے سے بغض رکھتا ہی جبرئیل کو فرماتا ہی کہ مین فلانے شخص سے بغض رکھتا
ہون تو بھی اوس سے بغض رکھ پس جبرئیل اوس سے بغض رکھتے ہین پھر پکار دیتے ہین اہل آسمان مین کہ اللہ تعالی
بغض رکھتا ہی فلانے سے تم بھی بغض رکھو اوس سے پس بغض رکھتے ہین اوس سے اہل آسمان پھر رکھدیا
جاتا ہی اوسکے واسطے بغض بیچ زمین کے انتہی منقولات صدر مین چند سوال بطور نمونے کے کیے جاتے ہین
ورنہ اسکے قبائح کا استیعاب خارج حد بیان سے ہی **سوال اول** نقل اول کے کیا معنی ہین کہ اللہ تعالی ہمیشہ
خوبصورت بنے کے ساتھ کھیلا کرتا ہی تمام اہل ادیان سماوی اور تمام عقلاے عالم کا اتفاق ہی کہ اللہ تعالی
عبث اور لعب اور جمیع عیوب سے پاک ہی اور خود اپنے کلام مقدس مین فرماتا ہی کہ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ اور ہمنے نہین بنایا آسمان اور زمین اور جو اون کے بیچ ہی کھیلتے ہوے
پس لعب یعنی کھیل جناب باری پر ثابت کرنا مخالف ہوا قرآن اور عقائد جمیع اہل ادیان و ایمان کے **سوال
دوم** نقل چہارم مین اسکے کیا معنی ہین کہ جب شاہ بھیک نے کہا کہ سب حق ہے تو میران نے کہا کہ ہان جانا
ایمان ہی بولنا کفر ہی یہ مسئلہ وحدت وجود کا میران کے نزدیک حق ہی یا باطل اگر باطل ہے اسکے جاننے کو
ایمان کہنا خطا ہی اور اگر حق ہی اوسکے بولنے کو کفر کہنا خطا ہی جس اولیا اور علما نے اسکو حق جانا ہی
صدہا رسائل اور کتابین اوسکے بیان مین تصنیف کی ہین اور اگر بولنا کفر تھا تو خود میران کیون کہے
کہ انا اللہ رب العالمین چنانچہ نقل نہم مین موجود ہی اور نقل پنجم وغیرہ مین میران اور خوندمیر دونون بھی
بولے ہین پس اگر جانتے ہین کہ کفر ہی دیدہ و دانستہ کفریات کیون زبان پر لاتے ہین اگر کہین کہ عوام کے رو

فا

بولنا کفر ہی تو وہان عوام کہان تھے وہان سب خاص الخاص جمع تھے یہان تک کہ کتا بھی ہانکا وہ مقام
رکھتا تھا کہ اصحاب صدیکو نہ مانا تھا چنانچہ بدخلقی ہفتم ہم مین مذکور ہو چکا علاوہ یہ کہ جب حق بات ہوئی
اگرچہ باریک اور دقیق ہی نہایت الامر یہ کہ عوام کے روبرو اوسکا تذکرہ بے احتیاطی اور گناہ ہوگا کفر کیونکر
بلکہ اعتقاد ایمانی کے تکلم کو کفر بولنا خود بے احتیاطی اور گناہ سخت ہی **سوال سوم** اوسی نقل چہارم مین
اسکے کیا معنے ہین کہ کہا پرانے خدا پر تقید ہوگئے ہو آگے پڑھو **شعر** بیزارم ازان کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگرےست معاذ اللہ استغفر اللہ العظیم خدائے عالم واحد ہی اور قدیم ہی اور اہل وجود
اور اہل شہود سب کا اتفاق ہی کہ سب اسکی وحدت اور قدم کے قائل ہین یہ پرانے سے بیزار ہونا کیا معنے
اور آگے کہان پڑھو اور ہر لحظہ تازہ خدا کیسا کوئی مسلمان بھی حضرت الوہیت مین ایسے کلمات بیباکانہ
زبان پر لاتا ہی سبحانہ وتعالی عما یصفون **سوال چہارم** نقل ہفتم مین اسکے کیا معنے ہین
کہ خدا فی الحال ہو جاتا ہی لیکن بندہ ہونا محال یعنی آدمی خدا فی الحال بن سکتا ہی لیکن بندہ ہونا محال ہے
اور پھر اسپر شکر ہوتا ہی کہ خدا نے مجاز اور تمام بندہ کیا اور مالک اپنے ملک کا کیا یعنی بندہ ہونا کہ ممکن بالفعل ہی
اور اسکے استحالہ اور محال ہونے کے قائل ہوئے اور پھر اوسکے فعلیت اور وجود کے بھی قائل ہوے اور
خدا بننا کہ محال ہی اوسکے امکان و فعلیت کے قائل ہوئے عجب تعارض و تناقض ہی کہ بیان سے باہر پھر
اوپر سے یہ دعوی کہ اللہ تعالی نے مجاز اور تمام مالک اپنے ملک کا کیا مالک الملک اللہ تعالی ہی فقط قُلِ اللّٰھُمَّ
مَالِکَ الْمُلْکِ اور کوئی اسکے ساتھ ملک مین شریک نہین ہی وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ
یعنی نہین ہی کوئی اوسکا شریک ملک مین نہ میران نہ خوندمیران اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا **سوال پنجم** نقل
دہم مین اسکے کیا معنی کہ نہ مین کسی سے جنا گیا اور نہ مینے کسیکو جنا اور خلیفہ دلاور نے یہ کیسی
دلاوری کی کہ نص قرآنی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ مین تحریف کرکے اوسکو یلد یولد پڑھا وہ آیت
شان الہی مین ہی نہ کوئی شخص اللہ تعالی سے پیدا ہوا نہ اللہ تعالی کسی سے پیدا ہوا جب وسکو
یَلِدُ یُوْلَدُ پڑھا تو یہ معنی ہوے کہ خدا سے بھی لوگ پیدا ہوتے ہین اور خدا بھی کسی سے پیدا ہوا ہے
سبحان اللہ شیخ جونپوری کی شان اسقدر بڑھی کہ کہتے ہین مین نہ کسی سے جنا گیا اور نہ مینے کسیکو
جنا اور خدائے بیچون وبیچگون کی شان اسقدر گھٹائی گئی کہ وہ جنتا بھی ہی اور جنا بھی گیا ہی اِنْ
ھِیَ اِلَّا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ سوالے اوسکے

اور بہت اعتراضات اور سوالات منقولات مذکورۃ الصدر پر وارد ہوتی ہین کہ اہل خرد بادی النظر استنباط کر سکتے ہین اسواسطے یہان بطور نمونے کے اسیقدر پر اکتفا کی گئی وَاللّٰہُ یَہْدِی مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

باب ہشتم بیان تسویہ مین مشتمل دو مطلب پر

یہ عمدہ مطالب اور اسپر عقاید مہدویہ ہی کہ بغیر اس اعتقاد کے آدمی کو مومن نہین سمجھتے ہین جیسا کہ بغیر اقرار مہدویت شیخ جونپوری کے آدمی کو ایمان سے دور جانتے ہین پس بڑی بحث اونکے مذہب میں دو ہین ایک اثبات اور دوسرا تسویہ بحث اثبات کا کہ بحث دلایل مہدویت تھا بفضل الٰہی بخوبی انجام پذیر ہوا اب بحث تسویہ مین اوسکے فضل پر اعتماد کر کے ابتدا کی جاتی ہی وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ واضح ہو کہ اس بحث مین دو مطلب ہین مطلب اول یہ کہ قوم مذکور دعوی کرتے ہین کہ شیخ جونپور مہدی موعود ہین اور مہدی موعود افضل ہین امیر المومنین ابوبکر اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما سے مطلب دوم یہ ہی کہ مہدی موعود مساوی ہین جمیع مراتب قرب الٰہی مین ساتھ حضرت سید الاولین والآخرین خاتم المرسلین ابو القاسم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطلب اول کا پہلا مقدمہ کہ شیخ جونپور مہدی موعود ہین باب اثبات مین بخوبی تر یون جوہ باطل ہو چکا اوسکے اعادے کی حاجت نہین ہی اور بعد بطلان اوس مقدمے کے اگرچہ مقدمہ ثانیہ اور مطلب دوم بالفرض والتقدیر ثابت بھی ہوے مہدویونکو اصلا مفید نہین ہی کیونکہ یہ بولینگے کہ این فرزدہ مرانیست بلکہ دشمنانم راست پس ابطال مقدمہ ثانیہ اور مطلب دوم کا حقیقت مین بلحاظ مہدویو کے نہوا بلکہ اسواسطے کہ وہ دونون امر بھی چونکہ خلاف واقع اور مخالف عقائد اہل سنت ہین خصوصا مطلب دوم کہ نہایت مخالف نصوص واجماع اہل اسلام کے ہی ابطال ہر دو کا ضرور معلوم ہوا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

مطلب اول کا مقدمہ ثانیہ رسالہ اعتقادیات وعملیات مصنفہ سید عیسی ملقب بعالم میان مین لکھا ہی **قولہ** مہدی موعود افضل ہین امیر المومنین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے دلیل نقلی اسکی یہ ہی کہ شواہد الولایت کے بیسویں باب مین لکھا ہی کہ فراہ کے علما نے اونکے مہدی سے پوچھا کہ تم امت رسول اللہ مین داخل ہو کہا ہان داخل ہون علما نے

کہا کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر ایمان ابوبکر صدیق کا ساتھ ایمان امت کے وزن کیا جاوے تو ایمان
ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گران ہوگا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر صدیق سب امت پر فاضل ہین جواب
دیا کہ ایمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گران ہی یا ایمان ابوبکر کا علما نے کہا کہ ایمان محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گران ہی جواب دیا کہ ایمان اس بندہ کا عین ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی
علما نے کہا کہ تم اس امت مین داخل ہو کسطرح ایمان تمھارا عین ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا جواب
دیا کہ مین اس امت مین داخل ہون جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امت مین داخل ہین جیسا کہ حق تعالے
نے فرمایا ہی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ **جواب** خلاصہ کلام یہ ہی کہ علما نے
استدلال کیا کہ جبکہ تم داخل امت ہو اور ایمان ابوبکر صدیق کا غالب ہی تمام امت کے ایمان سے تو تمھارے
ایمان پر بھی کہ جزو ہی ایمان امت کا غالب ہوا اور میران نے اس استدلال کو یون دفع کیا کہ امت مین
داخل ہونے سے مجھ ترجیح ایمان ابوبکر صدیق کی لازم نہین آتی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ ایمان اونکا ابوبکر رض سے افضل ہی حالانکہ امت مین داخل ہین بدلیل اس آیت کے
کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ یعنے اور نہین ہے یہ شان اللہ تعالے
کی کہ عذاب کرے اون پر اور حالانکہ تم اے محمد اون مین موجود ہو مخفی نرہے کہ مہدوی اپنے
مہدی کی اس تقریر کو غرائب تقریرات اور عجائب جوابات سے جانتے ہین اور حالانکہ یہان
جواب کو سوال سے ذرہ بھی مناسبت نہین ہی اور آیت کریمہ سراسر اونکے مطلب کے مخالف ہی
اس واسطے کہ علما کی غرض یہ تھی کہ تم جزو امت ہوا اور جب جزو ہوے تو کل کی مغلوبیت سے
جزو کی مغلوبیت لازم ہوئی اور انھون نے تمسک کیا آیت سے اور آیت مین ہرگز جزئیت کا
ذکر نہین ہی بلکہ ظرفیت کا بیان ہی سب جانتے ہین کہ فیھم سے ظرفیت سمجھی جاتی ہی اور جزو اور کل مین
ظرفیت نامعقول ہی ورنہ آپ اپنی ذات مین ہونا لازم آوے اور مطلب آیت کا یہ ہی کہ جب تک کہ تم اون مین
رہتے ہو اوپر اونکے عذاب اللہ نازل نہ ہوگا اگرچہ وہ اسکی خواہش بھی کرین اس واسطے
کہ عادت اللہ کی یون ہی کہ جب پیغمبر امت سے باہر ہو جاتے ہین تب عذاب اوترتا ہے جیسا کہ
امت نوح و لوط و ابراہیم علیہما السلام کا قصہ مشہور ہی اور افسوس کا مقام ہی کہ اون کے میران
نے یہ عوض کیا کہ پیغمبر کا امت مین داخل ہونا کیا معنی امت دو قسم ہی امت دعوت اور امت

اجابت امت دعوت اوسکو کہتے ہین کہ پیغمبر جنکو خدا کی طرف دعوت کرنے اور راہ بتلانے کے
واسطے آئے ہین اور کفار بھی باین معنی داخل امت ہین انبیا علیہم السلام کا انمین داخل ہونا محال ہے
اور امت اجابت اونکو کہتے ہین کہ جنھون نے اس دعوت کو قبول کیا اور پیغمبرون کے تابع ہوے
اور انبیا علیہم السلام باین معنی بھی داخل امت نہین ہوسکتے اسواسطے کہ تابع اور متبوع مین
فرق ضرور ہی اور سب سے زیادہ حیرت اور افسوس اس بات کا ہی کہ یہ مہدی اپنے تئین مین
مراد اللہ بولتے تھے اور بیان کلام الٰہی مین اپنے تئین لاثانی جانتے تھے اور اتنا بھی نہ سمجھے
کہ اس آیت مین ضمیر فیہم کی طرف کفار کے پھرتی ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جب تک تم ان کفار مکہ
مین رہتے ہو تب تک اللہ تعالی ان پر عذاب نازل کریگا جیسا کہ تفصیل اسکی تفسیر کشاف
اور بیضاوی اور معالم التنزیل اور جلالین اور کبیر اور مدارک مین ہی بلکہ جسکو کچھہ بھی سمجھ کلام عرب کی
ہوگی اوسکو بغیر رجوع تفاسیر کے آیت کے سیاق اور سباق سے یہ مطلب صاف ظاہر ہو جاوے گا
اسواسطے اوس آیہ کریمہ کا ماقبل اور مابعد لکھا جاتا ہی وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ
أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ وَإِذَا تُتْلَى
عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ
السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا
كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ
تخطئہ مہدی
يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الآیۃ اونکے مہدی سے اس ظاہر آیت کے فہم مین
ایسی خطا سے صریح ہونا دال ہی اس بات پر کہ یہ مہدی نہین ہین اسطور سے کہ مہدی اونکے
نزدیک معصوم ہین خطا سے اور یہ نجاننا کہ یہ معنی اونکے مہدی نے فقط مفسرین کے خلاف کیے
بلکہ نص قرآنی کے خلاف کیے یہ بات اسواسطے لکھی گئی کہ مہدوی اپنے مہدی سے نقل کرتے ہیں
کہ اونھون نے کہا ہی کہ جو بیان مفسرین کا اور جو حدیث کہ بندے کے موافق ہو اوسکو اعتبار
کرنا اور جو مخالف ہو اوسکو نماننا اور دعوی کرتے ہین کہ مہدی کا کوئی قول و فعل خلاف امر قطعی
یعنی نص قرآنی یا حدیث متواتر کے ہونا محال ہے حالانکہ اس ایک تفسیر سے اسقدر اتفاقات کثیرہ مین

مخالفت قطعیات کی ماقبل مین مسطور ہو چکی **تفریع** کلام سابق سے ثابت ہوا کہ اونکے مہدی اس
امت مین داخل ہین اور استدلال آیت مذکورہ سے غلط ہوا اور حدیث مذکور کو علماے فراہ سے
سنا تسلیم کیا ہی اب سوال کیا جاتا ہی کہ اسکے کیا معنی ہین کہ ایمان اس بندے کا عین ایمان نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ہی اگر یہ مراد ہی کہ ایمان اس بندے کا قوت اور کیفیت مین ساتھ ایمان نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اس قدر مشابہ اور برابر ہی کہ مجازاً اسکو عین بولا جاتا ہی بطریق کانہ ہو کے تو یہ بات سراسر ہمارے
اسواسطے کہ جب آپ کا ایمان ابوبکر صدیق کے ایمان سے کم ٹھہرا تو ایمان حضرت رسالت سے بدرجہ
کم ہوا اور اگر عین سے مراد عینیت حقیقی ہی اور مطلب یہ ہی کہ مجکو علیحدہ ایمان نہین ہی بلکہ وہ ایمان
کہ حضرت کی روح مقدس کی صفت ہی اوسکو بعینہ مین اپنا سمجھتا ہون اور سوا اوسکے دوسرا ایمان
اپنے نفس مین نہین رکھتا ہون تو یہ بات نہایت غلط ہی اسلیے کہ جب تمہارا نفس اور جسم حضرت کے
نفس مقدس اور جسم اطہر سے جدا اور متمایز ہی تو مثل اور اوصاف اور تشخصات کے وصف ایمان بھی
تمہارا علیحدہ چاہیے ورنہ حضرت کا ایمان تمہارے کیا کام آویگا اگر ایسی کام آتا تو کوئی ایمان نہ لاتا اور
ایک حضرت کا ایمان سبکے واسطے کفایت کرتا ایسا ہرگز نہین ہی بلکہ اللہ تعالی بعد تذکرہ انبیا
علیہم السلام کے فرماتا ہی تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ
عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥ یعنی وہ ایک جماعت تھے گذر گئے اونکا ہی جو کما گئے اور تمہارا ہی جو تم کماؤ
اور تم سے پوچھ نہین اونکے کام کی اور اگر یہ مراد ہی کہ ایمان حضرت کا منتقل ہو کر بعینہ مجھہ مین آگیا
تو یہ بات عقلاً اور نقلاً باطل ہی اسواسطے کہ ایمان ایک اعراض نفسانی سے ہی اور عرض کا منتقل ہونا
ایک محل سے دوسرے محل کو باتفاق عقلاے عالم کے باطل ہی اور بطور فرض محال اگر منتقل ہو روح
مقدس کا اس وصف سے خالی ہونا لازم آوے استغفر اللہ العظیم حالانکہ تمام اہل ملت اسلامیہ قائل ہین
کہ روح مقدس جیسا کہ حیات مین باعلی صفات وکمالات بشریہ موصوف تھی اب بھی اونھین صفات
سے بلکہ یوماً فیوماً زیادہ اون سے موصوف ہی چہ جاے ایمان کی کہ اصل ورمبدا تمام کمالات کا ہی اور
اگر کہین کہ وہ ایمان مع اوس روح کے اسمین حلول کیا تو پوچھا جاتا ہی کہ تمہاری روح بھی تم مین
ہی یا نہین اگر ہی تو تم دو دلے ہوے اور یہ بھی باطل ہی بحکم اس آیت کریمہ کے کہ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ
مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ الآیۃ یعنی اللہ تعالی نے نہین بنائے کسی مرد کے دو دل اوسکے اندر

اور اگر کہین کہ ہم مین دوسری روح نہین ہی بلکہ وہی روح مقدس ہمارے بدن کی بھی روح ہی اور ہم اوسکی حقیقت
بسالت دو قالب یکجان ہین تو یہ تناسخ ہوا کہ جسکو ہنود جسم بدلنا کہتے ہین اور اسکو اہل اسلام
باطل جانتے ہین بلکہ حکما بھی اسکو محال کہتے ہین جیسا کہ ایک آدمی مین دو نفس ہونا محال جانتے ہین
جیسا کہ صدرا وغیرہ مین مبرہن ہی اور اگر ایمان بمعنی مؤمن بہ کے ہی یعنی جن چیزون پر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے اونھین چیزون پر بعینہا بندہ کا ایمان ہی تو اس دعوے سے تمکو کچھ
فضیلت ابوبکر صدیق پر بلکہ عوام مومنین پر بھی حاصل نہین ہوتی اسواسطے کہ سب مسلمان اونھین
چیزون پر ایمان لائے ہین جن پر حضرات انبیا ایمان لائے ہین قال اللہ تعالی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ یعنی ایمان لایا رسول اون چیزون پر کہ اوتاری گئین اوسپر جانب
رب اوسکی سے اور ایمان لائے مومنون سب ایمان لائے اللہ پر اور فرشتون پر اوسکے اور
کتابون پر اوسکے اور رسولون پر اوسکے کہ ہم نہین فرق جانتے ہین کسی ایک مین اوسکے رسولون سے
اور دوسری جاے فرمایا قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ
النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ
اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا الآیۃ یعنی کہو تم اے مسلمانون کہ ایمان لائے
ہم اللہ پر اور اوس پر کہ اوتارا گیا طرف ہمارے اور اوسپر کہ اوتارا گیا طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق
اور یعقوب اور اولاد یعقوب کے اور اوس احکام پر کہ ملے موسی اور عیسی اور ملے سب پیغمبرونکو
اونکے رب کیطرف سے ہم فرق نہین جانتے ہین کسی ایک مین اون سب سے اور ہم اوسیکے
فرمان بردار ہین پس اگر ایمان لاوین اہل کتاب جسطرح پر کہ تم ایمان لائے ہو پس تحقیق راہ پاوین
انتہی غرضکہ یہ کلام اونکے مہدی کا کسی وجہ پر خالی خطا سے نہین ہی پس جبکہ ایسے
مطلب عالیہ ایمانیہ مین پاک خطا سے نہووے مہدی معصوم کہان سے ہووے وہو
المقصود **قولہ** اور دلائل شرعیہ سے اسکی یہ بھی ایک دلیل ہی جو مرقاۃ شرح مشکوۃ مین باب
اشراط الساعۃ مین مذکور ہی کہ جیسا کہ خاتم انبیا قائم مقام کل انبیا کے ہین خاتم اولیا

قائم مقام کل اولیا کے ہین انتہی **جواب** باب پنجم مین کثرت سے احادیث صحیحہ صریحہ اس
مقدمے مین گذرین کہ ابو بکر صدیق بعد انبیا علیہم السلام کے تمام خلق سے افضل ہین اس قول صاحب
مرقاۃ کا وے نکے مقابل نتیہ استدلال کا نہین لکھتا ہی اور اگر کلام صاحب مرقاۃ کا تمھارے نزدیک
کالوحی من السما ہی تو تمھارے مذہب کی بالکل بیخ کنی ہو جاے گی کیونکہ غرض صاحب مرقاۃ کی
اس کلام سے سراسر تمھارے مقصود کے مخالف ہی اب یہان ترجمہ تمام عبارت مرقاۃ کا کہ متعلق
اس مقام سے ہی لکھا جاتا ہی کہ عقلاے انصاف پسند پر حقیقت حال کھل جاوے مولانا علی
قاری صاحب مرقاۃ لکھتے ہین کہ اختلاف ہی اس امر مین کہ مہدی اولاد امام حسن سے ہین یا
اولاد امام حسین سے اور ممکن ہی کہ دونون طرف سے نسب رکھتے ہون اور ظاہر یہ ہی کہ جانب
باپ سے حسنی ہو وین اور جانب مان سے حسینی قیاس کرنے کر اوپر احوال حضرت اسمعیل و اسحق
صاحبزادون حضرت ابراہیم علیہم السلام کے کہ جب کہ سب انبیا بنی اسرائیل کے اولاد اسحق علیہ السلام
مین ہوے اولاد اسمعیل علیہ السلام مین فقط ایک ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہو کر قائم مقام
سبکے اور خاتم الانبیا ہو کر نعم البدل ہوے ایسے ہی چونکہ اکثر ایمہ و اکابر امت اولاد حسین رضی اللہ
عنہ مین ہوے مناسب ہوا کہ حسن رضی اللہ عنہ کا اسیطرح پر جبر نقصان کیا جاوے کہ انکو ایک ولد
ایسا دیا جاوے کہ خاتم اولیا اور قائم مقام سائر اصفیا کے ہووے انتہی اب غور کا مقام ہی کہ مہدی
جونپوری تو ان لوگون کے نزدیک حسینی ہین اگر وہ خاتم الاولیا ہوے تو امام حسین کی اولاد مین
اور بھی مالا مال افزایش ہو گئی اور اسمین امام حسن کا جبر نقصان کیا ہوا بلکہ انکی اولاد کو تو سراسر حرمان ہوا
علاوہ یہ کہ لفظ اولیا کا اگرچہ بمعنی لغوی صحابہ کرام اور انبیا و مرسلین بلکہ ملائکہ مقربین اور کروبین کو
بھی شامل ہی لیکن عرف مین جب ولیا بولتے ہین تو مراد انسے وہی اولیا ہوتے ہین کہ سوا انبیا
اور ملائکہ اور صحابہ بلکہ ایمہ اہل بیت کے ہین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ نے مختصر بہجۃ الاسرار
مین اسکی تصریح بھی کی ہی جیسا کہ لفظ دابہ کا کہ اصل مین شامل ہی ہر چیز جاندار کو کہ چلتے ہین زمین پر
لیکن اہل عرف نے اسکو خاص کیا چارپایون پر پھر دوبارہ خاص کیا گھوڑون پر اب اگر کوئی
دابہ نے قرائن کے بولے تو اوس سے فقط معنی عرفی سمجھین گے اور انسان وغیرہ نہ سمجھین گے
اور وہی صاحب مرقاۃ لکھتے ہین کہ ابو بکر صدیق افضل ہین بعد انبیا کے تمام اولیا اس

امت اور امم سابقہ سے چنانچہ باب پنجم مین ذیل مین حدیث دوم سید الکھول اہل الجنۃ کے گذر چکا اور دوسری
صاحب مرقاۃ تمھارے مہدی اور اونکے گروہ کو نہایت برائی سے یاد کرتے ہین چنانچہ اس کتاب مین
بعد دو ورق کے لکھتے ہین کہ بلاد ہندوستان مین ایک گروہ ظاہر ہوا ہی کہ اونکو مہدوی بولتے ہین
اونمین کچھہ باضنین علمی اور کشوف سفلی ہین اور جہالات ظاہر ہین منجملہ اونکی جہالتون کے ایک یہ ہے
کہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ہمارے شیخ جو ظاہر ہو کر مر گئے اور مدفون ہوئے بعضے بلاد خراسان مین
وہی مہدی موعود تھے اور اب اونکے سوا کوئی مہدی وجود مین نآویگا اور اونکی گمراہیو نمین
سے ایک بات ہی کہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جو شخص اس عقیدے پر نہووے وہ کافر ہی اور ہمارے
شیخ عارف باللہ ولی شیخ علی متقی نے ایک رسالہ جامع علامات مہدی مین رسائل سیوطی سے منتخب
کر کے تالیف کیا اور اسوقت جو چارون مذہب کے علما مکہ معظمہ مین موجود تھے اونسے اس باب مین فتوے
پوچھا سب نے فتوی دیا کہ جو شخص کہ حکومت اور قدرت رکھتا ہو اوپر اسکو واجب ہی کہ اونکو قتل کرے تمام
ہوئی عبارت مرقاۃ کی اور اسیطرح ملا موصوف نے اپنے ایک رسالہ احوال مہدی مین بھی اس قوم کی
تضلیل و تکفیر کرتے ہین اور یہ ہی کہ جو معنی اور مقام خاتم الاولیا کا یعنی مساوات اور امداد علوم انبیا
و رسل کو عیسی میان مہدوی موافق اپنی فہم ناقص کے فصوص الحکم سے سمجھکر اپنے شیخ جونپوری کے
حق مین جمانے ہین چنانچہ آیندہ آویگا اوسکو ملا ے موصوف اس رسالے مین کفر صریح ٹھہراتے ہین اور
تحقیق اس امر کی کہ خاتم الاولیا اصطلاح حادث ہی اور ان اہل اصطلاح کے نزدیک مراد اس سے مہدی
نہین ہین مطلب دوم مین آویگی انشاء اللہ تعالی **قولہ** سوال یہ خلاف ہی حکم قطعی کا جو اجماع سے
ثابت ہی کہ افضل بعد انبیا علیہم السلام کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین جواب نور الانوار
وغیرہ مین کتب اصول سے مذکور ہی کہ حکم اجماع کا قطعی ہونیکو رکن و شرط یہ ہی کہ تمامی امت کہین کہ اجماع
کیا ہمنے اس حکم پر اور متفق ہوئی تمام امت اس حکم پر اگر اس حکم مین ایک شخص نے بھی اختلاف کیا
تو وہ حکم قطعی نہین ہوتا ہی اور اختلاف اس ایک کا مانند اختلاف اکثر کے ہی جائز ہی کہ صواب اس ایک کی
طرف ہووے باقی تمام خطا پر ہووین اور اگر کسی نے اختلاف نہین کیا ولیکن بعضے ساکت ہین تو اسکو
اجماع سکوتی کہتے ہین اسمین خلاف ہی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ یہ اجماع ظنی ہی نزدیک اونکے
انتہی اب ظاہر ہی کہ اس حکم مین ایسے فرقے تفضیلیہ وغیرہ کا خلاف قدیم سے چلا آتا ہی اور اس طرح کا اجماع

اس حکم تفضیل مین ممنوع غیر مسموع ہی تمام ہوئی عبارت رسالہ مذکورہ کی جواب بہان جو تمنے نوالانوار
دیکھکر یہ تقریر طول لاطائل بنائی تمہارے مقصود کے واسطے ہرگز مفید نہین ہی بلکہ مضر ہی اور ہمارے مقصود کے
واسطے مفید اور موافق ہی شرح اوسکی یون ہی کہ تمام امت کا متفق ہونا ہر اجماع مین شرط نہین ہی
اسواسطے کہ اجماع دو قسم ہی ایک اوس بات پر اجماع کرنا کہ جسمین اجتہاد اور رای کی حاجت نہین ہی
بلکہ ہر خاص و عام اوسکو سمجھہ سکتا ہی جیسا کہ اس بات پر اجماع ہی کہ ہر روز پانچ نمازین فرض ہین اور رمضان
کے روزے فرض ہین کہ اگرچہ یہ چیزین نص قطعی سے ثابت ہین لیکن اجماع بھی اسپر منعقد ہوا ایسی
چیزون کے اجماع مین البتہ تمام عام و خاص امت کا متفق ہونا شرط ہی اور مسئلہ تفضیل ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ اس قسم کا نہین ہی دوسری قسم یہ ہی کہ ایسی بات پر اجماع کرنا کہ جسمین رای اور اجتہاد کی حاجت
ہی جیسا کہ احکام نکاح اور طلاق اور بیع وغیرہ کے اسمین عوام امت کالانعام ہین اونکا متفق ہونا
کچھہ ضرور نہین ہی فقط مجتہد لوگ ایک زمانے کے خواہ عصر صحابہ کرام کے ہون یا کسی اور عصر کے
ہون جب کہ اوس بات پر متفق ہوگئے اجماع قطعی ہوگیا اور اس اجماع مین جو علما کہ مرتبہ اجتہاد کو
نہین پہونچے ہین مثل عوام الناس کے بے اعتبار ہین جیسا کہ فقط متکلم ہو یا فقط مفسر یا محدث ہو
کہ طریق اجتہاد اور قیاس سے بہرہ نرکھتا ہو یہ خلاصہ ہی توضیح اور درالاسرار اور تحقیق الحسامی اور مسلم الثبوت کا
اور مسئلہ تفضیل کا اسی قسم سے ہی کہ پہچاننا اس بات کا کہ کون افضل البشر ہی بعد انبیا علیہم السلام کے
مجتہدون کا کام ہی کہ اول معنی افضلیت کے پہچاننا بعد اوسکے احادیث اور آیات کہ ہر ایک کے حق مین
وارد ہین اسکو جمع کر کے نہایت خوض اور تنقیح کے بعد ایک شخص پر حکم افضلیت کا کرنا پس ایسے نازک
مقدمے مین عوام امت کو کیا دخل بجز تقلید کے اور اس اجماع مین تمام امت کا متفق ہونا جو تمنے
شرط ٹھہرایا نہایت خطا ہی یہ اجماع صحابہ کرام کے عصر مین منعقد ہوا کہ اونسے بڑھکر اس مقدمے کا
پہچاننا دوسرے کو قسم محالات عادیہ سے ہی پس صحابہ مین جو لوگ رتبہ اجتہاد کا رکھتے تھے اونکا اتفاق
کافی ہی اگر ثابت ہوجاوے آور یہ جو تمنے اپنی تقریر کا ثمرہ نکالا کہ امیہ فرقہ تفضیلیہ کا خلاف قدیم سے
چلا آتا ہی تو اجماع ممنوع ہی تمہارے مطلب کو کہ ثابت کرنا افضلیت سید محمد جونپوری کا ہی کمال
مضر ہی بیان اوسکا یہ ہی کہ قرن اول مین کہ خیر القرون ہی جمہور صحابہ نے اجماع کیا کہ بعد انبیا علیہم السلام
کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ افضل اس امت کے ہین مگر حضرت سلمان اور ابوذر اور مقداد

اور خباب اور جابر اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم نے اتفاق اس بات پر کیا ہی کہ علیؓ
افضل امت ہین پس تمام صحابہ مجتہدین اونکے تحقیقاً اور مقلدین تقلیداً اس دو قول پر متفق ہوے
اور اسکو اجماع مرکب کہتے ہین اور اس اجماع کے بعد نیا قول نکالنا باطل ہوتا ہی چنانچہ توضیح مین
لکھا ہی کہ جب صحابہ دو قول پر مختلف ہوکے اجماع ہو گیا اس بات پر کہ قول ثالث باطل ہی بعضے کہتے ہین
کہ یہ اجماع مرکب فقط صحابہ کے ساتھ مختص ہی اسلیے کہ اصلا جائز نہین ہی کہ انکے حق مین گمان
جہل کا کیا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ صحابہ کے بعد والے بھی اگر ایسا اختلاف کرین تو بھی اجماع
مرکب ہو جاتا ہی اور نور الانوار اور دائر شرح منار مین بھی ایسی لکھا ہی اور مسلم الثبوت مین لکھا ہی کہ اگر
قول ثالث رافع اور نقیض ہو اون دو قولون کے تو ممنوع ہی اب یہان سے ثابت ہوا کہ جب صحابہ
کرام کا اجماع مرکب کہ ابوبکر صدیق افضل امت ہین یا علی مرتضی مہدویونکے تیسرے قول اختراعی سے
کہ بلکہ سید محمد جونپوری افضل ہین سب سے اوٹھ جاتا ہی تو یہ قول ثالث خارج اجماع ہوا پس باطل ہوا موافق
قاعدۂ اصولیہ کے بلکہ موافق عقیدۂ مہدویہ کے منکر اجماع صحابہ کا کافر ہی چنانچہ سید میران جی بن سید
سلام اللہ نے اپنے رسالہ سلسلہ مین لکھا ہی کہ منکر نص قرآن اور منکر حدیث متواتر ہی اور منکر احکام مہدی
اور منکر اجماع صحابۂ نبوت اور صحابۂ ولایت کا فر ہی **قولہ** شاید کہ اسی سبب سے علامہ تفتازانی رحمہ اللہ
نے شرح عقائد نسفی مین بحث اس مسئلہ کی لکھی ہی کہ پائی ہمنے دلیلین جانبین کی متعارضہ اور نہین
ہی یہ مسئلہ متعلق اعمال سے تاکہ ہوے توقف امین مخل کسی واجب کا انتہی اور اگر یہ حکم اجماع قطعی
سے ثابت ہوتا تو علامہ رحمہ اللہ ایسا ہرگز نکہتے کیونکہ توقف وتردد حکم قطعی مین سراسر بیجا
وخطاے فاحش ہی اور پھر تعلق اس مطلق عبارت کا مخصوص طرف ترتیب یا ترتیب بین الحسنین
رضی اللہ عنہما کے تکلف بلا سبب ہی **جواب** انکو اس سے کیا کام کہ شہنشاہ کی داڑھی بڑی یا عالمشاہ
کی اگر فضیلت عثمان اور علی مین دلائل متعارض ہووین یا فضیلت ابوبکر وعلی مین دلائل متعارض ہووین
بہرحال صحابہ کرام سواے فضیلت ابوبکر یا علی کے تیسرے کی فضیلت نہین مانتے ہین اور اسی پر
اجماع مرکب ہوا اب موافق قاعدۂ اصول کے کہ اوپر مذکور ہوا یہ ایجاد فقیر کہ مہدی جونپوری سب سے
افضل ہین باطل ہوئی ورنہ صحابہ کا اجماع کہ ان دو مین سے ایک کو افضل تمام امت پہچانتے تھے
خطا ٹھہریگا اور یہ محال ہے کہ امت حضرت کی خصوصاً صحابہ کرام خطا پر اتفاق کرین اسواسطے کہ

بیع جماعت عیسی ۱۸۰ [illegible]

لایجتمع امتی علی الضلالة حدیث متواتر المعنی ہی جیساکہ مسلم الثبوت مین لکھا ہی اور اوسکی
شرح مین بحر العلوم نے محقق کیا ہی قولہ اور قطع نظر اسکے علماے اکابر اس حکم کو مطلق نہین
لکھے ہین بلکہ اس مین تاویل و توجیہ کیے ہین جیساکہ شاہ عبدالعزیز دہلوی جزو عم سورۂ الیل آیہ کریمہ
سیجنبها الاتقی کی تفسیر مین لکھے ہین کہ اہل سنت و جماعت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی
افضلیت و بزرگی سب امت پر بعد انبیا علیہم السلام کے اسی آیت سے نکالے ہین اور یہی آیت اسکی
دلیل ہی اور بعد تقریر دلیل او رسوال و جواب اہل خلاف کے لکھے ہین کہ بعضے اہل سنت و جماعت کے
بزرگون سے سنا گیا کہ فرماتے تھے کہ یہ خاص اون لوگون کی نسبت ہی جو زندہ ہین اب حضرت ابوبکر صدیق رض
آخر عمر مین جو آپ کی خلافت کا زمانہ ہی اس کلمے کے مصداق ہو سکتے ہین اور بعد قدرے تفصیل اس
مضمون کے لکھے ہین معلوم ہوا کہ اتقی اسیکو کہتے ہین جو اپنی آخر عمر مین کہ وہی عملون کے اعتبار کا
وقت ہی اپنے زمانے کے لوگون سے جو زندہ ہین افضل ہووے اور تقوی مین زیادہ انتہی **جواب** جو تمنے کہا
کہ علماے اکابر اس حکم یعنی افضلیت ابوبکر صدیق رض کو مطلق نہین لکھے ہین بلکہ اسمین تاویل کیے ہین
جیساکہ شاہ عبدالعزیز دہلوی الخ اسکے کیا معنی ہین اگر یہ مراد ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا افضل و اتقی
ہونا بہ نسبت انبیا علیہم السلام کے مطلق نہین سمجھے ہین بلکہ بولتے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے
افضل و اتقی ہین بجز انبیا علیہم السلام کے تو مسلم ہی اور یہی اعتقاد ہمارا ہی اور اس تخصیص سے تمہارے
مطلب کو کچھ بہرہ نہین ہی اور اگر یہ مراد ہی کہ سواے انبیا علیہم السلام کے کسی اور شخص کی
نسبت بھی مثل مہدی وغیرہ کے مطلق نہین سمجھے ہین تو سراسر اون علماے اکابر کے مقصود کے
خلاف ہی بلکہ اون پر ایک بہتان ہی اونکا ہرگز یہ اعتقاد یا کسی کلام مین مراد نہین ہی کہ ابوبکر رض فقط
اپنے ہم عصرون سے افضل ہین اور اپنے بعد یا قبل والون سے کہ سواے انبیا علیہم السلام کے
ہین افضل نہین ہین یہ تخصیص اتقی مین اونھون نے فقط نسبت با نبیا علیہم السلام کے کی ہی
اور سبب او سکا یہ ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وسیجنبها الاتقی الذی یؤتی ماله یتزکی وما لاحد
عنده من نعمة تجزی یعنی اور بچا دیا جاویگا اوس آگ سے وہ شخص کہ اوروں سے بڑھکر
پرہیزگار ہی جو کہ دیتا ہی مال اپنا دل پاک کرنیکو اور نہین ہی کسیکا اوسپر احسان کہ جسکا بدلا دیا جاوے
الخ امام رازی نے تفسیر کبیر مین فرمایا کہ تمام امت اہل سنت اور شیعہ کا اجماع ہی دو باتپر اول افضل خلق اللہ

ف
تقریر امام رازی کی تفسیر آیت سیجنبها الاتقی مین اور اشکال مفضولیت انبیا کا دفع شاہ عبدالعزیز صاحب کی طرف سے بدو طور

بعد رسول اللہ کے یا ابوبکر ہین یا علی ہین اور یہ آیت اون دو مین سے ایک کے حق مین ہی اور ہم کہتے ہین
کہ ممکن نہین کہ یہ آیت علی رضی اللہ عنہ پر محمول ہووے اسلیے کہ اس اتقی کی صفت مین فرمایا
کہ نہین ہی اوسپر کسی کا احسان قابل بدلا دینے کے اور چونکہ علی رضی اللہ عنہ پر حضرت رسالت پناہ کا
حق دنیوی تھا کہ حضرت نے اونکو اونکے والد سے لیکر پرورش فرمایا تھا یہ صفت اونپر صادق نہین
ہوسکتی اسواسطے کہ حقوق دنیوی قابل بدلا دینے کے ہوتے ہین البتہ ابوبکر صدیق پر حضرت کا
احسان دنیوی نہ تھا بلکہ یہ ہمیشہ حضرت پر اپنا مال و متاع نثار کرتے رہے چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ
مال کسی مسلمان نے مجھکو اسقدر نفع نہ دیا جسقدر کہ مال ابوبکر نے ہان احسان ہدایت اور راہ بتلانیکا
ابوبکر صدیق پر تھا مگر یہ احسان قابل بدلے کے نہین ہی جیسا کہ قرآن شریف مین ہی مَآ اَسْئَلُکُمْ
عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ یعنی نہین مانگتا ہون مین تم لوگون سے اوسپر کچھہ بدلا پس ثابت ہوا
کہ یہ آیت ابوبکر صدیق کے حق مین ہی اور وہی اتقی ہین اور چونکہ دوسری آیت مین آیا ہی اِنَّ
اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی افضل تم مین اللہ تعالی کے پاس اتقی تمھارا ہی معلوم ہوا کہ ابوبکر
صدیق افضل امت ہین انتہی مگر یہ شبہہ ہا کہ یہان اتقی مطلق ہی اگر ابوبکر صدیق اور ون سے اتقی
ہین حضرت رسالت مآب سے کیونکر اتقی ہوینگے سو اس شبہے کو شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرقہ
تفضیلیہ کیطرف سے وارد کرکے دو طور سے دفع کیا ایک یہ کہ یہان کلام سائر الناس مین ہی نہ پیغمبرون مین
اسلیے کہ شریعت سے معلوم ہی کہ انبیا علیہم السلام منزلت مین سب سے ممتاز ہین اونکو سائر الناس پر
اور سائر ناس کو اون پر قیاس نکیا چاہیے پس بموجب عرف شرع کے مقام بیان فضیلت مین اس
قسم کے الفاظ مخصوص بامت ہوتے ہین اور تخصیص عرفی تخصیص ذکری سے قوی تر ہی جیسا کہ کوئی
کہے کہ گیہون کی روٹی بہتر ہی دوسری روٹیون سے ہرگز نہ سمجھینگے کہ بادام کی روٹی سے بھی بہتر ہی اسلیے
کہ وہ معروف نہین ہی اور بحث ایسے مقام مین دانے اور غلے سے ہوتا ہی نہ فواکہ اور میوے سے اور
دوسرا طور دفع شبہہ مذکور کا یون بیان کیا کہ بعضے بزرگون اہل سنت سے سنا گیا کہ اتقی اس جا
اپنے معنی عموم پر ہی یعنی ابوبکر اتقی ہین سب سے لیکن نسبت اون لوگون کی جو قید حیات مین ہوون
پس ابوبکر صدیق پر یہ کلمہ آخر عمر مین کہ حضرت رسالت کی رحلت ہوچکی تھی صادق آیا الجواب انصاف کا
مقام ہی کہ غرض اس تاویل سے یہی ہی کہ انبیا اور حضرت خاتم انبیا پر فضیلت لازم نہ آوے نہ یہ کہ

کہ بعد زمانہ ابو بکر صدیق رضؓ کے جو لوگ کہ پیدا ہوویںگے اون پر بھی فضیلت مراد نہین ہی اسواسطے
کہ یہ بات تو مقررات اہل سنت سے ہی کہ جب کہ ابو بکر صدیق اپنی آخر عمر مین سائر موجودین سے کہ عمر و
عثمان و علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم اونمین داخل ہین افضل و اتقی ٹھہرے اور یہ لوگ تمام
متاخرین امت سے افضل ہین اور یہ معلوم ہی کہ افضل سے افضل افضل ہوتا ہی لا محالہ ابو بکر صدیق
تمام امت موجود اور غیر موجود سے افضل ہوے ایسے ظاہر و باہر مقامونکو ٹیڑھا بیڑھا کرکے اپنے
مقصود پر کہ کسی اگلون اور پچھلون کے حاشیہ خیال مین بھی نگذرتا ہوگا جمانا نہایت ہٹ دھرمی ہی
قولہ اور معلوم کیجیے کہ موضوعات مین علی بن عراق کے کہ نام اوسکا تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ ہی کتاب
الفتن مین ابن عدی کی کتاب سے کہ نام اوسکا کامل ہی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول
ہی کہ ہوگا آخر زمانے مین خلیفہ ایسا کہ نہین فضل ہی اوسپر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اور سند مین اوسکی
زکریا وقار اور شیخ اوسکا مؤمل بن عبد الرحمن ضعیف ہین پیچھا کیا گیا ہی یعنی اعتراض کیا گیا ہی کہ یہ دونون
بری ہین اس ضعف سے کیونکہ آئی ہی یہ حدیث سند صحیح سے لایا ہی اس سند کو ابن ابی شیبہ مصنف
مین ابن سیرین سے جواب کہان سے ثابت ہوا کہ بری ہین ضعف سے حالانکہ ائمہ اس فن کی
تصریح کرتے ہین کہ مؤمل بن عبد الرحمن ضعیف ہی چنانچہ تقریب وغیرہ کتب اسماء الرجال مین موجود
ہی بلکہ یہ بات ابن عراق کی عبارت سے بھی نہین مفہوم ہوتی ہی ورنہ اوس عبارت مین تقریب تمام
نہوے اسواسطے کہ ابن عراق کی عبارت یہ ہی حدیث یکون فی اخر الزمان خلیفۃ لا یفضل
علیہ ابو بکر و لا عمر عل من حدیث ابی ہریرۃ و فیہ زکریا الوقار و شیخہ مؤمل
ابن عبد الرحمن ضعیف تُعُقِّبَ بانہما بریان منہ فقد ورد بسند صحیح اخرجہ
ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن ابن سیرین قولہ اب غور کیا چاہیے کہ مصنف ابن ابی شیبہ
مین بروایت صحیح آنے سے کیونکر معلوم ہوا کہ مؤمل مذکور ضعف سے بری ہی کیا راوی ضعیف
کبھی کوئی حدیث صحیح نہین بولتا ہی کہ اگر کبھی ایک حدیث بھی اوسکی دوسرونکی روایت سے صحت کو
پہونچ جاتی ہی تو یہ کلمہ مستنقض ہو کہ وہ راوی ضعف سے بری ہو جاتا ہی وھل ھذا الا عجاب
بلکہ مطلب یہ ہی کہ ان دونون شاگرد و استاد کے ضعیف ہونے سے شبہہ ہوتا تھا کہ یہ حدیث
بالکل بے اصل ہووے اور ابتداءً سہواً انہین سے صادر ہوئی ہووے سو کہا کہ یہ دونون بری ہین

ف بحث قول ابن سیرین کا کہ آخر زمانے مین ایک خلیفہ ایسا ہوگا کہ ابو بکر و عمر اوس سے افضل نہین ہین

اسبات سے اسواسطے کہ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح اسکو روایت کیا ہی آور جاننا چاہیے کہ اس توجیہ سے
اگر عبارت موجہ ہوگئی لیکن حدیث کا ضعف دفع نہوا اسلیے کہ ابن ابی شیبہ نے جو روایت کیا ہی وہ
قول ابن سیرین پر موقوف ہی اور حدیث مذکور الصدر مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر پس صحت کو اسقدر
پونہچا کہ یہ قول ابن سیرین کا ہی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیطرف نسبت کرنا ثابت نہوا اسواسطے
کہ راوی اوسکا مؤمل بن عبدالرحمن سامحہ اللہ تعالی ضعیف ہی آور یہان مصنف رسالہ نے عجب کام
نے دیانتی کا کیا کہ اپنی بات بنانے کے واسطے ابن عراق کی عبارت کے ترجمے مین اسیقدر لکھا کہ لایا
یعنی عیسی میان مهدوی ۱۲
ہی اس سند کو ابن ابی شیبہ مصنف مین ابن سیرین سے تاکہ دیکھنے والے سمجھین کہ یہ وہی حدیث
ابوہریرہ کی ہی کہ یہان بواسطہ ابن سیرین کے بسند صحیح روایت کی گئی اور یہ نکہا کہ ابن ابی شیبہ جو
لایا ہی وہ قول ابن سیرین کا ہی نہ ابوہریرہ یا حضرت رسالت کا جیسا کہ عبارت ابن عراق سے ظاہر ہی
کہ عن ابن سیرین قولہ اور اگر یہ عبارت سمجھ مین نآئی تھی تو کیا کتاب برہان بھی نہ دیکھی تھی کہ اوس مین
یہ قول مع تمام سند کے مصنف ابن ابی شیبہ سے منقول ہی کہ حدثنا ابو سلمۃ عن عوف
عن محمد ھو ابن سیرین قال یکون فی ھذہ الامۃ خلیفۃ لا یفضل علیہ ابوبکر
وعمر ولیس ھذہ اول قارورۃ کسرت فی الاسلام یہ ایک شمہ ہی اونکی عادات کا چنانچہ
ابواب سابقہ مین معلوم ہوچکا کہ اونکے پیشواؤن نے کس قدر آیات و احادیث و عبارات کتب
منقول عنہا مین تحریفات کی ہین اور بے اصل اور موضوع حدیثین اپنے موافق لاکر قطعیات
سمجھے ہین اور احادیث صحیحہ اور اجماع قطعی کو کہ اپنے مخالف پایا پس پشت ڈال دیا ہی **قولہ** اور واسطے
اسکے طریق دوسرا بھی ہی لایا ہی اسکو نعیم بن حماد کتاب فتن مین انتہی **جواب** تمہاری تقریر سے
معلوم ہوتا ہی کہ تم یہ سب طرق حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سمجھتے جاتے ہو حالانکہ ایسا
نہین ہی بلکہ یہ دوسرا طریق بھی واسطے قول ابوبکر محمد بن سیرین کے ہی کہ نعیم بن حماد نے دوسری
سند سے اوس قول مذکور کو روایت کیا چنانچہ کتاب برہان مین لکھا ہی کہ اخرج نعیم من طریق
ضمرۃ عن محمد بن سیرین انہ ذکر فتنۃ تکون فقال اذا کان فاجلسوا فی بیوتکم
حتی تسمعوا علی الناس بخیر من ابی بکر و عمر الخ **قولہ** اور شیخ علی متقی رسالہ برہان کے
بارھوین باب مین لایا ہی اس ابن ابی شیبہ کی روایت اور ذکر کیا ہی اسکی صحت کو اور صاحب عقد الدرر

فا عیسی میان نے عبارت برہان کے ترجمے میں خیانت کی

عہ یعنی عیسی میان مهدوی ۱۲

ساتوین باب مین لکھے ہین کہ روایت ہی عوف بن منبہ سے کہ کہی حدیث کہتے ہین ہم کہ ہوگا اس
امت مین خلیفہ نہین فضیلت ہی اوسپر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی لایا ہی اس روایت کو امام ابوبکر دانی
رحمۃ اللہ علیہ اپنی سنن مین جواب ابن ابی شیبہ کی روایت اوپر مذکور ہو چکی اوس مین عوف
محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہین پس معلوم ہوا کہ قول عوف کا مرجع بھی محمد بن سیرین ہین اب
ظاہر ہوا کہ جمیع طرق کا مدار محمد بن سیرین کے قول پر ٹھہرا اور معلوم ہوا کہ یہ بات فقط قول محمد بن
سیرین کا ہی اب انصاف کیا چاہیے کہ اجماع جمہور صحابہ کرام کا اوپر افضلیت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
کے اور اجماع مرکب تمام صحابہ کا کہ مبطل ہی اس قول ثالث کا جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور احادیث
صحیحہ کہ صحاح ستہ وغیرہا کتب معتبرہ حدیث مین باسانید معتبرہ مذکور ہین کہ دال ہین اوپر افضلیت شیخین کے
کہ باب پنجم مین مذکور ہو چکین اور آگے بھی آوین گین اور علی مرتضی سے بتواتر قطعی کچھہ اوپر اسّی اوکی روایت
سے مروی ہوا کہ افضل اس امت مین بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ابوبکر ہین پھر عمر ہین یہ سب ایک
طرف ٹھہرا اور ایک قول محمد بن سیرین تابعی کا ایک طرف ٹھہرا جسکو ذرہ بھی فہم و شعور ہو دین مین
ہو گا وہ بلا تامل جانے گا کہ قوت کسطرف ہی اور قابل استدلال کون ہی اور اس قول کو اون اجماع و احادیث
کے سامنے کیا رتبہ ہی اسواسطے امت نے اس قول کو آج تک قبول نکیا بلکہ جسوقت محمد بن سیرین نے
یہ بات کہی اوسیوقت اونکے حاضرین مجلس نے بکمال استبعاد پوچھا کہ کیا ابوبکر اور عمر سے افضل ہوگا
اور طرہ یہ ہی کہ محققین مہدویہ کہتے ہین کہ ابن سیرین کے مہدی اور ہین مہدی متنازع فیہ نہین
ہین چنانچہ کنز الدلائل مین شہاب الدین مہدوی نے لکھا ہی نزدیک ابن سیرین مہدی از غیر بنی فاطمہ
مقرر ست چنانچہ ذکر کرد امام احمد بن عبد اللہ بن علی بن یحیی در کتاب خود کہ نام او آثار الیمن ست
بعد ذکر حدیث بخاری عن ابی ہریرۃ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی
یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ قال القحطان ابو الیمن قال المقدسی
اختلف فیہ فقال ابن سیرین القحطانی رجل صالح وھو الذی یصلی خلف عیسی
وھو المہدی ولہذا ابن سیرین ذکر کرد المہدی من ہذہ الامۃ یؤم عیسی بن مریم
بلا قید از بنی فاطمہ انتہی پس اب مہدویونکا قول ابن سیرین سے تفضیل مہدی فاطمی کی ثابت کرنا
مراد ابن سیرین کو محرف کرنا ہی اور یہ سب ایکطرف رکھو خود تمہارے مہدی کے قول سے کہ جنکو

فا [illegible]

معصوم جانتے ہولزوگا نکلتا ہی کہ ابوبکر صدیق کا افضل ہونا لوح محفوظ کی لکیر ہی اسواسطے کہ اونپر کھلا
ہوا کہ تمہارے مہدی نے کہا ہی کہ شیخ محی الدین بن عربی نے جو کچھ لکھا ہی اول لوح محفوظ پر نظر کرکے
بعد قلم زد کیا ہی اور شیخ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی شخص
سوائے عیسی علیہ السلام کے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نہین ہی اب اگر تمہارے نزدیک مہدی
افضل ہین ابوبکر صدیق سے تو یہ کشف اونکا خطاے فاحش ہوا اور معصومیت مین بٹہ لگا اور مہدویت
تمہارے اصول کے موافق غارت ہوگئی پس تمہاری برخورداری اور سعادتمندی اسمین تھی
کہ اپنے بزرگ کو نجھٹلاتے اور محمد بن سیرین کے قول کو حضرت عیسی علیہ السلام پر محمول کرتے
کہ لفظ خلیفہ کا اونپر بھی صادق ہی جیسا کہ مشکوۃ مین ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر
ولیضعن الجزیۃ الحدیث یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واللہ کہ اوترینگے عیسی
ابن مریم اس حال مین کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے صلیب کو اور قتل کرینگے خنزیر کو اور اوٹھا دینگے
جزیہ یعنی ذمیونکو جزیہ لیکر اونکے دین پر چھوڑ دینا موقوف کرینگے بلکہ یا قتل یا اسلام کا حکم فرماوینگے
اور مہدویہ کے ایک رسالہ عربیہ مین دیکھنے مین آیا کہ خلیفہ چھ ہین خلفاے راشدین اور مہدی
اور عیسی مگر مہدی اور عیسی جامع ہین خلافت اور امامت کو بخلاف خلفاے راشدین کے کہ
وہ فقط خلافت رکھتے تھے اور امام وہ ہی کہ سبب نجات امت ہو جیسا کہ حدیث مین ہی کہ کیف
تہلک امۃ انا فی اولہا وعیسی فی آخرہا والمہدی من اہل بیتی فی وسطہا
بلکہ ابن عدی کی حدیث جو تمنے شروع مین نقل کی وہ حضرت عیسی سے نہایت مناسبت
رکھتی ہی نہ مہدی سے اسلیے کہ اوسمین ہی کہ ہوگا آخر زمانے مین ایسا خلیفہ اور ظاہر ہی کہ آخر زمانے مین خلافت
حضرت عیسی علیہ السلام کی ہوگی اور مہدی کی خلافت اونسے پہلے ہوگی کہ اوسپر لفظ وسط کا صادق ہی
جیسا کہ مشکوۃ مین ہی کیف تہلک امۃ انا اولہا والمہدی وسطہا والمسیح
آخرہا یعنی کیونکر ہلاک ہوگی امت کہ مین اول اسکا ہون اور مہدی وسط اوسکے اور عیسی
آخر اوسکے اور قبل اوسکے ایک حدیث بروایت ابونعیم مذکور ہوئی کہ اوسمین یہ الفاظ ہین خیر ہذہ
الامۃ اولہا وآخرہا اولہا فیہم رسول اللہ وآخرہا فیہم عیسی بن مریم یعنی بہتر ین

اس امت کے اول والے اور آخر والے ہین اول والون مین رسول اللہ ہین اور آخر والون مین عیسی بیٹے
مریم کے ہین اسپر مہدویونکو لائق تھا کہ قول محمد بن سیرین کو حضرت عیسی علیہ السلام پر محمول کرتے
کہ خلاف اجماع مفرد جمہور کا اور اجماع مرکب کا نہوتا اور احادیث صحیحہ کی بھی مخالفت لازم نہ آتی
اور شیخ محی الدین بن عربی کا کلام بھی اونکے مخالف نہوتا اور اونکے واسطے سب سے بڑی بات تھی کہ
مہدی ثنا خوانی ابن عربی مین سچے نکلتے مگر انھون نے مہدی کی افضلیت پر اونکی مہدویت کو فدا کردیا
اور مصداق اس کلام کے ہوئے **شعر** یکے بر سر شاخ بن می برید * خداوند بستان نگہ کرد و دید * بگفتا
کہ این مرد بد میکند * نہ با من کہ با نفس خود میکند * اور حیرت کا مقام ہے کہ مہدویہ حمل مطلق کا مقید پر
حرام جانتے ہین تاکہ جس حدیث مین کہ کچھ حال مہدی کا مذکور ہے اور تغیر مہدی کی بلفظ امیر و خلیفہ وغیرہ کے کی
گئی ہے وہان جاے گریز باقی رہے اور امیر و خلیفہ مطلق کا حمل مہدی پر نکیا جاے یہان اپنے اوس
قرارداد و اصول کے خلاف خلیفہ مطلق کو مہدی پر کسطرح حمل کرتے ہین **قولہ** اور بعضے تاویل
و توجیہ کیے ہین ان دونون مین اسطرح سے کہ حضرت مہدی کیوقت مین فتنے اور حادثے زیادہ ہین اون
فتنون سے جو خلافت مین حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ہوئے یہ فضیلت اور زیادتی باعتبار جہادونکے
ہے نہ باعتبار ثواب کے کیونکہ صحیح حدیثین اور اجماع اس بات پر ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما افضل
الخلق ہین بعد انبیا علیہم السلام کے **جواب** شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب برہان مین
فرمایا کہ مؤلف کتاب عرف وردی نے کہا کہ جیسا کہ حدیث **بل اجر خمسین منکم**
مین تاویل کی گئی ہے ویسی لفظ ابن سیرین مین بھی تاویل کرنا مناسب ہے اسواسطے کہ زمانہ مہدی مین
فتنے نہایت سخت ہووینگے اور تمام نصاری اوپر ہجوم کرینگے اور دجال محاصرہ کریگا چونکہ اون سب کو
اللہ تعالی اونکے ہاتھ سے دفع کرادیگا اس سبب سے اونکو اس امر خاص مین فضل ہے ابو بکر و عمر
رضی اللہ عنہما پر نہ اس بات مین کہ اونکا ثواب زیادہ ہو اور مرتبہ خدا کے پاس شیخین سے بلند تر
رکھتے ہون اسواسطے کہ احادیث صحیحہ اور اجماع اسپر ہے کہ ابو بکر و عمر افضل الخلق ہین بعد انبیا اور مرسلین
کے انتہی یہ تاویل کرنا اور اوس قول ابن سیرین کو ساتھ دوسرے ادلہ شرعیہ صحیحہ کے تطبیق اور توفیق
دینا محض تبرع اور رعایت قائل کی ہے ورنہ بموجب قواعد علم اصول حدیث اور فقہ کے یہان تاویل کی
کچھ ضرورت نہ تھی بلکہ کہدینا تھا کہ یہ قول ساقط الاعتبار ہے اسواسطے کہ کتب اصول مین مسرح ہے

کہ درمیان قوی وضعیف کے تعارض نہین ہوتا ہی اور جب قول ضعیف قوی کے مخالف ہوتا ہی ساقط
ہوجاتا ہی اسیواسطے حدیث مشہور متواتر کی معارض نہین ہوسکتی اور خبر واحد مشہور کی معارض
نہین ہوتی البتہ جب دو خبرین برابر مرتبے کے متعارض نظر آتی ہین تو وہان اگر ممکن ہوتا ہی تو اول
توفیق و تطبیق کرکے دونون پر عمل کرتے ہین اور اگر تطبیق نہین ہوسکتی ہی مگر تاریخ معلوم ہوتی
ہی تو اول کو منسوخ اور متاخر کو ناسخ جانتے ہین اور اگر تاریخ معلوم نہو تو کسی وجہ سے ایک کو ترجیح
دیکر اوسی پر عمل کرتے ہین اور اگر ترجیح نہ بن سکے تو توقف کرتے ہین اور حکم دونونکا ساقط ہوجاتا ہی کہ
اذا تعارضا تساقطا تاکہ ترجیح بلا مرجح نہ لازم آوے یہ خلاصہ ہی مسلم الثبوت اور شرح بحر العلوم اور
شرح نخبۃ الفکر اور نور الانوار اور تحقیق الحسامی وغیرہ کا اور ظاہر ہی کہ یہان قول ابن سیرین کا اگرچہ
بسند صحیح مروی ہووے روبرو اجماع اور قول صحابہ کرام اور حدیث سید الانام علیہ السلام کے کیا نسبت
رکھتا ہی کہ معارض و مناقض کہلاوے بلکہ قول صحابی بھی مقابل حدیث صحیح کے ترک کیا جاتا ہے
البتہ جب کوئی حدیث کسی مقدمے مین ہاتھ نہ لگے تو قول صحابی کا حجت ہوتا ہی دوسرون کے
واسطے مگر باین تفصیل کہ جو قول صحابی کا کہ صحابہ مین مشہور ہوا اور اونھون نے اوسپر سکوت کیا تو
اوسکی تقلید واجب ہی اسلیے کہ وہ اجماع سکوتی ہوا اور اگر دوسرے صحابہ نے اوس مین خلاف کیا تو
تقلید واجب نہین ہی بلکہ جس صحابی کا قول مجتہد کے رائے کے مطابق ہوا اوسپر عمل کرے اب
باقی رہا وہ قول کہ اوسمین اختلاف اور اتفاق اونکا ثابت نہوا خواہ وہ قول قابل اجتہاد ہو یا نہو
امام شافعی کے نزدیک اوسکی تقلید ضرور نہین ہی اور ابو سعید بردعی کے نزدیک ضرور ہی اور کرخی
کے نزدیک غیر اجتہادی مین ضرور ہی جیسا کہ توضیح مین ہی اور قول ایسے تابعی کا کہ صحابہ کرام اونکے
فتوے کو اپنے قول پر ترجیح دیتے تھے یا تسلیم کرلیتے تھے جیسا کہ قاضی شریح اور مسروق
بعضون کے نزدیک مانند قول صحابی کے ہی اور اگر اونکا فتوی صحابہ کے وقت مین نچلا ہو تو وہ
مانند دوسرے مجتہدون کے ہین کہ تقلید واجب نہین ہی اور صاحب مسلم الثبوت اور بحر العلوم
نے اس تفرقہ کو رد کیا اور کہا کہ کسیطرح کا تابعی ہو اوسکی تقلید واجب نہین ہی اور دلائل اہل
تفرقہ کا جواب دیا اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ مین تابعی کی تقلید نہین کرتا ہون اسلیے کہ وہ بھی مرد تھے
اور ہم بھی مرد ہین یہ سب چون و چرا اوسوقت ہی کہ اوس مقدمے مین کوئی حدیث ضعیف

یا قوی موجود نہو چہ جاے اسباب کی کہ اجماع اور احادیث صریحہ صحیحہ ہوتے ہوئے قول محمد بن نامہ سیرہ کا
تابعی کا سب پر ترجیح دیا جاوے نعوذ باللہ من سوء الفہم **قولہ** اب سمجھیے جیسا کہ تاویل ان روایتون مین
بعض سے ہی ویسا ہی یہ اجماع مین جو گذرا بیان اوسکا شاہ عبد العزیز دہلوی کی تفسیر سے **جواب**
مقدمۂ اولی کا جواب اوپر گذر چکا کہ ان روایتون مین اگر تاویل نکرین تو بھی بسبب مخالفت قوی کے
اصلا قابل استدلال نہین ہین کہ تم اپنے مہدی کی افضلیت مین اوس پر تمسک ہوا ور مقدمۂ ثانیہ
بہتان محض ہے شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہرگز اس مقام مین نہ اجماع کا ذکر کیا نہ اوسکے تاویل کا
حرف زبان قلم پر لائے فقط اسیقدر لکھا ہی کہ اہل سنت وجماعت نے لفظ اتقی سے کہ آیت
سیجنبہا الاتقی مین ہی تمسک کیا ہی اوپر افضلیت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد پیغمبرون کے تمام
امت پر بعد اوسکے تقریر تمسک کی بیان کرنے کے واسطے علیحدہ کرنے پیغمبرون کے دو تاویلین کین
کہ وہ جیسا کہ ہمکو مضر نہین ہین تمکو کچھ مفید نہین ہین چنانچہ مفصلا مذکور ہو چکا یہان اجماع کا
کیا ذکر تھا اور اوسکی تاویل کجا ابو بکر صدیق کی فضیلت پر دلائل متنوعہ ہین آیات دلیل علیحدہ ہین
اور احادیث صحیحہ دلیل جداگانہ ہین اور اجماع دلیل برا سہی البتہ تمنے اس اجماع مین باختلاف فرقہ
تفضیلیہ جرح کی تھی سو اوسکا جواب بطور تسلیم کے بغرض قطع نزاع کے اجماع مرکب سے بخوبی
دیا گیا اور اگر یہ غرض نہوتی تو ہو سکتا تھا کہ کہا جاتا جیسا کہ علماے اہل سنت نے کہا ہی کہ تمام صحابہ نے
اوپر افضلیت ابو بکر صدیق کے اجماع کیا ہی پس فضیلت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی قطعی ہی چنانچہ یہ مذہب
شیخ ابو الحسن اشعری کا اور مفاد کلام امام مالک کا یہی ہی اور حکایت اس اجماع صحابہ اور تابعین
کی امام شافعی وغیرہ اکابر ایمہ نے کی ہی اور بعض صحابہ سے جو تفضیل جناب مرتضوی کی منقول ہی
یا مراد اوس سے فضل جزوی ہی باعتبار سبقت اسلام یا قرابت حضرت خیر الانام کے یا مراد تفضیل
باقی امت پر ہی سوائے شیخین کے اور اگر بالفرض مراد فضل کلی ہی شیخین پر یعنی کثرت ثواب و عظمت
نفع اسلام اور ترس و تقوی اور قرب حضرت ذو الجلال کے بسبب اوسکے تفضیل شیخین کی ظنی ہو جاوے
جیسا کہ ابو بکر باقلانی اور امام الحرمین کی مرضی ہی تو بھی اجماع مرکب کہ مبطل افضلیت مہدی کا ہی
موجود ہی اور ہر صورت مین مہدویہ کا دعوی نابود ہی **شعر** شادم کہ از رقیبان دامن کشان
گذشتی + گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد + **تنبیہ** یہ خیال نکیا چاہیے کہ جنکے نزدیک

افضلیت حضرت صدیق اکبر کی ظنی ہوگی اور حقیت خلافت بھی ظنی ہوگی بلکہ خلافت سب کے نزدیک قطعی ہی اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ قول حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب متواتر ہونے کے یا اجماع صحابہ سے بسبب خلاف بعض کے اگر افضلیت صدیق اکبر کی ظنی ہو جاوے لیکن بسبب متواتر ہونیکے کہ کچھ اوپر اسّی راوی ناقل ہین قطعی ہی یہ بات کہ جناب علی مرتضی کا یہی اقرار اور اعتقاد تھا کہ ابوبکر صدیق مجھسے اور سب امت سے افضل ہین پس جنکے نزدیک جناب مرتضوی معصوم ہین لا محالہ افضلیت ابوبکر صدیق کی قطعی ہوگئی اور جنکے نزدیک غیر معصوم ہین اونکے نزدیک یہ امر قطعی ہوا کہ خود جناب مرتضوی تفضیلیون مین نہین ہین اور مفضلین اونکے اونکے اعتقاد کے مخالف ہین کہ مدعی سست و گواہ چست اور زیادہ تفصیل صواعق محرقہ وغیرہ مین ہی **قولہ** اور جیسا کہ صحیح محدثین اس بات پر ہین ویسا ہی صحیح روایت ابن ابی شیبہ سے اوس بات پر ہی اور یہ صاحب تاویل بھی قائل ہی اوسکی صحت کا جو رسالہ برہان مذکور مین مذکور ہی **جواب** اوسکا جواب قبل چند ورق کے گذر چکا **قولہ** ولیکن ترجیح باعتبار کثرت ادلہ کے نہین جائز ہی **جواب** اس مسئلے مین اختلاف ہی ایمۂ دین کا امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک جو خبر کہ حد شہرت اور تواتر کو نہ پونہچی ہو اوسکی ترجیح دوسری اوسی نوع کی خبر پر بکثرت ادلہ اور روات کے صحیح نہین ہی جیسا کہ شہادت مین صحیح نہین ہی اور امام محمد اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک صحیح ہی اور ہر ایک کے دلائل مسلم الثبوت وغیرہ کتب اصول مین مذکور ہین مگر یہ سب باتین اوس وقت بن آتی ہین کہ دونون دلیلین ایک قسم اور ایک مرتبے کی ہووین مثلاً ایک مضمون کی ایک حدیث ہی اور اوسی قسم کی اوسکے مخالف المضمون چند حدیثین ہین یا پہلی کے تھوڑے راوی ہین اور دوسری کے بہت اس صورت مین شیخین کے نزدیک کثرت سے ترجیح نہین ہو سکتی ہی اور جمہور کے نزدیک ہو سکتی ہی اور اگر دو دلیلین مختلف المرتبہ ہین تو بلا خلاف اعلی مرتبے والی کو اگرچہ تنہا ہو ادنی مرتبے والی پر ترجیح دینگے چہ جائیکہ وہ اعلی مؤید بکثرت ہووے وہان ترجیح مین کیا کلام ہی چنانچہ آیت کو حدیث پر ترجیح دیوینگے اور آیات مین ظاہر پر نص کو اور نص پر مفسر کو اور مفسر پر محکم کو ترجیح دیتے ہین اور احادیث مین متواتر کو مشہور پر اور مشہور کو خبر احاد پر ترجیح دیتے ہین اور اخبار احاد مین باعتبار متن اور سند کے بہت سے

اسباب ترجیح مین یہان تک کہ اختلافی اور اتفاقی ملاکر بعضون نے پچاس تک اور بعضون نے سو تک
پونہچائے ہین اور حدیث رسول اللہ کی قول صحابی پر بلا شبہہ ترجیح رکھتی ہی اور جہان حدیث نہو
تو قول صحابی کا اگر عقلی ہو ملحق بقیاس کیا جاتا ہی اور اگر عقلی نہو ملحق بسنت کیا جاتا ہی اور اجماع صحابہ
کا صراحۃً کہ جسمین سب بان سے قبول کرین مانند آیت اور حدیث متواتر کے ہی کہ منکر اوسکا کافر
ہو جاتا ہی اور جسمین بعضے سکوت کرین اگرچہ ہمارے نزدیک قطعی ہی لیکن منکر اوسکا کافر نہین
ہوتا ہی اور غیر صحابہ کا اجماع جس بات مین کہ صحابہ کا اختلاف معلوم نہین ہی بمنزلہ الخبر مشہور کے ہی کہ افادہ
اطمینان کا کرتا ہی نہ یقین کا اور جس بات مین کہ صحابہ مثلاً دو قول پر مختلف تھے اور بعد والون نے اونمین سے
ایک پر اجماع کیا وہ اجماع بمنزلہ خبر واحد صحیح کے ہوتا ہی کہ واجب العمل ہی نہ موجب العلم اور مقدم ہی قیاس پر
اور اگر ان دو قول کے سوا بعد والے نے تیسرا نیا قول نکالین تو باطل ہی اسلیے کہ اون دو قول پر صحابہ کا اجماع
مرکب تھا یہ خلاصہ ہی تحقیق شرح حسامی اور نور الانوار اور شرح نخبۃ الفکر وغیرہ کا خلاصہ کلام یہ ہی کہ ہمارے
دلائل یہ ہین آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ اور اجماع جمہور صحابہ کرام کا بلکہ تمام کا موافق رائے بعض کے
افضلیت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پر اور اجماع مرکب صحابہ کرام کا اوپر فضلیت ابو بکر
و علی رضی اللہ عنہما کے کہ ہر ایک دلیل اون دلائل سے بالاستقلال مثبت ہی ہمارے مدعا کی اور مبطل ہی
افضلیت مہدی کی اور تم لوگ اسکے مقابلے مین قول محمد بن سیرین تابعی کا لائے کہ اوسمین نام بھی
مہدی کا نہین ہی بلکہ مطلق لفظ خلیفہ کا ہی کہ محتمل ہے مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو یہان تمہاری
دلیل ہماری دلیل کے ہم رتبہ کہان ہی کہ قاعدۂ صدر جاری ہووے اور ہمکو کثرت ادلہ سے ترجیح دینے
کی کیا حاجت ہی بلکہ ہر ایک دلیل ہماری بسبب علو رتبہ کے تمہاری دلیل کے ابطال اور اسقاط کے
واسطے کافی ہی بلکہ اگر ہم کہین کہ تم محض بے دلیل ہو تو ہو سکتا ہی اسلیے کہ ادلہ شرع کے چار ہین کتاب
و سنت و اجماع و قیاس قول تابعی کا کچھ دلیل شرعی نہین ہی کہ اوس سے تم اتنا بڑا مطلب اعتقادی
ثابت کرتے ہو کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان **قولہ** اور جیسا کہ احتمال توجیہ و تاویل کا اوس
روایتون مین ہی ویسا ہی اس حدیث مین اقرب ہی الخ کہتے ہین ہم یہ حدیثین اور تاویل اونکی جو شاہ
عبد العزیز سے تفسیر مذکور مین مذکور ہین **حدیث** پیغمبر خدا کسیکو ابو بکر پر مقدم نکرنا اسواسطے کہ وہ
افضل ہی تم سب کا دنیا اور آخرت مین **حدیث** قسم ہی خدا کی کہ آفتاب طلوع و غروب نہین کیا کسی

بعد انبیا اور مرسلین کے کہ وہ بہتر ہوا ابو بکرؓ سے **حدیث** آفتاب طلوع و غروب نہین کیا ہی بعد پیغمبرون
اور رسولون کے کسی پر کہ بہتر ہوا ابو بکرؓ سے **حدیث** حق تعالی نے میرے بعد اس سے بہتر کسیکو
پیدا نہین کیا اور اسکی شفاعت قیامت کے دن پیغمبرونکی شفاعت کے مانند ہوگی اب ظاہر ہی کہ ان
سب حدیثون کی دلالت اس بات پر ہی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ افضل ہین اون لوگون سے جو موجود تھے
اوس زمانے مین یا اوسکے آگے کیونکہ لفظ خطاب کا اول حدیث مین کہ وہ افضل ہی تم سب کا صاف
دلالت کرتا ہی شق اول پر فقط اور لفظ ماضی کا باقی حدیثون مین کہ آفتاب طلوع و غروب نہین کیا
کسی پر اور کسیکو پیدا نہین کیا صاف دلالت کرتا ہی دونون شقون پر اور سوا ان حدیثون کے جو حدیث
کہ اس مقدمے مین ہی اس معنی کا احتمال رکھتی ہی جیسا کہ مشکوٰۃ شریف مین باب مناقب ابو بکر رضی اللہ
عنہ مین صحیح بخاری سے ہی کہ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہی کہ پوچھا مین نے میرے باپ کو کون آدمیونکا
بہتر ہی بعد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمائے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمائے
کہ تھے ہم زمانے مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ نہین برابر کرتے تھے ساتھ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے
کسیکو اور روایت مین ابوداؤد کی یہ روایت اسطرح ہی کہ افضل امت نبی بعدہ ابو بکر ہین الحاصل فضیلت
جناب امیر المؤمنین ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کی حضرت مہدی موعود علیہ السلام پر کسی
دلیل صریح قطعی سے ثابت نہین ہو سکتی ہی جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر بعد نزول کے ثابت نہین
ہی اور باقی دلیلین اس مسئلے کی تفصیلوار رسالہ دوازدہ جواب مین حضرت علماء باللہ عبد الملک سجاوندی
عالم فرقہ مہدویہ ۱۲
رحمہ اللہ تعالی سے مذکور ہین **جواب** اون روایتونکی توجیہ و تاویل کا سبب و ہر بار ہا و مرات معلوم
ہو چکا اگر تاویل نکرے تو بسبب مخالفت اقوی کے بالکل ساقط تھین اور چونکہ اعمال بہتر ہی اہمال سے
سو ہمنے اور شرعاً تاویل کردی گئی موافق محاورات اور عرف شرع کے نہ جیسا کہ تم نے اس صحیح حدیثون
کہ موافق اجماع اور اصول دین کے ہوتے ہوئے خواہ مخواہ تاویل کرکے اصول و اجماع کو برہم کر دیا
اور تاویل بھی ایسی کہ محاورات قرآن و حدیث کے سراسر خلاف اسلیے کہ مدار تمہاری تاویل کا دو بات پر
ٹھہرا ایک یہ کہ جن حدیثون مین صیغہ خطاب کا آیا وہان فقط حاضرین مراد ہین نہ بعد پیدا ہونے والے
یہ سراسر مخالف محاورہ قرآن و حدیث کے ہی اسواسطے کہ قرآن و حدیث مین جبکہ مطلقاً خطاب طرف
مؤمنین کے ہوتا ہی تو حاضرین پر انحصار نہین ہوتا ہی بلکہ جمیع مؤمنین امت مخاطب ٹھہرتے ہین جیسا کہ

اوسکے خطابات اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ
الْیَتِیْمِ وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ
کِتٰبًا فِیْهِ ذِکْرُکُمْ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ
یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا اِنَّ
اللّٰه عزوجل اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعوا علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا
وان لا یظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لا یجتمعوا علی ضلالة ولکنی لست کاحد
منکم اوسکے سوا اوسکے اور ہزارہا خطاب مخصوص اوس عصر کے لوگون سے ہوجاوین اور تمام امت بعد
کی ہنے خطاب حساب غیر مکلف ہجاوے کوئی عاقل بھی ایسا ہذیان زبان پر لاویگا دوسری یہ بات کہ ماضی کا
صیغہ جس حدیث مین فقط اونہین لوگون پر دال ہی کہ پیدا ہوچکے ہین خواہ زمانہ تکلم تک زندہ ہون یا نہون
اور بعد والے اوسکے مصداق نہین ہین حالانکہ قرآن حدیث مین یہ محاورہ دائر وسائر ہی کہ ماضی
بجاے استمرار کے آتا ہی جیسا کہ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ○ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا اِنَّ اللّٰهَ کَانَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وَکَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا
عَزِیْزًا وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اور ایسیہی یہ بھی دائر وسائر ہی کہ تعبیر مستقبل کی لفظ ماضی سے کرتے ہین جیسا کہ اَتٰی
اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ
وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ
وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا الآیات اور قاعدہ مقررہ علم بلاغت ہی کہ جس چیز کے
متحقق الوقوع ہونے پر تنبیہ منظور ہوتی ہی وہ اگرچہ مستقبل ہو لیکن بلفظ ماضی تعبیر کرتے ہین اور مطول
مین لکھا ہی کہ یہ محاورہ کلام عرب مین خصوصًا کلام اللہ مین شمار سے باہر ہی اور طرفہ یہ ہی کہ حدیث محمد
بن حنفیہ مین نہ لفظ ماضی کا ہی نہ خطاب کا اسکو بھی اپنے قاعدہ اختراعی مین داخل کردیا اوسکے الفاظ
یہ ہین کہ محمد بن حنفیہ فرماتے ہین کہ مینے اپنے والد ماجد یعنی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ ای
الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر یعنی کون آدمی افضل ہی بعد پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمایا ابوبکر بھلا یہ بات کوئی ان بزرگوار سے پوچھے کہ باب پنجم مین جو حدیث امام احمد کی مذکور ہوئی

کہ اوسمین یہ الفاظ ہین سیدا کہول اہل الجنة وشبابہا بعد النبیین والمرسلین یعنی ابوبکر
وعمر سردار ہین ادھیڑعمروں اہل جنت کے اور جوانون اہل جنت کے بعد انبیا اور مرسلین کے یہان کونسا زمانہ
اور کونسا خطاب ہی اور اوسی باب مین حدیث طبرانی کی جو مذکور ہوئی کہ ان روح القدس جبرئیل
اخبرني ان خیر امتك بعدك ابو بکر یعنی حضرت نے فرمایا کہ روح القدس جبرئیل نے
مجکو خبر دی کہ تمہاری امت کا افضل بعد تمہارے ابوبکر ہی یہان امت سے بعض مراد ہین یا تمام
اگر بعض ہین تو کونسا قرینہ مخصصہ مرجحہ ہی کہ اوسکے واسطے کلام ظاہر سے پھیرا جاتا ہی اور اگر
تمام امت مراد ہین تو یہ تمہارے مدعی مہدویت بھی اوسمین داخل ہین یا نہین اگر ہین تو ابوبکر صدیق
اونسے افضل ہوئے اور اگر اس خوف سے امت مین بھی داخل نہین ہوتے ہین تو ہمکو
اونسے کیا کام ہم کلام اوس شخص سے کرتے ہین کہ اس امت اجابت مین داخل ہووے اور اوسی
حدیث و قرآن سے ہمارا الزام تمام ہوتا ہی **حکایت** ایک روز مصنف اس رسالہ مردودہ سے کہ اپنی
تصنیفات کی داد مانگنے کے واسطے گھر بگھر پھیری کیا کرتے تھے مینے کہا کہ اگر ہم کوئی ایسی حدیث
نکالدیوین کہ اوسمین افضلیت صدیق اکبر کی تصریح ہو اولین و آخرین پر جب تو تسلیم کروگے
کہنے لگے ایسی کہان حدیث ہی مینے کہا ترمذی مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے حق مین فرمایا کہ ھذان سیدا کہول اہل الجنة
من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین الحدیث یعنی یہ دونون سردار ہین کہول
بہشتیون کے اولین و آخرین سے سوائے انبیا اور مرسلین کے کہول جمع کہل کی ہی اور صراح مین لکھا ہی
کہ کہل مرد میانہ سال اکتہال دوموبہ ہونا اور بیچ فضائل مین فضیلت سید محمد مین مذکور ہی کہ اونکی
داڑھی مین سیاہی زیادہ تھی جب اونکے باپ مہدیکو دفن کرتے لگے اونکی داڑھی مثل مہدیکے برابر دوموبہ
ہوکر حلیہ مہدی کے مشابہ بن گئی اس سے معلوم ہوا کہ اونکے مہدی دوموبہ تھے اور قطع نظر اسکے
تحقیق اسکی باب پنجم مین ہوچکی کہ مراد کہول سے اس حدیث مین سب برنا و پیر ہین اور یہ بھی مذکور
ہوچکا کہ اس حدیث کو ابن ماجہ و ترمذی و امام احمد اور ابویعلی و ضیا اور طبرانی نے بطرق متعددہ
روایت کیا ہی القصہ مصنف مذکور نے بعد سماعت اس حدیث کے متحیر ہوکر اس طریق استدلال سے
گریز کیا اور کہا کہ ہم جو احادیث سے دلائل نقل کرتے ہین یہ فقط موئیدات ہین ہمارا مدار اسپر نہین ہی

اصل الیلی ہماری یہ ہی کہ ہمارے نزدیک جسکی مہدویت باخلاق نبویہ ثابت ہوئی اوسنے ایسا دعوی
کیا ہی پھر اوراق کو چونکہ اوسوقت انسے بغرض متعلق تھی کہ واسطے استکشاف مذہب کے اونکے
پیشوا اون کی کتابین اونسے بلا بیت وصول کرنے بخوف اسکے کہ بھڑک جاوینگے مباحثہ کو
طول ندیتا تھا ورنہ اوسکا جواب نہایت معقول تھا کہ کذب مبب ویان آسمانی مین اخلاق حسنہ سے
خارج ہی خصوصًا خداوند پاک پر جھوٹھ باندھنا کہ مجکو فلان اور فلان سے افضل بنایا ہی پس اس
دعوی افضلیت کا صدق جزو اعظم اخلاق ہی کہ مہدویت جسپر موقوف ہی اب اگر اس دعوے کا
اثبات خارج سے نکرکے مہدویت پر موقوف رکھو تو دور لازم آتا ہی کہ قسم محالات بدیہیہ سے ہی
اور سواے اوسکے دوسری بد اخلاقیان بھی باستیعاب تمام باب سوم کی دلیل ہفتم مین
گذر چکین پس ایسے شخص کے دعوے کا ثبوت اوسی کے اعتماد پر محال ہی غرض کہ اس قسم کے واہیات
اس قوم مین حد وحساب سے باہر ہین اور بااین ہمہ یہ جانتے ہین کہ ہمارے دعوے کے دلائل تجملہ
قطعیات وبراہنیات ہین جیساکہ مصنف مذکور انتقام مین سمجھے ہین کہ مین مہدی کی افضلیت
حضرت صدیق اکبر پہ بخوبی ثابت کرچکا اسواسطے اب آگے اس بات پر کمر باندھتے ہین کہ مہدیکو برابر
وہم رتبہ حضرت سید الاولین والآخرین کے ثابت کرین العیاذ باللہ شعر تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی ** مطلب د ** وہم مسئلہ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام فضیلت
وبزرگی مین ہمسر وبرابر ہین حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلائل نقلیہ شرعیہ سے لیکن دلائل نقلیہ یہ ہین
کہ منقول ہین ملک شرف الدین رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ احکام وبیان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے جو
اللہ مراد اللہ ہی انتی برابری دو محمد کی پائی ہم کہ دو شخص کو اور دو چیز کو روا نہین جواب مہدی
حضرت رسالت پناہ کی اولاد مین ہین اور جسکو ذرا بھی ہوش وحواس ہین جانتا ہی کہ والد اور ولد کا
ایک شخص ہونا محال ہی پس بالبداہتہ حضرت رسالت پناہ اور مہدی دو شخص ہوے اب یہ کہنا کہ انہین
انتی برابری پائی ہم کہ دو شخص اور دو چیز کو روا نہین حقیقت مین یہ کہنا ہی کہ مہدی اور حضرت رسالت پناہ مین
یہ برابری روا نہین ہی پس تمنے خود اقرار کیا کہ ہمارا دعوی برابری کا ناروا اور ناجائز ہی سبحان اللہ یہ
قدرت الہی اور معجزہ حضرت رسالت پناہ ہی کہ ہمارے الزام اور جواب دینے کے آگے ابتداے بحث مین
تم باطل وقبیح پر ہونیکا اور ہم حق وصحیح پر ہونے کا تمھی سے اقرار کرا دیا علاوہ بریں یہ ہی کہ کہتے ہو

کہ یہ برابری ناردا مہدی کے احکام و بیان سے پائی گئی پس اقرار اس امر کا ہوا کہ خود مہدی اس نار والا
حکم کرتے تھے اور نارداٹ کا حکم کرنا خطاے فاحش ہی یہان معلوم ہوا کہ مہدی موعود نتھے اسواسطے
کہ تم بالاتفاق قائل ہو کہ مہدی موعود سے حکم مین خطا سرزد نہوگی کہ یقفو اثری ولا یخطی نعمان
اونکی ہی یہان خود تمنے درپردہ انکار اونکی مہدویت کا کیا **قولہ** اور حضرت نے فرمایا مہدی سے کوئی
بزرگ نہین ہی بجز خداے تعالی کے **جواب** تمھارے حضرت کی کون سی بات پر اعتبار کرنا چاہیے یہان
تو معلوم ہوا کہ خدا کی بزرگی کچھ مانتے تھے اور اپنے سے بڑا جانتے تھے اور پنج فضائل مین لکھا ہی کہ مقام فرہ
مین یہی بزرگوار میان نعمت کے سامنے آکر بولے کہ انا اللہ رب العالمین یعنی مین اللہ ہون پروردگار
عالمین کا اور اپنے بیٹے سید محمود سے کہا کہ مین بندہ ہون خدا فی الحال ہو جاتا ہی لیکن بندہ ہونا محال
ہی انتہی شاید مہدوی لوگ اس تعارض کی یون تطبیق دینگے کہ وہ خدا کہ مہدی سے بزرگ ہی دو
اور ہی اور وہ خدا کہ مہدی اور وہ ایک ہی اور وہ خدا کہ وہ بن جانا آسان ہی وہ اور ہین اسواسطے کہ اونکے
مہدی کے اعتقاد مین بڑے ملا کر بہت سے خدا ہین جیسا کہ شواہد الولایت کے آٹھوین باب مین
لکھا ہی کہ مہدی نے شاہ نصیب سے کہا کیا پڑے خدا پر مقید ہوگئے ہو آگے بڑھو اور یہ بیت
پڑھی **شعر** بیزارم ازان کہنہ خداے کہ تو داری ٭ ہر لحظہ مرا تازہ خداے دگرست تعالی اللہ عما
یقول الظالمون علوا کبیرا **قولہ** اور حضرت نے فرمایا جب کہ ہم مشقت زیادہ کرتے ہین تو برابر
اونکے ہوتے ہین **جواب** معلوم ہوا کہ مہدویت واسطے مساوات کے کافی نہین ہی بلکہ جز اخیر
اوسکی علت کا زیادت مشقت ہی اور لفظ جب کا کہ دال ہی اس بات پر کہ مشقت زیادہ ہمیشہ نہین
ہوتی ہی پس برابری بھی کہ اوسی پر معلق تھی اوسوقت نہوگی لیکن مقام مہدویت بھی اوسوقت جاتا
رہتا ہی یا نہین اگر نہین جاتا ہی تو باوجود مہدی ہونیکے حضرت رسالت سے کم رتبہ ہوتے ہین پس کلیہ سابق
خطا ٹھہرا کہ مہدی سے کوئی بزرگ نہین ہی بجز خداے تعالی کے اور اگر مہدویت سے اوسوقت معزول ہو جاتے ہین
تو قطع نظر اس قباحت کے کہ اگر ان اوقات معزولی کو منہا کرین تو پانچ برس بھی کہ کہتے ہین پورے تون مہدویت
کی ہی پوری نہین ہوتین بڑی خرابی یہ پڑتی ہی کہ اونکے اصحاب و مرید کہ اوسوقت بھی انکو البتہ مہدی
اعتقاد کرتے تھے ضلال و خطا مین مبتلا رہتے تھے اسلیے کہ جیسا کہ غیر نبی کو نبی جاننا خداے
پاک پر افترا ہی ویسی غیر مہدی کو مہدی سمجھنا اور یہ بزرگوار اوسوقت اس لقب غیر واقعی پر راضی ہوکر

ف
مہدویون کی کتابون سے معلوم ہوتا ہی کہ اونکے اعتقاد مین شاید اونکے مہدی کے خدا متعدد دوسکون ہین

ف
تخطیۂ مہدی متبنی اول بلزوم کذب یا اضلال دوم باعتقاد کسبیت مرتبۂ نبوت

سکوت کرتے تھے اور مصداق اس آیت کے ہوتے تھے یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا کہ اللہ تعالیٰ
مذمت فرماتا ہی اون لوگونکی جو وصف اپنے مین نہو اوسپر اپنی تعریف و ثنا ہونیکی خواہش رکھتے ہین اور یہ
بھی اس کلام سے معلوم ہوا کہ رتبہ حضرت خاتم الرسالت کا کہ فائق ہی رتبہ نبوت و رسالت محضہ پر اونکے نزدیک
کسبی ہی کہ جب مشقت زیادہ کرتے ہین تو حاصل ہوجاتا ہی پس اوسکے مستحق ہونیکا سبب بانتظار زیادہ مشقت
ہوئی اور یہ مذہب اہل ایمان کا نہین ہی بلکہ مشرب معتقدین فلاسفہ یونان کا ہی جیسا کہ شرح مواقف مین
لکھا ہی کہ رسول ہونے کے واسطے یہ شرط نہین ہی کہ پہلے خلوت مین بیٹھکر مجاہدہ کرے اور خلق سے منقطع
ہوجاوے اور ریاضتین کرکے احوال عمدہ پیدا کرے اور صفائی جوہر اور پاکیزگی فطرت اوسکی استعداد ذاتی
ہوئی جیسا کہ حکما کا زعم ہی بلکہ نبوت ایک رحمت و عطائے الٰہی ہی کہ فقط اوسکی مشیت سے متعلق ہی
جسکو چاہتا ہی اوسکو اس رحمت سے سرفراز و مختص فرماتا ہی وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاۗءُ اور شرح
مقاصد مین لکھا ہی کہ حق یہ ہی کہ پیغمبرونکا بھیجنا لطف و رحمت الٰہی ہی کہ کیا تو احسان کیا اور اگر نکرتا
تو اوسپر کچھ عیب نتھا جیسا کہ اہل سنت کا تمام الطاف الٰہی مین یہی مذہب و اعتقاد ہی اور پیغمبری
اس امر پر مبنی نہین ہی کہ پیغمبر مین پہلے کچھ استحقاق ہووے اور کچھ اسباب اور شروط اوس مین
جمع ہووین وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَہُوَ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ
رِسَالَتَہٗ انتہی اور انکار اسبات کا کہ مقام نبوت محنت اور مشقت اعمال سے حاصل ہوتا ہی کچھ نیا
مقدمہ نہین ہی بلکہ قدیم سے اتفاق امت اور اجماع اہل سنت اس پر چلا آتا ہی یہانتک کہ جو شخص
ایسی بات زبان پر لاتا تھا اوسکا خون مباح جانتے تھے اور ایسی ذی رتبہ آدمی ہو اوسکو بلا تامل
قتل کرتے تھے چنانچہ اسی حادثے مین سنہ ۳۵۴ ہجری مین محمد بن حبان سا محدث کہ شاگرد نسائی کا اور
استاد حاکم کا ہی اور کتاب صحیح ابن حبان مشہور آفاق ہی مبتلا ہوا وجہ اوسکی یہ تھی کہ اپنی کسی کتاب مین
لکھا تھا کہ النبوۃ العلم والعمل اوس عصر کے اہل اسلام نے فقط اتنی بات سے زندیق ٹھہرایا
اور ملاقات اور حدیث پڑھنا بالکل موقوف کر دیا یہانتک کہ خلیفہ وقت نے موافق فتوے علما کے
حکم قتل کا دیا اور محدثین نے اس کلام کے حق مین کہا کہ ذلک نفس فلسفی اور بعضون نے بسبب
معلوم ہونے صحت اعتقاد انکی کے کچھ تاویلات بھی کین اور یہان تو عقاید الٰہیات و نبوات مین وہ
فسادات کی نوبتین چھڑ رہی ہین کہ یہ بات اسکے سامنے ایسی ہی جیسا کہ نقار خانے مین طوطی کی آواز کی

کہان تک تاویل و توجیہ کریگا اور تاویل کی گنجایش کہان ہی اسواسطے کہ مہدویون کے اعتقاد مین مہدی کے
بیان مین تاویل و تحویل کرنا حرام ہی اور مخالفت کرنا ہی ساتھہ ذات مہدی کے چنانچہ آخر مین عقیدے
کے سید خوندمیر نے لکھا ہی **قولہ** اور اتفاق حضرت کے اصحاب کا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور مہدی
علیہ السلام ایک ذات ہین **جواب** شاید کہ اصحاب نے جب دیکھا کہ احکام و بیان مہدی سے وہ برابری
پائی جاتی ہی کہ دو شخص اور دو چیز مین روا نہین ہی جیسا کہ گذرا تو سب نے ملکر اپنے پیر بزرگوار کی بزرگی بہت بڑہانے
اور بات بنانے کے واسطے اتفاق کیا کہ مہدی اور حضرت رسالت دو شخص نہین ہین کہ برابری
مذکور روا نہووے بلکہ یکذات ہین مگر حیرت کا مقام ہی کہ اتنے بڑے بوڑھے پرانے جمع ہوئے مگر ایک
کے بھی سمجھ مین اتنا نہ آیا کہ مہدی اولاد مین حضرت رسالت کے ہین اور باپ بیٹے کا ایک ذات ہونا
محال ہی اور قطع نظر باپ بیٹے سے مطلق جواہر مین تداخل محال ہی تمام عقلاے دنیا جانتے ہین کہ
دو جوہر کا ایک ہوجانا محال ہی چنانچہ صدرا مین لکھا ہی کہ تداخل یعنی متحد ہونا دو جوہر کا کلاً یا بعضاً
وضع اور اشارے مین محال ہی ورنہ جائز ہوجاوے کہ تمام اجزاے عالم ایک رائی کے دانے مین سما
جاوین انتہی اور ایک ذات ہونا اسیکو کہتے ہین اور اگر مساوی الاوصاف ہونا مراد ہی تو تساوی وغیرہ
ہر نسبت کے واسطے دو طرف اور دو ذات ہونا ضرور ہی وہان ایکذات اور ایک شخص بولنا خطاے
فاحش ہی اور اگر مراد یہ ہی کہ انکے مہدی بسبب کمال متابعت اور غلبہ محبت کے حضور ذات رسالت مین
اپنی خودی اور دوئی سے فانی اور غائب ہوگئے جیسا کہ سالکین ہستی حق تعالی مین مستغرق ہوکر اپنی
ہستی کو فنا فی اللہ کردیتے ہین تو یہ اتحاد حقیقی نہین ہی بلکہ اتحاد اعتباری و حکمی کہلاتا ہی اور مغایرت
حقیقی و نفس الامری اور تعین اور تشخص اور جزئیت حقیقت سالک کی موجود رہتی ہی فقط تصور توئی و
منی و دوئی کا کہ فنا اور گم ہونے کے پہلے تھا اوٹھہ جاتا ہی جیسا کہ ماہرین اس مقام کے فرماتے ہین شعر
تو او نشوی ولی اگر جہد کنی ٭ جاے برسی کز تو توئی برخیزد ٭ اور بعضے کاملین اس مقام سے فرمایا ہی کہ
لو غاب عنی رسول اللہ طرفۃ عین ما عددت نفسی من المومنین یعنی اگر حضرت رسالت ایک
پلک بھر مجھسے غائب ہوجاوین مین اپنے تئین مومن کامل نہ سمجھون یہ مقام اعلے ہی کہ خداے
لایزال اپنے فضل و کرم سے جسکو چاہتا ہی مرحمت فرماتا ہی اللھم ارزقنا بفضلک العظیم اور یہی
گم ہونا خدا مین یا رسول خدا مین قرب و وصول حق ہی جیسا کہ کہا ہی شعر رو در رہ گم شو وصال اینست و بس ٭

تو مباش اصلا کمال اینست و بس + پس اگر یہ مقام نفیس تمہارے مہدی کو نصیب تھا تو حضور حقیقت حضرت رسالت مین کہ جسکو حقیقت الحقائق کہتے ہین نیست و نابود و ناچیز و گم ہو گئے تھے وہان العیاذ باللہ دعوی مساوات و ہمسری کا دم مارنا اور اپنے تئین ہم پہلو و ہم رتبہ جاننا کیا علاقہ رکھتا ہے کیا آزفنی اور نخوت اور ناگستری نفس کی ہے درویشی شکستگی اور خاکساری اور ادب اور تواضع اور نفس کشی کا نام ہے حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ رسالۂ قدسیہ مین وصیت فرماتے ہین کہ **رباعی** اندر رہ حق جملہ ادب باید بود + تا جان باقیست در طلب باید بود + در ہر دم اگر ہزار دریا بکشی + گم باید کرد و خشک لب باید بود + اور بعضے عارفون نے فرمایا ہے حقیقۃ الطریق ان تکون مفلسا ابدا وان تکون طالبا للاعلی ومتی ظننت انک وصلت ما وصلت ومتی ظننت انک ظفرت ما ظفرت ومتی ظننت انک حصل لک حال لا حال لک خلاصہ اس کلام کا یہ ہے کہ جیسا سالک سمجھا کہ مین بھی کچھ ہون جانا کہ وہ کچھ چیز نہین ہے البتہ بعضے کاملین نے بعض اوقات بامر الٰہی فخر و مباہات کی ہے لیکن نسبت اپنے اقران اور ہم عصر کے نہ نسبت بحضرت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے کہ بہتر اور برتر تمام مکونات سے ہین حاشا و سبحان اللہ کوئی شخص بھی ساتھ رسول خدا کے ایسی گستاخی اور حق فراموشی کرتا ہے تمکو اگر بطفیل آن حضرت کے کچھ مقام اور رتبہ حاصل ہوا تھا تو چاہیے تھا کہ حق نعمت کو نہ بھولتے اور دائرۂ ادب سے پاؤن باہر نہ نکالتے اور بولتے کہ **شعر** بلند رتبہ از ین خاک آستان شدہ ام + غبار کوئی توام گر بر آسمان شدہ ام + انتہی یہ مراد اخیر کی اکثر تقریر منتخب ہے مکتوب شیخ عبد الحق دہلوی رح سے کہ مجدد الف ثانی صاحب کو لکھا ہے **قولہ** ولیکن دلائل شرعیہ یہ ہین کہ بنا بر مسئلۂ دوم کے اصل مذکور سے ثابت ہوا کہ حضرت کا علم و حکم قطعی ہے اور فضیلت مہدی علیہ السلام کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کم یا برابر ہی کر سکے بجز ظن و قیاس کے کوئی دلیل صریح قطعی نہین ہے پس اس صورت مین حکم اس مسئلے کا حضرت کے بیان پر موقوف رہا جس قدر حضرت فرماوین اسیقدر اعتقاد مصدق پر فرض ہوا **جواب** معلوم رہا چاہیے کہ مصنف نے اس رسالے کو ایک مقدمے اور ایک باب اعتقادیات اور ایک باب عملیات پر ختم کیا اور مقدمے مین ایک اصل مشتمل اوپر تین مسئلون کے اور ایک فرع کہ اسکے مسائل مسائل اصل پر متفرع ہین بیان کی اور اصل کے پہلے مسئلے پر دوسرے کو متفرع کیا اور اس دوسرے سے

اب یہان تسویے کو ثابت کیا اسواسطے یہان فقط خلاصہ مسئلہ اول اور ثانی کا لکھا جاتا ہی تاکہ اہل خرد سمجھین کہ پہلے سے دوسرا اور دوسرے سے مطلب تسویہ کہان سے ثابت ہوگیا حاصل مسئلہ اول کا یہ ہی کہ لمعات مین شیخ عبد الحق دہلوی کے لکھنے سے ثابت ہوا کہ مہدی کا ہونا تواتر معنوی کو پونہچا اور شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری نے نقل کیا کہ انکار خبر متواتر کا شریعت مین کفر ہی پس ظاہر ہی کہ انکار جس چیز کا کفر ہی تصدیق اوسکی فرض ہی اور خلاصہ مسئلہ دوم کا یہ ہی کہ جب کہ انکار حضرت کی مہدویت کا کفر ہوا تو ضرور ہوا کہ حضرت کو اپنی مہدویت کا علم قطعی ہو اور قطعی ہو نہین سکتا مگر جبکہ حق تعالی اور روح رسول کی طرف سے حاصل ہو پس ثابت ہوا کہ انکو منصب خدا علم کا حضرت رسالت اور حق تعالی سے ہی اب اس دوسرے مسئلے کے موافق جو خبر دیوین سو قطعی ہوگی پس تسویہ بھی کہ اون اخبار سے ہی قطعی ٹھہرا انتہی اصل سخن یہ ہی کہ خبر خروج مہدی کی بعض علماے محققین کے نزدیک خبر واحد ہی جیسا کہ صاحب شرح مقاصد کی راے ہی اور بعضونکے نزدیک متواتر المعنی ہی اور غرض انکی یہی ہی کہ احادیث متواتر المعنی سے اس قدر ثابت ہوا کہ امام مہدی قبل قیامت کے کسی نہ کسی وقت آوینگے پس جو شخص اس امر کا منکر ہو یعنی کہے کہ مہدی ہرگز کسی وقت مین بھی نہ آوینگے تو اوسنے رسول خدا کو جھٹلایا یا کہے کہ حضرت نے مہدی کے آنے کی خبر ہرگز نہین دی ہی تو حدیث متواتر کو نمانا وہ شخص اس معتقد تواتر کے نزدیک کافر ٹھہرا اور یہ بات ہرگز بتواتر معنوی بلکہ بخبر واحد بھی ثابت نہوئی کہ ۸۴۷ھ مین سید خان جونپوری کا فرزند خوند میر عرف جھجھو کا خسر سید محمود کا باپ سید محمد نام درویش متوکل مظلوم و مجبور سلاطین انام نے کسی فتنے بس نہ ملک لوا اور نہ صاحب جہاد و غزا مہدی ہوگا کہ اسکا انکار کفر اور تصدیق فرض ہو جاوے اور وہ احادیث کہ اون سب کو جمع کرنے سے تواتر معنوی ثابت ہوتا ہی اکثر انکے مشروط بشرط سلطنت مہدی اور خروج سفیانی وغیرہ علامات کے ہین اور بسبب فوت ہونے اس شرط کے یہ سب صحیفین تمھارے مہدی جونپوری کی تکذیب و ابطال کرتے ہین بلکہ فقط ایک علامت سفیانی کی قریب تبواتر پونہچی ہی اب کہیے کہ تواتر معنوی تمھارے پیر و مرشد کے حق مین کیا کام آتا ہی بلکہ اولٹا ہو جاتا ہی اب بنا مسئلہ دوم کی مسئلہ اول پر بناء الفاسد علی الفاسد ہی اسلیے کہ جب کہ انکار انکی مہدویت کا کفر نہوا بلکہ واجب ہوا کہ انکار احادیث متواتر المعنی کا لازم نہ آوے تو خود اون حضرت کو اپنی مہدویت کا علم قطعی نہوا بلکہ اپنی غیر مہدویت کا علم واجب ہوا

اور بفرض محال اگر انھین کی مہدویت کا جاننا قطعی ہوتا تو فقط انھین احادیث متواتر المعنی سے
انکو بھی اپنی مہدویت پر قطعیت حاصل ہوجاتی جیسا کہ دوسرونکو اس قطعیت کا بلا واسطہ تعلیم الٰہی
یا روح حضرت رسالت پناہی پر موقوف ہونا کیونکر لازم آیا کہ یہ مصنف کہتا ہی کہ قطعی نہین ہوسکتا
مگر جبکہ حق تعالی اور روح رسول اللہ کیطرف سے حاصل ہو پس جبکہ منصب خذ علم کا جناب الوہیت سے
لازم نہوا ہر خبر کا قطعی ہونا بھی کہ اسی پر موقوف تھا ثابت نہوا پس خبر تسویہ بھی کہ مخالف
اجماع اور احادیث صحیحہ اور نصوص صریحہ کے ہی کیونکر قطعی ہوئی **قولہ سوال** عقاید اہل سنت
وجماعت سے یہ حکم ثابت ہی کہ ولی مرتبے کو نبی کے نہین پہونچتا ہی اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام
ولی ہین اب کسطرح برابر ہوسکینگے افضل انبیا علیہم السلام کے **جواب** ہان ہمارا بھی یہی اعتقاد
ہی ولیکن مہدی علیہ السلام علماے محققین اہل سنت رضی اللہ تعالی عنہم کے پاس اس حکم مین داخل
نہین ہین کیونکہ علماے مستندین نے اپنی کتب مین بلاتعرض روایت کیے ہین کہ عقد الدرر کے ساتوین
باب مین مذکور ہی کہ فرمائے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہ مہدی بہتر ہی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے
اور برابر ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری ایک روایت ہی کہ فرمائے کہ مقرر فضیلت رکھتا ہی بعض
انبیا علیہم السلام پر لایا ہی ان دونون روایتونکو حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد کتاب الفتن مین انتہی
اور یہ دوسری روایت علی متقی کے رسالہ برہان کے بارھوین باب مین بھی مذکور ہی **جواب** تمام
اہل سنت وجماعت صحابہ اور اہلبیت اور تابعین اور تبع تابعین اور تمام اولیا و کاملین اور علما اور مجتہدین زمانہ حضرت
رسالت سے آج کے دن تک یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ انبیا علیہم السلام افضل ہین اپنے امتیون سے اور
کوئی شخص انکی امت مین سے ولی ہو یا غیر ولی مہدی ہو یا غیر مہدی انکے رتبے کو نہین پہونچتا ہی اور
افضل ہونیکا کیا مجال ہی اور حضرت خاتم الرسالت صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ افضل ہین تمام انبیا بلکہ
تمام مخلوقات علوی وسفلی سے کہ خدا پاک کی بارگاہ عالی مین کوئی نبی یا ولی یا فرشتہ کروبی آن حضرت کے
برابر قرب ومنزلت نہین رکھتا ہی وللہ در قائل **شعر** یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ ہ مِنْ وَجْھِکَ
الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ ہ لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۲ اور شیخ
محی الدین بن عربی کہ تمھارے مہدی جونپوری انکے حق مین بولے ہین کہ جو کچھ شیخ محی الدین بن عربی نے لکھا ہی
اول لوح محفوظ دیکھکر بعدہ قلم زد کیا ہی بھی یہی اعتقاد رکھتے تھے چنانچہ تصانیف انکے اس اعتقاد پاک سے

۲ عقیدہ حضرت ابن عربی رحمۃ
۲ برابری مہدی و نبی

مالامال ہین پس تم لوگ اپنے مہدیکے کون سے کلام کو خطا جانتے ہو دیہ عوی نسویہ کا کہ مخالف ہی لکھنے شیخ اکبر کے
اور نوشتۂ لوح محفوظ کے خطا ہی یا یہ بشارت کہ شیخ اکبر کے حق مین دی ہی خطا جانتے ہو ہر دو صورت مین تمھارے
اصول پر مہدویت برباد ہو جاتی ہی کہ مہدی معصوم چاہیے ہر خطا سے شرح مقاصد مین لکھا ہی کہ بعضے
کرامیہ سے کہ ایک فرقہ ہی اہل ہوا سے منقول ہی کہ ولی کبھی درجہ نبی کو پہونچتا ہی بلکہ اعلی ہو جاتا ہی اور بعضے
صوفیہ سے منقول ہی کہ ولایت افضل ہی نبوت سے اور ولی جبکہ نہایت مقام محبت اور صفائی قلب کو پہونچتا ہی
اوس سے امر و نہی آلہی ساقط ہو جاتی ہی اور یہ سب بانین فاسد و باطل ہین باجماع مسلمین بعد اسکے ہر ہر کا
بتفصیل رد کیا اور دوسرے مقام مین لکھا کہ تمام مسلمانون نے اجماع کیا ہی اس بات پر کہ افضل الانبیا محمد ہین
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور شرح مواقف مین ضمن دلائل عصمت انبیا مین لکھا ہی کہ غیر انبیا کو انبیا پر فضیلت دینا
باطل ہی بالاجماع اور کسیکو احاد امت سے افضل کہنا انبیا علیہم السلام پر باطل ہی کہ اسکے بطلان مین کچھہ شک
نہین ہی انتہی اب انصاف کا مقام ہی کہ اجماع دلائل قطعیہ سے ہی اور انکے مہدی خود قائل ہین کہ منکر
اجماع صحابۂ نبوت کا کافر ہوتا ہی چنانچہ مذکور ہوا با این ہمہ ان تمام احکام اجماعیہ کا انکار کرتے ہین اور اپنے
مہدیکو افضل انبیا سے اور برابر سید الانبیا علیہ و علیہم التسلیمات کے جانتے ہین اور کہتے ہین کہ علماے محققین
اہل سنت کے پاس مہدی اس حکم مین داخل نہین ہین استغفر اللہ العظیم حاشا کہ علماے محققین یہ اعتقاد رکھتے
ہون بلکہ علماے محققین اہل ظاہر اور باطن تمام اسکے منکر ہین اور اس اعتقاد والون کو زمرۂ اہل اسلام سے نہین
جانتے ہین اور مہدی یا غیر مہدیکو کبھی اس کلیہ سے مستثنی نہین کرتے ہین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ نے مکتوب مجددی مین نقل کیا کہ حافظ نسفی نے تفسیر مدارک مین فرمایا ہی کہ پھسلا ہی قدم بعضی قوم کا
کہ ولی کو نبی پر تفضیل دیتے ہین اور یہ کفر جلی ہی اور تعرف مین کہ اس قوم کے علم مین کتاب معتبر ہی اور شیخ
شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین لولا التعرف ما عرفنا التصوف مذکور ہی کہ اجماع کیے ہین
اسبات پر کہ انبیا علیہم السلام افضل بشر ہین اور کوئی بشر ایسا نہین ہی کہ فضل مین برابر انکے ہووے
نہ صدیق نہ ولی نہ اور کوئی اگرچہ بزرگ ہووے قدر اوسکی اور بڑی ہووے شان اوسکی اور بلند ہووے رتبہ اوسکا
اور ابو یزید بسطامی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ آخر نہایت صدیقین کی اول احوال انبیا کا ہی اور نہایت
انبیا کی کچھہ حد و غایت معلوم نہین ہو سکتی ہی اور یہ بھی فرمایا ہی کہ مثال معرفت اور علم خلق کی نسبت
پیغمبر کے ایسی ہی جیسے کہ تری کہ مشک سے نکلتی ہی اور بعض مشائخ نے کہا ہی کہ کسی پیغمبر نے تفویض

وتعلیم کا کمال سوائے حبیب خلیل علیہما السلام کے نہیں پایا ہی اس سبب سے اگرچہ حالت مشاہدہ اور
قرب میں ہوں اس کمال پر پہونچنے سے ناامید ہیں اور ابو العباس نے کہا ہی کہ ادنی منازل مرسلین کے اعلی
مراتب انبیاء کے ہیں اور ادنی منازل انبیاء کے اعلی مراتب صدیقوں کے ہیں اور ادنی مراتب صدیقوں کے اعلی مراتب
شہداء کے ہیں اور ادنی مراتب شہداء کے اعلی مراتب صالحین کے ہیں اور ادنی منازل صالحین کے اعلی مراتب مومنین کے
ہیں تمام ہوا کلام تعرف کا اور شرح تعرف میں لکھا ہی کہ مراد بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی کلام مذکور الصدر
سے یہ ہی کہ کوئی شخص خلق میں سے اسرار مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مطلع نہیں ہو سکتا ہی اور اگر تمام خلق
جمع ہو اور معرفت اور علم اپنا جمع کریں کمال مصطفی کو نہ پہچانیں اور اس پہچاننے کو پہچاننا مانند
تہی مشکات کے ہی اور اس تراجم سے اسقدر معلوم ہوتا ہی کہ مشک میں کیا ہی لیکن مقدار و صفات
معلوم نہیں ہوتی اور اگر یہ ترجمہ نہوتی تو یہ بھی معلوم نہوتا کہ اسمیں کیا ہی انتہی یہ کلام محققین
اہل ظاہر و باطن کے اقوال و اعتقاد ہیں جیسا کہ تم لوگ سمجھے ہو اور جواب روایات صاحب رسالہ کا کہ جسپر
دعوی کیا ہی کہ ان روایات کو علماء مستندین نے اپنے کتب میں بلا تعرض روایت کیا ہی یہ ہی کہ حاصل ان دو روایت
کا نعیم بن حماد اور ایک روایت ابن ابی شیبہ کا کہ بیان تفضیل ابوبکر صدیق میں مذکور ہو چکی یہی ہی کہ تمام
اولین اور آخرین اہل سنت میں سے مہدویونکو ایک ابن سیرین کا قول ہاتھ لگا ہی کہ اوسکے بعضے طریقوں
روایت میں تفضیل ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر اور بعض میں بعض انبیاء پر بھی مذکور ہی اور اس قول کو
مخالف اجماع اہل اسلام کے دیکھکر کسی نے پسند نکیا مگر مہدویوں نے اس قول نے اصل کو اپنے دین کا
اصل اصول ٹھہرایا اور آیات قرآنی کو کہ دال ہیں تفضیل انبیاء علیہم السلام اور افضلیت حضرت خاتم المرسلین
پر اور احادیث صحیحہ کو کہ صریح و نص جلی ہیں اس مقدمے میں اور اجماع صحابہ و غیرہ مسلمین کو کہ دلائل قطعیہ
و یقینیہ سے ہیں اس قول کے سامنے ترک کیا اب ان مصنف رسالہ سے کہ اپنے کلام کو نہایت مطابق
قواعد علم اصول کے سمجھتے ہیں پوچھا جاتا ہی کہ یہ کس کتاب اصول میں لکھا ہی کہ قول تابعی کو قرآن و حدیث
و اجماع پر ترجیح دینا اور یہ دعوی بھی غلط ہی کہ علماء مستندین نے اس قول کو بلا تعرض روایت کیا ہی
اسلیے کہ مؤلف کتاب عرف وردی نے نعیم کی روایت کہ جس میں تفضیل علی بعض الانبیاء ہی بیان
کرکے کہا کہ فی ھذا ما فیہ یعنی اس کلام میں جو قباحت ہی کہ ظاہر ہی پھر مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت
محمد بن سیرین سے کہ اسمیں فقط فضیلت شیخین پر مذکور ہی لاکر کہا کہ یہ لفظ خفیف تر ہی پہلی لفظ

سے اور میرے نزدیک دونون کی وہی تاویل ہے جو کہ حدیث بل اجر خمسین منکم کی تاویل ہے
یعنی زمانۂ مہدی مین فتنے نہایت سخت ہونگے اور نصاری بالاتفاق ہجوم کرینگے اور محاصرہ دجال کا
ہوگا کہ اسقدر آفات اور مصائب زمانۂ شیخین اور انبیا علیہم السلام مین درپیش نآئے تھے اس سبب سے مہدی
کو ان پر ایک نوع کا فضل جزئی ہے نہ یہ کہ کثرت ثواب اور قرب الٰہی مین بہ اونسے افضل ہون اسواسطے
کہ احادیث صحیحہ اور اجماع اسی بات پر ہے کہ ابوبکر و عمر افضل الخلق ہین بعد انبیا اور مرسلین کے انتہی اور
یہی تقریر رسالۂ برہان مین بھی تھی پیچھے روایات مذکورہ کے منقول ہی با این ہمہ مصنف مذکور کے خیال مین
آیا کہ کچھ تعرض اس روایت کا نہوا یہان تک تو لکھدیا کہ یہ قول احادیث صحیحہ اور اجماع کے خلاف ہے یعنی
اگرچہ نسبت اوسکی ابن سیرین تک روایت صحیح ابن ابی شیبہ سے پہونچتی ہے لیکن متن اس قول کا بسبب مخالفت
مذکورہ کے باطل ہے اب اس سے زیادہ تعرض کیا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم رہے کہ علماے حدیث نے فقط
ابن ابی شیبہ کی روایت کو صحیح کہا ہے کہ اوسمین اسیقدر ہے کہ محمد بن سیرین نے کہا کہ اس امت مین ایک
خلیفہ ہووے گا افضل ابوبکر و عمر سے اور لفظ خلیفہ کا مہدی اور عیسیٰ دونون پر صادق ہے چنانچہ
تفصیل اسکی بیان تفضیل امیر المومنین ابوبکر رض مین گذر چکی پس اگر مراد عیسیٰ علیہ السلام ہین تو کسیطرح اصلا
کچھ اشکال نہین ہوتا ہے اسلیے کہ عیسیٰ علیہ السلام من وجہ داخل امت محمدیہ ہین اور وہ افضل ہین صدیق اکبر
سے چنانچہ یہی منقول شیخ اکبر کا ہے کہ اوپر گذرا اور اگر مراد امام مہدی ہین تو وہی تاویل کرنا چاہیے جو کہ
صاحب عرف وردی نے کی ہے ورنہ مخالفت کلام شیخ اکبر سے مخالفت لوح محفوظ کی لازم آویگی یا دو بشارت
کہ مہدی متنازع فیہ نے شیخ اکبر کے حق مین دی ہے غلط ہو جاوے گی اور بطلان معصومیت کہ مستلزم ہے
بطلان مہدویت کو بھی لازم آویگا اور روایت نعیم کہ جس مین تفضیل مہدی کی انبیا علیہم السلام پر
مذکور ہے علماے حدیث مثل صاحب عرف وردی وغیرہ کے اوسکے متن کو باطل المضمون بسبب مخالفت
احادیث و اجماع کے جانتے ہین یا مأوّل جانتے ہین اور اوسکی سند کو کسی نے صحیح نہین کہا اور قاعدہ مقررہ
ہے کہ عدم تعرض مستلزم صحت کو نہین ہے اور صحت مستلزم معمول بہ ہونے کو نہین ہے علماے حدیث اپنی
کتابون مین بہت سی حدیثین بلا تعرض لکھتے ہین حالانکہ اوسمین ضعاف وغیرہ سب ہوتی ہین مگر بعضے محدث
مثل ترمذی وغیرہ کے کہ اپنے اوپر التزام بیان کا کر لیتے ہین وہ البتہ ضعیف حدیث کے ضعف اور وجہ
ضعف کو بھی بیان کر دیتے ہین اور بہت حدیثین اگرچہ صحیح ہوتی ہین مگر معمول بہ نہین ہوتی ہین کہ بسبب

ثبوت نسخ کے یا مخالفت دلیل اقوی کے اوپر عمل نہین کرتے ہین پس روایت نعیم مین تفضیل مہدی کی
انبیا علیہم السلام پر یا برابری ساتھہ سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا الحاقات بعضے ملاحدہ اور زنادقہ
یا روافض سے ہی کہ ائمۂ طاہرین کو افضل انبیا و مرسلین سے سمجھتے ہین یا اگر یہ قول محمد بن سیرین سے صادر ہوا ہی تو
مراد وہی فضل جزئی ہی کہ ہم اولین نے بیان فرمائی اور مراد برابری سے مشابہت بیچ اخلاق کے ہی جیسا کہ حدیث
شریف مین وارد ہی کہ یشبهه فی الخُلق ولا یشبهه فی الخَلق یعنی امام مہدی مشابہ ہونگے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق محمدیہ مین اور مشابہ نہونگے بیچ شکل و صورت کے شارحین حدیث لکھتے ہین
کہ مراد یہ ہی کہ جمیع شکل مین مشابہ نہونگے ورنہ بعضی باتون مین ہمشکل حضرت رسالت کے ہونا احادیث
مین وارد ہی چنانچہ ابو داؤد مین ہی کہ فرمایا حضرت رسالت پناہ نے کہ المهدي مني اجلى الجبهة اقنى الانف
يملأ الارض قسطًا وعدلًا كما مُلئت ظلمًا وجورًا يملك سبع سنين یعنی مہدی میری
نسل و ذریت سے ہی کشادہ پیشانی بلند بینی بھر دیگا زمین عدل و انصاف سے جیسا کہ بھری ہوگی ظلم و ستم سے
مالک ملک ہیگا سات برس انتہی پس محمد بن سیرین کے کلام مین لفظ یعدل النبی سے مقصود یہی ہی کہ یشبه
النبی فی الاخلاق نہ معنی برابری و مساوات مرتبے کے جیسا کہ مہدوی سمجھے ہین کس عاقل کے ذہن مین آویگا
کہ جب صحابہ کا اجماع جمہوری یا کلی علی اختلاف الاقوال افضلیت ابوبکر صدیق پر یا اجماع مرکب افضلیت
ابوبکر و علی پر ہو چکا کہ اوس سے لازم آیا کہ کوئی شخص اولین و آخرین سے امت محمدیہ مین افضل ابوبکر و علی رضی اللہ
عنہما سے نہین ہی چنانچہ مہدی متنازع فیہ کے قول سے بھی منکر اجماع صحابۂ نبویت کافر ہوتا ہی
جیسا کہ اپنے مقام مین گذر چکا با این ہمہ محمد بن سیرین سے تابعی جلیل القدر کے حق مین گمان کیا جاوے
کہ وہ ایک شخص کو اس امت مین سے خرق اجماع کر کے امیر المومنین ابوبکر صدیق پر تفضیل دیتے تھے بلکہ اس سے
بڑھکر انبیا پر تفضیل دیتے تھے اوس پر طرہ یہ کہ حضرت خاتم المرسلین کے برابر جانتے تھے استغفر الله العظیم
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا کیا مسائل اجماعیہ پر ابن سیرین کو
اطلاع نہ تھی یا آیات قرآنیہ کہ دال ہین تفضیل انبیا علیہم السلام پر اونکو یاد نہ تھین یا احادیث صحیحہ کہ نص
صریح ہین افضلیت حضرت خاتم المرسلین مین اونکے گوش تک پونہچی نتھین کہ ایسا اعتقاد تمام اہل اسلام کے
خلاف اختیار کرتے العیاذ باللہ العظیم اب چند آیات و احادیث اس قسم کی بیان کیجاتی ہین **دلیل اول**
إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ یعنی اللہ تعالی نے چن لیا اور اختیار کیا

ف دلائل افضلیت حضرت سرور کائنات علیہ التسلیمات مین سے چودہ دلیلین آیات و احادیث وغیرہم سے یہان مذکور ہین

آدم اور نوح اور آل ابراہیم و آل عمران کو عالمین پر شرح مقاصد مین لکھا ہی کہ آل ابراہیم و آل عمران مین سے غیر انبیا
مخصوص ہین بدلیل اجماع پس آدم اور نوح اور تمام انبیا علیہم السلام برگزیدہ ہین عالمین پر انتہی عالمین
مین ملائکہ اور اولیا اور مہدی وغیرہ سب داخل ہین اور کوئی دلیل مخصص کسی کے واسطے موجود نہین ہے
پس انبیا علیہم السلام سب عالم علوی اور سفلی سے افضل ہین اور باتفاق جمیع اہل اسلام حتی کہ مہدوی بھی
اس بات کے قائل ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا سے افضل ہین اور یہ بھی مسلم ہی کہ افضل کا
افضل افضل ہوتا ہی پس ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہین سب عالم سے **دلیل دوم**
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ
یعنی ان پیغمبرون مین ہمنے بعض کو بعض پر تفضیلت دی ہی اون مین سے بعضے ایسے ہین کہ اللہ تعالی نے
اون سے کلام کیا اور بعضون کے درجات بلند کر دیے تفسیر کشاف مین لکھا ہی کہ کلام جنسے کیا وہ موسی
علیہ السلام ہین اور درجات بلند کیے یعنی تمام انبیا سے انکو بلند رتبہ کیا کہ سب سے بدرجات کثیرہ افضل ہوے
ظاہر ہی کہ اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسلیے کہ جو آیات و معجزات کہ انکو ملے ہین دوسرون کو نہین ملے
ہین اگرچہ ہزار سے زیادہ آیات انکو ملے ہین مگر ایک قرآن ہی آیت باہرہ ہی کہ اگر کوئی آیت نہوتی سوا اسکے
تو بھی سب انبیا کے معجزون سے افضل ہوتا چہ جائیکہ سوا اسکے اور بہت سے معجزات باہرہ اور کمالات
ظاہرہ اور اخلاق طاہرہ کہ متمم اخلاق اولین و ہادی آخرین کے ہین ذات اقدس مین موجود ہون کیونکر
رتبہ سب سے عالی تر نہوا اور شیخ جونپوری کے نقائص اخلاق اور معائب احوال ما قبل مین خصوصًا دلیل اخلاق مین
بخوبی واضح ہو چکے امام رازی نے تفسیر کبیر مین فرمایا کہ امت نے اجماع کیا ہی اس بات پر کہ بعضے پیغمبر افضل ہین
بعض سے اور اجماع کیا ہی اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہین سب سے ابتداے بحث سے یہانتک
سنتے جائیے کہ کیسے کیسے اکابر اجماع کے ناقل ہین مگر مہدوی ایسے غافل ہین کہ اپنی ترانہ سرائی مین کسی کی
نہین سنتے جس کہ **شعر** حجت مہدی بر و گشتہ تمام ہ تن تناتن تن تناتن تن تنا ہ سوا اس ترانے کے اور بہت سے
دوہرے اور چھند انکے بزرگون سے منقول ہین کہتے ہین کہ وہ چھند عرش کے کنگرون پر لکھے ہین مختصر کلام
کہ حضرت امام فخر الدین رازی نے اونیس دلیلین اس امر اجماعی یعنی تفضل محمدی پر لکھی ہین کہ یہ چار دلیلین بابعد
کی انھین مین سے ہین **دلیل سوم** فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی کا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر رحمت واسطے عالمین کے جبکہ رحمت سب عالم کیواسطے ہوے

تو لازم ہوا کہ افضل سب عالم سے ہو وین اور مہدی بھی اسی عالم مین ہین **دلیل چہارم** كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی ہو تم بہترین امت کہ نکالی گئی اور ظاہر کی گئی واسطے آدمیون کے اور امت کو
جو یہ بہتری اور خوبی حاصل ہوئی ہے بسبب متابعت آنحضرت کے ہوئی کہ حق تعالی فرماتا ہی قُلْ اِنْ
كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہو
تم لوگ محبت رکھتے اللہ تعالی سے پس میری پیروی کرو خدا تمسے محبت رکھیگا تو یہان سے معلوم
ہوا کہ مہدیکو جو کچھ مرتبہ ملیگا بسبب پیروی و تبعیت حضرت کے ملیگا پس جسکی پیروی سے مرتبہ حاصل ہووے
اوسکا مرتبہ کیونکر عالی ہوگا **دلیل پنجم** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہین طرف جن و انس کے اور حضرت
کے پیرو لوگ جسقدر ہین کسی کے نہین ہین اور بموجب حدیث شریف کے کہ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ
اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی جسنے ایک سنت و طریقہ اچھا نکالا اوسکو اس طریقے پر
آپ چلنے کا بھی ثواب ملیگا اور جسقدر لوگ قیامت تک اس طریقے پر چلینگے اون سبکے ثوابون کے
برابر بھی ثواب اوسکو ملیگا اب ثابت ہوا کہ مہدی جونپوری نے مدت العمر جو کچھ ریاضت و عبادت ظاہری و باطنی
کہ دونون مین وہی کمال اتباع حضرت رسالت کا رکھتے تھے کرکے ثواب کمایا تھا اوسکے برابر حضرت کو بھی
پونہچا اور سوا انکے بارہ سو برس مین مشرق سے مغرب تک جسقدر مسلمان علما و اولیا و ائمہ دین و جمہور
مسلمین روم و شام و مغرب و کردستان و بلاد مصر و حبش و عربستان و سیستان و کابلستان و چین و ترکستان و سند
و دکن و ہندوستان و خطا و ختن و تبت و جاپان و عراق و خراسان و بلغار و داغستان و مکران و مازندران و جزائر
دریائے شور وغیرہ مین اعمال صالحہ بجا لائے ہین کہ وہ خلائق اور انکے حسنات حد حساب سے باہر ہین سب آنحضرت کیواسطے
موجب ترقی درجات کے ہین اسیواسطے حضرت جابجا احادیث صحیحہ مین کثرت امت پر فخر فرماتے ہین
اور مہدی جونپوری کے پیرو اس خلائق بیشمار کے سامنے ایسی نسبت رکھتے ہین جیسے کہ قطرے کو
دریا سے اسلیے کہ وہ تو یہی چند ڈھونڈاری و مارواڑی و گجراتی و دکنی ہین اور بسبب وہ بھی تعین سے
سوا چند فقیرون اور میونکے بیاج خوری و ظلم شعاری و دنیاداری مین مشغول ہوکر مرجاتے ہین کہ انکے
مہدیکے اقوال کے موافق نہ ہجرت اور نہ ذکر دائمی کے انکا ایمان بھی صحیح کہان ہوتا ہی جیسا کہ باب اول مین معلوم ہوا
اور مرتے وقت کا ترک دنیا اور توبہ کرنا اگر بالفرض مقبول بھی ہو جب بھی تمام مدت عمر گذشتہ مین اعمال صالحہ سے
آپ بھی محروم رہا اور اپنے مہدیکو بھی محروم رکھا اور کچھ انکی ترقی درجات کا سبب نہوئی **دلیل ششم**

اللہ سبحانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ قرآن کی ہر ایک سورت سے خلق کا مقابلہ کر کے بس
فرمایا کہ فَاْتُوا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ط یعنی اگر اس قرآن مین کچھ شبہہ ہی تو اسکے مانند ایک سورت بنا لاؤ
اور سب سے چھوٹی سورت سورہ کوثر ہی کہ تین آیت کی ہی پس ہر تین آیتین تمام مخلوق کو مقابلے مین عاجز
کر دین اور چونکہ قرآن مین کچھ اوپر چھہ ہزار آیت ہی پس لازم ہوا کہ فقط قرآن مین چھہ اوپر دو ہزار معجزہ ہوا
قطع نظر دوسرے معجزات سے اور جب کہ موسی علیہ السلام کو نو معجزون سے فخر تھا حضرت کو ہزارہا معجزون سے
کیسا کچھہ فخر حاصل ہوگا حالانکہ یہ معجزات قرآنیہ اور انبیا کے معجزون سے کیفیت مین بھی افضل ہین
اسواسطے کہ وہ انھین کے دم تک تھے اور بعد انکے اب کوئی دیکھا چاہے تو میسر نہین مین بخلاف
معجزات قرآنی کے کہ جسوقت جسکا دل چاہے دیکھہ لے اور جس سے چاہے مقابلہ کرلے کہ کوئی جن و انس
ایسا کلام بنا نہین سکتا ہی اور ظاہر ہی کہ خلعت جسقدر اشرف ہوگا صاحب اوسکا افضل ہوگا اب سنیے
مہدی متنازع فیہ کے قرآن کا حال کہ انھون نے تمام عمر مین یہ عبارت تیار فرمائی اور دعوی کیا کہ یہ کلام
مجھسے خدائے تعالی نے بے واسطہ فرمایا ہی مگر اس مطلب کی تقریر ایسی ڈھب کی کہ اوسی سے واسطہ
بھی نکلتا ہی اور عبارت خدائی ایسی بنائی کہ جو سنتا ہی مونہہ تکتا ہی شاید کہ خراسان کے سفر مین کہین
کشمیر کے قریب یہ عبارت بنی ہی کہ زعفران زار کی تاثیر رکھتی ہی وہ عبارت یہ ہی کہ سید خوندمیر انکے داماد
و خلیفہ نے شرح عقیدۂ شریفیہ مین کہ جسکو مہدوی کلمات مہدی سے نازلات آسمانی سے جانتے ہین
نقل کی ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم قال الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم علمت من اللہ
بلا واسطۃ جدیدا الیوم قل انی عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ محمد مہدی الزمان وارث
نبی الرحمان عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان انتہی
اب انصاف کرکے خود اور انکے خدا دونون کی عبارت کو بغور ملاحظہ کرنا چاہیے خود کا مقصود یہ ہی
کہ مین بلا واسطہ فرشتون کے خدائے عالم سے تعلیم پاتا ہون اور عبارت سے بمقتضا اس قاعدے کے
کہ نفی مقید مین انتفا قید کا ہوتا ہی نہ اصل مقید کا یہ معنی نہین سمجھے جاتے بلکہ یہ سمجھا جاتا ہی کہ واسطہ
جدید نہ تھا ورنہ لفظ جدید لغو ہوجاتا ہی اور اس سے واسطۂ قدیم کے نفی نہ نکلا اب پوچھا جاتا ہی
کہ واسطۂ قدیم کون ہی اگر جبرئیل مراد ہین تو کیا سبب کہ ہمیشہ کلام معجز نظام لایا کرتے تھے اور تمھارے
پاس ایسا کلام لائے کہ طلبہ نحوخوان بھی اس سے بہتر بنا سکتے ہین اور اگر سواے جبرئیل کے کوئی

فا

دوسرا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ کلام من اللہ نہین ہی ورنہ ایسا ساقط رتبۂ بلاغت سے کیون ہوتا اور مہدوی
اپنی کتابون مین اتیس فرض بیان کرتے ہین اونمین ایک فرض یہ بھی ہے کہ مہدی کو ہر بے واسطے
واسطہ تو تعلیم خدا سے جاننا چنانچہ سید میران جی نے اسی عقیدۂ خود مہدی سے یہ احکام مستنبط کیے ہین
اس عبارت مین اگر لفظ تو بلفظ واسطے سے متعلق رکھو تو اسکا تعرض ہو چکا اور اگر لفظ تعلیم سے متعلق
کرو تو یہ معنی حب ہونگے کہ جدید منصوب پڑھا جاوے حالانکہ جیسا کہ جدید کے بعد تاے تانیث
نہین ہی الف بھی سوائے الف الیوم کے کسی نسخے مین نہین ہی اور بالفرض اگر ہو تو بھی عبارت
تکلف و سخافت سے خالی نہین ہی اب عبارت آسمانی کو دیکھا چاہیے کہ قطع نظر رکاکت عبارت و
ترکیب سے کہ بادی النظر مین معلوم ہوتا ہی کہ کلام کسی عرب یا ادیب کا نہین ہی خطاے لفظی و معنوی سے
خالی نہین ہی اسواسطے کہ لفظ علم کا عالم علم الکتاب و الایمان مین بے موقع محض ہی عالم الکتاب بس تھا
علم کو عالم کا مفعول ٹھہرانا غلط یا پر تکلف ہی دوسرے یہ کہ ایمان کا عطف علم پر یا کتاب پر کسی پر زیبا نہین
معلوم ہوتا کہ عالم الایمان یا عالم علم الایمان ہر دو نے زیب ہی کیونکہ ایمان خود علم ہی گردیدگی کے ساتھ
اور ایسی حال ہی مبین الحقیقت و الشریعت والرضوان کا کہ اگر رضوان سے مراد اسباب رضاے الٰہی ہین
تو حقیقت اور شریعت اوسکو جامع ہی پس عطف رضوان کا بجز رعایت اسجاع کے بے معنی ہی اور اگر
مراد یہ ہی کہ مبین معنی لفظ رضوان کا ہون تو کچھ حاجت بیان کی نہین ہی کہ سب جانتے ہین غرض کہ
کلام کسی درجۂ بلاغت کیا بلکہ محاورہ اور روزمرہ سوقیان عرب کے بھی مطابق نہین ہی پس اس
کلام کو ساتھ کلام قرآنی کے جو نسبت ہی وہی نسبت مہدی جونپوری کو ساتھ حضرت رسالت کے
ہی اور نسبت کلامین مین یہ ہی کہ کلام قرآنی اعلی درجۂ بلاغت مین حد اعجاز پر ہی اور یہ کلام بلغا کے نزدیک
ادنی درجۂ بلاغت سے بھی ساقط اور نیچے ہی کیونکہ جو کلام کہ فی نفسہ صحیح الاعراب اور مفید معنی مقصود کو
موافق قواعد عربیت کے ہو لیکن لطائف اور خواص زائدہ سے معرا ہو بلغا اسکو ادنی درجۂ بلاغت
سے ساقط اور ملحق باصوات الحیوانات کہتے ہین **دلیل ہفتم** قال اللہ تبارک و تعالے ٩
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یعنی قریب ہی کہ اوٹھاوے تمکو اے محمد رب تمھارا مقام
محمود مین مواہب لدنیہ مین لکھا ہی کہ مفسرین کا اتفاق ہی کہ کلمہ عسی کا جناب باری کیطرف سے واجب
ہوا کرتا ہی اسواسطے کہ کلمہ عسی دال ہی اطماع پر اور محال ہی کہ جناب باری تعالی کسیکو طمع دیوے اور

دلیل ہفتم در تعیین مقام محمود

امیدوار فرماوے پھر محروم رکھے پس یقینی ہوا کہ حضرت کو اللہ تعالی مقام محمود عنایت فرماویگا اور واحدی
نے کہا کہ مفسرین نے اجماع کیا ہی کہ مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے اور محمود اسواسطے کہتے ہین
کہ جب ایسی حالت اضطرار مین کہ اولین و آخرین اہل محشر بیقرار ہونگے اور سب انبیا علیہم السلام جواب دے
دینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھکر شفاعت کرینگے اور مخلوق کو اوس حالت سے نجات دیونگے
تمام اولین و آخرین حمد و ثنا مین آنحضرت کی زبان کھولینگے اور سب ادنی و اعلی پر منکشف ہوجاویگا کہ جو قرب
و منزلت حضرت کو درگاہ بے نیاز مین حاصل ہی کسیکو حاصل نہین ہی چنانچہ حدیث صحیح امام بخاری اور مسلم
کی اسپر شاہد عادل ہی کہ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی مین
سردار آدمیونکا ہون دن قیامت کے تم جانتے ہو کہ کس سبب سے یہ سیادت مجکو حاصل ہی اللہ تعالی اولین
و آخرین کو ایک زمین پر جمع کریگا اور آفتاب اونکے سرونکے نزدیک ہوجائیگا اور اسقدر غم اور سختی ہوگی
کہ طاقت برداشت کی نرہیگی حامی اور شفیع ڈھونڈھتے پھرینگے پہلے آدم علیہ السلام کے پاس آوینگے اور
کہینگے کہ تم تمام بشر کے باپ ہو تمکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی طرف سے روح تم مین پھونکی
اور ملائک کو تمھارے سجدہ مین جھکایا اور بہشت برین مین تمکو بسایا ذرا ہماری شفاعت اپنے رب کے
پاس نہین کرتے کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ ہم کس بلا مین گرفتار ہین حضرت آدم فرماوینگے کہ میرا رب
آج کے روز ایسا غضب مین ہی کہ نہ کبھی ایسا غضب مین ہوا تھا اور نہ ہوویگا اور مجکو ایک درخت سے
ممانعت فرمائی تھی مجھسے نافرمانی ہوگئی ہی نفسی نفسی نفسی مین اپنے نفس کی بخشائش کی فکر مین ہون کسی
اور کے پاس جاؤ نوح کے پاس جاؤ پھر نوح علیہ السلام کے پاس آوینگے اور وہانسے بھی ایسی انفر ہوکر
محروم پھرینگے غرض کہ اسیطرح حضرت ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام کے پاس لا الامتناہی دروازے
کے جاوینگے اور ہر جاے سے اسی قسم کے عذر وحیلے سنکر مایوس ہو پھرینگے جب آخر کو بدلالت عیسی علیہ
السلام کے حضرت خاتم المرسلین سید الاولین و الآخرین کے پاس آکر بولینگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
تم رسول اللہ ہو اور خاتم الانبیا ہو اور تمکو یہ شرف ہی کہ تمھارے پہلے اور پچھلے گناہ سب معاف ہین یعنی اگر تمسے
بالفرض کچھ گناہ بھی ہوا ہوتا تو پہلا اور پچھلا سب معاف ہوتا آپ نہین دیکھتے ہین کہ ہم کس حالت مین مبتلا
ہین ہماری سفارش کیجیے اپنے پروردگار کے پاس پس چلونگا مین پس آونگا نیچے عرش کے اور سجدہ مین
گرونگا اور وہ حمد و ثنا خدا تعالی میرے دل پر کھولے گا کہ کسی پر مجھسے پہلے نہین کھولا ہے اور حکم

ہوگا کہ ای محمد اوٹھا و سر اپنا مانگو دیے جاؤ گے شفاعت کرو قبول کی جائے گی پس مین سر اوٹھا کر عرض کرونگا
امتی یا رب امتی یا رب مین اپنی امت کو مانگتا ہون ای رب میرے الحدیث القصہ اگرچہ اصالۃ امت کا
سوال ہوگا بطفیل انکے سب خلق کا رستہ نکلے گا کہ اس طپش اور انتظار سے نجات پاکر ہر شخص اپنے
مقام کو پونہچیگا کہ الانتظار اشد من الموت کہتے ہین سوقت ایک عالم حضرت کی ثناخوانی مین مصروف
ہوگا کہ جان لیویگا کہ اس جوش غضب آلہی مین کہ کسی نبی مرسل اور ملک مقرب کو طاقت دم مارنے کی
تھی حضرت کا وہ جاہ ورتبہ تھا کہ جو مانگا سو دیا گیا اور جو کہا سو سنا گیا کوئی شخص خداے عالم کے پاس
یہ مقام ومنزلت نہین رکھتا ہی جو کہ آپ کو حاصل ہا اور کتب حدیث مین بروایات کثیرہ یہ حدیث وارد ہے
مگر کسی مین یہ نہین ہی کہ خلق اس حالت مین جب سالۃ پیغمبرون کے پاس دوڑے گی مہدی کے پاس بھی
دوڑے گی یا کہ مہدی بھی حضرت کے ساتھہ مقام محمود مین ہوونگے پس معلوم ہوا کہ اہل محشر سے جانین گے
کہ سوائے انبیا علیہم السلام کے کوئی شخص طاقت اسکام کی نہین رکھتا ہی مہدی ہو یا فرشتہ یا ولی
اس سبب سے کسی سے سوائے پیغمبرون کے ملتجی نہونگے جب امام مہدی حقیقی کو بھی اس مقام مین دخل
نہوگا تو مہدی جونپوری کا کیا حساب ہی اور قطع نظر اسکے اونکو اوسوقت فرصت کہان ہوگی کہ خلق
خدا کے اس حال زار پر رحم کرین یا متوجہ ہووین وہ اپنی لدخدائی کی فکر مین تگ ودو کرتے ہونگے چنانچہ
پنج فضائل مین لکھا ہی کہ محشر مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مہدی نوری ہاتی پہ سوار ہونگے کہ نام اوسکا
محمودا ہوگا اور گرد اسکے انبیا اور رسل واولو العزم اور اولیا وشہدا اور حجاج وغیرہم مومنین امت محمدی چلتے
ہونگے اور دانتاس ہاتی کے اسقدر لنبے ہونگے کہ اون پر تمام فرقہ مہدویہ سوار ہوگا غرض کہ میدان
حشر مین کہ خلق اپنے حال مین مبتلا ہی گشت کرکے آگے ذوالجلال کے آکر نکاح اور جلوہ ساتھہ بی بی
مریم اور بی بی آسیہ کے ہوگا بعد اسکے عرصات مین آکر دو محمد شفاعت کرینگے انتہی سبحان اللہ
اسی ساتھہ مہدی موصوف کے
خلق اس حال پریشان مین مبتلا ہو کہ آفتاب سر پر ہے اور مجمع اولین وآخرین سے ایک کشاکش
ہو رہی ہو اور پسینا کسیکے گھٹنون تک کسیکی کمر تک کسیکے مونہہ تک اور دوزخ کو ملائک کھینچکر
سامنے کر دیوین کہ اوسکے شعلے اور سوزش علاوہ تکلیف دے رہے ہون اوسوقت ان
بزرگوار کو اپنی شادی سوجھے اور شفاعت کو شادی کے بعد پر رکھین اور حضرت خاتم الرسالت
اور دوسرے انبیا کا حال تو معلوم ہوا کہ انبیا اپنے اپنے نفسون کی فکر مین ہیبت آلہی سے ڈر رہے

ف مہدی جونپوری کی سواری ہاتہی میدان حشر مین نکلنا اور خود کا فیل محمود پر اور تمام مہدویون کا اوسکے دانتون پر سوار ہونا

ہونگے اور آنحضرت خلق کے بچانے کی فکر مین سات روز تک سجدے مین پڑے ہونگے کہان تو
شادی اور فیل سواری اور کہان وہ حضرت نظم سینہ صافان را غم محنت کشان بیش از خود ست +
آب می نالد از ان بارے کہ بر پشت پل ست + بنی آدم اعضائے یکدیگر اند + کہ در آفرینش ز یک گوہر اند
تو کز محنت دیگران بے غمی + نشاید کہ نامت نہند آدمی + طرہ یہ کہ ہاتی کسی روایت مین او س عالم کے
مراکب مین سننے مین نہین آیا تھا شاید کہ مارواڑ یا پورب دکن سے گیا ہوگا کہ وہان کے عالم کا رنگ
دیکھکر نوری بن گیا ہوگا غلط کہا سینے محمود نام اوس ہاتی کا تھا کہ اصحاب فیل کے ہاتیون مین کہ
خانہ کعبہ ڈھانے کو آئے تھے سب سے زیادہ قوی و بڑا تھا اس ہاتی کا بھی وہی نام ہے اغلب کہ
وہی ہی اور سب سواریان براق اور گھوڑے اور اونٹ اور تخت روان چھوڑکر ہاتی کے اختیار کرنے کا
سبب یہ معلوم ہوتا ہی کہ شادی ساتھ بی بی آسیہ جورو فرعون کے ہی اور پہلا خاوند کہ ہاتی دانت
کے تخت پر بیٹھتا تھا جب تک دوسرا خاوند خود ہاتی پر نہ بیٹھے تو کیا فخر و ترجیح ہوگی اور اسیواسطے تمام
مہدویونکو دانتون پر سوار کیا تا کہ معلوم ہو کہ شوہر نخستین اگر برائے خود ایک تخت عاج رکھتا تھا
یہان ہر چیلا اور بالکا آج عاج پر سوار ہے کہ نخوت فرعونی اوسکے سامنے نگونسار ہی علاوہ یہ کہ دیلمی نے
حضرت عایشہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی تزویج کریگا میرے
ساتھ بہشت مین مریم بیٹی عمران اور کلثوم خواہر موسی اور آسیہ عورت فرعون کو اور طبرانی نے بھی
کبیر مین حضرت مریم اور آسیہ کا زوجۂ آنحضرت ہونا روایت کیا جیسا کہ سیرت محمدیہ مین موجود ہے
پس یہ دونون بیبیان مہدی جونپوری کی مان ہوئین بمنطوق اس آیت کے کہ اَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ
یعنی جورووان پیغمبر کی مائین ہین مومنین کی پس شیخ جونپوری کو اپنی مان کے ساتھ نکاح کسطرح
حلال ہو سکتا ہی کہ یہ ٹھاٹھہ شادی کا باندھا جاتا ہی نعوذ باللہ من سوء الفہم اب ان خرافات کو
چھوڑکر دلیل ہشتم کا بیان کیا جاتا ہی دلیل ہشتم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ واول من ینشق عنہ القبر
واول شافع واول مشفع رواہ مسلم وابو داؤد یعنی فرمایا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ مین سردار اولاد آدم کا ہون دن قیامت کے اور سب سے پہلے قبر مین سے مین
نکلونگا اور سب سے پہلے شفاعت کرونگا اور سب سے اول میری ہی شفاعت مقبول ہوگی

انتہی شرح عقائد مین علامہ تفتازانی نے کہا کہ استدلال اس حدیث سے ضعیف ہی اسواسطے
کہ اس سے اسیقدر ثابت ہوتا ہی کہ حضرت افضل اولاد آدم سے ہین نہ کہ آدم سے ملا علی قاری نے
جواب دیا کہ اولاد آدم مین بعضے بالاجماع آدم علیہ السلام سے افضل ہین جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ حضرت آدم کے افضلون سے افضل ہوئے آدم سے بلاشبہہ
افضل ہوئے اور علاوہ یہ کہ ابن آدم سے کبھی نوع انسانی مراد ہوتی ہے پس آدم بھی داخل ہوئے
اسیواسطے حدیث شفاعت مین لفظ انا سید الناس کا آیا ہی اور بعضی حدیثون مین جو آیا ہی
کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر تفضیل ندیو اور مجکو موسی پر تفضیل ندیو اور کسیکو لائق نہین کہ کہے مین یونس بن متی
سے بہتر ہون اسکا جواب پانچ طرح سے ہی ایک یہ کہ یہ باتین اوسوقت فرمائی ہین کہ حضرت کو ابھی
معلوم نہوا تھا کہ مین افضل سب سے ہون دوسرے یہ کہ تواضع اور انکسار سے فرمایا ہے تیسرے یہ کہ
اوس تفضیل سے منع فرمایا ہی کہ جس مین دوسرے انبیا کی تنقیص اور بے ادبی ہو چوتھے یہ کہ اوس تفضیل
سے نہی فرمائی کہ جس مین جھگڑا اور خصومت اوٹھے پانچوین یہ کہ نفس نبوت مین تفضیل نہین،
بلکہ تفضیل خصائص اور فضائل زائدہ مین ہی اور نہی کا مدار تفضیل نفس نبوت پر ہی اور اعتقاد تفضیل کا
توضرور ہی کہ قرآن شریف مین ہی کہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا
بَعْضَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى بَعْضٍ دلیل نہم عَنْ ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد ادم یوم القیامۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر
ومَا من نبي يومئذ ادم فمن سواه الا تحت لوائي الحديث رواه الترمذي یعنی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین سردار اولاد آدم ہون دن قیامت کے اور نہین ہی یہ بات کچھ فخر سے بلکہ بیان
نعمت آلہی کا کرتا ہون یا کہ مامور ہون اس امر کے اظہار کا تا کہ اسکے موافق لوگ اعتقاد رکھین اور میرے ہاتھ
اور تصرف مین ہوگا نشان حمد کا اور نہین ہی یہ بات کچھ فخر سے اور نہوگا کوئی پیغمبر اوسدن آدم اور سوا
آدم مگر سب نیچے نشان میرے کے ہونگے اور تخصیص دن قیامت کی اگرچہ آن سرور سردار سب کے
دنیا اور آخرت مین ہین اسواسطے ہی کہ اوس روز سیادت اور سرداری آپ کی بے خلاف اور بلا نزاع ظاہر
ہوگی بخلاف دنیا کے کہ یہان ملوک کفار اور فقرائے مہدویہ نزاع بھی رکھتے ہین جیسا کہ مَالِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ اور لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ کے معنی ہین یعنی اگرچہ آج بھی مالک اللہ تعالی ہی اور

ملک مقرب اور نبی مرسل کا ہی لیکن چونکہ بعضے مجازاً اپنی طرف بھی نسبت کرتے ہین اوس وزیہ نسبت بھی منقطع ہوجا وے گی **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرت افضل ہین سب خلق سے اسواسطے کہ مذہب اہل سنت کا یہ ہی کہ آدمی افضل ہی ملائک سے اور آنحضرت بموجب اس حدیث کے سب آدمیون سے افضل ہین اور شیخ محمد صاحب جونپوری بھی آدمی ہین **دلیل دہم** عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فاكسى حلة من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك المقام غيري رواه الترمذي یعنی فرمایا خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس پہنایا جاویگا مجکو ایک لباس لباسون بہشت سے پھر کھڑا ہونگا مین سیدھے جانب عرش سے کہ کوئی شخص مخلوقات الٰہی مین سے سوا میرے اس مقام مین نہین کھڑا ہوگا اب غور کیجیے کہ شیخ جونپوری بھی مخلوقات الٰہی مین سے ہین اونکو بھی یہ مقام میسر نہوگا **دلیل یازدہم** عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علي فانه من صلى علي صلوة صلى الله عليه بها عشرا ثم سلوا الله لي الوسيلة فانها منزلة في الجنة لا تنبغي الا لعبد من عباد الله وارجوان اكون انا هو فمن سال لي الوسيلة حلت عليه الشفاعة رواه مسلم یعنی فرمایا حضرت رسالت مآب نے کہ جب سنو تم مؤذن کو اذان کہتے پس کہو تم جیسا کہ وہ کہتا ہی پھر بعد اذان کے درود بھیجو مجپر اسلیے کہ جو شخص مجپر ایکبار درود پڑھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسپر دس بار رحمت بھیجتا ہی پھر مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے واسطے وسیلہ اسواسطے کہ وہ ایک مقام ہی بہشت مین کہ نہین لائق ہی مگر ایک بندے کے واسطے بندگان خدا مین سے اور مین امید رکھتا ہون کہ وہ بندہ مین ہوؤن پس جو شخص کہ مانگے گا میرے واسطے وسیلہ اوترے گی اوسپر شفاعت مواہب لدنیہ مین لکھا ہی کہ حافظ عماد الدین بن کثیر نے فرمایا کہ وسیلہ نام ہی ایک نہایت عالی مقام کا جنت مین کہ تمام مکانات بہشت سے قریب تر عرش کے ہی اور وہ گھر ہی رسول خدا کا بہشت مین کہ اوسیکو درجہ رفیعہ اور بعضے فضیلہ بھی کہتے ہین اور بعد ایک ورق کے اوسمین ہی کہ قول اللہ تعالیٰ کا طُوبیٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ طوبیٰ نام ہی ایک درخت کا کہ اوسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بویا ہی زیور اور لباس اوسمین اوگتے ہین اور شاخین اوسکی دیوارون بہشت کے باہر سے نظر آتی ہین اور جڑ اوس درخت کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین ہی اور ہر مومن کے گھر مین ایک شاخ اوسکی پہونچی ہی تاکہ ہر ولی کا حصہ حضرت کے پاس سے ہووے اور حضرت

ف حضرت رسالت کے خاص مکان بہشتی کا بیان کہ جسکو وسیلہ اور درجہ رفیعہ کہتے ہین اور معیت حضرت کے ساتھ کسطرح ہوگی

نے بہشت کو بھر دیا ہی پس ہر ہر ولی کو جو نعمت بہشتی حاصل ہے حضرت کو وہ سب حاصل ہے اسواسطے کہ
ولی نے جو نعمت پائی ہی بدولت پیروی آنحضرت کے پائی ہی ایسی ابلیس نے دوزخ کو بھر دیا ہی کہ جو عذاب
کسی دوزخی کو ہی ابلیس اوسمین شریک ہی انتہی یہ اشارہ ہی طرف اوس حدیث کے کہ مسلم نے ابوہریرہ سے
روایت کی کہ فرمایا حضرت رسالت نے کہ من دعا الی هدی کان له من الاجر مثل اجور من
تبعهم لا ینقص ذلك من اجورهم شیئا ومن دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل
اثام من تبعه لا ینقص ذلك من اثامهم شیئا یعنی جسنے خلق کو بلایا طرف ہدایت کے
اوسکو اوسکے پیروون کے برابر ثواب ملیگا اور اونسے کچھ انکے ثواب کم نہو جاینگے اور جسنے کہ بلایا طرف
گمراہی کے اوسپر اوسکے پیروون کے برابر گناہ ہوینگے اور یہ بات کچھ انکے گناہون کو کم نکریگی یہ بھی ایک
دلیل قوی ہی افضلیت حضرت رسالت پر کہ تمام امت مہدی وغیرہ کا ثواب حضرت کی ذات جامع الکمالات
مین مجتمع ہی او ثوابات ذاتی علاوہ اسکے ہین چند ورق پیشتر اسکی بحث ہو چکی ہی اور مواہب لدنیہ مین لکھا ہے
کہ آیت وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی جو شخص کہ اطاعت کرینگے خدا اور رسول کی وہ اون
لوگون کے ساتھ ہونگے کہ جن پر حق تعالی نے انعام کیا ہی کہ انبیا اور صدیقین اور شہدا او صالحین ہین
او صحیحین کی حدیث کہ انت مع من احببت یعنی تو اوسکے ساتھ ہوگا کہ جس سے محبت رکھتا ہی اور
سوا اسکے اور احادیث اس مضمون کی ہین ان سب کا یہ مطلب نہین ہی کہ اطاعت کرنے والے اور محبت رکھنے
والے پیغمبرون کے ساتھ ایکدرجے مین ہونگے ورنہ لازم آوے کہ فاضل و مفضول اور خادم و مخدوم برابر ہو جاوین
کہ یہ ہرگز جائز نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ یہ لوگ جنت مین اسوضع پر ہونگے کہ ہر ایک دوسر یکو دیکھنے کی اور ملاقات
کرنے کی قدرت رکھتا ہوگا اگرچہ مکان دوسریکا عالی اور مرتبہ بلند ہو اسواسطے کہ جب حجاب بعد پردہ
اوٹھ گیا تو ایک دوسریکو مشاہدہ کرسکتا ہی یہی معنی ہین اس معیت کے دلیل دوازدہم عن ابی
ابن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیامة کنت امام النبیین
وخطیبهم وصاحب شفاعتهم غیر فخر رواه الترمذی یعنی فرمایا حضرت صلی الله
علیه وآله وسلم نے کہ جب ہوگا دن قیامت کا ہونگا مین امام پیغمبرون کا اور خطیب انکا اور صاحب شفاعت
انکا بلا فخر طریق استدلال اس حدیث سے یون ہی کہ حضرت کا امام الانبیا ہونا یہان سے ثابت ہوا

اور انبیا باجماع امت اور بمقتضاے آیت اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوحًا الآیہ کے افضل ہین بنی
آدم بلکہ عالم سے پس حضرت بھی امام اور افضل ہین سب سے دلیل سیزدہم عن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا
خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ
والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف
علیّ الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی والدارمی یعنی فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین سب آدمیون سے پہلے قبر سے نکلونگا جب کہ اوٹھائے جاوینگے
اور مین آگے چلونگا اونکو جب کہ خدا تعالے کے پاس آوینگے اور مین انکی طرف سے خطبہ خوانی اور
معذرتخواہی کرونگا جب کہ وہ حیران ہوکر چپ ہو جاوینگے اور مجھسے شفیع ہونے کے خواہان
ہونگے جس وقت کہ میدان موقف مین رکے جاوینگے اور مین خوشخبری سنانے والا ہونگا جس دم
کہ ناامید ہو جاوینگے کرامت اور کنجیان اوس دن میرے ہاتھ مین ہونگی اور نشان حمد کا اوس دن
میرے ہاتھ مین ہی اور مین بزرگتر اولاد آدم کا ہون اپنے پروردگار کے پاس پھرینگے میرے اطراف
ہزار خادم مانند انڈون صاف اور محفوظ کے یا مانند موتیون بکھرے ہوے کے دلیل چہاردہم
انا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیھا ومعی فقراء المؤمنین وانا
اکرم الاولین والاخرین علی اللہ ولا فخر یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین
سب سے اول ہلاؤنگا دروازے بہشت کے ہلاؤنگا پس کھولے گا اللہ تعالی واسطے میرے پھر داخل کریگا
مجھکو وہ بہشت مین اور میرے ہمراہ فقراے مومنین ہونگے اور مین اکرم وافضل اولین و آخرین کا ہون اللہ
تعالے کے پاس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوۃ وسلاما دائما ابدا یہ ٹکڑا ہی ایک بڑی حدیث کا
کہ ترمذی اور دارمی نے روایت کی اور مشکوۃ مین بھی موجود ہی اسقدر آیات واحادیث مسلمان
با ایمان کیواسطے کافی ہین اسلیے اسیقدر پر بس کیا ورنہ سواے اسکے اور بہت احادیث اس مضمون کی
بروایات مختلفہ کتب حدیث مین موجود ہین کہ اگر سب کو اونکو جمع کرکے دیکھا جاوے تو تواتر معنوی
ہو جاتا ہی غرض کہ یہ بات کہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الناس ہین اور کوئی آدمی اولین
اور آخرین مین حضرت کے رتبے کے برابر نہین ہی باحادیث متواتر المعنی کہ دلیل قطعی ہوتی ہی اور باجماع

اہل اسلام کہ وہ بھی دلیل قطعی سے ثابت ہے بلکہ خاص صحابہ حضرت کے اسپر تنزل کرکے حضرت کو تمام اہل زمین اور اہل آسمان سے بھی افضل جانتے ہین چنانچہ مشکوۃ المصابیح مین بروایت دارمی کے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرمایا انھون نے کہ ان اللہ فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اہل السماء الخ یعنی تحقیق اللہ تعالی نے فضیلت دی ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبرون پر اور اہل آسمان پر اور پیغمبر تو سب بنی آدم سے افضل ہین باجماع اور بآیت مذکور الصدر پس آنحضرت تم سب سے افضل ٹھہرے مگر فرقہ مہدویہ عجب قوم ہے کہ کتابین انکی بھری ہین اس مطلب سے کہ ہمارے عقائد اور مہدی کے اقوال کوئی مخالف اجماع اور دلائل قطعیہ کے نہین ہین حالانکہ صدہا باتین انکی مخالف اجماع اور نصوص قطعیہ ہین چنانچہ مقامات گذشتہ مین بخوبی ظاہر ہوچکا اور آگے بھی انشاء اللہ آویگا

قولہ اور پھر یہ حکم عام ہے نور الانوار مین مذکور ہے کہ مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ ہر عام ظنی ہے کیا اس سے کوئی نکوئی فرد خارج ہے اگرچہ ہم واقف نہووین پس عام واجب کرتا ہے عمل کو نہ اعتقاد کو مثل خبر واحد اور قیاس کے انتہی ہان امر اختلافی بین المجتہدین ظنی ہے بالاتفاق اب بنا بر اس مسئلے کے ہوا یہ حکم ظنی نہ یقینی

جواب اگر یہی مطلب امام شافعی کا ہے جو کہ تم سمجھے ہو تو تم کو لازم ہے کہ بیان کرو کہ اس عام سے کہ ان اللہ بکل شیء علیم و للہ ما فی السموات والارض کونسا فرد مخصوص ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام تو نہایت عالی ہے سوائے تمہارے کوئی ادنی مسلمان بھی نکہیگا کہ کسی شی کو اللہ تعالی نہین جانتا ہے یا کوئی چیز آسمان و زمین مین ایسی ہے کہ اللہ سبحانہ اسکا مالک نہین ہے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حقیقت حال یہ ہے کہ میان مہدوی نے اپنے مطلب کی دھن مین اندھا دھند کرکے خلط بحث کردیا **شعر** چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد ۞ صد حجاب از دل بسوی دیدہ شد ۞ ورنہ اگر ذرا بھی اہل کتاب اصول مین مانند تحقیق الحسامی وغیرہ کے کرتے تو صاف معلوم ہوجاتا کہ ہر عام مین خلاف نہین ہے بلکہ جس عام پر کوئی دلیل عدم تخصیص قائم نہین ہے اوسکو اکثر شافعیہ و مالکیہ اور بعضے ہم ملین سے جیسے امام ابو منصور ماتریدی اور مشائخ سمرقند ظنی کہتے ہین اور ابو الحسن کرخی اور ابو بکر جصاص اور مشائخ عراق اور عامہ متاخرین قطعی و یقینی جانتے ہین اور جس جگہہ کوئی دلیل اس بات پر دال ہے کہ یہان اس عام کے جمیع افراد مراد ہین اور کوئی فرد اسکا اس حکم عام سے مخصوص خارج نہین ہے اسکو یہ سب اہل سنت بالاتفاق یقینی اور قطعی جانتے ہین اور ایسے عام مثل کو کلیہ ما من عام الا وقد خص منہ البعض سے مخصوص کرتے ہین

ف [illegible] نہین سمجھتا اس حکم عام کے شمول افراد و قطعیت کا بیان

وگرنہ وہ کلیہ خود اپنے نقض کا مبطل ہو جاوے اب خیال کیجیے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہونچتا ہی اس عقیدہ
عامہ پر کسقدر کثرت سے دلائل قرآن حدیث و اجماع و اقوال سلف و خلف سے اوپر کے قول کے
جواب مین مذکور ہو چکے کہ سب دال ہین اس بات پر کہ اہل اسلام کے نزدیک کوئی فرد اس عام سے مخصوص
نہین ہی اور کوئی ولی کسی نبی کے درجے کو یا جناب سید العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقام کو نہین
پہونچتا ہی پس یہ حکم عام سب شافعیہ اور حنفیہ وغیرہم کے نزدیک بالاتفاق قطعی و یقینی ٹھہرا اور بیان
مہدویکا ظن فاسد نکلا قولہ اور پھر دلیل اس حکم کی کتب کلامیہ مین مثل شرح عقائد نسفی کے اسطرح ہی کہ
انبیا علیہم السلام معصوم ہین مامون ہین خوف خاتمہ سے مکرم ہین وحی اور مشاہدے سے ملک کے مامور ہین
تبلیغ احکام و ارشاد انام سے انتہی ہان یہ اوصاف حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے لیے بھی ثابت ہین
شرع شریف مین بخلاف باقی اولیا کے جیسا کہ اوائل طحطاوی شرح درمختار مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کی تعریف کے مقام مین مذکور ہی کہ تحکم کریگا مہدی مگر ایسا حکم کہ لایا ہی طرف اسکے فرشتہ نزدیک سے
اللہ تعالی کے جو بھیجا ہی اوسکو اللہ تعالی نے کہ باز رکھے مہدیکو خطا سے اور یہ حکم مہدیکا وہی شرع پاک
محمدی ہی ایسی کہ اگر ہوتے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زندہ اور ظاہر ہوتے یہ مسئلے تو نہ تحکم کرتے انمین مگر
موافق حکم مہدی کے انتہی اب بنظر اس دلیل کے نہین داخل ہی مہدی علیہ السلام اس حکم مین جواب
خلاصہ کلام طحطاویکا یہی ہی کہ مہدی علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ موکل رہیگا کہ اونکو احکام مین
خطا کرنے سے بچاویگا اور یہ کچھ خاصہ حضرت مہدیکا نہین ہی بلکہ ہر حاکم عادل اور قاضی منصف کے ساتھ
کہ بغیر اپنی خواہش و درخواست کے جبرًا قاضی کیا جاوے ایک فرشتہ رہتا ہی چنانچہ ترمذی اور ابوداود اور
ابن ماجہ نے روایت کی کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے من
ابتغی القضاء وسال وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ
یعنی جسنے کہ خدمت قضا کو خود طلب کیا اوسکو اوسکی ذات پر چھوڑ دیتے ہین اور جسکو بہ جبر و اکراہ
کسی نے قاضی بنایا اوسپر اللہ تعالی ایک فرشتہ نازل کرتا ہی کہ اوسکو راہ راست پر چلاتا ہی اور احکام مین
خطا سے بچاتا ہی انتہی اب اگر مہدویوں کے مذہب مین اوسی فرشتے کے اوترنے سے آدمی پیغمبر
ہو جاتا ہی تو مہدی جونپوری کیا بلکہ تمام دنیا کے قاضیونکو شاید یہ لوگ اپنے مذہب کے انبیا بناوینگے
بلکہ توریت شریف مین لکھا ہی کہ قاضی برحق کے ساتھ دہنا اور بائین دو فرشتے رہتے ہین

کہ اُسکو احکام میں راہ راست بتاتے ہین اور تایید فرماتے ہین چنانچہ مشکوۃ المصابیح مین بروایت سعید
بن المسیب کے منقول ہی اب منطوق اس مثل کے کہ ہر سیر کو سوا سیر ہی یہ قاضی معفو شئے والا کچھ مہدی
جونپوری سے بھی پلے درجے پہونچا اب شاید کہ میان مہدوی اوسکو وہ پیغمبر جانینگے اور اپنے مہدیکو
اِکہ پیغمبر سمجھینگے اتنا بھی تامل نکیا کہ طحطاوی کی عبارت سے یہ کہان نکلتا ہی کہ مہدی معصوم ہین
ماموں ہین خوف خاتمے سے مکرم ہین وحی سے اور مشاہدے سے ملک کے مامور ہین تبلیغ احکام
اور ارشاد انام کے اور کیسے مونہہ بھر کے کہدیا کہ یہ سب اوصاف مہدیکے لیے ثابت ہین شرع شریف مین
وہ کونسی تمھاری شرع ہی کہ جسمین یہ سب وصاف مہدیکے واسطے ثابت ہون اس شرع در مختار کو
جو شرع بنایا تھا اوسمین تو ان مین سے ایک بات بھی مذکور نہین ہی اور نہ فرشتے کے نازل ہونے سے فرشتے
کا مشاہدہ لازم نہین آتا ہی قولہ سوال اگر یہ اوصاف ثابت ہین حضرت مہدی علیہ السلام کے لیے
تو ہوئے حضرت بھی نبی کیونکہ شرع شریف مین نبی ایسے اوصاف والے کو کہتے ہین اب یہ بات مخالف
ہی کتاب و سنت و اجماع کے کہ بعد خاتم انبیا علیہم السلام کے نبی ہونا جائز نہین ہی جواب طحطاوی کے
مقام مذکور مین مذکور ہی کہ ولیکن حدیث کہ نہین ہی وحی بعد میرے سو یہ حدیث باطل ہے اصل ہی ہان
حدیث ثابت ہی کہ نہین ہی نبی بعد میرے سو معنی اسکے علما کے پاس یہ ہین کہ نہوگا نبی ایسا کہ صاحب
شرع جدید ہو جو منسوخ کردیوے اس شرع شریف کو انتہی اب اس تقریر سے معلوم ہوا کہ معنی
کتاب و سنت و اجماع کے بھی علماے اہل سنت و جماعت کے پاس یہی ہی کیونکہ یہ تینون ایک معنی پر
وارد ہین پس اب ہونا مہدی علیہ السلام کا اس اوصاف پر متبع اس شرع شریف کے ہوکر نہین
مخالف ہی کتاب و سنت و اجماع کا کیونکہ بنا بر معنی مذکور کے نبی مشرع ہونا شرع شریف سے ممنوع ہی
نہ نبی متبع ان حضرت متبع ہین نہ مشرع جیسا کہ طحطاوی مین یہ بات مذکور ہی جواب غرض کہ کج فہمی
کا علاج نہین ہوسکتا یہ میان مہدوی جس کتاب پر ہاتھ ڈالتے ہین ایسا مطلب اُس سے نکالتے ہین
کہ مصنف کی روح کو بھی اُسکی خبر نہ تھی چنانچہ یہان بھی اپنی عادت کے موافق ایسا ہی کیا کہ آج تک
اپنے دل کا حال در پردہ رکھکر اپنے شیخ کو فقط مہدی پکارتے تھے اب کھول کر خلاصہ اپنے مکنون
خاطر کا ظاہر کیا کہ وہ پیغمبر ہین معلوم ہوا کہ محض اتنے واسطے کہ مسلمانونکو پیغمبری جونپوری سنکر
وحشت نہووے افشاے راز نہین کرتے ہین ورنہ پیغمبری کیا پیغمبرون سے اونکو افضل جانتے ہین

عاقلو میان نے صاف دعوی کیا کہ مہدی جونپوری نبی ہے

چند روز گذرے اول ایک عالم اس مذہب کے ملاقات عید کے واسطے آئے تھے میں نے اونسے کہا کہ تم لوگ
اپنے پیر کو پیغمبر اعتقاد کرتے ہو نہایت انکار کیا کہ حاشا کہ ہم پیغمبر کہتے ہوں ہم فقط مہدی جانتے ہیں
بندے نے یہی مقام اس کتاب کا دکھلایا تامل مصنف اس کتاب کی تکذیب کرنے لگے اور یہ نہ
سمجھے کہ اس بیچارے نے کیا کیا تمھارے سب بزرگواروں نے جیسا مہدی کو برابر و مساوی حضرت
خاتم النبیین کے ٹھہرایا البتہ حضرت ابراہیم و موسی و عیسی علی نبینا و علیہم السلام سے افضل جانا یہ
جانے دو سرے انبیا کی اور سرگروہ کی زبان پر کلمہ نبی مہدی کا جاری رہتا ہی آمدم برسر مطلب کہ علمائے
اہل سنت حضرت امام ہمام مہدی حقیقی کو بھی پیغمبر نہیں جانتے پس تمھارے مہدی جعلی کو کیا
مانتے ہیں او طحطاوی کا مطلب یہ نہیں ہی جو کہ تم سمجھے ہو بلکہ طحطاوی نے صاحب خائرہ ماتت سے اور اوسنے
صاحب اشاعہ سے اور اوسنے المشرب الوردی فی مذہب المہدی تالیف ملا علی قاری رحمہم اللہ سے
نقل کیا کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ بعضے جاہل حنفی جو اعتقاد رکھتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام تقلید مذہب امام
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرینگے سو سراسر باطل ہی اور جو حکایات اس مقدمے میں وضع کی ہیں وہ بالکل
خطا و ناحق ہیں اور عیسی علیہ السلام صفت نبوت پر برقرار ہیں جو شخص انکے سلب نبوت کا قائل ہووے
وہ کافر ہی یقیناً جیسا کہ امام سبکی نے تصریح کی ہی اسواسطے کہ پیغمبروں سے وصف نبوت نہیں جاتی
ہی نہ حیات میں نہ بعد ممات کے اور امام سبکی نے اپنی ایک تصنیف میں صاف لکھا ہی کہ عیسی علیہ السلام
ہمارے حضرت کی شریعت پر حکم کرینگے موافق قرآن و سنت کے اور اس صورت میں راجح یہ بات ہی کہ
سنت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ بے واسطہ سیکھینگے یا بطریق وحی اور الہام کے اونکو
پہونچیگی اور حدیث لا وحی بعدی کی باطل و بے اصل ہی ہاں لا نبی بعدی صحیح ہی لیکن معنی اسکے
علما کے نزدیک یہ ہیں کہ کوئی نبی صاحب شرع کہ شرع محمدی کو منسوخ کرے بعد حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے حادث نہوگا اور عیسی علیہ السلام پر بعد نازل ہونے کے وحی آنا حدیث نواس
بن سمعان سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ اوسمیں یہ ہی کہ عیسی علیہ السلام دجال کو دروازہ شرقی مقام
لُد کے پاس قتل کرینگے پھر اللہ تعالی حضرت عیسی کیطرف وحی بھیجیگا کہ میں نے اب اپنے ایسے بندے
نکالے ہیں کہ تمکو اُنسے مقابلہ کی طاقت نہیں ہی تم اپنے لوگوں کو طور پر لیجا کر محفوظ رکھو الخ پھر
ظاہر بلکہ یقینی یہ ہی کہ وحی لانیوالے طرف عیسی علیہ السلام کے حضرت جبرئیل ہونگے اسواسطے کہ یہ حدیث

اونھین کی ہی اور وہی حق سبحانہ اور انبیا علیہم السلام کے درمیان سفیر ہین اور کسی فرشتے کے
واسطے یہ خدمت ثابت و معروف نہین ہوئی اور یہ جو مشہور ہی کہ جبرئیل بعد موت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمین پر نہ اترینگے نے اصل ہی بلکہ وارد ہوا ہی کہ جو شخص طہارت سے مرتا ہی اوسکی موت کے
وقت حاضر ہوتے ہین اور شب قدر مین اُترتے ہین اور دجال کو مکے اور مدینے مین داخل ہونے سے
مانع ہونگے انتھی اب اس تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ حدیث لانبی بعدی کی تخصیص اسیواسطے کی
ہی کہ عیسی علیہ السلام کا آنا مقرر ہی اور وہ نبی بلاشک ہین پس فرمانا حضرت کا کہ میرے بعد کوئی نبی
نہوگا باین معنی ہی کہ کوئی نبی صاحب شرع جدید نہوگا اور عیسی اور الیاس اور خضر علیہم السلام تابع شریعت
محمدیہ کے ہین کہ اولیاے امت اور خلفاے حضرت خاتم الرسالت مین محسوب ہین اور یہ مراد علماے
اہل سنت کی نہین ہی کہ سواے انبیاے سابقین کے اور کوئی شخص مہدی یا غیر مہدی پیدا ہووے
اور اُسکو مرتبہ نبوت کا تازہ بعد حضرت خاتمیت مآب کے ملے سُبۡحٰنَكَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِيۡمٌ
اسیواسطے مفسرین کہتے ہین کہ مراد آیت خاتم النبیین سے یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخِرُ
مَنۡ نُبِّیَ یعنی حضرت کے بعد کسیکو نبوت ندی گئی نبوت ملنا حضرت سے ختم و منقطع ہوگیا اور جو کہ حضرت
کے ظہور سے پہلے نبوت پا چکے ہین اگر بعد حضرت کے زندہ بوصف نبوت رہین کچھ مضایقہ نہین ہے
البتہ کسی نئے شخص کو یہ وصف بعد حضرت کے ملنا جیسا کہ مہدوی سمجھے ہین محال ہی بالاجماع کہ کلام
الٰہی مین کذب لازم آویگا تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا **قولہ** اور بعضے فارسی شروح فصوص الحکم
مین فص شیثی ذکر خاتم اولیا مین مذکور ہی کہ تقیید نبوت و رسالت بتشریعی اشارت ست بآنکہ نبوت و
رسالت غیر تشریعی میباشد وآن انبیست کہ متعلق باشد باظہار حقائق الٰہیہ واسرار غیوب وارشاد عباد
وغیر ذلک من غیر ان یتعلق بالتشریع اور بعثت حضرت مہدی علیہ السلام کی واسطے اظہار اسی حقائق
کے ہی کہ قریب مذکور ہوگا **جواب** مصنف فصوص الحکم کی یہ مراد ہی نہ اوسکے شارحین کو یہ خیال
ہی کہ بعد حضرت خاتم الرسالت کے انبیا پیدا ہوتے رہینگے جیسا کہ مہدوی سمجھتے ہین بلکہ شیخ اکبر کی
اصطلاح مین ایک قسم کے اولیا کو انبیاء الاولیا بولتے ہین یہان انبیاے غیر تشریعی سے وہی اولیا مراد ہین
اور مثل مشہور ہی کہ لامشاحۃ فی الاصطلاح یعنی اصطلاح مین کچھ نزاع و دخل نہین ہی جسکا
دل چاہے سو اصطلاح ٹھہراوے اور انبیاے عرفی شرعی مراد نہین ہین چنانچہ مصنف موصوف نے

ف وجہ تخصیص لانبی بعدی بہ نبی التشریعی ومعنی خاتم النبیین

ف [illegible]

اس بات کو فتوحات مین جابجا بخوبی واضح و مشروح کردیا ہی چنانچہ فتوحات کے چودھوین باب مین فرماتے
ہین کہ نبی وہ شخص ہے کہ اُسکے پاس فرشتہ اللہ تعالی کے پاس سے وحی لاوے کہ متضمن ہو وہ وحی ایک
شریعت پر کہ وہ نبی فقط بذات خود اوس شریعت کے موافق خدائے تعالی کے عبادت کیا کرے اور اگر
اوس شریعت پر دوسرونکو بھی چلانے کا حکم ہوئے تو وہ نبی رسول بھی ہوا اور فرشتے کا آنا دو طرح
پر ہوتا ہی کبھی پیغمبر کے دل پر وحی اوتارتا ہی اور کبھی صورت جسدی پکڑکر کان پر یا بصر وغیرہ قوائے حسیہ پر
القا کرتا ہی اور پیغمبر کو جیسا کہ کان سے معلوم ہوتا ہی ایسی آنکھ وغیرہ قوائے حسی سے بھی حاصل ہوجاتا ہی
اور یہ دروازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد بند کردیا گیا اب کیکو یہ بات میسر نہین ہی کہ کسی
شریعت ناسخہ سے خدا کی عبادت کرے اور عیسی علیہ السلام جسوقت اوترینگے یہی شریعت محمدیہ پر
حکم کرینگے اور عیسی علیہ السلام خاتم الاولیا ہین اور یہ بھی حضرت کا شرف ہی کہ انکی امت کی ولایت کو اللہ تعالی
نے ایک رسول مکرم پر ختم کیا اب عیسی علیہ السلام کو دن قیامت کے دو طرح کا حشر ہوگا پیغمبر ونمین
رسول ہوکر محشور ہونگے اور ہمارے ساتھ ولی تابع محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوکر محشور ہونگے اولیا
بھی اسی مقام پر ہین لیکن حالت انبیاء الاولیا کی اس امت مین یہ ہی کہ اللہ تعالی ولی کو ایک تجلی بتاتا ہی اور
مظہر محمد اور مظہر جبرئیل کو قائم فرماتا ہی کہ مظہر جبرئیلی مظہر محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر احکام شرع کو ظاہر
کرتا ہی اور اس ولی کو سناتا ہی اور یہ ولی بسبب حاضر ہونے کے سب سنکر سمجھ لیتا ہی اور علم الیقین حاصل ہوجاتا ہی
پس وہ ولی مانند اون صحابہ کے ہوا کہ جنھون نے حدیث جبرئیل کہ جسمین اسلام و ایمان و احسان کا مذکور ہی
حضرت اور جبرئیل کی زبان سے سنی اور صورت مجلس مشاہدہ کی مگر انھون نے عالم حس مین دیکھا اور اس
ولی اللہ نے کشف مین مشاہدہ کیا پس یہ لوگ انبیاء الاولیا کہلاتے ہین ورکبھی شریعت جداگانہ انکو
حاصل نہین ہوتی ہی اور یہ سب داعی الی اللہ علی البصیرۃ ہوتے ہین اور مانند انبیائے بنی اسرائیل کے
شریعت محمدی کو نگاہ رکھتے ہین اور اعلم الناس ہوتے ہین حال شرع مین مگر فقہا بعضی باتین کہ انکو
کشفا ثابت ہوئی ہین کہ فقہا و علمائے رسوم کے نزدیک وہ بسبب گڑبڑ راویون کے اور طرح پر پونہچی ہین
نہین مانتے ہین اور یہ اولیا بھی باوجودیکہ اونکی غلطی پر مطلع ہوتے ہین اون پر رد نہین کرتے ہین اور نہ
دلیل قائم کرنا لازم جانتے ہین بلکہ اون پر اپنے مقام کا چھپانا واجب ہوتا ہی انتہی ملخصا اور فتوحات
کے تہترین باب کی شروع مین فرماتے ہین کہ یہ باب ہی بیان مین اقسام اولیاء اللہ کے اور

بیان مین اون مسائل کے کہ اونکو کوئی نہین جانتا سواے اکابر عباد اللہ کے کہ وہ اپنے زمانے مین
ایسے ہوتے ہین کہ جیسے انبیا زمانہ نبوت مین ہوتے تھے اور اوسکو نبوت عامہ کہتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کہ منقطع ہو گئی ہی وہ نبوت تشریع ہی نہ مقام اوسکا پس اب کوئی شرع حضرت
کی شرع کو نسخ کریگا اور نہ کوئی حکم بڑھاوے گا اور یہی معنی ہین فرمان حضرت کے کہ رسالت اور نبوت
منقطع ہو گئی اب کوئی رسول ہی بعد میرے نہ کوئی نبی یعنی مخالف شرع میری کے کہ یہ دروازہ بند
ہو گیا اور نہ حضرت عیسی علیہ السلام کا آنا بلا خلاف محقق ہی کہ وہ آکر ہماری شرع پر حکم کرینگے نہ شرع
جدید لاوینگے اور نہ اس شرع پر چلا دینگے کہ پہلے جس پر بنی اسرائیل کو چلایا تھا پس معلوم ہوا کہ حضرت کی مراد
یہ ہی کہ میرے بعد نبوت تشریع نہوگی اور اسی مرتبہ تشریع کو اہل نظر کی اصطلاح مین اختصاص بولتے ہین اور
اسیکو غیر کسبی کہتے ہین اور جو لوگ کہ نبوت کو کسبی کہتے ہین اونکی مراد اوس سے یہی ہی کہ اللہ تعالی کے پاس بندیکو
ایک مرتبہ مختص ہے کہ نہ اوسمین اوسکی ذات ہے کے واسطے تشریع ہو نہ دوسرے کے واسطے اور ہمنے نام نبوت کا
اطلاق اس مقام والے پر اسواسطے چھوڑ دیا کہ لوگونکو دھوکا نہ ہو اور نبوت تشریع نہ سمجھین جیسا کہ بعضے لوگونکو
دھوکا ہو گیا کہ بولتے ہین کہ امام ابو حامد غزالی کیمیاے سعادت وغیرہ مین اکتساب نبوت کے قائل ہین معاذ اللہ
کہ ابو حامد سواے مذکور اللہ سے کچھہ اور ارادہ کیے ہون انتہی ملخصا اور ایکسو چھپنوین باب مین فرماتے ہین کہ
نبوت بشریہ دو قسم پر ہی ایک یہ کہ اللہ تعالی اور بندے مین فرشتے کا واسطہ نہین ہی بلکہ من جانب اللہ
کچھہ اخبار اور نتایج اسکے ذات والا کی دیے جاتے ہین کہ جسمین تحلیل اور تحریم کا حکم اوسمین نہین ہوتا ہی بلکہ معرفت الہی اور
تصدیق احکام شرعیہ کی حاصل ہوتی ہی الی غیر ذالک اور یہ شخص تابع و محکوم ہوتا ہی نہ متبوع و حاکم اور
اس قسم کے اولیا جو اس امت مین ہوتے ہین اونکو سنت حسنہ نکالنے کا بھی اختیار ہوتا ہی بموجب فرمانے
حضرت کے کہ من سن سنۃ حسنۃ الحدیث مگر بشرطیکہ اوسکی اصل احکام مشروعہ مین موجود ہو اور کسی
حلال کو حرام یا حرام کو حلال نہ ٹھہراوین جیسا کہ بلال کا سوال صلوۃ بعد اذان کے اور ہر حدث صغیرہ
کبیرہ کے ساتھہ طہارت تازہ کرنا اور دوگانہ ادا کرنا بعد وضو کے اور با طہارت بیٹھنا اور بعد فراغ طعام کے
دو رکعت پڑھنا اور پھر دب استحسن کہ شارع نے اوسکو منع نہین کیا ہی ان لوگونکو اسکی تسنین اور ترویج درست
ہی اور اوسپر عمل کرنے والونکا اجر انکو ملیگا مگر حکم البتہ اور قطعی پیدا نہین کر سکتے ہین اور قسم ثانی نبوت
بشریہ کے وہ لوگ ہین کہ مانند تلامذہ کے روبرو ملک کے ہوتے ہین کہ روح امین اونکی ذات سے حق مین اونپر

شریعت لیکر اترتے ہین اور اوسی طور پر اونسے خدا کی عبادت کرواتے ہین اور تحلیل و تحریم کرتے ہین اور دنکو
رسولون کی اتباع لازم نہین ہوتی ہی اور یہ قبل مبعوث ہونے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تھا اب اس مقام کا
کچھہ اثر بھی باقی نہین ہی مگر مجتہدین البتہ اپنی دلیل اجتہاد سے تحلیل و تحریم کرتے ہین کشف و وحی آلہی سے
اور صاحب کشف فقط تصحیح شرع محمدی کرتا ہی اسکو حکم اجتہاد کا نہین ہی انتہی ملخصاً اور باب اکیسوین الستہ
مین فرماتے ہین کہ فرق درمیان نبی اور رسول کے یہ ہی کہ جسکو اسکی ذات خاص کے واسطے احکام اوترین
نبی ہی اور اگر دوسرونکو بھی وہ حکم پہونچانے کا فرمان آوے وہ رسول ہی اب اگر اوسکی ذات خاص کے واسطے
کچھہ حکم خاص نہین ہی تو وہ رسول محض ہی اور اگر بعض احکام مختصہ اپنے واسطے رکھتا ہی کہ دوسرونکو اوسکے
پہونچانے کا حکم نہین ہی تو وہ رسول نبی بھی ہوا پس ہر رسول کو نبی ہونا لازم نہوا اور نہ ہر نبی کو رسول ہونا
اور انکے وارثین بھی تبلیغ احکام کرتے ہین جیسے معاذ و علی و دحیہ رضی اللہ عنہم اور انکو رسول رسول اللہ
بولتے ہین بعضے نے واسطہ اور بعضے بوسائط اور یہ رسالت منقطع نہین ہوئی بلکہ جو رسالت
کہ منقطع ہوئی وہ اوترنا حکم آلہی کا قلب بشر پر بواسطے روح کے ہی کہ یہ دروازہ بند ہوگیا ہی لیکن
القا بلا تشریع اور تعریفات آلہیہ کسی حکم شرعی کی صحت یا فساد کے باب مین منقطع نہین ہوا اور ایسی اولیا
اللہ کے دل پر قرآن اوترنا موقوف نہین ہی باوجودیکہ اونکو حفظ ہوتا ہی لیکن ذوق انزال شئی دیگر ہے
چنانچہ منقول ہی کہ بایزید نے جب تک کہ تمام قرآن بطور انزال مذکور کے حاصل نکیا رحلت نکی انتہی ملخصاً
اور باب تین سوترپن مین فرماتے ہین کہ جان تو کہ ہمکو اللہ تعالی کیطرف سے الہام ہی نہ وحی اسلیے کہ راستہ
وحی کا ساتھہ وفات رسول خدا کے منقطع ہوگیا اور وحی قبل حضرت کے تھی وَلَقَدْ اُوْحِیَ
اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اور کوئی خبر آلہی اس باب مین نہین آئی کہ بعد حضرت کے بھی وحی
ہوگی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو بھی مانند اولیاے اس امت کے کشف و الہام ہوا کریگا اور
اس الہام مین کچھہ شبہہ جانب غیر کا نہین ہوتا ہی بلکہ وہ اخبار آلہی ہی بواسطے فرشتے کے اور بلا واسطہ بھی
ہوتا ہی اور فرق نبی اور غیر نبی مین یہ ہی کہ نبی اور رسول وقت وحی کے فرشتے کو مشاہدہ کرتے ہین
اور بروبت بصر دیکھتے ہین اور غیر رسول اوسکے آثار معلوم کرتے ہین اور رویت بصری سے نہین دیکھتے
ہین انتہی ملخصاً اور باب تین سو چوسٹھہ کے وصل مین فرماتے ہین کہ ہمارے اصحاب مین سے بعضے
مانند امام ابو حامد غزالی وغیرہ کے ادھر گئے ہین کہ فرق درمیان نبی و ولی کے اوترنا فرشتے کا ہی

کہ ولی پر فقط الہام ہوتا ہی اور نبی پر فرشتہ آتا ہی اور الہام بھی ہوتا ہی اسلیے کہ وہ جامع نبوت اور ولایت
ہوتا ہی مگر یہ فرق ہمارے نزدیک غلط ہی اور دال ہی اسبات پر کہ قائلین مذکورین کو یہ ذوق حاصل نہوا
تھا بلکہ فرق منزل بہ مین ہی نہ نزول ملک مین اسواسطے کہ جو باتین کہ انبیا اور رسولون پر اوترتی ہین
وہ اور ہین اور اولیا پر جو اوترتی ہین سو اور ہین پس فرشتہ کبھی تابع نبی پر بھی اوترتا ہی اور پیغمبر کی اتباع اور
بعضے احکام پیغمبر کے کہ ولی کو علم کی راہ سے معلوم نہوے تھے بتلاتا ہی اور بعضی احادیث نبوی کی
صحت و سقم سے خبر دیتا ہی پس بعضی حدیث کہ بسبب ضعف راوی کے علما کے نزدیک متروک ہوتی ہی یہان
صحیح نکلتی ہی یا بالعکس اور کبھی خبر دیتا ہی کہ وہ ولی اہل سعادت سے یا اہل شقاوت سے ہی چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا الآیہ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ الآیۃ اور زیادت ثقہ عادل کی مقبول ہی اور اگر قول نزول ملک کا اونکے اول والون یا معاصران سے اونکو
پونہچا ہوتا تو قبول کر لیتے انتہی ملخصا کتاب مذکور مین یہ مطلب اور بہت جا مذکور ہی بیان اسبق اسی پر کفایت
کی گئی حاصل اس مذکورات کا یہ ہوا کہ نبوت اصطلاحیہ شرعیہ کا دروازہ بعد رسول خدا کے بند کر دیا گیا کہ اب
قیامت تک کوئی شخص اوس رتبے کو نہین پہونچ سکتا ہی بلکہ عیسی و الیاس علیہما السلام بھی اس
دولت محمدیہ کے زمانے مین مانند اولیا کے رہینگے کہ اونپر الہام و کشف مانند اولیا کے ہوا کریگا نہ وحی و پیغام
مانند انبیا و مرسلین کے اور الہام اگرچہ سب اولیا پر ہوتا ہی مگر ایک طور خاص الہام کا ہی کہ مظہر جبرئیل مظہر محمدی پر
احکام مقررہ شرع محمدی اور معارف و حقائق کو القا کرے اور ولی ایسے قسم کے الہام والے اولیا کو
انبیاء الاولیاء کہتے ہین یہ انبیا متنازع فیہم کی قسم سے نہین ہین بلکہ ایک قسم خاص اولیا کے ہین اور نبوت
و رسالت مین جہان قید تشریعی کی لگائے ہین انہین کے اخراج کے واسطے لگائے ہین اسواسطے کہ شیخ کے
کلام سے فتوحات مین متبادر ہوتا ہی کہ انبیا وحی تشریعی سے خالی نہین ہوتے ہین خواہ فقط اونکی ذات
کے باب مین ہو جیسا کہ آیت اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآئِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ سے مفہوم ہوتا ہی یا غیر کے واسطے
بھی وہ تشریع ہو جیسا کہ شان رسالت کی ہی چنانچہ جابجا تشریع خاص و عام کہ تعریف نبی اور رسول کی
کرنا اور ولی کی تعریف مین عدم تشریع کو جزو فاصل ٹھہرانا اس بات پر دال ہی اور حکیم ترمذی کے جوابات
فصل ستاونٌ مین صاف فرماتے ہین کہ فان النبوۃ لا بد فیہا من علم التکلیف و لا تکلیف
فی حدیث المحدثین جملۃ راسا یعنی نبوت علم تکلیف یعنی تشریع سے خالی نہین ہوتی ہی اور

الہام اولیاے محدثین مین بالکل تکلیف نہیں ہی اور جب تشریع ان سب انبیاے عرفی کو عام ہوئی تو غیر تشریع مین فقط اولیاء رہگئے ولاحرج فیہ اور ولایت چونکہ کسبی ہی بہ نبوت اولیا کہ عین ولایت ہی بھی کسبی ہوئی اور یہی مراد مطلب کلام امام غزالی کا بھی درست ہوگیا ورنہ نبوت عرفیہ کہ جسکی تعبیر باختصاص سے ہی ہرگز کسبی نہیں ہی اور نبی اور ولی مین سوا تشریع کے ایک اور بھی فرق ہی کہ نبی پر جب کہ فرشتہ اوترتا ہی وہ اوس فرشتے کا معاینہ اور مشاہدہ بھی کرتے ہین اور ولی پر اول تو فرشتہ نہیں اوترتا ہی بلکہ بلاواسطہ الہام ہوتا ہی اور اگر اوترتا ہی تو ولی اوسکو رویت بصر سے نہیں دیکھتا ہی بلکہ فقط آثار سے معلوم کرتا ہی اب صاف معلوم ہوا کہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی وہی بات ٹھہری ہی جو کہ تمام مسلمانون کے نزدیک ہی اور مہدویونکی سمجھ تمام جہان سے نرالی ہی ید اللہ فوق الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار علاوہ یہ ہی کہ مہدوی اقرار کرتے ہین کہ مہدی جونپوری نبی غیر تشریعی ہین اور نبی تشریعی ہونا بعد حضرت خاتم الرسالت کے مخالف ہی نص قرانی کا کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہی اور مخالف ہی احادیث صحیحہ کا کہ اوسمین لانبی بعدی سے مراد یہی ہی کہ میرے بعد کوئی نبی تشریعی نہوگا اور مخالف ہی اجماع صحابہ اور سایر مسلمین کا کہ اونکے اصول کے موافق منکر اجماع صحابہ کا کافر ہوتا ہی اور یا این ہمہ اپنے مہدی جونپوری کو نبی تشریعی بتاتے ہین اور ہرگز نہیں سمجھتے کہ نبی تشریعی کسکو کہتے ہین اب یہان فقط شیخ اکبر کے کلام مذکور الصدر سے کہ انکے مہدی کے اقرار کے موافق جو کچھ اونھون نے لکھا ہی لوح محفوظ کے موافق لکھا ہی معنی تشریعی کے معلوم کرنا چاہیے فتوحات کے چودھوین باب مین فرماتے ہین کہ نبی وہ شخص ہی کہ اوسکے پاس فرشتہ اللہ تعالی کے پاس سے وحی لاوے کہ متضمن ہو وہ وحی ایک شریعت پر کہ وہ نبی فقط بذات خود اوس شریعت کے موافق خدا تعالی کی عبادت کیا کرے انتہی عبادت خدا تعالی کی امتثال امر اور اجتناب نہی سے ہوتی ہی پس مطلب ہوا کہ وہ وحی متضمن ہو کچھ امر و نہی پر کہ وہ نبی اوس امر و نہی کے موافق عبادت کیا کرے الا اس امر و نہی کو شریعت فرمایا اور نہترون باب مین فرماتے ہین کہ جو نبوت کہ بعد رسول خدا کے منقطع ہوگئی ہی وہ نبوت تشریع ہی نہ مقام اوسکا پس اب کوئی شرع حضرت کی شرع کو نسخ کریگا اور نہ کوئی حکم بڑھاویگا انتہی معلوم ہوا کہ حکم بڑھانے کو شرع کہتے ہین اور شرع کے معنی ڈالنے کے ہین شرح مثلث کے قاموس مین ہی کہ شرع لہم کمنع سن پس نسخ کو اسواسطے ذکر کیا کہ اوسمین بھی حکم ہوتا ہی کہ جیسا کسی حکم کو منسوخ کیا تو اوسکی اباحت کی یا اعتقاد فرضیت کی نہی ہوئی اور نہی بھی حکم ہی اسواسطے کہ حکم سغر عی کہتے

ف
تحقیق معنی التشریع کی تنبیہات اور نصوص سے مخالف فہم مہدویوں کے

ہین خطاب اللہ المتعلق بافعال العباد علی وجہ الاقتضاء او التخییر او الوضع کہو اور وہ امر و نہی
دونون کو شامل ہے پس ثابت ہوا کہ مدار تشریع کا امر و نہی ہے اور تہترین باب مین انبیا علیہم السلام کی تعریف
مین فرماتے ہین کہ روح امین اونکی ذات کے حق مین وہ شریعت لیکر اوترتے ہین اور ادمی طور پر انسے
خدا کی عبادت کرواتے ہین اور تحلیل و تحریم کرتے ہین انتہی یہان سے بھی معلوم ہوا کہ تحلیل و تحریم
اور امر و نہی کو جسپر عبادت کی بنا ہے شریعت کہتے ہین اور ایک سو اونسٹھوین باب مین فرماتے ہین
کہ جو رسالت کہ منقطع ہو گئی وہ اوترنا حکم آلہی کا قلب بشر پر بواسطے روح کے ہے کہ یہ دروازہ بند ہو گیا ہے
لیکن اوسکے بلا تشریع اور تعریفات آلہیہ کسی حکم شرعی کے صحت یا فساد کے باب مین منقطع نہین ہوا
انتہی یہان سے بھی معلوم ہوا کہ حکم جدید کے اوترنے کو تشریع کہتے ہین اور حکم قدیم کی تعریف
اور تصحیح ہوجانا اوسکو القاے بلا تشریع کہتے ہین اور سواے اسکے اور مقامات فتوحات کے اس
مطلب پر دال ہین اور فصوص الحکم مین نہایت صراحت سے فص عزیزی مین فرماتے ہین کہ وذلک
انک تعلم ان الشرع تکلیف باعمال مخصوصۃ او نہی عن اعمال مخصوصۃ انتہی یعنی شرع
اسیکا نام ہے کہ چند اعمال مخصوصہ کرنیکا حکم کرنا یا چند اعمال سے نہی اور منع فرمانا اب صاف معلوم ہوا
کہ امر و نہی کو تشریع بولتے ہین اور یہ بات حضرت خاتم الرسالت کی ذات باکمالات پر ختم ہو گئی کہ بعد
حضرت کے کوئی نبی یا ولی امر و نہی ایجاد کرنے کا اختیار نہین رکھتا اور نہ اوسپر یہ حکم اوترتا ہے چنانچہ فتوحات
کے باب ایک سو چھپن مین لکھا ہے کہ اولیا اس امت کو سنت حسنہ بطور استحباب کے نکالنے کا اختیار ہوتا ہے
مگر حکم قطعی ہرگز پیدا نہین کر سکتے ہین لیکن یہی معنی ہین انقطاع تشریع کے سواب سننے کہ فرقہ مہدویہ
سراسر اسکے خلاف کرتے ہین یعنی چلتے تہین مہدی جونپوری کے احکام مثل احکام قرآنی کے فرض ہین
اور وہ جسقدر چاہین فرض و واجب بنا سکتے ہین اور انکے نکالے ہوئے فرضون پر انکار کرنے بلکہ عمل
نکرنے سے کفر لازم آتا ہے چنانچہ سواے پانچ نماز کے چھٹی نماز فرض کی کہ وہ دوگانہ ستائیسوین رات رمضان کا
ہے اور تیس فرض دوسرے مہدی کی زبانی مقرر کیا ہے اسکی تصدیق کے واسطے رسالہ میرانجی کا نقل کیا
جاتا ہے وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم منکہ سید میرانجی ابن میان سید سلام اللہ ام بر جماعہ مصدقان مہدی علیہ السلام
واضح و لائح باد کہ حاصل احکام محکمات مہدی ام کہ در عقیدہ بندگی میان سید خوندمیر مذکور اند مجموع سی
حکم اند بعضے ازان فرائض اعتقادی و برخی فرائض عملی اند اما احکام فرائض اعتقادی کہ ہر مصدق را

بران اعتقاد داشتن فرض ست و بجز اعتقاد بران چاره نیست بست عدد اند بدین تفصیل اول تصدیق مهدی
با محبت نمودن دوم منکر مهدی را کافر دانستن سوم تسویة الخاتمین حق دانستن چهارم مهدی را بی واسطه
هر روز نو تعلیم از خدا دانستن پنجم تمام احکام مهدی ثابت بامر الله دانستن ششم منکر یک حرف را از بیان مهدی
عند الله ماخوذ دانستن هفتم صحت حدیث نبوی بر موافقت کتاب خدا و بحال مهدی دانستن هشتم ایمان
آوردن و اطاعت کردن هر کسی از روز میثاق ثابت دانستن نهم موافقت چهار صفت یعنی هجرت و اخراج
و ایذا و قتال نشان تصدیق دانستن دهم مخالفت هجرت و صحبت حکم نفاق دانستن یازدهم در تصحیح مقبول
و مردود پیش مهدی موعود حق دانستن دوازدهم حکم مجتهدان و مفسران جز آن مخالف بیان مهدی ناصحیح
دانستن سیزدهم سر اعمال و بیان مهدی را از تعلیم خدا و باتباع مصطفی علیه السلام دانستن چهاردهم تقیید عمل
بر مذاهب اربعه ناروا دانستن پانزدهم خصوصیت بعث مهدی برای ظاهر کردن و بیان نمودن
احکام ولایت محمدی دانستن شانزدهم ثم ان علینا بیانه این بیان بیان مهدی ثابت دانستن هفدهم
وقوع دیدار خدا در دنیا جائز و ممکن دانستن هیجدهم ایمان ذات خدا دانستن نوزدهم هادی و دانی در دوزخ بحکم آیات
قرآن دانستن بیستم وعده در دوزخ باراده دنیا بحکم آنها حق دانستن فقط دیگر هر چه ورای اینها احکام و نقول
در باب اعتقاد بینی اگر بنظر تدبر و تفکر آنرا ملحوظ فرمائی تحت همین ها مندرج یابی والله اعلم بالصواب
و اما احکام فرائض عملی از انجمله که هر مومن مرد و زن را بران عمل کردن فرض ست بجز اختیار کردن این فرائض
چاره نیست ده عدد اند بدین تفصیل اول ترک دنیا کردن دوم هجرت وطن کردن سوم صحبت با صادقان
کردن چهارم پرهیز بدن عما سوی الله یعنی عزلت از خلق کردن پنجم ذکر الله دوام کردن ششم طلب رؤیت الله
تا آنکه بچشم سر یا بچشم دل یا در خواب هفتم بر پنج صفات طالب صادق که ایمان حکمی بر وجه حصول آن موقوف ست
مشرف شدن هشتم جهاد فی سبیل الله از تیر و از آهن یا از شمشیر فقر با نفس نهم توبه در حالت حیات پیش از
غرغره مرگ دهم بر پنج صفات که حصر ایمانست حاصل کردن کما قال الله تعالی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ
اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ الآیة حتی که طالب صادق بحکم آن مومن شده است چنانکه ترسیدن دل
از خوف خدای تعالی و زیاده شدن ایمان بعد شنیدن آیات قرآن و توکل نمودن بر خدای تعالی در جمیع امور
و نماز پنجگانه بر وقت آن ادا کردن و از آنچه خدای تعالی روزی داده ست انفاق کردن یعنی عشر آن کما حقه
ادا کردن اما احکام عملی که بر احکام عقیده زیاده می نمایند آن همه تحت همین ها داخل اند چنانچه سویت و نوبت

واجماع وترک عزت یعنی تسلیمی داخل صحبت ملوازم وی ماند وترک کردن تعیین برات ورفتن در خانہا موافقان ونذیر
وترددو میراث در ترک حیات دنیا داخل ہست وترک کردن بیرون رفتن از دائرہ وبیرون دائرہ آتش سوزان وبیع
دست وپای بستہ در درون نار منحصر شدن تحت عزلت داخل وترک سوال کردن از سہ جنس یعنی حلال قول وفعل
وترک لذت گرفتن وترک فتوحی کردن کہ خبر آن پیش از رسیدن آن میرسد داخل توکل ست وذکر کثیر کردن
وہر دو وقت سلطان اللیل وسلطان النہار محافظت نمودن داخل ذکر دوام ست کذا باقی در بواقی داخل اند
پس ہر مصدق را ایمان آوردن واعتقاد داشتن وعمل کردن بر آنہا از تاویل وتحویل آنہا دور بودن فرض
عین ہست زیرا کہ بر صحت این احکام اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق شدہ اند برین جملہ تمام
اعتقاد وایمان داشتہ اند چنانچہ بندگی میان سید خوندمیر فرمودہ اند ای طالبان حق کہ مہدی را گرویدہ
اید معلوم باد تا آخر الغرض باید دانست بجز ایمان آوردن برین جملہ احکام واعتقاد داشتن وعمل کردن بر آن
ودور بودن از تاویل وتحویل آن شمار در گروہ مہدی نباشد وامیدواری فلاح ونجات ہم نیست انتہی

مہدویوں کے دوگانہ بعد نماز عشاء کے فرض ہونیکا بیان

بلفظہ رسالہ تمام ہوا اور کتاب بدۃ البراہین تصنیف سید عبدالرحیم بن سید اسحق بن سید عبدالحی مہدوی
مین لکھا ہی کہ ساتوان فرض عشر ہی جان کہ میران نے خداے تعالی کے امر سے عشر کو فرض کیا ہی اور عشر اسکو
کہتے ہین کہ بندیکو جو کچھ اللہ تعالی نے تھوڑا یا بہت مال کسب یا بلا کسب دیا ہی اوسمین سے دسوان حصہ مستحقون کو
پونہچانا یہ عبادت مالی ہی مانند زکوۃ کے اگر زکوۃ اور عشر ادا نکریگا وعید مین داخل ہوگا انتہی اور دوگانہ نذکور
السابق کے فرض ہونے کی کیفیت سید مصطفے نے اپنی کتاب تالیف سنہ بارہ سو تینتیس مین لکھی ہی کہ
رمضان کی ستائیسوین رات کو بعد عشا کے میرانکو حکم ہوا کہ آسمان کیطرف دیکھ جب اودھر نگاہ کی تو دیکھا
کہ تمام آسمان اور بہشتین ساتھ حور وقصور کے آراستہ کی گئی ہین اور تمام ملائک کھڑے ہین تب میران نے
فرمایا کہ یہ شب قدر ہی اللہ تعالی کا امر ہوا کہ مین تجکو یہ بتاتا ہون ای سید محمد اسمین دو رکعت نماز پڑھا کر جیسا کہ
حضرت آدم نے نماز فجر پڑھی تھی اور حضرت ابرہیم نے نماز ظہر پڑھی تھی اور یونس نے نماز عصر پڑھی تھی اور
عیسی نے نماز مغرب پڑھی تھی اور موسی نے نماز عشا پڑھی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز وتر پڑھی تھی
اور تو ای سید محمد شب قدر مین اس نماز کو پڑھا کر پس اس بزرگ نے اپنے گیارہ اصحاب کے ساتھ امامت کرکے نماز
دوگانہ ادا کی ہر رکعت اول مین سورہ ضحی اور رکعت دوم مین سورہ قدر پڑھکر بعد ادای نماز یہ دعا پڑھی اللہم احینا
مسکینا وامتنا مسکینا واحشرنا یوم القیامۃ فی زمرۃ المساکین برحمتک یا ارحم الراحمین

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه اللهم ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه برحمتك یا ارحم الراحمین انتہی مگر افسوس کہ پچھلا فقرہ دعا کا مستجاب نہوا ورنہ اتنی تکلیف مسلمانوں کو نہوتی اب مانند روز روشن کے ظاہر ہوا کہ مہدوی لوگ اپنے مہدیکو رسول تشریعی جانتے ہین پس یہ عقیدہ مخالف ہی احادیث صریحہ صحیحہ اور اجماع امت ونص قطعی قرآنی کا کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔ اور اگر عناداً اب بھی اصرار کرین کہ تشریع بے نسخ کے نہین ہوتی ہی تو باب اول مین عقیدہ شانزدہم کو ملاحظہ کرین کہ بخوبی ثابت ہوچکا ہی کہ احکام شرع جونپوری ناسخ احکام شرع محمدی کے ہین پس بہرحال مخالفت نص خاتم النبیین کی لازم ہی کہ جس سے بطلان مذہب ظاہر و باہر ہی **قولہ** اور حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ فصوص الحکم مین فص شیثی مین فرماتے ہین کہ نہین ہی یہ علم مگر واسطے خاتم انبیا و خاتم اولیا کے حتی کہ رسولان نہین دیکھتے ہین وسکو مگر مشکوۃ خاتم اولیا سے اب کیا حال ہوگا دوسرے اولیا کا اور اگرچہ کہ ہی خاتم اولیا تابع حکم شرع خاتم رسل کا اپنے تبعیت نہین ناقص کرتی ہی مقام کو اوسکے کہ وہ ایک جہت سے اونچا ہی تو ایک وجہ سے برتر ہی انتہی اور پھر بعد چند سطر کے فرماتے ہین کہ ہر ایک نبی حضرت آدم سے آخر نبی تک نہین لیتا ہی فیض نبوت کا کوئی ایک دوسرے سے مگر مشکوۃ خاتم النبیین سے اگرچہ کہ آخر ہی وجود عنصری آپکا ولیکن فی الحقیقت آپ موجود ہین جیسا کہ فرماتے ہین کہ تھا مین نبی اور آدم درمیان پانی اور کیچڑ کے تھے اور سوائے آپکے باقی سب انبیا نہین تھے نبی مگر وقت بعثت کے اور اسیطرح خاتم اولیا تھے ولی جبکہ آدم درمیان پانی اور کیچڑ کے تھے اور سوائے آپکے اور اولیا نہوے ولی مگر بعد حاصل کرنے شرائط ولایت کے اب نسبت خاتم الرسل کی باعتبار ولایت کے ساتھ خاتم اولیا کے مثل نسبت انبیا علیہم السلام کی ہی ساتھ ختم رسل کے انتہی **جواب** مصنف مہدوی نے اس بحث تسویہ کے آخر مین مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ اونھون نے نصوص شرح فصوص مین فص شیثی مین خاتم اولیا کی تعریف کے مقام مین لکھا ہی کہ حقیقت محمدی مشتمل ہی کل حقائق نبوت اور کل حقائق ولایت پر پس احدیت جمیع حقائق نبوت کی ظاہر ہی اس حقیقت محمدیہ کا اور احدیت جمیع حقائق ولایت کی باطن ہی اوسکا اور خاتم اولیا مظہر ہی اس احدیت جمیع حقائق ولایت کا اور یہی احدیت حقیقت ہی اس خاتم اولیا کی پس حقیقت اس خاتم اولیا کی بعض ہی حقیقت خاتم انبیا کا انتہی اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہی جمیع

کمالات نبوت اور جمیع کمالات ولایت کو اور خاتم اولیا فقط حضرت کے کمالات ولایت کا مظہر ہی پس خاتم الاولیا
کو حضرت رسالت مآب کے ساتھ نسبت جزو کی ہی کل کے ساتھ اور تمام عقلاے عالم کا اتفاق ہی کہ الکل
اعظم من الجزء اجلی بدیہیات سے ہی اور مساوات جزو کی ساتھ کل کے قسم محالات سے ہی پس مہدوی
لوگ ہرگاہ کہ اسکا اقرار کرتے ہین کہ مہدی فقط ولایت محمدیہ کے مظہر ہین اور رسالت و نبوت تشریعی سے علاقہ نہین رکھتے
ہین اور ذات حضرت خاتم الرسالت کی جامع ان تمام کمالات کی ہی کہ وہ ولی و نبی و رسول ہین پھر عقیدہ تسویہ اور
برابری کا رکھنا گویا کہ محال عقلی و نقلی کو اپنا عقیدہ بنانا ہی اور شیخ اکبر کی مراد یہ ہی کہ خاتم اولیا کہ مظہر ولایت
محمدی کے ہین گویا کہ خزانچی خزینۂ ولایت کے ہین اور سلطان اگر اپنے خزانچی سے کچھ لیوے عیب نہین ہی کہ
کہ وہ خزانہ اوسیکا ہی چنانچہ قیصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی تمثیل دی ہی اور اس فضل جزئی سے مساوات
یا برتری لازم نہین آتی ہی اسلیے کہ افضل کو ہر وجہ سے افضلیت ضرور نہین ہی چنانچہ بدر کے قیدیون کے مقدمے مین
حضرت عمر فاروق کی تجویز نے حضرت کی تجویز پر ترجیح پائی اور تابیر نخل کے مقدمے مین صحابہ کو فرمایا کہ انتم اعلم
بامور دنیاکم بلکہ قطع نظر کلام نصوص سے اگر بغور و انصاف دیکھیے تو معلوم ہوتا ہی کہ یہان فضل جزوی بھی
نہین ہی اسلیے کہ فضل جزئی اوسے کہتے ہین کہ مفضول مین ایک بات پائی جاوے کہ افضل مین نہووے
اور یہان ولایت محمدیہ ذات اقدس محمدی سے منتقل ہو کر خاتم اولیا مین نہین آئی ورنہ ذات اقدس کا اوس صفت
سے خالی ہونا لازم آوے اور یہ کوئی مسلم نکہے گا کہ حضرت کی ذات وصف ولایت سے معرا ہو گئی اور کوئی عاقل
نکہے گا کہ وصف ولایت کہ اعراض نفسانی سے ہی ایک محل سے دوسرے محل کو منتقل ہوئے بلکہ مطلب یہ ہی کہ خاتم
اولیا مقام ولایت مین قدم محمدی پر ہین اور ولایت انکی ہمرنگ ولایت محمدیہ کے ہی کہ وہ اوسیکا عکس و ظل ہی پس خاتم
اولیا کو فضل جزئی اس معنے مین نہوا بلکہ اس وصف خاص مین حضرت رسالت کے شریک ہوئے لیکن بطور
شرکت طفیلی و تابع کے ساتھ اصل و متبوع کے اور چونکہ اس فرع اور ظل کو ساتھ اصل کے نہایت مشابہت
اور ہمرنگی حاصل ہوئی ہی احکام اصل کے اسپر بھی جاری ہوتے ہین یہان تک کہ جو لوگ کہ اصل سے اصالۃ مستفید
ہین اس فرع کے بھی مستفید کہلاتے ہین بطور مجاز کے یہان تک کہ انبیاء و مرسلین بلکہ خود حضرت
خاتم المرسلین بھی کہ ولایت محمدیہ یعنی باطن محمدی سے مستفید ہین اوسکے اس مظہر اور ظل سے بھی مجازا
مستفید کہلاتے ہین اور مناط افادے کا اصل ہی اور بس اسی سبب سے شیخ اکبر اسی مقام پر فصوص مین لکھتے
ہین کہ وھو حسنۃ من حسنات خاتم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقدم الجماعۃ وسید ولد آدم

فی فتح باب الشفاعۃ یعنی خاتم اولیا ایک درجہ اور نیکی ہین درجات اور حسنات محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے ایسے محمد کہ پیشوائے جماعت اور سردار اولاد آدم ہین دروازہ شفاعت کے کھولنے مین انتہی
اور ظاہر ہی کہ جو شخص کہ ایک حسنہ ہوگا حضرت کے حسنات کے برابر کیسے ہوسکتا ہی اور شیخ اکبر اگر برابری
کا اعتقاد رکھتے تو حسنۃ من حسنات محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کاہیکو کہتے بلکہ فتوحات
مکیہ مین اس سے زیادہ بولے ہین کہ باب تین سو بیاسی مین کہ معرفت منزل خواتیم مین ہی خاتم ولایت محمدیہ کا ذکر
کرکے فرماتے ہین کہ ومنزلتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلۃ شعرۃ واحدۃ من
جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی یعنی منزلت خاتم اولیا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت
منزلت ایک بال کی ہی حضرت کے جسد شریف سے اور چوبیسوین باب مین فرماتے ہین وللولایۃ
المحمدیۃ المخصوصۃ بھذا الشرع المنزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم خاص وھو فی الرتبۃ دون
عیسی لکونہ رسولا یعنی ولایت محمدیہ کے واسطے کہ خاص ہی اس شرع محمدی کے ساتھ ایک ختم خاص
ہی کہ وہ رتبے مین کم ہی عیسی علیہ السلام سے اسواسطے کہ وہ رسول ہین اب صاف معلوم ہوا کہ شیخ اکبر
جب کہ خاتم اولیائے محمدیہ کو حضرت عیسی علیہ السلام سے کم جانتے ہین فصوص الحکم مین حضرت خاتم الرسالت
کے برابر یا برتر کاہیکو لکھینگے الحمد للہ کہ تمام اہل اللہ بلکہ شیخ اکبر بھی کہ مہدی جونپوری کے اقرار کے موافق
لوح محفوظ دیکھکر لکھتے ہین عقائد مہدویون سے سراسر مخالفت رکھتے ہین قولہ اور شارحون سے اسکے اس مسئلے مین
خلاف نہین دیکھا گیا اور اگر کسی سے خلاف ہووے تو ہو یہ مسئلہ درمیان علماے اہل سنت و جماعت کے اختلافی
ہی جیسا کہ تعیین مین شخص خاتم اولیا کے اختلاف ہی ملا جامی رحمۃ اللہ تعالی شرح فصوص مین لکھتے ہین کہ
ظاہر کلام سے شیخ مؤید الدین جندی رحمۃ اللہ کے یہ ہی کہ مراد شیخ اکبر کی خاتم ولایت سے اپنی ذات ہی اور شیخ
شرف الدین داؤد قیصری صاف کہتے ہین کہ مراد خاتم ولایت سے حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور شیخ
کمال الدین عبد الرزاق اشارہ فرماتے ہین کہ خاتم ولایت وہی مہدی موعود علیہ السلام ہین انتہی اور صاحب
مفاتیح الاعجاز تحت اس بیت کے لکھتے ہین شعر از وعالم شود پر عدل و ایمان ٭ جماد و جانور یابد ازو جان
بہت کاملان سابق ولاحق فرماتے ہین کہ خاتم ولایت ہم ہین جو کمال بینائی سے ان سب کو نظر اس حقیقت
حرفہ پر ہے تعیین ٹھیری ہی انتہی ولیکن اس صاحب مفاتیح الاعجاز اور اکثر محققون کے پاس خاتم ولایت ذات
مہدی معین اور مقرر ہی اسیطرح ہی مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف مین باب اشراط الساعۃ مین جواب فصوص

اور اوسکے شروح سے سوائے فضل جزوی کے خاتم اولیا کو حضرت رسالتمآب سے اور کچھہ ثابت نہین ہوتا ہی بلکہ
دوسری تصانیف شیخ اکبر سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ سوائے فضل جزوی کے شیخ کو ہرگز اعتقاد تسویہ وغیرہ کا نہین
ہی اور فضل جزوی سے تسویہ بالکل ثابت نہین ہوتا ہی پس فضل جزوی خواہ علمائے اہل سنت مین اختلافی ہو
خواہ اتفاقی تمہارے مطلب تسویہ کے کیا کام آتا ہی اور یہ فضل جزوی بھی جیسا ہی کہ خاتم اولیا مہدی ہوت
اور مہدی سید خان جونپوری ہی کے بیٹے تمہارے پیر و مرشد ہون و سہ مقدمہ سراسر باطل ہی چنانچہ اس کتاب
سے خصوصًا باب سوم سے بطلان اوسکا ظاہر و باہر ہی اور پہلا مقدمہ مشکوک و اختلافی ہی اور تفصیل
اوسکی یہ ہی کہ خاتم الاولیا کا لفظ قرآن حدیث مین نہین ہی اور محدثین کے نزدیک یہ سب یہ قصہ
غلط ہی چنانچہ ابن جوزی کی کتاب الثبات عند الممات کی آخر مین فصل ملحق مین لکھا ہی کہ لفظ خاتم الاولیا کا
باطل ہی اور اسکی کچھہ اصل نہین ہی اسلیے کہ افضل اولیا اس امت کے صحابہ سابقین اولین ہین اور اونمین
بہتر سب سے ابوبکر ہین پھر عمر اور بہترین قرون امت قرن اول ہی پھر دوسرا قرن پھر تیسرا قرن اور خاتم
اولیا حقیقت مین پچھلا مومن ہی آدمیو نمین سے اور وہ سب اولیا سے افضل نہین ہی بلکہ افضل
سب سے ابوبکر ہین پھر عمر رضی اللہ عنہما انتہی اور شیخ مؤید بن محمود شرح فصوص مین لکھتے
ہین کہ مقام خاتم ولایت محمدیہ کا اولیائے متقدمین پر منکشف نہوا تھا پہلے سب سے امام علامہ
محمد بن علی الترمذی الحکیم صاحب کتاب نوادر الاصول پر کہ مشائخ طبقہ عالیہ سے ہین منکشف ہوا جب
اونھون نے اپنی کتابون مین اس خاتم اولیا کا ذکر کیا اور اوس عصر کے علما و مشائخ مین یہ بات مشہور ہوئی اہل
دعوی نے موقع پایا اور ہر ایک نے اس مقام کا دعوی شروع کیا امام موصوف نے جانا کہ یہ دعوی بلا معنی
انکو لائق نہین ہی بلکہ مضر ہی اسواسطے ایک کتاب تصنیف فرمائی کہ اوس مین سوالات نہایت باریک
جمع کیے اور کہا کہ اسکی شرح جیسا کہ چاہیے کوئی شخص نکریگا مگر خاتم اولیا اور اس خاتم اولیا کا
نام اس حکیم سائل کے نام کے مطابق اور اسکے باپ کا نام اسکے باپ کے نام کے موافق ہوگا جب
اہل دعوی نے یہ معاملہ دیکھا اس دعوی سے پلٹ کر تائب ہوئے اور جب شیخ محی الدین محمد بن علی بن
محمد بن العربی الطائی الحاتمی الاندلسی ملک مغرب مین مبعوث ہوئے ان سوالات کا جواب جیسا کہ چاہیے
ہے لکھا اور مطابقت ناموں کی بھی ظاہر ہوئی پس یہ ایک دلیل ہی شیخ اکبر کے خاتم الاولیا ہونے کی
اور شارح مذکور نے اور دلائل بھی اس دعوے پر نقل کیے منجملہ اسکے ایک یہ ہی کہ خود شیخ اکبر فرماتے ہین انا ختم

ف خاتم الاولیا لقب قدیمی نہین ہی بلکہ ابتدا اسکی حکیم ترمذی سے ہوئی اور حکیم ترمذی اور شیخ اکبر کے اکثر الفاظ و تصریحات کے موافق خاتم الاولیا شیخ اکبر ہین نہ مہدی

الولایۃ دون شیث لورث الهاشمی مع المسیح اور معلوم رہے کہ جوابات مذکورہ فتوحات مکیہ کے
تہتروین باب مین بہ تفصیل تمام مذکور ہین اور فصوص الحکم مین فص شیثی مین فرماتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نبوت کی مثال یون فرمائی ہے کہ گویا ایک محل ہے اینٹ کا کہ تمام تیار ہو چکا ہی مگر ایک اینٹ کی
جاے خالی ہی اور مینے اس اینٹ کی جاے ہو کر اوس مکان کو پورا کیا انتہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جیسا کہ فرمایا ویسی ایک اینٹ کی جاے خالی دیکھی ہی اور خاتم اولیا کو ایسی خواب دیکھنا ضرور ہی
لیکن وہ اوس دیوار مین جاے دو اینٹ کی خالی دیکھیگا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی
جاے خالی ہی اور آپ بجاے اون دو اینٹ کے منطبق ہو کر دیوار مذکور کو پورا کر دیگا اور خاتم اولیا اپنے
تئین دو اینٹ دیکھنا اور حضرت رسالت ایک اینٹ دیکھنا اسکی وجہ یہ ہی کہ حضرت رسالت مآب چونکہ مستقل
محض ہین اور ایک جہت رکھتے ہین کہ فیض و علوم فقط خدا تعالی سے حاصل کرتے ہین اور بس اسواسطے اپنے
تئین ایک اینٹ ملاحظہ فرمایا بخلاف خاتم اولیا کے کہ بالکل مستقل نہین ہی بلکہ تابع ہی شریعت خاتم الرسل کا
اور احکام الٰہی ظاہر مین بواسطے حضرت کے اوسکو پہونچتے ہین اور یہ متابعت اور احکام متبوعہ ظاہریہ
بشکل چاندی کی اینٹ کے نظر پڑینگے اور یہ بسبب وہ مقام ولایت کے انھین احکام کو اللہ تعالی سے بھی معلوم
اور حاصل کرتا ہی یہ تعریف والہام الٰہی بصورت سونے کی اینٹ کے نظر پڑینگے انتہی اب ثابت ہوا کہ شیخ اکبر کی
غرض یہ ہی کہ احکام ایک ہین مگر اوسکے اخذ و تحصیل کے دو طریق ہین ایک یہ کہ بواسطے سلسلے راویون اور
استادون ظاہری کے حضرت رسالت سے خاتم اولیا کو پہونچے دوسرا یہ کہ وہی احکام حضرت حق سے بطور
الہام کے خاتم اولیا کو پہونچے کہ جس سے تصدیق اور ایمان کو کمال حاصل ہو اور فتوحات کے شروع مین
لکھا ہی کہ ابو یزید بسطامی فرماتے ہین کہ تمنے اپنا علم میت عن میت سے حاصل کیا اور ہمنے علم حی لا یموت
سے حاصل کیا اور پہلے طریق کو چاندی سے تشبیہ دی اور دوسرے کو سونے سے شیخ محب اللہ آبادی
فرماتے ہین کہ شرع ظاہر مانند آفتاب کے روشن ہی اور سب پر ظاہر ہی اسواسطے چاندی سے مشابہ کہا
اور احکام کو معدن سے حاصل کرنا ہر ایک کو دستیاب نہین ہوتا ہی یعنی سواے انبیا اور ملائک اور کمل
اولیا کے اسواسطے اوسکو سونے سے تشبیہ دی انتہی چنانچہ محدثین بھی اگر ایک حدیث کئی طریق
سے روایت کی جاوے اور ایک سند اسکی ایمہ اہل بیت سے ہو اوسکو سلسلۃ الذہب نام رکھتے ہین اور
دوسری سند کو حالانکہ وہ بھی اوسی حدیث کی سند ہی اور دونون رسول خدا تک پہونچتی ہین اس نام کر

ف تحقیق اس کی کہ مراد شیخ اکبر کی سونے کی اینٹ اور چاندی کی اینٹ سے اپنی ذات اور حضرت رسالت کی ذات نہین بلکہ احکام ظاہری و باطنی کو سونے اور چاندی سے تشبیہ دی ہی

ملقب نہین کرتے ایسی اگر شیخ اکبر نے احکام آلہی جو بواسطہ حضرت رسالتؐ اور راویان حدیث کے پونہچے
تو اون احکام کو باین حیثیت یا اوس طریق اخذ کو چاندی سے تشبیہ دی اور جو بلاواسطہ حق تعالی سے پونہچے
تو سونے سے تشبیہ دی کیا برا کیا چنانچہ جس بات کو حضرت رسالت اپنی طرف نسبت کرتے ہین اوسے حدیث
نبوی کہتے ہین اور جسے حق سبحانہ کی طرف نسبت کرتے ہین اوسے حدیث قدسی کہتے ہین یہ تطویل
اسواسطے کی گئی کہ بعضے جاہل ایسا سمجھتے ہین کہ شیخ اکبر نے اپنے تئین سونے کی اینٹ اور حضرت
رسالت پناہ کو چاندی کی اینٹ کہا ہی معاذ اللہ یہ ہرگز مراد نہین ہی بلکہ دو طریق علم کو چاندی اور سونے
سے تشبیہ دی ہی علاوہ یہ کہ وجہ شبہہ بھی ظاہر ہی جیسا کہ ما قبل مین شیخ محب اللہ کے کلام سے معلوم
ہو چکا القصہ شیخ اکبر نے فصوص مین یہ خواب خاصہ خاتم اولیا کا لکھا اور پھر فتوحات مین فرمایا کہ مینے
یہ خواب دیکھا اور مجکو اوسمین کچھ شک نہین تھا کہ مین خواب کا دیکھنے والا ہون اور مین دونون اینٹ کی جا پر
منطبع ہو گیا اور میرے سے وہ دیوار پوری ہو گئی پس مینے تعبیر کی کہ خاتم اولیا مین ہون بعدہ مینے اوس
زمانے کے مشائخ کے سامنے یہ خواب بیان کیا مگر دیکھنے والے کا نام نہ لیا سب نے وہی تعبیر کی جو کہ مینے کی
تھی علامہ قیصری فرماتے ہین کہ اس مقدمے مین جو کلام شیخ مینے دیکھا تو اوس سے یہی ظاہر ہوا کہ
شیخ خاتم ولایت مقیدہ محمدیہ ہین نہ خاتم ولایت مطلقہ کہ وہ عیسیٰ ہین اسیواسطے اول فتوحات مین اثناے
اپنے مشاہدے کے احوال مین فرماتے ہین کہ مجکو رسول خدا نے پیچھے ختم کے دیکھا اسسبب ایک مشارکت
حکم کے کہ مجھمین اور اونمین ہی پس حضرت سید نے اونسے فرمایا کہ یہ تمھارا عدیل اور بیٹا اور خلیل ہی اور
تیرھوین فصل جوابات امام محمد بن علی ترمذی مین فرماتے ہین کہ ختم دو طرح کے ہین ایک وہ ختم ہی کہ اوس سے
اللہ تعالی ولایت مطلقہ ختم کریگا اور ایک وہ ختم ہی کہ جس سے حق سبحانہ فقط ولایت محمدیہ کو ختم فرماویگا لیکن
خاتم ولایت مطلقہ عیسیٰ ہین کہ وہ ولی ہین بہ نبوت مطلقہ اس امت کے عصر مین اور نبوت اور رسالت تشریعی
اونپر مسدود کر دی گئی ہی پس اوترینگے آخر زمانے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہو کر اور خاتم
ہو کر کہ بعد انکے کوئی ولی بہ نبوت مطلقہ نہوگا جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبوت ہین کہ بعد انکے
نبوت تشریعی نہین ہی اگرچہ بعد حضرت کے عیسیٰ کہ رسول اولو العزم ہین اوترینگے لیکن بمقتضا اوس زمانے کے
مقام تشریعی نرکھتے ہونگے بلکہ ولی صاحب نبوت مطلقہ ہونگے کہ دوسرے اولیاے محمدی بھی اوس مرتبے
مین انکے ساتھ شریک ہین پس عیسیٰ ہماری قسم مین ہین اور سردار ہمارے ہین پس اول اس امر مین بھی

ایک نبی ہوئے کہ آدم علیہ السلام ہین اور آخر مین بھی ایک نبی ہوئے کہ عیسی ہین یہان مراد نبوت اختصاص
ہی پس حضرت عیسیٰ کو دو حشر ہونگے ایک حشر ہمارے ساتھ اور ایک حشر رسولون کے ساتھ اور لیکن
ختم ولایت محمدیہ سو یہ مقام ایک مرد کو قوم عرب سے حاصل ہی کہ اکرم ہی اونمین اصالت اور سخاوت مین اور وہ
ہمارے زمانے مین آج کے دن موجود ہی مینے اوسکو سنہ پانچ سو پچانوین مین پہچانا اور وہ علامت کہ اللہ تعالی
نے اپنے بندونکی آنکھون سے اوسمین پوشیدہ رکھی ہی مجہ پر شہر فاس مین منکشف فرمائی کہ مینے خاتم الولایت اوسکو
دیکھی اور وہ خاتم نبوت مطلقہ ہی کہ نہین جانتے ہین اوسکو بہت آدمی اور اللہ تعالی نے اوسکو مبتلا کیا ہی کہ جو
اسرار اوسکو باطن سے منکشف ہوتے ہین لوگ اوپر انکار کرتے ہین اور جیسا کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نبوت تشریع ختم کردی ایسی ختم محمدی سے وہ ولایت ختم کردی کہ وراثۃً محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوا کرتی
تھی نہ وہ ولایت کہ دوسرے انبیا سے حاصل ہوتی ہی اسلیے کہ بعضے اولیا ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہوتے ہین اور بعضے موسیٰ
کے اور بعضے عیسیٰ کے سو ایسے اولیا بعد اس ختم محمدی کے بھی پائے جاوینگے لیکن ایسا ولی کہ قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
ہووے بعد اس خاتم محمدی کے نہ پایا جاویگا یہ معنی ہین خاتم ولایت محمدیہ کے اور لیکن ختم ولایت عامہ کہ بعد اوسکے کوئی
ولی نہ پایا جاوے وہ عیسیٰ علیہ السلام ہین اور مین ایک جماعت اولیا سے ملا ہون کہ وہ عیسیٰ اور دوسرے رسولون کے
قلب پر تھی اور مینے عبداللہ و اسمٰعیل بیٹون سودکین کو اس ختم سے ملایا اور اونھون نے ان دونون کے واسطے
دعا کی اور یہ دونون مستفید ہوئے وبعد الحمد انتہی اور معلوم ہوا اس عبارت مین جو چند جا لفظ نبوت مطلقہ کا
آیا وہ اصطلاح ہی حضرت شیخ کی کہ ایک قسم کی ولایت کو نبوت مطلقہ فرماتے ہین اور اوس قسم کے اولیا کو
انبیاء الاولیا بولتے ہین چنانچہ تفصیل اسکی قبل چند ورق کے گذر چکی اور نبوت اختصاص اور نبوت تشریع
سے مراد نبوت عرفی شرعی ہی کہ جسکو سب جانتے ہین اور پندرھوین فصل مین فرماتے ہین کہ جیسا کہ
دنیا کے واسطے انتہا اور اختتام ہی ایسی اللہ تعالی نے جو چیزین کہ دنیا مین ہین سب کے واسطے ابتدا اور
ختم مقرر فرمایا ہی پس منجملہ انکے شریعتونکا نازل کرنا ہی اوسکو شرع محمدی پر ختم فرمایا کہ حضرت خاتم النبیین
ہوئے اور منجملہ انکے ولایت عامہ ہی کہ اوسکو حضرت آدم سے ابتدا ہی اور حضرت عیسی پر ختم ہی کہ بادی اور خاتم مشابہ ہین
ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم اور چونکہ احکام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے انبیا و رسولونکے
احکام سے مخالف تھے مستحق اس بات کے ہوئے کہ انکی ولایت خاصہ کے واسطے ایک خاتم جدا ہو کہ اوسکا
نام حضرت کے نام کے موافق ہو اور اخلاق محمدیہ کا جامع ہو اور یہ خاتم مہدی معروف کہ جنکا انتظار ہی

نہین ہین اسواسطے کہ مہدی حضرت کے سلالہ اور عترت سے ہین اور خاتم حضرت کے سلالہ حسب سے نہین ہے
بلکہ سلالہ اعراق اور اخلاق حضرت سے ہی انتہی مختصراً علامۂ قیصری شرح فصوص مین اس مقامات کو نقل
کرکے فرماتے ہین کہ شیخ اکبر یہ سب اشارہ اپنے نفس کیطرف فرماتے ہین رضی اللہ عنہ غرض کہ معلوم ہوا کہ
شیخ اکبر کے نزدیک مہدی خاتم اولیا نہین ہین اور مہدی متنازع فیہ جونپوری کہتے ہین کہ شیخ اکبر جو کچھ
لکھتے ہین لوح محفوظ دیکھکر لکھتے ہین پس ثابت ہوا کہ شیخ محمد جونپوری کے نزدیک مہدیکا خاتم اولیا نہو نا
لوح محفوظ مین لکھا ہی اب انکے اونکے ناحق اپنی اوقات ضائع کرکے صفات خاتم اولیا کے اپنے سر پر چمانے والحمد
الحمد لله کہ رد مذہب فرقہ مہدویہ کا تمام وکمال کو پونہچا اور ابتداے کتاب سے یہان تک صدہا مخالفات نصوص
قطعیہ اور نقائص وعیوب شرعیہ انکے مہدی کی ذات وصفات مین ثابت ولازم ہوگئے حجت تک اونمین سے
ایک چیز بھی بلا جواب رہے گی نبوت مہدویت کا محال ہوگا وللہ الحجۃ البالغۃ

خاتمہ بحث خاتم ولایت محمدیہ کا کہ وہی خاتمہ اس کتاب ہدیۂ مہدویہ کا ہی

جو کہ کلام سابق مین شیخ اکبر سے منقول ہوا کہ معنی ختم ولایت محمدیہ کے یہ ہین کہ ایسا ولی کہ قلب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر ہو بعد خاتم اولیاے محمدیین کے نبایا جاوے گا مراد اوس سے یہ ہی جیسا کہ دوسرے مقامات
فتوحات سے ظاہر ہوتا ہی کہ ولی محمدی بعد خاتم ولایت محمدیہ کے بالاستقلال نبایا جاویگا بلکہ اگر ہوگا تو
یہ مقام بواسطۂ خاتم اولیا کے حاصل کریگا اور اونکا تابع اور مستفید رہے گا گویا کہ یہ مقام اب بے واسطے
خاتم اولیا کے حاصل کرنا ختم ہوگیا ہی جیسا کہ مقام نبوت حضرت خاتم انبیا پر ختم ہوگیا اب عیسی اور
الیاس حضرت کے تابع رہینگے اور حضرت کے واسطے سے احکام الٰہیہ حاصل کرینگے چنانچہ شیخ اکبر
چوبیسوین باب کے آخر مین فرماتے ہین کہ واسطے ولایت محمدی کے کہ مختص بشرع محمدی ہی ایک ختم خاص
ہی کہ ہتے مین حضرت عیسی سے کم ہی اسواسطے کہ حضرت عیسی رسول ہین اور یہ خاتم ہمارے زمانے مین پیدا
ہو چکے ہین اور مینے اونکو دیکھا بھی ہی اور علامت ختمیت کی بھی اون مین دیکھی ہی اب کوئی ولی بعد
اونکے نہین ہی اور اگر ہوگا تو انھین کیطرف رجوع رہے گا جیسا کہ بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کوئی نبی نہین ہی اور اگر ہوگا تو انھین کیطرف رجوع رہے گا جیسا کہ عیسی علیہ السلام پس
نسبت جس ولی کی کہ بعد اس خاتم کے ہوگا مانند نسبت اوس نبی کے ہی کہ بعد محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہوگا مقدمۂ نبوت مین مانند الیاس اور عیسی اور خضر علیہم السلام کے اس امت مین

انتہی اور باب تہتروین مین فرماتے ہین کہ خاتم ہر زمانے مین نہین ہوتا ہی بلکہ دو عالم مین ایک ہی کہ اوسپر اللہ تعالیٰ
ولایت محمدیہ ختم کریگا پس اولیائے محمدیین مین کوئی اوس سے بڑا نہین ہی پھر ایک خاتم اور ہی کہ
ولایت عامہ کہ آدم سے آخر ولی تک جسکا سلسلہ ہی اوسپر ختم فرماویگا وہ عیسیٰ علیہ السلام ہین انتہی اور باب تین سو
بیاسی مین فرماتے ہین کہ خاتم ولایت محمدیہ وہ ختم خاص ہی ولایت امت محمدیہ ظاہرہ کا اور اوسکی خاتمیت کے
حکم مین عیسیٰ اور الیاس اور خضر اور جو ولی کہ ظاہر امت سے ہی سب داخل ہین پس عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ خود
خاتم ہین لیکن مختوم ہین تحت ختم اس خاتم محمدی کے اور حدیث اس خاتم محمدی کی مجکو شہر فاس مین کہ بلاد
مغرب سے ہی سنہ پانچ سو چورانوے مین معلوم ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجکو اوسکی علامت اور منزلت بتلائی اور
مین اوسکا نام نہین بیان کرتا ہون انتہی امت ظاہرہ شاید کہ اسواسطے کہا کہ امت باطنہ مین تمام انبیا
علیہم السلام داخل ہین اور ولایت امت سے مراد ولایت محمدیہ ہی اور معلوم ہوا کہ حضرت الیاس و خضر و عیسیٰ کو
بھی ولایت محمدیہ ہی کہ اس خاتم محمدی کے مختوم ہوئے اور اوپر مذکور ہوا کہ مینے سنہ پچانوے مین اس خاتم سے ملاقات
کی ہی معلوم ہوا کہ چورانوے مین علامات اور احوال خاتم اولیا کے بتلائے گئے اور پچانوے مین مشاہدہ ہوا اور
باب پانسو ستاون مین فرماتے ہین **الاشعار** الا ان ختم الاولیاء رسول + ولیس لہ فی العالمین
عدیل + هو الروح وابن الروح والام مریم + وهذا مقام ما الیه سبیل + فینزل فینا
مقسطا حکما ابنا + وما کان من حکم له فیزول + فیقتل خنزیرا ویدمغ باطلا + ولیس
له الا الاله دلیل + الابیات جان تو کہ منجملہ کرامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے
رسولون کو اونکی امامت مین کیا پھر ایسے رسول کو امت مین گردانا کہ بشریت سے متجاوز ہو کر آدھا بشر
ہی اور آدھا فرشتہ ہی اسواسطے کہ جبرئیل نے اوسے مریم کو بخشا ہی اور اللہ تعالیٰ نے اوسکو اپنی طرف اوٹھا
لیا پھر اوسکو ولی اور خاتم الاولیا کرکے آخر زمانے مین نازل فرماوے گا کہ شرع محمدی کے موافق امت
محمدی مین حکمرانی کریگا اور وہ ختم کریگا مگر ولایت انبیا و رسل کو اور ختم اولیائے محمدی ختم کریگا ولایت اولیا کو تا کہ
فرق مراتب ہے درمیان ولایت ولی اور ولایت رسل کے پس جب کہ عیسیٰ علیہ السلام ولی اور حاکم شرع غیر کے ہو کر
اوترینگے اس حیثیت سے خاتم الاولیا اونکے بھی خاتم ہونگے اگرچہ اونکے زمانے مین متقدم ہین جیسا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام بعد اونکے اوترینگے اور زینہ انکا ہمنے اپنی کتاب
عنقا مغرب مین ذکر کیا ہی کہ اوس مین انکا بھی ذکر ہی اور مہدی کا بھی انتہی مراد اس فقرے سے کہ نہ ختم کریگا

مگر ولایت انبیا و رسل کو یہ ہے کہ ولایت انبیا و رسل خواہ انبیا و رسل کی ذاتون مین ہو خواہ اون اولیا مین کہ اونکے
قدم پر ہین سب کو حضرت عیسیٰ ختم کرینگے اور مراد اس فقرے سے کہ ختم اولیا محمدی ختم کریگا ولایت اولیا کو
یہ ہے کہ ولایت اون اولیا کو کہ قدم محمدی پر ہین وہ ولایت محمدیہ کے وارث ہین ختم کریگا اور عیسیٰ بھی جبکہ اس امت
مین داخل ہونگے اسی قسم کی ولایت رکھتے ہونگے کہ یہ خاتم محمدی اونکے خاتم ہونگے اور فرق مراتب ولایت
ولی اور ولایت رسل مین یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ چونکہ رسول ہین خاتم ہوئے ولایت ورثہ انبیا و رسل کو اور ولایت
ذات انبیا و رسل کو بھی جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونکی نبوت کے خاتم ہوئے تھے اور خاتم اولیای
محمدی چونکہ ولی محض ہین فقط ولایت اولیاے وارثین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خاتم ہوئے نہ ولایت
ذات محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ باعتبار اوس ولایت کے ذات محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خاتم عیسیٰ
علیہ السلام ہین اسواسطے کہ وہ ولایت جمیع انبیا و رسل کے خاتم ہین اور حضرت بھی اونمین داخل ہین اور جواب
اس شبہے کا کہ جب کہ عیسیٰ ورثہ انبیا و رسل کے بھی خاتم ہین چاہیے تھا کہ وارثان ولایت محمدیہ کے بھی یہی خاتم
ہوتے ما قبل مین شیخ کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہی کہ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت سے احکام و
خصائص مین دوسرے رسولون سے ممتاز ہین اسواسطے مناسب ہوا کہ انکے وارثین کی ولایت کا
بھی خاتم علیحدہ اور متمیز ہووے یہ سب تاویلات اسواسطے کی گئین کہ حضرت شیخ کا کلام سابق و لاحق کہ کئی
مواضع سے اس کتاب مین نقل کیا گیا ہی نسق و نظم واحد پر ہے واللہ اعلم بمراد اولیائہ الکرام
الحمد للہ منزل الکتاب و مجری السحاب و ہازم الاحزاب کہ یہ کتاب وسیلی تایید و فضل سے شہر
رجب سنہ بارہ سو پچاسی ہجری مین کمال کو پہونچی اور امید قوی ہی کہ جیسا کہ اوسنے اسکی تالیف کی
توفیق اور تکمیل مین تایید فرمائی ہی موجب اپنی رحمت بے پایان اور فضل فراوان کے قبول فرما کر نافع اور مفید
خلائق کرے اور اس بندہ ناچار و امیدوار کو مع اہل و احباب کے اسی حیلے اور ذریعے سے اس
عالم مین ہدایت اور عافیت اور اوس عالم مین رحمت و مغفرت سے سرفراز فرماوے آمین یارب
العالمین ربنا اکتب لنا السلامۃ والعافیۃ واهدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیهم وتقبل منا انک انت السمیع
العلیم وصلی اللہ وسلم علی خیر خلقہ محمد و آلہ
وصحبہ اجمعین

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمۂ ہدیۂ مہدویہ

مولوی صاحب عالی مناصب جعل اللہ سعیکم مشکورا

بعد از سلام اطلاع باد کہ رسالۂ مرسلہ دیدم در اول نظر چند شبہات دران مفہوم گردید از جوابش تفہیم
فرمایند فقط خلاصہ عبارت عقیدۂ اول سید محمد جونپوری کے اقوال و افعال سے انکا ولی ہونا درکنار
زمرۂ اہل سنت سے ہونا مشکل ہی شبہہ اگر کوئی کتابی کہے کہ محمدؐ کے اقوال و افعال سے انکا نبی
ہونا درکنار اہل اسلام سے ہونا مشکل ہی نقل کفر کفر نباشد نعوذ باللہ من ذلک کیونکہ انھون نے
کہا ہی کہ اللہ بندے کے پاوان ہوتا ہی یہ حدیث صحیح بخاری مین اور مشکوۃ شریف کے باب ذکر اللہ
مین موجود ہی اب اس بندے کے پاوان محمدؐ کے خدا ہین محمدؐ کا اور محمد یونکا یہ عقیدہ ہی اور انھون
نے کہا ہی کہ اللہ آدم کی صورت پر ساتھ گز کا ہی یہ حدیث بھی بخاری مین اور مشکوۃ شریف کے
باب السلام مین موجود ہی اب ایسا عقیدہ محمدؐ و محمدیونکا ہی اور انھون نے کہتے ہین کہ مین خود خدا
ہون یہ عقیدہ محمدؐ و محمدیونکا ہی کیونکہ انھون نے ظاہر خود آپ اپنے ہاتھ پر بیعت لیکر کہتے ہین انما
یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم اب اس شبہے کا کیا جواب ہی خلاصۂ عبارت عقیدۂ
دوم مہدی کی شناخت موقوف ہی وجود ان علامات پر کہ احادیث صحیحہ مین مذکور ہین شبہہ جنکو
تمنے خاتم المحدثین لکھے ہین شاہ عبدالعزیز دہلوی تحفۂ اثنا عشریہ کی بحث امامت مین لکھے
ہین اگر دو علامات و امارات مذکورہ خلاف کردہ برآید و در وقتے از اوقات مردم را برنگ علما
و مشائخ دعوت بدین و احکام شریعت بکند و خوارق عادات و معجزات نماید یقین است
کہ کسے متعرض حال او نخواہد بود آب اس لکھنے سے معلوم ہوا کہ علامات
احادیث صحیحہ مین اسیقدر ہین اور اگر سوائے اسقدر کے اور بھی ہوتی تو یہ شاہ صاحب
خروج مہدی کا اسکے خلاف یہ ہرگز نہ لکھتے اور ظہور حضرت کا بھی وہ نہین بات تو ان مین انحصار

یہ عدم تعرض مطلق اصلاً بیان نکرنے اب اسکا کیا جواب ہی اور وہ علامات احادیث صحیحہ مین بلا اختلاف وخلف کیا گیا ہین اور کتنے ہین معتبر کتابون کے حوالے سے بتائے اور آپ نبی صلعم کے باپ کا نام عبد اللہ ہونا اجماع کی خبر اتفاقی سے ثابت کیے ہین اور ہمارے حضرت کا نام سید محمد حضرت کے زمانے سے آج تک سب جماع اہل خلاف اور اہل وفاق کی خبر اتفاقی سے ثابت ہی سو اس اجماع کا خلاف کرکے آپ شیخ لکھتے ہین یہ کیسا طرز ہی اور نبی فرماتے ہین ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالۃ و ید اللہ علی الجماعۃ فمن شذ شذ فی النار اب حضرت تمہارے زعم پر فی الواقع شیخ ہوتے ہوئے اس امت کو حضرت کی سیدی پر جمع کرنا ضلالت پر جمع کرنا ہی توضیح کے رکن اجماع مین ہی کہ قولہ تعالی و ما کان اللہ لیضل قوما بعد اذ ھداھم یدل علی انہ لا یلقی فی قلوب قوم ھم العلماء المھدیون خلاف الحق لکونہ ضلالا لقولہ تعالی فماذا بعد الحق الا الضلال اور پھر نبی فرماتے ہین کہ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار اب حضرت کی سیدی سواد اعظم ہی کہ جہپر سب اہل خلاف و وفاق چلے ہین اور پھر نبی فرماتے ہین ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاذۃ والقاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب علیکم بالجماعۃ والعامۃ اب حضرت کی سیادت بالجماعۃ والعامۃ ہی اور پھر نبی فرماتے ہین من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ اور اللہ تعالی فرماتا ہی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا اب حضرت کی سیادت بالجماعت اور سبیل المؤمنین ہی پس اب حضرت کے اجداد مین ایک نام سید نعمت اللہ بعضی کتابون مین نپایا جانے سے باوجودیکہ علم انساب و تواریخ مین صدہا کتب ہوتے ہوئے اور ان سب کا مطالعہ میسر نہوتے ہوئے اور کشف الظنون مین علم انساب کی کتب کے ۲۶ نام ہین انسے عمدۃ المطالب و لطائف اشرفی کا ذکر نہین ہی پھر اسمین بھی اختلاف اول مین امام موسی کاظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ۲۳ فرزند اور دوم مین ۶۰ فرزند مکتوب ہین الغرض ایسی سب صورتون پر مسلسل متواتر خبر اس نسب کی حضرت کے خاندان مین ثقہ بزرگون سے چلی آتی ہی سو اور دوسرے عالی مشائخ خاندانون مین بھی مانند خاندان خواجہ بندہ نواز کے گلبرگہ شریف مین چلی آتی ہی سو اور امیرون کے

شجرون مین بھی یہی خبر جیسا کہ کرنول کے نوابون کے یہان موجود ہی ایسی خبر کو باطل ٹھہرا کر بر خلاف
اوس سنت و کتاب کے یقینًا حکم غلطی او خطاے ضلالت کا اس اجماع پر ثابت کرنا کسطرح
راست و درست ہو سکے گا سو جواب دیجیے اور پھر حضرت سید محمد باوجودیکہ حسب و نسب مین
شہرۂ آفاق ہوتے ہوئے اور حضرت کے ہمعصر و قریب کے سب معتبر لوگ حضرت کے مہدویت
کے اثبات و انکار کی دلیلون کے دریافت پر نہایت تر حاجت رکھتے ہوے اور کمال جستجو و تلاش
ان دلیلون کے ہوتے ہوئے اس اصل سیادت کو جو اس مہدویت کی بڑی معتبر کی دلیل ہی
سو جو ایسی بڑی دلیل دریافت نکر کے بلا دریافت اس سیدی پر اتفاق کر لیے ہین کہنا اور اپنی
ویسی خام دریافت پر نازان ہو کر ان سب پر الزام رکھنا بہت نامعقول غیر مناسب بات صاف
معلوم ہوتی ہی اسکا کیا جواب ہی اور پھر اس سلسلۂ نسب مین امام موسی کاظم تک فقط ایک نام اس
تمہاری خام دریافت پر ثابت نہو کر تمہارے زعم پر اس نسب مین اسقدر فتور برپا ہو تو اس
صورت پر اگر کوئی ایک کتابی سوال کرے کہ تمہارے نبیؐ کو وحی کا اور ما ینطق عن الہوی ان ہو
الا وحی یوحی کا اور علم الاولین و الآخرین کا دعوی ہوتے ہوئے عدنان تک اپنا نسب پونہچا کر
کذب النسابون الی ما فوق العدنان کہنا اور ما فوق کے سب نامون کو اسمعیل علیہ السلام تک چھپا
رکھنا ظاہر و ثابت نکرنا اولاد اسماعیل سے ہونے مین خالی فتور و خلل سے نہین ہی اس سوال کا
کیا جواب ہی اور پھر ایک تمہارے اس دریافت خام پر حضرت کی سیدی مین اسقدر خلل تمہارے ایک زعم پر
واقع ہو تو اس صورت پر لاکھون شیعہ کی دریافت و تحقیق پر جناب محبوب سبحانی قطب ربانی
غوث الاعظم پیران پیر دستگیر قدس سرہ العزیز کی سیدی مین کسقدر خلل و فتور واقع ہوئے
اس بات کا کیا جواب ہی اور پھر باوجود اس سیادت پر اسقدر ترجیحات ہوتے ہوئے اس لفظ
سے اعراض کر کے جو آپ شیخ جا بجا لکھتے ہین یہ شیخی کس دلیل سے ثابت کیے ہو بیان کیجیے
والا یہ ترجیح بلا مرجح لازم آوے گی مرقوم ۱۳ ذیقعدہ ۱۲۸۰ ہجری راقم محمد ہوشندار خان
سرآمد اقران و امثال محمد ہوشدار خان صاحب جمعدار وفقکم اللہ سبحانہ لما یحب و یرضاہ
انطرف خیر طلب مہدویان ابو رجا محمد زمان بعد تحیات فراوان واضح باد کہ رقعہ گرامی مع شبہات
مخترعہ عالم میان صاحب موصول گردید و ہر چند کہ متمنا خاطر آن بود کہ میان موصوف ہر چہ بر کتاب

ہدیہ مہدویہ می نویسند تا منتہای ہوس خود بانجامش رسانند و بعد ازان ہر گاہ کہ بکملگی برآرند و طبع کنانیدہ
بنظر مردم درآرند از ینطرف یکبارگی جوابش باستیعاب اغلاط ایشان نوشتہ شود و ہر چہ در ہدیہ مہدویہ
از معائب مذہب و پیشوایان مذہب فروگذاشت شدہ فراگرفتہ قابلیت میان و خوبیہاے بزرگان
ایشان از سر نو پیش نظر جہانیان کشیدہ شود لیکن چونکہ ایشان بامتحان تحقیقات خودشان
ہمہ ور نمودہ مستعجلانہ براے طلب جواب شبہات چند کہ سرمایہ محنت سہ سالہ ایشان و جواب خط
رقیمہ بندہ مورخہ ۲۷ شوال ۱۳۰۸ ہجری مندرجہ ہدیہ مہدویہ صفحہ ۱۴۱ ہمت دست بدامان
توسط گرامی زدند بپاس خاطر گرامی و نیز نظر برینکہ مشتے نمونہ خرواری باشد واندکے دلیل بسیارے
بہ نگارش جوابش خامہ فرسائی نمودم و حیرانم کہ ازان اشکالات فراوان کہ در ہدیہ مہدویہ موج زن
اند یکی در انتخاب نمودہ بجوابش مخلصے شافیہ کہ آنہم بتحقیقت ہباء منثورا و خیال خام نسبت بجود
ورزیدہ اند سودا این سوداچہ اندیشیدہ اند ایا بمقدمہ کہ در ہدیہ مہدویہ تاکید و تنبیہ برآن رفتہ بخاطر
خوش فہم جا نگرفتہ کہ از صدہا اشکال کہ بر ذات مہدی ایشان وارد می شوند تا وقتیکہ یکے ہم بے
جواب معقول باقی خواہد ماند مہدویت جز نقش برآب و خیال سراب نخواہد بود چہ جائے آنکہ یکی اہم جوابے
شافی نصیب نیست چنانکہ از مطالعہ تحریر آیندہ ذیل دانشمندان را مبرہن و واضح خواہد شد انشاء اللہ
تعالی والحق احق بالاتباع المرقوم ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۰۸ ہجری **قولہ** خلاصہ عبارت عقیدہ اول الخ

جواب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مین کوئی بات خلاف عقل یا قطعیات ادیان سابقہ کے
نہین ہی اور اگر کسی جاے کوئی قول ظاہر موہم خلاف مقصود کا ہوتا ہی تو انکے دین مین اوسکی تاویل ہوئی ہی
چنانچہ یہ حدیث کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ بندہ جب قرب نوافل کے سبب مقام محبوبیت کو پہونچتا ہی مین
اوسکے ہاتھ پاؤن وغیرہ جوارح ہوجاتا ہون مراد اوس سے یہ ہی کہ اس مقام مین چونکہ بندے کی تمام
حرکات موافق رضاے حق تعالی کے ہوتی ہین ساختہ و پرداختہ اسکا ساختہ و پرداختہ حق تعالی کا
ہوتا ہی اور جسکو گرفت و گیر کرتا ہی محض بقوت حق کرتا ہی اور یہ محاورہ دایر و سایر ہی کہ جو کام کسیکی مرضی
و اجازت سے ہوتا ہی ہرچند کہ دوسرے کے ہاتھ سے ہو لیکن اوسکو اپنی طرف نسبت کرتا ہی چنانچہ
کتابون مین بلاغت کی موجود ہی کہ بنی الامیر المدینۃ و ہزم الامیر الجند اور اسی قبیل سے ہی
حدیث مذکور اور یہ آیت بھی کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ اور حدیث

خلق اللہ آدم علی صورتہ طولہ ستین ذراعًا کی تاویل یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کے ہی چنانچہ کہتے ہین کہ صورت مقدمے کی اور صورت مسئلے کی یہ ہی پس معنی یہ ہوئے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اپنی صفت پر کہ سمع وبصر وعلم وقدرت وغیرہا اونمین رکھکر مظہر صفات الٰہی کا کیا بعد اوسکے ایک صفت جداگانہ آدم کی بیان فرمائی کہ درازی اونکے قامت کی ساٹھہ ہاتھہ کی تھی اور بعض کہتے ہین کہ ضمیر صورتہ کی طرف آدم کے راجع ہی یعنی ابتدائے خلقت مین آدم علیہ السلام کو اونکی صورت پر ساٹھہ ہاتھہ کا پیدا فرمایا نہ مانند دوسرے آدمیون کے کہ اول خلقت مین نطفہ ہوتا ہی پھر علقہ پھر مضغہ پھر بچہ پھر جوان بالغ ہوکر قامت وصورت کامل پر پہونچتے ہین بخلاف مہدویونکے کہ اونکے مذہب شریعت مین اونکے کلام مین تاویل کرنے سے آدمی غیر مہدی ہوجاتا ہی چنانچہ پنج فضائل مین لکھا ہی کہ جو کہ فرمان مہدی مین تاویل کرے وہ آن مہدی سے نہین ہی اور عقیدہ شریفہ مین لکھا ہی کہ جو شخص بیان مہدی مین کچھہ تاویل یا تحویل کرے وہ مخالف بیان اوس ذات کی ہوگا انتہی پس جن اقوال مہدی کی کہ تاویل ہوسکتی ہی اگر تاویل کرین تاویل کنندہ غیر مہدی ہوجائے گا اور اگر نکرین خود مہدی خارج فریق اہل سنت سے ہوجاوینگے اور جن اقوال کی کہ تاویل غیر ممکن ہی وہان اشکال یکطرفی اور سنت سے بر طرفی نقد وقت اور دست بدست ہی اور جو شخص کہ کتاب ہدیہ مہدویہ کو بطریق انصاف وحق طلبی مطالعہ کریگا اوسپر ظاہر ہوگا کہ کس کثرت وشدت سے شیخ جونپوری کے اقوال مخالف دین مسلمانی بلکہ تمام ادیان آسمانی کے ہین کہ اونمین تاویل کی ہرگز گنجایش نہین ہی اگر فراموش ہوگئے ہون تو تمام کتاب کو دوبارہ ملاحظہ کیجیے اور اگر یہ بھی نہوسکے تو فہرست کو دیکھیے اور ایسے اقوال کا نشان نکال کر اون مقدمات خاص کو مطالعہ کیجیے **قولہ** خلاصۂ عبارت عقیدۂ دوم الخ **جواب** یہ شبہہ عالم میان کے رسائل مین بندے کی نظر سے گذرا تھا لیکن نہایت سنے اصلا اور میان مذکور کی غلط فہمی پر حمل کرکے بلا تعرض چھوڑ دیا تھا چنانچہ اکثر شبہات اسی قسم کے ملمعات سمجھ کر چھوڑ دیے گئے کہ عقلا ایسے کلمات بے پایہ کی طرف التفات نکرینگے یا بعد چندے میان خود مغز سخن کو سمجھکر اپنے مین آپ شرما کر چپ ہوجاوینگے لیکن چونکہ باوجود فارسی سلیس ہونے کے تحفۂ اثنا عشریہ کے مقام مذکور کو اس عرصہ سالہا مین نہ سمجھے اور اس مرتبہ پردہ وساطت مین ہوکر پھر گفتگو شروع کی کشف حقیقت حال کا ضرور ہوا

اور ناچار کہنا پڑا کہ میان نے اس جا ایک عجیب طرح کی خیانت کو کام فرمایا ہی کہ آدھی عبارت تحفہ کی کہ جس سے کل عبارت کا مطلب کھلتا تھا اور بظاہر انکے مقصود کے مخالف ہوتا تھا چھپا کر نصف ثانی کو نقل کر کے اولٹا مطلب بیان کیا اب تمام عبارت کو ملاحظہ کیجیے کہ صاحب تحفہ شاہ عبد العزیز مرحوم رد مین اہل تشیع کے کہ مہدی کے غار سر من رائے مین بخوف سنیون کے پوشیدہ ہونے اور اختفاے مطلق اختیار کرنے کے قائل ہین لکھتے ہین کہ صاحب الزمان را کہ امام ہست البتہ علم ما کان و ما یکون حاصل خواہد بود ولا اقل از زبان کسے کہ درین غیبت از شیعہ او میسر شنیدہ باشد کہ مخالفین او ہرگز دعوی مہدویت او را پیش از ہزار سال بلکہ زیادہ قبول نخواہند داشت زیرا کہ نزد مخالفین از مسلمات ہست کہ ظہور الآیات بعد المائتین یکہزار و دو صد از ہجرت می باید بگذرد و بعد ازان علامات قیامت شروع خواہند شد و نیز مخالفین او می گویند کہ مہدی سر صد خواہد بر آمد و در اوسط آن صدی قریب بخروج عیسی بن مریم خواہد بود نہ بفاصل ازان و او را ابر سایہ خواہد کرد و نہ در بلدہ سر من رائے و مخرج او حرم شریف مکہ ہست نہ سر من رائے و دعوت امامت در عمر چہل سال خواہد کرد نہ در حالت صغر و نہ در آوان شیخوخت پس اگر در علامات و امارات مذکورہ خلاف کردہ بر آید و در وقتی از اوقات مردم را در رنگ علما و مشائخ دعوت بدین و احکام شریعت بکند و خوارق عادات و معجزات بنماید یقین ہست کہ کسے متعرض حال او نخواہد بود انتہی آپ بغور ملاحظہ کیجیے کہ اس عبارت مین مخالفین سے مراد اہل سنت ہین اور یہ علامات شش گانہ مذکورہ مسلمات اہل سنت سے ہین اور حاصل کلام یہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک یہ علامات ضروریات مہدویت سے ہین اور شیعہ کے نزدیک چونکہ اہل سنت مہدی غار نشین کی مہدویت کے دشمن ہین اگر وہ بزرگ بغیر ان علامات کے گاہ گاہے بر آمد ہووین اور برنگ علما و مشائخ کے دعوت دین و احکام شریعت کی فقط کرین یعنی مہدویت کو وقت منتظر تک چھپا رکھین کوئی سنی اونکو مہدی جانکر اونکا دشمن نہوگا اور تعرض اونکے حال کا نکریگا اونکو استقدر غیبت دائمی اور اختفاے شخصی و مہدی کیا ضرور ہی بلکہ برملا مانند علما و اولیا کے کرامت و ہدایت بجا لائے زمین منتظر اپنے وقت کے بھی جی سکتے تھے اور افسوس ہی کہ اس مطلب واضح کو عالم میان نے سمجھے اور اولٹا یہ سمجھے کہ شاہ صاحب اور اہل سنت بغیر علامات کے محض مشائخی اور پیری کے طور پر مہدویت کا اعتقاد رکھتے ہین اور غضب یہ کیا کہ اوپر کی عبارت کو بالکل اوڑا دیا

ورنہ شخص دانشمند سالم عبارت دیکھکر مطلب کو پہونچ سکتا تھا اور میان موصوف کہ جابجا ایسے کام
کرتے ہین چنانچہ ہدیۂ مہدویہ سے ظاہر ہے یہ بھی خیال آتا ہی کہ اسقدر کم استعداد و کم فہم نہون گے
کہ ایسے سہل مقامون کو نہ سمجھے بلکہ اس تحریف و تغلیط مین کچھ ثواب سمجھ کر قصداً کرتے ہونگے
کیونکہ انکے پیشواؤن کی سنت اور طریقہ بھی تھا چنانچہ ہدیۂ مہدویہ کا صفحہ ٩٨ ملاحظہ کیجیے کہ میان
خوندمیر صدیق ولایت نے عبارت فتوحات مین بارہ جاے تحریف کی اور ایضا صفحہ ١٤١ دوسری
عبارت فتوحات مین انھین صدیق نے چھ جاے تحریف فاحش کی اور سوا اسکے اور بہت مقام ہین
کہ اگر کچھ شک ہی تو مقامات مذکورۂ ہدیۂ مہدویہ مین نکالکر فتوحات مکیہ منگوا کر مقابلہ کیجیے تا کہ صدق انکے
صدیق اکبر کا معلوم ہوجاوے اور یہ جو آپ نے لکھا کہ علامات احادیث صحیحہ مین بلا اختلاف وظن کیا
کیا ہین بیان کیجیے نہایت حیرت ہوئی کہ آپ نے تمام ہدیۂ مہدویہ دیکھی مگر ہماری طرز بحث کو نہ پہچانا
اور یہ نہ جانا کہ آداب مناظرہ سے ہمارا کیا منصب ہی اور آپ کا کیا آپ مستدل ہین کہ مدعی ہین ایک
شخص خاص کی مہدویت کے دلائل لانا آپ کا کام ہی اور ہم کسی شخص خاص کی مہدویت کے مدعی
نہین کہ اپنے دلائل نقل کرین بلکہ مانع بے سند ہین کہ فقط اعتراض کرنا اور اوسکو مستند کر دینا ہمارا کام
ہی واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل **قولہ** اور آپ نبی کے باپ کا نام عبداللہ ہونا اجماع
کی خبر اتفاقی سے ثابت کیے ہین اور ہمارے حضرت کا نام سید محمد حضرت کے زمانے سے آج تک سب
اجماع اہل خلاف و اہل وفاق کی خبر اتفاقی سے ثابت ہی الی قولہ صاف معلوم ہوتی ہی اسکا کیا جواب ہی
جواب معلوم ہوتا ہی کہ آپ نے اب تک یہ نہ پہچانا کہ امت کسے کہتے ہین اور اجماع امت
کیسا ہوتا ہی اور یہ بھی نہ سمجھے کہ جس چیز پر اجماع ہوا ہی وہ کیا ہی اور سند اجماع کیا ہی ورنہ اپنے مہدی کے
سید محمد نام مشہور ہونے کو ہرگز اجماع امت مثبت سیادت برابر اسمیت عبداللہ والد حضرت
خاتم الرسالت کے نہ ٹھہراتے کیونکہ دونون مین فرق آسمان و زمین کا ہی اسواسطے کہ حضرت خاتم
الرسالت کے والد ماجد کا نام عبداللہ ہونا اسطرح اجماع اور متواتر ہوا کہ ہنگام ولادت جب انکے والدین
نے عبداللہ نام رکھکر مدت الحیوۃ اسی نام سے پکارا تمام اہل مکہ وغیرہ اہل عرب نے سنا اور جانا اور
حضرت رسالت پناہ نے بھی بارہا اقرار کیا اور یہی نام بتایا اور تمام عرب بعد اسلام کے بھی اوسی
نام کو جانتے اور مانتے رہے اور تمام صحابہ اسی بات پر اتفاق اور اجماع رکھتے رہے کہ آنحضرت

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہین اور حسب بلاد روم و شام و مصر و ایران و توران وغیرہ مفتوح
ہوئے تمام اہل آفاق مذکورہ کو زبان سے صحابہ و سائر اہل عربستان کے یہ خبر پونہچی پھر جہانتک جہان
مین آوازہ دولت محمدیکا پہونچتا گیا یہ نام بھی آویزہ گوش ہر ادنی و اعلی کا ہوتا رہا اور ہر قرن
سابق قرن لاحق کو یہ خبر پونہچاتا آج تک چلا آیا اور ہر قرن مین تمام امت نے اسکو تسلیم
کیا پس خبر اجماعی ہر قرن مین اور متواتر رہی کہ آج تک ایک فرد بشر نے بھی اسکا انکار نکیا بلکہ
عوام مؤمنین بھی کہتے ہین کہ چار کرسی پیغمبر کی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف
ہین پس اس خبر اجماعی متواتر یقینی پر یقین کرنا جیسا کہ اہل سنت کے نزدیک فرض و لازم ہی اور
انکار اوسکا کفر ہی ویسے ہی مہدویون کے نزدیک بھی ہی چنانچہ سید میران جی بن سید سلام اللہ
کے سلسلے مین لکھا ہی کہ منکر اجماع صحابہ نبوت اور صحابہ ولایت کافر ہین لیکن با این ہمہ انکے
مہدی نے اس خبر اجماعی متواتر یقینی کا انکار کیا چنانچہ انصاف نامے کے باب اول مین کہ مہدویونکی
نہایت معتبر کتاب ہی لکھا ہی کہ علما نے انکے مہدی سے سوال کیا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ یواطی
اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی یعنی مہدیکا نام میرے نام کے اور مہدی کے باپ کا نام میرے باپکے
نام کے موافق ہوگا اور تمھارے باپ کا نام تو سید خان ہی اونھون نے جواب دیا کہ رسول خدا کے
باپ مرد کافر تھے اونکا نام عبداللہ کیونکر ہو سکتا ہی بلکہ محمد رسول اللہ کا نام محمد عبداللہ تھا اور مہدیکا
نام بھی محمد عبداللہ ہی اور ابن کا لفظ سہو کاتب ہی کہ محمد بن عبداللہ لکھدیا ہی انتہی سبحان اللہ یہ عجیب سخن ہی
کہ سوائے انکے جہان مین کسی سے سرزد نہوا اب مہدوی لوگ از برائے خدا انصاف سے جواب
دیوین کہ تمام جہان کے مخالف تمھارے مہدی اس کلام مین صادق ہین یا کاذب کوئی انسان
ہوش و حواس ثابت رکھتا ہوا ہرگز نہین کہہ سکتا ہی کہ صادق ہین بلکہ بلا شک اس سخن مین کذب
صریح انسے سرزد ہوا پس جو شخص کہ ایسی بات مین کہ جہان پر روشن ہی جھوٹ بولنے مین احتیاط
نکرے اوسکو ایسے امر باطنی و مخفی مین کہ مجکو خدا نے مہدویت کا حکم بھیجا ہی جھوٹ بولنا کیا
اچنبا ہی اور جبکہ ایک جھوٹ بھی ثابت ہوا وہ شخص مہدی کب ہو سکتا ہی کہ تمھارے نزدیک
مہدی معصوم چاہیے چہ جائے آنکہ سوائے اسکے اور بہت سے کذب و اغلاط انسے سرزد
ہوئے ہوویں کہ مطالعہ ہدیۂ مہدویہ سے معلوم ہوتے ہین غرضکہ وعیدات احادیث ان اللہ لایجمع

امتی علی ضلالة ویدالله علی الجماعة فمن شذ شذ فی النار اتبعوا السواد الاعظم
فانه من شذ شذ فی النار اور آیت ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله
جهنم وساءت مصیرا وغیرہا جسقدر کہ تمنے ہمارے حق مین لکھی ہین یہ سب مہدی پر صادق
آتی ہین اور یہ بھی تمہارے مہدی کی تقریر صدر سے معلوم ہوا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کے زمین سے
آسمان تک سب انکی پیغمبری کے معتقد ہین یہ بزرگ معتقد نہین ہین بلکہ انکے پیغمبر محمد عبداللہ نامے
کوئی شخص فرضی ہین کہ یہ اونپر ایمان لائے ہین اور انھین کی تصدیق کرتے ہین کہ لا الہ الا اللہ
محمد عبداللہ رسول اللہ اور ان محمد عبداللہ فرضی پیغمبر کے باپ کا نام اب تک نہ معلوم ہوا کہ کیا ٹھہرایا
گیا ہی لیکن چونکہ یہ تمام اوکھاڑ پچھاڑ فقط لانے واسطے ہی کہ اپنے باپ کا نام اور پیغمبر کے باپ کا
نام ایک ہو جاوے اور یہ بغیر اسکے ہرگز نہین بنتا ہی کہ ادھر بھی نام عبداللہ کا اور ادھر بھی نام سید خان
بتلایا جاوے لہذا ناچار عندیہ ہین یہی ہوگا ورنہ جواب منتج مقصود اور مسکت سائل نہین ہوسکتا ہی
لیکن پھر انتہا عندیہ معلوم نہوئی کہ یہ سید خان فرزند عبدالمطلب کے ہین یا کسی اور خاندان سے
ہین سبحان اللہ عجب پریشانی ہی کہ جیسا کہ اپنا نسب تیئسوین پشت پر گم تھا اپنے پیغمبر کا نسب
پہلی پشت پر گم کر دیا اور طرفہ یہ کہ باوجود ایسے کلمات کے مہدوی انکی شان مین لکھتے ہین کہ ما ینطق
عن الهوی جب اجماع و تواتر تحقیقی بخوبی ذہن نشین ہو چکا اب اپنی طرف کے اجماع کا حال کہ جسکو
تمنے اجماع امت ٹھہرایا ہی سنیئے کہ اجماع امت جب ہوتا ہی کہ تمام امت محمدی مشرق سے مغرب تک
ایک بات پر اتفاق کرے جیسا کہ حضرت کے محمد بن عبداللہ ہونے پر سب کا اتفاق ہی نہ یہ کہ چند
شہر سند و گجرات و دکن والے تمہارے مہدی اور انکے خاندان والون کی زبان سے سنکر انکو
سید محمد بولنے لگے اور اجماع امت ہوگیا حالانکہ تمام اقالیم اسلام مین مانند روم و شام و مصر
و مغرب و عربستان و ایران و توران و ترکستان و ختا و ختن و افغانستان وغیرہا مین اونکا کسینے
نام بھی نہ سنا بلکہ ہندوستان کے بڑے شہرون مانند لاہور و ملتان و دہلی و لکھنو و بنگالہ مین
کسینے نہ پہچانا اور اگر ان ملکون مین کوئی انکا نام بھی لیتا ہی تو لوگ متحیر ہوتے ہین کہ یہ کون
شخص تھے اور یہ کیسا مذہب ہی اب اجماع امت کہان سے ہوا اور قطع نظر اس سب سے اتنا
غور نہین کرتے کہ یہان تواتر و اجماع ادعائی کس بات پر ہی میان نعمت اللہ یا اونکی اولاد مین

کوئی شخص اول مرتبہ ہندوستان مین خدا جانے کہان سے وارد ہوئے اونھون نے اپنے تئین سید
کہلایا لوگ اونکی زبان کے گواہ ہوے نہ یہ کہ انتہا نسب تک مسلسل حقیقۃً مطلع ہو گئے ہون کہ وہ
اب تک کسیکو حل نہوا لیکن یہ گواہی مدعی کی زبان کی ہوئی نہ حقیقت حال کی یہ گواہی لغو اور ہیچ
ہوا کرتی ہی اور یہ گواہی زبانی بھی میان نعمت اللہ تک پہونچکر منقطع اور ختم ہو گئے کہ جب کوئی بیٹا اور پوتا
اور پر پوتا امام کاظم کا نعمت اللہ نہ نکلا نعمت اللہ کے باپ کا پتا نہ لگا کہ کون تھا اور شیخ تھا یا سید
یا مغل تھا یا افغان یا گرد تھا یا ترکمان اور وطن عربستان تھا یا مغلستان یا افغانستان تھا
یا ترکستان یہ تمام مقدمہ مجہول رہا اور مہدویت کہ اوسیکے واسطے سیادت ضرور قطعی ہی وہ بھی
بلا شبہہ مجہول ہوئی سبحان اللہ اس مجہول و مشکوک مہدویت پر تمام جہان کا ایمان اور بڑا اکفر کا
فتوی دے رہے ہین اور ایسے مجہولیت پر التفات نہ سمجھنا بلکہ دوسری بہت سی باتین تمھارے
شیخ مین ایسی ہین کہ قطعًا و یقینًا بطلان مہدویت کا لازم آتا ہی کہ اگر دانشمند انہ ہدیہ مہدویہ کا
مطالعہ کیے ہونگے تو سمجھے ہونگے اگر در خانہ کس است حرفی بس است شعر گر صد باب حکمت پیش
نادان بخوانند آیدش بازیچہ در گوش ۔ غرضکہ طریقۂ مذکور الصدر کچھ خاندان شیخ جونپوری پر منحصر
نہین ہی بلکہ تمام جہان کا دستور یہی ہی کہ جب کوئی تازہ وارد اپنی ذات بیان کرتا ہی سامعین اوسکی
زبانی وہی ذات اوسکی نقل کرتے چلے جاتے ہین نہ یہ کہ ہر شخص اپنا نسب نامہ بغل مین لیے پھرتا ہو
اور نام کے ساتھ بتلا دیا کرتا ہو تا کہ اوس ذات سے پکارنے والے اوسکے سب نسب پر بھی مطلع
ہو جایا کرین البتہ جبکہ حاجت پڑتی ہی اوسوقت نسب نامے منگوائے جاتے ہین اور اکثر اہل عرب
کو زبانی اپنے نسب نامے یاد ہوتے ہین اوسوقت اوس نسب نامے کو کتابون علم انساب سے
کہ کسوٹی نسب آزمائی کی ہین متقابل کیا جاتا ہی جسکا نسب صحیح و صاف ہوتا ہی طابق النعل بالنعل
مطابق پڑتا ہی اور جس شخص نے کہ اپنے بزرگون کے نام کو زبردستی کسی شخص عالی مقام مشہور
انام سے ملا دیا ہی اوس نام کا سراغ اوس عالیمقام کی اولاد یا اولاد الاولاد مین نہین نکلتا ہی اور یہ
شخص اگر خدا ترس ہی تو نادم ہو کر داخل النسب ہونے سے کہ بڑا سخت گناہ ہی توبہ کرتا ہی اور اگر
طمع دنیا یا ضد اوسکے دل پر چھائی ہی تو مہدویون کی طرح اپنی آخرت سے خوف نکرکے ضد و اصرار کرتے
جاتا ہی اور کسیکی نہین مانتا ہی کہ مرغ ایک ٹانگ کا ہی اور سبل ور اگر یہ کتابین علم انساب کی نہوتین

تو آج جسکا دل چاہتا امیر تیمور و امیر غیثمان خان و قلیچ خان و امام ابوحنیفہ و امام موسی کاظم و شیخ عبد القادر
جیلانی کے نسب مین گھس جاتا اور سب کتابین علم نسب کی دیکھنا ضرور نہین ہی اسواسطے کہ باپ
دادے آدمی کے متعدد نہین ہوتے ہین اس سبب سے ان کتابون مین اختلاف بہت کم ہوتا ہی کہ اکثر جو
بات ایک کتاب مین نکلتی ہو وہی سب مین نکلتی ہی اگر تمکو شبہہ ہی اس سخن کا امتحان کیجیے کہ انشاء اللہ تعالی
اگر تمام کتابین علم انساب کی دیکھوگے میان نعمت اللہ کے نام کا خاندان موسوی مین پتا
نپاوگے ابھی ایک کتاب بھی آپ نے اس فن کی نہین دیکھی اتنا غوغا بیفائدہ کیا ضرور ہے
اور کشف الظنون والے نے یہ دعوی نہین کیا ہی کہ جہان کی معتبر کتابونکا شمار کردونگا تم خود
لکھتے ہو کہ علم انساب مین صدہا کتابین ہین اور کشف الظنون مین فقط چھبیس کا شمار کیا ہے
اسواسطے کہ اوسکے مصنف کو اسیقدر نظر پڑین اور بندے نے کہ عمدۃ المطالب فی نسب
آل ابیطالب اور لطائف اشرفی سے احوال نسب کا لکھا ہی یہ کتابین تمھارے مہدی کی پیدایش
سے مدتہا پہلے تصنیف ہوئی ہین اور نہایت معتبر ہین اور نہایت حیرت یہ ہی کہ آپ لکھتے ہین
کہ کتاب اول مین موسی کاظم کے ۳۲ فرزند اور دوم مین ۶۰ فرزند مکتوب ہین نہایت غضب کی
بات ہی کہ آپ جب ہدیہ مہدویہ کی عبارت نہ سمجھے تو کیا کیا جاوے اوسمین یون لکھا گیا ہی
کہ عمدۃ المطالب مین لکھا ہی کہ موسی کاظم کی اولاد صلبی ساٹھ عدد ہین ۳۷ بیٹیان اور ۲۳ بیٹے
اور لطائف اشرفی مین لکھا ہی کہ ساٹھ فرزند ہین سینتیس لڑکیان اور تیئیس لڑکے انتہی اب
ملاحظہ کیجیے کہ کیسی صاف عبارت ہی اور آپ نہ سمجھے شاید کہ لفظ فرزند سے آپ کو دھوکا
ہوا اور یہ نہ سمجھے کہ لفظ فرزند فارسی مین عام ہی مذکر مؤنث کو حالانکہ نیچے اوسکی تفصیل موجود
تھی اور اگلے علماء اہل سنت نے تمھارے مہدی کا رد کرتے وقت جو تلاش اونکے نسب کی
نکی سبب اوسکا یہ تھا کہ سیادت دنیا مین کمیاب نہین ہی کسیکے دل مین بھی یہ خطرہ نہ گذرتا
تھا کہ لاکھون آدمی دنیا مین سید صحیح النسب موجود ہون اور ان بزرگ کی سیادت مجہول
نکلے اور اول بندے کو بھی یہی دھوکا تھا یہ سب عالم میان کی عنایت کا سبب ہی کہ اپنا نسب نامہ
لاکر دکھلایا اور اس نعمت غیر مترقبہ کو ہاتھ لگایا اور جب اللہ تعالی اپنی حجت کامل فرمایا
چاہتا ہی ایسے اسباب قائم کرتا ہی ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + اب وقت خوف

تو بہ کا ہی نہ شعور و شعب کا وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ **قولہ** اور پھر اس سلسلہ
نسب مین امام موسی کاظم تک فقط ایک نام الی قولہ مفقود واقع ہوئے اس بات کا کیا جواب ہی
جواب نسب ظاہر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کا کتابون علم انساب مین ذیل
اعقاب امام حسن مجتبی علیہ السلام مین مسلسل و متصل مسطور ہی اور شبہہ شبیہ کا محض وہم و نے دلیل
کہ قابلیت التفات و سماعت کے نہین رکھتا ہی یعنی مذکور ہی اور نسب عدنان کا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
تک بھی بلا انقطاع و انفصال بروایات متعددہ و متنوعہ مسطور ہی لیکن اختلاف روایات سے کہ
کذب بعضے رواۃ و طرق کا لازم آتا ہی اوسکی تنقیح و تفتیش کر دی گئی ہی ہر چند کہ راقم کے اسوقت
وہ سب پیش نظر ہی لیکن نقل کرنا اون سب جوابات طولانی کا عبث سمجھتا ہی اسواسطے کہ
ہماری تمھاری بحث کو اوس بحث سے ہرگز مناسبت نہین ہی کیا تمکو اتنا بھی معلوم نہین ہی کہ
ولایت اور پیغمبری کسی ذات و نسب پر موقوف نہین ہی ولایت کسب سے تعلق رکھتی ہی کسی ذات
وخاندان سے اوسکو خصوصیت نہین ہے ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند ؎ حسن ز بصرہ بلال
از حبش صہیب از روم ؞ ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بو العجبی ست ؞ اور نبوت محض داد حق ہی کسی
قوم و خاندان کا اوسمین اجارہ نہین ہی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ لیکن جب پیغمبر سے
معجزات و اخلاق مطابقہ و مسلمہ ادیان سماویہ سے ثابت ہو جاتے ہین وہ پیغمبر جو خبر دے بالمشافہہ
سننے والونکو مطلقا قطعی ہوتی ہی اور دور والونکو اوسمین سے جو بتواتر پہونچی وہ قطعی ہوتی ہے
وگرنہ ظنی ہوتی ہی پس جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ثبوت رسالت کے خبر دی کہ مین اولاد
اسمعیل و ابراہیم سے ہون بالمشافہہ سننے والونکو بالقطع معلوم ہو گیا اور ہمارے حق مین چونکہ
بطریق خبر احاد کے پونہچا ظنی ہوا اور نسب نامہ عدنان کا بھی کہ ظنی ہی وہ ظنی اس ظنی کے مطابق
ہوتا ہی اور اگر نہ بھی ہوتا تو چندان ضرورت نہ تھی کہ بعد قطعی النبوت ہو جانے پیغمبری کے کہ
کوئی نسب اوسکا موقوف علیہ نہین ہوتا ہی قول پیغمبر کا ایسے ابواب مین کفایت کرتا ہی بخلاف مہدویت
کے کہ قول پیغمبر کا سم تک متواتر پونہچا کہ مہدی موعود سید فاطمی ہو گا پس مہدویت سیادت پر
موقوف ہوئی جب تک سیادت خارج سے ثابت نہو جاوے مہدویت نے اصل محض ہی اور مدعی
مہدویت کا کوئی قول واجب التسلیم نہین ہی اور اگر انھین کے قول سے آپ کی سیادت تسلیم کیجاوے

دور محال لازم آوے کہ سیادت مہدویت پر موقوف اور مہدویت سیادت پر موقوف ہوئی گر کوئی عاقل
نمانے گا اور خارج سے ثابت ہونیکا حال تو اوپر معلوم ہوچکا کہ افواہ عام بھی میان نعمت اللہ تک
تمام ہی اوسکے آگے نہ باپ کا نام ہی نہ دادیکا نشان اور یہ جو تمنے استعجاب کیا کہ پیغمبر تو علم الاولین والآخرین کا
رکھتے ہوے ما فوق عدنان اسما کو ثابت نکیا اوسکا جواب ہر یہ مہدویہ کے باب اول عقیدہ
ہفدہم مین مذکور ہی کہ ہمارے اعتقاد مین پیغمبر کو تمام موجودات اولین و آخرین کا علم نہین ہوتا ہی
اور قرآن سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی البتہ تمھارے مہدیکو دعوی تھا کہ بندیکو حالات جملہ موجودات
اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کے مانند دانۂ رائی کے ہاتھ مین رکھے ہین لیکن باوجود اس دعوے
غیب دانی کے نسب خاندانی بھی برابر نہ بتلا سکے **قولہ** اور پھر باوجود اس سیادت پر اسقدر ترجیحات
ہوتے ہوئے اس لفظ سے اعراض کرکے جو آپ جابجا شیخ لکھتے ہین یہ شیخی کس
دلیل سے ثابت کی ہی والا یہ ترجیح بلا مرجح لازم آوے گی فقط **جواب** گفتہ من شدم
بسیار گو ورنہ از شما یک تن نشد اسرار جو ۲ آپ بہت تکلیف دیتے ہین کہین عبارت منقولہ مین
تحریف کرتے ہین جیسا کہ تحفہ کی عبارت کا حال کیا اور کہین عبارت منقولہ کو نسمجھتے نہین جیسا
کہ ہدیہ مہدویہ مین ساٹھ کو تئیس نسمجھے اور کہین لفظ فارسی کو نہین سمجھے ہین جیسا ہدیہ مہدویہ مین
لفظ فرزند کو نسمجھے اور کہین لفظ عربی کا محاورہ نہین پہچانتے ہین چنانچہ لفظ شیخ کو نہ پہچانا
کہ بمعنی پیر و اوستاد کے مستعمل ہوتا ہی جیسا کہ سب جانتے ہین کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخین
بمعنی امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور شیخ حسن افغان کہ ولی کامل ہین اور شیخ عبدالحق دہلوی نرک
بہمین معنی مستعمل و متداول ہین اور چونکہ تمھارے مہدی جونپوری تمام فرقہ مہدویہ کے
پیر او ستاد ہین اس ارادے سے اونکو جا بجا شیخ جونپور اور شیخ مہدویان لکھا گیا ورنہ ہمکو
جب اونکی سیادت متحقق نہوئی دوسری ذات و پات کہان سے ثابت ہوئی ہمکو کیا معلوم
کہ وہ ذات مین شیخ تھے یا پٹھان مغل تھے یا ترکمان تمکو مناسب ہی کہ تم کوئی معلم و اوستاد
نوکر رکھکر اوس سے اول معنی عبارت و الفاظ کے سمجھ لیا کرو تب کسی سے مقابلہ کیا کرو ورنہ
خصم کو کیا غرض ہی کہ اول آپ کی عبارت منقولہ کے فقرات بھی کامل کریگا پھر اوسکا مطلب بھی
سمجھاوے گا پھر الفاظ عربی و فارسی کا محاورہ اور معنی بھی بتلاویگا تب سوالات کا جواب

دیوگا کہ لاادری لاادری سے نکلنے والا ساتھہ دیو دوسرے یہ کہ جسقدر آپ ہم سے مباحثہ
اور تقریر و تحریر بڑھاتے ہو آپ کے مذہب کے پیشواؤن اور مقتداؤن کی
بدنامیان بڑھتی جاتی ہین اور اونکی کتابون کی غلطیان اور تحریر کی خطائین
سب معرض ظہور مین آتی ہین اور سیکڑون برس کی باتین چھپائی ہوئی
بزرگون کی برملا طشت از بام ہو جاکر اہل زمانہ کا مشغلہ دل لگی ہو جاتی ہین
اور چونکہ بعد سرزد ہونے سوال کے بغیر لکھے اون مقدمات سے
نہین بنتا ہی ناگزیر لکھنا پڑتا ہی لیکن خلاف وضع ہونے سے
نویسندہ شرما جاتا ہی مگر افسوس کہ آپ کو کچھہ بھی خیال
وپاس اپنے بزرگون کا نہین آتا ہی منصف دانشمند
اور دانائے حق پسند کو ایک کتاب ہدیہ جہد و یہ
واسطے راہ راست پر آنے اور ہدایت پانے
کے بس ہی اور ضد و تعصب کی صورت
مین کتاب آسمانی بھی عبث ہی شعر
مرد باید کہ گیرد اندر گوش ٭ ور نوشتست
پند بر دیوار ٭ اللّٰھم
اھد قومی فانھم
لا یعلمون
واجعلھم
امۃ یھدون
بالحق
وبہ یعدلون
تم

تمت

حال شہادت مصنف این کتاب جناب مولانا محمد زمانخان تغمدہ اللہ بالرحمۃ والرضوان

تقریبہ خبران صداقت نہاد و تحریرات اخبارات و نامہ نگاران حیدرآباد سے یہ معلوم ہوا کہ ایک جماعت مشہور بفرقۂ مہدویہ ساکنان حیدرآباد کا یہ مذہب و اعتقاد ہی کہ حضرت امام مہدی آخر الزمان جونپور مین پیدا ہو کر غائب ہو گئے اور یہ لوگ سید محمد جونپوری اپنے مجتہد کو ایسا مانتے ہین کہ تمام انبیا و اولیا سے افضل جانتے ہین پچاس برس گذرے کہ یہ قوم مرتکب خونریزی اہل اسلام ہو کر چند مسلمانون کو شہید کر کے سزایاب ہو چکی ہی چنانچہ اب بھی انکے مجتہد نے ایک کتاب بتائید مذہب خود و مذمت اہل سنت و اہل تشیع تصنیف کر کے جواب لکھنے کا اشتہار جاری کیا تھا مگر علماے اہل اسلام نے ع جواب جاہلان باشد خموشی ٭ پر عمل کیا مہمل سمجھکر جواب نہ دیا تب اہل فریق مہدوی براہ تعلی یہ زبان پر لائے کہ اہل اسلام ہماری کتاب کے جواب مین عاجز آگئے اوسوقت جناب مولانا محمد زمانخان صاحب شہید مرحوم اوستاد حضور پرنور تاجدار دکن نے بحمیت اسلام واسطے غرور شکنی فرقۂ مذکورہ کے کتاب ہدیۂ مہدویہ حاوی جملہ دلائل اوسکے جواب مین تصنیف فرما کر اونھین کے اقوال مسلمہ سے اونکے دعوی باطل کو ہسیار د فرمایا کہ اونکے مجتہدونکو کچھ جواب بن نہ آیا اور جناب مولانا صاحب مرحوم اس کتاب کے صلے مین خدا سے طالب خلعت شہادت ہوئے مجیب الدعوات نے دعا مولانا قبول فرمائی اور سید محمد مذکور نے تشنۂ خون ہو کر اپنے معتقدین سے کہا کہ جو کوئی مولوی صاحب کو شہید کرے گا ہم اوسکو دو مکان مروارید اور چار درخت خرما بہشت مین دینگے اس ابلہ فریبی پر ایک جوان عمر بائیس سالہ بیڑہ اوٹھا کر منتظر موقع رہتا تھا اس عرصے مین حضور نواب مختار الملک بہادر بتقریب ملاقات شاہزادۂ پرنس آف ویلز صاحب بہادر تشریف فرماے کلکتہ ہوے اوس نے مفسد نے حاکم بیدار مغز سے شہر خالی دیکھکر موقع پایا جب شام سہ شنبہ چھٹی ذیحجہ ۱۲۹۲ ہجری کو جناب شہید مرحوم حسب معمول مع دو خدمتگاروں کے مسجد مین تشریف لائے اور بعد نماز مغرب دوزانو بیٹھکر مصروف تلاوت کلام مجید ہوئے اور ایک خدمتگار واسطے رفع حاجت کے باہر گیا تب وہ بے رحم مسجد مین آیا اور جناب ممدوح کو سلام کر کے ستون کی آڑ مین جا کر پس پشت شہید مرحوم کے ایسا کٹار مارا کہ سینے کے پار ہو گیا پھر ایک کٹار سر پر اور دو شہرگ پر مارے مولانا ممدوح نے کلام اللہ پیش رکھکر شربت شہادت نوش فرمایا خون شہید مرحوم آیۂ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ

گرا اور ایک اخبار مین لکھا ہی کہ خون آیہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ پر گرا سبحان اللہ مولوی صاحب نے
عین تلاوت کلام مجید مین مسجد کے اندر خلعت شہادت سے سرفراز ہو کر درجہ شہادتین پایا
ورثہ حضرات ختنین ہاتھہ آیا یعنی تلاوت قرآن نشان شہادت حضرت عثمان ذی النورین کی یجا ہی
اور مسجد مین شہید ہونے سے شہادت حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی گواہی اہل اسلام اس حادثے
سے آگاہ ہو کر لاش مبارک مکان پر لائے اور قاتل بھی گرفتار ہوا جب لاش مرحوم واسطے نماز جنازہ کے
مکہ مسجد مین آئی ہبین ہزار نمازیونکا ہجوم ہوا اسپر بھی ہزارون کو نماز نملی تب دفن چودہ جماعتین نماز کی
ہو کر اپنے مدرسے کے صحن مین دفن ہوئے حضور پرنور فرمان فرمائے دکن کو اس حادثہ جانگزا سے نہایت
صدمہ ہوا تمام اہل اسلام نے فرقہ مذکورہ کا قلع و قمع کرنا چاہا چونکہ یہ قوم شہر کے باہر رہتی ہی حکام
فرنگ دروازے شہر کے بند کر کے مانع خونریزی ہوئے پھر تمام اہل اسلام جناب مولوی مسیح الزمان خان
صاحب استاد شہید مرحوم کے پاس آئے اور کہا ہم انتقام خون شہید کے واسطے دست بقبضہ ہین
مولوی صاحب ممدوح نے براہ دانائی و صبر و شکیبائی انتقام اسکا رائے حاکم پر حوالہ کیا فساد نہونے دیا
اوسپر بھی چند مسلمانون غریب نے قصد انتقام کا کیا اور سپاہیان پولیس اونکو نہ روک سکے ناظم
کوتوالی نے دروازے شہر کے بند کر لیے لیکن ایک سکھہ نے باشارہ ایک دفعدار فرقہ مہدویہ کے دو دیندار کلو
لے افسر پاکر شہید کیا اور جناب مختار الملک بہادر نے شہر مین آکر لوگونکو آمادہ خونریزی پاکر سبکی
دلداری کی اور فرقہ مذکور کے پیرزادہ اور انیس ۱۹ شخص کو گرفتار کر کے انسداد خون ریزی کا بندوبست
فرمایا جناب مولانا صاحب شہید مرحوم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہین کہ مولوی صاحب نے تین مرتبہ خواب مین
بشارت شہادت کی پائی یعنی اول شب عید الفطر کو عالم خواب مین ایک مکان عالیشان کے در پہ
آپ پہونچے اور معلوم ہوا کہ یہ مکان اہل بیت رضی اللہ عنہم کا ہی اور اہل بیت رض پر پارچہ ملبوس
کی تکلیف ہی مولوی صاحب نے فوراً بازار جاکر دس روپیہ کا پارچہ لاکر مکان کے اندر روانہ کیا پارچہ مذکورہ
پسند جناب اہل بیت رض نہوا مولوی صاحب کو خیال ہوا کہ شاید انگریزی کپڑے ہونے کی وجہ سے
ناپسند ہوا بعد اسکے ایک پارچہ سرخ رنگ جناب اہل بیت سے مولوی صاحب کو عطا ہوا مولوی
صاحب نے بسر و چشم بوسہ دیکر سر پر رکھہ لیا اور بیدار ہوئے اوس روز سے آپنے خواب و خور کم کر کے تنہائی
اختیار کی اکثر اشخاص سے فرمایا کرتے تھے کہ یہ امر موجب شہادت ہی نہین معلوم کون مجھکو

شہید کریگا پھر بعد چند روز کے دوسرا یہ خواب دیکھا کہ جناب شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے مولوی صاحب کو یاد فرمایا مولوی صاحب بچشم در اطہر پر حاضر ہوئے دربانون نے اندر جانے سے منع کیا کہ یہ جائے شہدا کی ہی اندر سے صدا آئی کہ آنے دو یہ بھی شہید ہی آپ نے اندر جاکر دیکھا کہ جناب شہید کربلا کے دست مبارک مین قدح شربت ہی فرماتے ہین کہ یہ شربت اسکو دون پھر مولوی صاحب کو پلا دیا اور مولوی صاحب بیدار ہو گئے بعد اسکے تیسرا خواب یہ نظر آیا کہ مجلس انور جناب ختم المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین مین آپ حاضر ہوئے ارشاد ہوا کہ سب لوگ کنارے ہو جاؤ محمد زمان آتا ہے لوگ سب کنارے ہو گئے جب مولوی صاحب روبروآن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بیٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بستہ پارچہ کا کھولکر رنگین کپڑے ہر قسم کے جدا کیئے اور ایک پارچہ سرخ رنگ سے مولوی صاحب کو سرفراز فرمایا آپ نے بصد تعظیم وتکریم اوسکو لیکر تمام جسم پر ملا اور سر پر بھی رکھ لیا کہ بیدار ہو گئے یہ تینون خواب مولوی صاحب مغفور نے اپنی والدہ اور جمیع طلباے مدرسہ سے بیان فرمائے اور طلبا نے واسطے حفاظت ونگہداشت مولوی صاحب کے تاکید کی مگر اوسزمانے سے مولوی صاحب اپنی سواری کے ساتھ لوگ کم رکھتے تھے مولوی صاحب شہید نے اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت جیسی کی اور جیسی تعظیم وتکریم بجا لائے ایسا کسی شخص نے نکیا باون برس کی عمر علم اور خدمت والدہ اور برادرین صرف ہوئی مولوی صاحب کو کسی شخص نے گرم ہوتے اور غصہ کرتے ہوئے نہین دیکھا بس دیا بے صادقا اسیکا نام ہی کہ جناب مولوی صاحب نے بسلسلۂ خدمات اہل بیت رسالت وشہید کربلا اور باریاب بارگاہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوکر بہر جگہہ خلعت شہادت پایا اور یہ بھی شہید مرحوم کی کرامت کاملہ ہی کہ اس عاجز محمد عبد الرحمن شاکر کی زبان پر یہ فقرۂ تاریخ شہادت بیساختہ آیا (شہادت کامل یافت ۱۲۹۲ھ)

ایضاً قطعۂ تاریخ شہادت از شاکر

خورشید ہدایت وکرامت
تھے دل سے وہ تابع شریعت
تھا نور خدا سے دل منور
کرتے تھے وہ رات دن عبادت

پابند رسالہ رسالت
استاد تھے والی دکن کے
لاریب تھے صاحب طریقت
تعلیم حدیث وفقہ وتفسیر

خوش خلق محمد زمان خان
مقبول خدا فرشتہ سیرت
جز ذکر خدا نہ تھا کوئی کام
یہ شغل تھا اور یہی ریاضت

ہر وقت تھا فیض عام جاری
ہر ایک کو کرتے تھے ہدایت
تھے عابد و متقی و زاہد
ہادی طریقت و حقیقت
عاشق تھے خدا و مصطفی کے
قرآن و حدیث سے تھی الفت
بوبکرؓ و عمرؓ کے تھے وہ پیرو
عثمانؓ و علیؓ سے تھی محبت
مسجد میں وہ شب کو مثل عثمان
قرآن کی کرتے تھے تلاوت
اک دشمن دین بدگہر نے
از راہ بغاوت و عداوت
خنجر سے شہید کرکے انکو
پہنا گردن میں طوق لعنت
خون سے ہوا تر کلام باری
عثمان غنی کی پائی دولت
فانظر کیف سے مفسدین تک
پر خون تھا کلام رب عزت
مسجد میں علی کی طرح شب کو
حاصل ہوئی انکو یہ سعادت
کیا مرتبہ جلیل پایا
اللہ نے اونپہ کی عنایت
کافور بہشت لایا رضوان
تھا خون شہید غسل میت
ہنگام نماز بر سر نعش
تھی بیس ہزار کی جماعت
چودہ تھیں جماعتیں بدفعات
اللہ ری نمازیوں کی کثرت
کی جان نثار راہ حق میں
اللہ نے بخشا باغ جنت
در ہائے بہشت تھے کشادہ
نازل تھی خدا کی اونپہ رحمت
ہو کر کے وہ سرخرو خدا سے
جنت میں گئے بشان و شوکت
قرآن جو خون سے تھا نشان
رضوان و ملک نے کی زیارت
دیکھا جو کلام پاک پر خون
جبریل امین لب ال جلت
فرمانے لگے خدا ہی شاہد
قرآن سے عیان ہے یہ شہادت
۱۲۹۲ھ

ایضاً از شاکر

بحکم قضا چون محمد زمان خان
زحق یافته از شهادت سعادت
ز طبع رسا سال تاریخ شاکر
بگو چون علی شد بمسجد شهادت
۹۲ ۱۲ھ

ایضاً

محمد زمان خان ز حکم قضا
به بحر شهادت چو شد آشنا
همین مصرع سال شاکر نوشت
عبای شهادت زحق شد عطا
۹۲ ۱۲

ایضاً از حافظ محمد ابوسعید خان خلف محمد عبدالرحمن خان صاحب

گشت محمد زمان خان چو شهید از قضا
بهر شهادت گواه گشت کلام خدا
سال شهادت سعید در سن هجری چنین
گفت رحیم و ودود کرد شهادت عطا
۱۲۹۲ھ

ایضاً

خان ذیشان بسہ ذیحجہ	جان فدا کرد بذکر معبود	بہر تاریخ شہادت رضوان
	یافت اکلیل شہادت فرمود ۱۲۹۲ھ	

ایضاً آمد از دکن

مولوی زمان حامی دین	عالم عصر و صاحب توحید	معدن جود و مخزن اخلاق
فیض علمش بعالمے برسید	ہدیۂ مہدویہ کرد رقم	رہ طلب را نمود راہ سدید
بر روانش بباد رحمت حق	زانکہ در راہ حق بجان کوشید	لیک مردی ز قوم مہدویہ
حیف صد حیف قاتلش گردید	روز سہ شنبہ ماہ ذی حجہ	بہ ششم چون غروب شد خورشید
پاس قرآن نکرد و نے مسجد	در تلاوت بریخت خون شہید	خون بمصحف چو دید ہاتف گفت
	شاہ قتل شد کلام مجید ۱۲۹۲ھ	

ایضاً از منشی عنایت حسین صاحب

محمد زمان خان مرد سعید	بود رحمت حق بروحش مزید	بہ سہ شنبہ ذیحجہ شام ششم
ہمیخواند قرآن رب وحید	کہ ناگہ ستمگار بدروزگار	پے قتل چون ابن ملجم رسید
پس پشت زد خنجر آبدار	دگر خنجر کین بشہرگ کشید	سراک از خنجر آن لعین
چو فرق علی خورد زخم شدید	بسجدہ در آمد سر بانیاز	ز خون لالہ گون شد کلام مجید
بقرآن چو عثمان جنت مکان	ز لخت جگر قطرۂ خون چکید	کلام خدا مسجد کردگار
شدہ شاہد آن شہید رشید	بقرآن شدہ گوہر جان نثار	ازین خون بہا باغ جنت خرید
چو غسل شہادت ز خون شد شروع	تن خاک در مہد خاک آرمید	ازین گلشن بے خزان از قضا
بفردوس عنقای روحش پرید	درون دل تاجدار دکن	ازین حادثہ خار حسرت خلید

برون رفت از جسم چون جان جان | عنایت بگو شد چو عثمان شہید ۱۲۹۲ھ

ایضاً لغیرہ

تاریخ چھٹی تھی مہ حج وقت عشا تھا	فرماتے زمان خان تھے قرآن کی تلاوت	فرصت جو ملی اتنی تو اک مہدوی زادہ
داخل ہوا مسجد میں بصد بغض و عداوت	ماری جو کٹار اس نے تو مصحف ہوا رنگین	یاد آ گئی ہمیں حضرت عثمان کی شہادت

اس قتل پہ ہاتف نے صدادی زِ رہ آہ — قرآن کی گواہی ہوئی مسجد کی شہادت ۱۲۹۲ھ

ایضاً

محمد زمان خان شہید لقب — شہادت بے مثل ۱۲۹۲ھ

ایضاً از قاضی محمد عثمان صاحب مدراسی

ہوئے شہید محمد زمان خان صاحب — قیامت آفت و درد و الم کی تھی تاریخ — دمِ تلاوتِ قرآن بسانِ حی النور بیں

ہوئے شہید جو ذبحہ کی چھٹی تاریخ — وفات حضرت عثمان کی تو سنی ہوگی — یہ انکے حادثۂ غم کی ہے نئی تاریخ

سنا جو واقعۂ جانگداز مضطر نے — شہید خنجر اہلِ جفا لکھی تاریخ

ایضاً

علامۂ یکتا کو تلاوت میں شہید آہ — بیدینوں نے کیا خلق میں اک شور و فغاں ہے — ہوگا نہ یہ کم صدمۂ عثمان غنی ہے

پھٹتا ہی جگر چاک دل اہلِ جہاں ہے — کیا سال شہادت لکھوں آیا دمِ شمشیر — مضطر فسیکفیکہم اللہ عیاں ہے

ایضاً از مولوی محمد عبد الرحیم صاحب ضیا

معین دین نبی فاضل یگانۂ عصر — بانجم علماء ذات عالیش چون ماہ — بہفتمین شب ذیحجہ کرد در مسجد

تلاوت نہمین پارۂ کلام اللہ — یکی ز مذہب مہدیہ شقاوت شو نشتر — بیامد از عقب او کٹار زد ناگاہ

نکرد ہیچ بجز دور کرد قرآن — زہی ثبات حواس و زہی دل بی‌واہ — برفت سوی جنان در ہمان زمان جہان

ہزار رحمت یزدان نثار شام و پگاہ — نوشت سال ضیا کمترین خادمش — شہید گشت محمد زمان باہ آگاہ ۱۲۹۲ھ

ایضاً

جناب خان محمد زمان تتو صفتش — کسے بعلم و عمل مثل او ندید بگو — بگفت ہاتف غیبی سن شہادت او

امام دین شدہ در راہ حق شہید بگو ۱۲۹۲ھ

ایضاً از محمد عبد الکریم صاحب والا

زمان خان چو خنجر مہدوی زد — شدہ فرمان حق بر سر نہادہ — رقم زد کلک والا سال رحلت

شہادت یافت جان پاک دادہ

ایضاً غیرہ

۱۲۹۲ھ

ہیہات یافتند محمد زمان وفات — این چشم خون فشان ہر آن غم شہید — خورشید خاوری تہ تاریک و تار گشت

عالم بچشم اہل جہان ناپدید شد — نالائقی ز مہدویان خون پاک ریخت — تا فرزاد پیر و شمر پلید شد

زین بشیر به مغفرتش تا حنان بود
زان سبب وزاین تعصب مذہب بدشید
وان مغفرت مآب بفردوس جا گزید
گوئی محرمے ست کہ ما قبل عید شد

ظالم کنون زحشر بنا امید شد
آخر شقی بخون مسلمان فشاند دست
نزدیکتر زخالق و از ما بعید شد
ہاتف بصد ہزار الم داد این ندا

ہر کہ تو قوم مہدویہ یافت ہدیہ
مستوجب عذاب الیم و وعید شد
این واقعہ بہ ششم ذی حج وقوع یافت
صد حیف رہنمائے مناسک شہید شد

ایضاً از عبد اللہ حسینی صاحب افسر منشی دفتر خزانہ عامرہ سرکار عالی نظام

مولوی با عمل ہادی راہ ہدے
تا ہمہ گروند از ان مہدویان مستفید
خائف و پنہان شدہ حربہ خونخوار زد
آہ محمد زمان در رہ دین شد شہید ۱۲۹۲

خان محمد زمان حامی شرع مجید
لیک یکی زان گروہ از رہ بغض و حسد
یکسرہ دور از ہمہ رفت تلاوت چو دید
فائز بارگاہ عثمان شد ۱۲۹۲

تازہ کتاب ہائے زیب رقم کردہ بود
از پی خون ریختن شام بمسجد رسید
افسر افسردہ دل سال شہادت نوشت
شیخ علما شہید اکبر شد ۱۲۹۲

ایضاً

حامی دین احمد و ہادی روزگار
عازم چو ز جہان طرف آنجہان شدہ
افسر شہادت آن مقتدا نوشت
در راہ دین شہید محمد زمان شدہ

ایضاً چکیدہ قلم بلاغت رقم جناب منشی فدا علی صاحب فارغ

شد بسوی جنان جان زمان خان
فائز بجنان شدہ زمان خان ہے ہے ۱۲۹۲

ایضاً

ہر بہارے کہ درین باغ شگفت
از منش خار فنا باز دمید
طفل ہر غنچہ کہ سرزد ز نہال
تند تر سوے عدم زار رمید
نیست آن نرگس بیدار منش
نکہت برگ گل مرگ شمید
از وفور غم شخصے داتے
فاضلے بدل و سعد و سعید

مہرگان رشتہ ہستیش برید
شاخ نخلے کہ قد ناز افراخت
خار پژمردگی در پاش خلید
باغبان گل سوے شباب
کہ فضائے چمن خواب ندید
این سخنہا کہ برنگ عالم
کہ در اعتراد کہن بود فرید
بعد مغرب بمیان مسجد

نونہالے کہ گل ہستی یافت
زود از لطمہ صرصر بخمید
گر شبنم کہ بسبزہ جا کرد
بعد فصلے سمن شیب بچید
بلبل مست مشام ہر جان
از نے خامہ گلریز چکید
عالم با عمل و صاحب خلق
بود مشغول بقرآن مجید

از کمین بد رگے کینه توزے	چون قضا بر سر وقتش رسید	دشنهٔ تیز بجا پا یکدستے
برسر و پشت و رگ جانش کشید	خورده آب دم خنجر فی الحال	مرغ جانش از قفس تن پرید

نذر کن جوهر سالش فارغ | نقد جان داده زمان خان شهید ۱۲۹۲

ایضاً از طبع فروغ دیدهٔ سخن شناسی مولوی عبدالعلی صاحب مدراسی

کیا شہید محمد زمان کو خنجر سے | جب ایک شقی نے کہ تھا اونکی وہ عداوت مین
نماز پڑھکے وہ مسجد مین رکھتے تھے تشریف | خلوص دل سے تھے قرآن کی قرأت مین
علی کا اور بھی عثمان کا مرتبہ اونکو | ملا ہی مسجد و قرآن کی شہادت مین
سبھون نے لکھی ہین تاریخین اونکی تم بھی فروغ | لکھو شہید ہوے آج وہ تلاوت مین ۱۲۹۲ھ

ایضاً

بود ست محمد زمان خان کامل | کز اہل زمان خویش بربوده سبق
تاریخ وفات آن علامهٔ دین | علامه شده شهید در راه حق ۱۲۹۲ھ

خاتمة الطبع

ہزاران شکر و احسان پروردگار کو کہ ایکی بار یہ کتاب مستطاب ہدایت نصاب مجموعۂ فوائد جلیہ تحفۂ دلائل بہیہ مسمی بہدیۂ مہدویہ مع ازدیاد ضمیمۂ جدید سراپا مفید و اضافہ کیفیت مصنف شہید باہتمام راجی غفران محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۹۳ ہجریہ مین چھپی

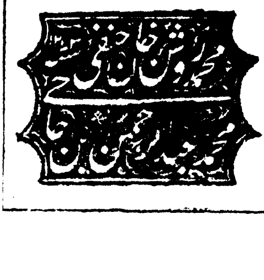

وجہ مہر و دستخط بر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی کی چھپی ہوئی ہی مہر و دستخط مہتمم کے آخر مین ثبت کیے گئے

محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مرحوم مہتمم مطبع نظامی

ACC. No. U. 25862

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس [illegible]
کالج تشریحات و ضابطہ [illegible]

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ [illegible]
ملازمین دارالترجمہ دس کتابیں ایک [illegible]

۳۔ طلبہ ایم اے و مترجمین [illegible] دو کتابیں [illegible]
کے طلبہ تین کتابیں ایم اے ایل ایل بی و [illegible]
طلبہ پانچ کتابیں دو [illegible]

۴۔ مدت [illegible] کتابیں واپس نہ ہوں [illegible]
ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائے گا

۵۔ [illegible] کتابیں گر جاری کی جا سکیں گی [illegible]
یہ کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible]
عائد ہوگی

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا [illegible] منع ہے
دیکھا جا سکے

۸۔ قلمی نسخے و حوالہ کی کتابیں
جاری نہ کی جا سکیں گی فقط